يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة

الحمد لله الذي من علينا بطبع هذا الكتاب المسمى

طي الفرائح بامتداح الوشاح

في مطبع مفيد عام الواقع في أكروسة الطهرية القدسية

تسابيت اللهم بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة

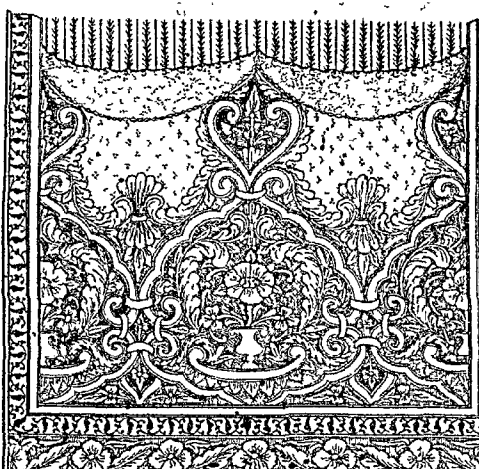

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذی الفضل والمنّ والانعام الذی منّ علینا بمنۃ الایمان ونعمۃ الاسلام
والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ الکرام وصحبہ الفخام
اما بعد مخفی نہ رہے کہ دنیا سی دنی اقامت گاہ انسان نہیں ہے بلکہ ایک گزرگاہ ہے کہ اوس سے گزر کر کے منزل
مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہاں کی زندگی کی مدت حقیقت میں محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے
تین حال ہیں اول تو وہ زمانہ جسمیں پیدا نہیں ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا عمر کے بعد سے
ابد تک جسمیں دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو
ازل و ابد سے ملا کر دیکھو تو ایسی بھی نہیں ہوتی ہے جیسے ایک سفر طویل میں تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث میں
مسند رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار
گرمی کے دن میں چلے اور اوسکو کوئی درخت ملے اور اسکے سایہ کے نیچے دم بھر سو رہے پھر چلدے اور اوسکو چھوڑ جائے

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے	یعنی آگے چلیں گے دم لیکر

علیٰ علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پُل ہے اوپر سے گذر جاؤ عمارت نہ بناؤ یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین پہونچنے کے لئے ایک پُل ہے جسکا ایک ستون مہد ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونوں کے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پُل کو نصف قطع کیا ہے اور بعض نے ثلاثی اور بعض نے دو ثمانی اور بعض کو ایک ہی قدم طی کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہے کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گھر ؎

اقامت گاہ توان ساختن کُجا ایں دنیا را	نسیم صبح گو یدایں سخن آہستہ در گوشم

بہرحال دنیا پر سے گذرنا گویہ ہے اور عالم برزخ کی سیر پُر ضرور سو اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہے اور اسکی انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لئے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلاً جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانۂ برزخ کسقدر طویل طویل ہے اور جو لوگ متصل نفخ صور کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانۂ زندگی مین جسکو ظل زائل کیئے یا قیلولہ قائل نقش برآب سے تعبیر کیجیئے یا لمعۂ سراب سے تشبیہ دیجئے جو کچھ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی نے کیا ہے اس عالم مین اوس سب کا اثر ظاہر ہوگا نیکون کو نیک بدون کو بد جزا ملنا لگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت اقامت کرنا ضرور ہوا تو چاہیے کہ جانیسے پہلے اور کاحال اور وہان کے آداب و طریقہ معلوم کر لیئے جائین تاکہ وقت پہونچنے کے اجنبیت محض نہو ؎

گر ازین منزل غربت بسوئے خانہ روم	وگر آنجا کہ روم عاقل و فرزانہ روم

اور جو جو اعمال و افعال وہان زیادہ مفید ہین اونکے حاصل کرنے مین سعی کیجائے اور جو کام مضر ہین اونکا ضرور وہان محسوس ہوگا اونسے احتراز کیا جائے اگرچہ پوری پوری کیفیت وہان کی جب ہی معلوم ہوگی کہ وہان پہونچنا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمۂ مسلمین و اولیاء صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب مین ثابت ہوا ہے اسکو ضرور سمجھ لینا چاہیے کیونکہ

عالم آخرت مین بمنزل کو کسی طرح کا دخل نہین ہے صرف نقل پر مدار ہے اسی لئے علماء است مرحومہ نے اس باب مین بہت کچھ تالیف فرمائی ہے اور کسی خوب تحقیق و تتبع کی احادیث و آثار جمع کئے ضعف و قوت اسناد پر آگاہی بخشی مال کی بکمال نکالی امت کو مرحومہ منت فرما گئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہ اون کتب کے نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکھتا ہون **کتاب تذکرۃ** تالیف امام ابو عبد اللہ قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہے مرنیسے لیکر تا دخول جنت و نار سب کچھ تمام تحقیق و اتقان سے لکھا ہے **مختصر تذکرۃ** تالیف امام ربانی حضرت عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امور زوائد و تحقیق لغت وغیرہ کو حذف کر کے اصل مطلب و لب لباب کتاب لکھا ہے یہ عجیب مفید کتاب ہے دیکھنے سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے مصر قاہرہ مین بنہایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہے **شرح بدء الخلق** اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہے شرح الصدور و کتاب الروح وغیرہ سے ماخوذ ہے **التشبیت عند التثبیت** تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک رجوزہ ہے اسمین فتنۂ قبور اور جو اسکے متعلق ہے اوسکا ذکر کیا ہے ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین کہا کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل معلوی نے اسکی شرح لکھی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک القوی العزیز الحی ہے اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی ۹۳۶ھ نے اسکی دو شرحین لکھین ایک کا نام فتح المقیت فی شرح التشبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور رکھا یہ شرح المنہج ہے اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی کیا شرح سید علامہ محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکھی اور اوسکا نام جمع التتبیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت محقق و متین و جامع ہے کتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہے اسی لئے اوسکا نام جمع التثبیت رکھا ہے یہ سب کتب بیان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالۂ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کر کے اسکی شرح لکھی ہیرا اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق مآب ظلہ نے بھی اسپر ایک شرح فارسی لکھی اوسکا نام نقاد التثبیت لشرح ابیات التثبیت رکھا یہ شرح نہایت جامع و خوش اسلوب و خوش عبارت ہے مضامین شرح مین خوب تتبع و تہذیب فرمائی ہے **کتاب الزجر**

محمد صدیق حسن خان
عفی عنہ
سلطان بھوپال
تحریر فرمایا الحمد للہ
والمنہ کہ آج
الیوم العشرون من
لکھا ہے یہ کتاب
مجموعہ اقوال پختہ
عن پریشان خیالی
واقع ہوئی ہے جو ایک
مطلع منیر ہو کر
من یخلو ہو کر
حاسی دوام ہو گیا
السید سجادہ و اقوالی
قبول فرمائے آمین
۱۲

فيما جرى من عذاب المقابر الیفید ام ابو الوفاء یحیی بن حمید الدین رحمہ اللہ یہ کتاب جو مختصر و مجرد کی ہے
شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہے شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور تالیف امام علامہ
جلال الدین سیوطی شافعی المتوفی سنہ یہ کتاب بغایت جامع احادیث و آثار اقوال سلف وحکایات مہالحمین ہے
یہ کتب تذکرہ قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور اسکے سوا اور بہت کتب سے ماخوذ ہے
اسکا ذکر خود اونہوں نے کیا ہے وبما جمعہ اوسکا یہ ہے الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من سنۃ
الغفلۃ وشرح صدر من احب لقاءہ الی علیین ووضع عنہ اوزارہ وثقلہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ علیہا من رد اء الاخلاص حلۃ واشہد ان سیدنا
ونبینا محمدا عبدہ ورسولہ المبعوث باشرف ملۃ المخصوص بمکارم حلۃ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ السادۃ الاجلۃ وسلم تسلیما کثیرا اما بعد فانہ لما اشتد تشوق النفوس الیمن کتاب شافٍ فی علم
البشر شرح اذکر فیہ الموت وفضلہ وکیفیتہ وصفۃ ملک الموت واعوانہ وما
یرد علی المیت عند الاحتضار وحال الروح بعد مفارقۃ البدن وصعودہا
الی اللہ تعالی واجتماعہا بالارواح ومقرہا بعد ذلک وحال القبر وضمتہ وفتنتہ
وعذابہ وسعتہ وضیقہ وما ینعم فیہ ومستودعا شرح کل ذلک من حین یبدأ
فی مرض الموت الی ان یبعث فی الصور ناقلا لما ورد من الاحادیث المرفوعۃ والآثار
الموقوفۃ والمقطوعۃ مشیرا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث
فی ذلک محررا لما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی بالتنقیح والتحریر مع زوائد
جمۃ لو تقع فی کتابہ وسمیتہ ومزنت علیہ ما صورتہ اک شرح الصدور بشرح حال
الموتی والقبور وما رام جوان کان فی الاجمل فسحتہ ان اضم الیدہ ان شاء اللہ تعالی کتابا
فی اشراط الساعۃ وآخر فی احوال البعث والقیامۃ وصفۃ الجنۃ والنار علی وجہ
الاستیعاب ایضا حقق اللہ ذلک بمنہ وکرمہ انتہی تذکرۃ الموتی والقبور ص حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی میں ہے شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہے اور

لہ
عبارت شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور
یہ شرح الصدور ہے
الحافظ ابی الفرج عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی المتوفی سنہ
السیوطی الشافعی المتوفی سنہ
عفا اللہ تعالی عنہما وطاب الثواب الجمیل
الذی ایقظ من شاء من عباد من سنۃ
الغفلۃ الخ ذکر فیہ امور الاول
من یعلن لہ عن الحال ان یشعر
فی الصعق ناقلا عن ابن ابی جمرۃ
وقال القاضی ابو بکر بن العربی
فی تاکل کتاب القرطبی بالتنقیح
والتحریر مع زوائد جمۃ
انتہی
ع ج جلیل

ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا مزاد المعاد نام ترجمہ ہے بعض مضامین بدور سافرہ فی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونوں رسالے طبع ہو چکے ہیں قصر الآمال بذکر حال المآل تالیف مولانا حاجی رفیع الدین بن عظمت اللہ خان مراد آبادی رحمۃ اللہ یہ کتاب ۱۲۷۴ھ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت فارسی ہے اسمین فن مقصد ہین مقصد اول ترجمہ ہے کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہے کتاب بدور سافرہ کا اسکی ترتیب بواب شرح الصدور پر ہے لیکن ہر باب مین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہے بغرض اختصار یہ کتاب بہ نسبت رسائل قاضی صاحب مرحوم زیادہ تر جامع ہے ایک نسخہ اس کتاب کا ۱۲۷۳ھ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہے اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہے **قضیۃ المقدر والکفنۃ المقبور** تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہے مختصر و جامع و خوش بیانی مین ضرب المثل ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہے تھوڑا زمانہ گزرا ہے کہ طبع ہو کے دست بدست اہل طلب ہو چکا ہے یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین انمین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہے بعض کو نہین دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہے اور اس کتاب مین اون سے استفادہ کیا ہے

سبب تالیف

جبکہ یہ خاکسار فرجہ کتاب و منزل الریاحین و مستشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب بنج کے بیان مین لکھی جائے کہ اوس سے کیفیت وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جائے تامل کیا تو کتاب ثمار التکتیب شرح ابیات تثبیت اس کام کے لئے بہت پسند آئی اور یہ ٹھہری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوب و مفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جائین چنانچہ اسی طور پر اوسکا ترجمہ شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب و فصول مین لکھے گئے ان جوابات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح بنج وغیرہ سے اوپر اضافہ کئے گئے اور **حدیث بئر سماخ** اور کنا ہم حجر یز

کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ مرتب ہوگئی صرف دیباچہ کا رہنا رہگیا اتفاقاً حاجی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور دیکھنا چاہئے اوس سے بھی آمین کچھ کہہ لیا جائے دیکھا تو اوسکا اوس باب کا فتاوی یا باب یہ تمہری کا دیکھا پورا ترجمہ کیا جائے اور مضامین حدیث برزخ کے بھی حسب موقع و محل منہ درج ہوجائین تاکہ کتاب جامع مانع ہو اور شخص اردو خوان مقامات و حالات برزخ پر مطلع ہوجائے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم کئے بعض باب زیادہ کئے اور اکثر ابواب مین بہت سے مضامین فصل کے قابل تھے اونکے لئے فصل و عنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب و فصل درج کردیا اور بعض مقاصد اور جگہ سے بھی لکھدیئے تاکہ پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا

مَنْ اَقَرَّ عَیْنَہٗ بِمَنَازِلِ الْبَرْزَخِ

رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی ذات مقدس کے لئے کرے اور مجھے اور سارے مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہم سب کو دنیا سے باایمان اوٹھائے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر و کبائر کو اپنے عفو و کرم سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے اٰمین اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و اعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات و اعوذ بک من المآثم والمغرم اللھم ان ظلمت نفسی ظلما کثیرا و لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم اغفرلی وتب علی انک انت عفو تحب العفو فاعف عنی اٰمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ حضرت تو فیق وام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اور مین بعض جا غلطی معلوم ہوئی تو بعد مرفت بعض احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخے سے مقابلہ کیا تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی آمین معلوم ہوئی اوسے درست کردی اور جو معلوم نہ ہوا اوسکو اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخہ مین باب کے باب غائب تھے مگر باہم دو نسخے ملاکر خاکسار کے نسخے کی درستی ہوگئی حتی الامکان کوشش و سعی کی جو جیسے ہوسکا وہ بحمدہ تعالی بیسے کردیا اور جو رہا اوسکا درست کرنا ناظرین غیر مناظر کے ہاتھ ہے اللہ سبحانہ ہم سب کو توفیق اعمال صالح و حسن نیت کی عطا فرمائے جب کبھی

طبع ہوا شرح الصدور جو اردو ترجمہ ہوا شرح الصدور کا ہے مولوی
شرح الصدور جس سے ہر ایک
سوال کا جواب مل سکتا ہے
سوال کا جواب مل سکتا ہے
ہر ایک
ہر ایک
ہر ایک
ہر ایک

کسی کو صحیح نسخہ ملے اور اسمیں غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرمادے یا ترجمہ میں کسی طرح کی غلطی دیکھے
تو معذور و طعن نہ ٹھہرائے بلکہ اصلاح کرکے میرے لئے دعای مغفرت کرے اسلئے کہ میں ایک بستر ناکارہ
یا چوکھا گنہگار ہوں اور سراپا معاصی میں ڈوبا ہوا مجھسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید
ہے مجھسے جو کچھ خطا و نسیان عمداً و سہواً ہوا ہو میں اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہوں اور خلق اللہ سے
عذر کرتا ہوں امی اللہ تو ہمارے گناہ بخشدیے اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب و نکال و وبال سے بچالے آ
حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شیئ قدیر و بالاجابۃ جدیر وصلی اللہ علی سیدنا
محمد و آلہ و صحبہ و سلم چونکہ ابتدای امر میں سوال منکر و نکیر کا ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کا ایک مقدمہ
ٹھیرایا اور اسمیں رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو فوقت
سوال کے ثابت برکھے اور تزلزل سے بچالے پس اس کتاب میں ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب
اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ہے اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی
الدنیا و عذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا و مولانا محمد رحمۃ للعالمین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمین **مقدمہ** بیان میں رب و دین نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے **فصل** رب عزوجل رب کہتے ہیں پالنے والے پرورش کرنیوالے کو
موجود عرش سے فرش تک سارے مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنیوالا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہ لاشریک لہ ہے
نام پاک اوسکا اللہ عزوجل ہے صفتیں اوسکی ننانوے ہیں ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور
سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ارشاد فرماویں کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت
علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کرسکے اولی و افضل یہ ہے کہ اوسی پر قناعت
کیجائے جو کہ خود اوسنے سورہ اخلاص میں اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہدو وہ اللہ
ایک ہے اللہ نیاز ہار ہے نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہ مدین ہے اور اوسکے جوڑ کا کوئی نہیں
یہ سورت لفظوں میں چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف میں اوسکو ثلث قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلئے کہ یہ
ساری توحید و اخلاص ہے رب العالمین کی ثنا و صفت ہے رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہے ✻✻

فصل دین اسلام کی بیان میں

اسلام لغت میں مطلق انقیاد کو کہتے ہیں اور شرع میں انقیاد خاص کا نام ہے جو کہ اوامر و نواہی الٰہی کے لئے ہوتا ہے یعنی احکام الٰہی کو قبول کرنا اور اوکو سچا جاننا ہے اسلام و ایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہیں جاتا ہے نفس تصدیق میں کمی بیشی نہیں ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت و ضعف اجمال و تفصیل میں کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحۃً زیادتی پر دلالت کرتے ہیں اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہے تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اختلاف اس باب میں لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوا اسلام کے ڈھونڈے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہیں اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانیوالوں سے ہے اس جگہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبریل علیہ السلام میں فرمائی ہے یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث شریف میں ایمان و احسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کی انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونوں کا اسم ہے حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہیں اون سب کے لکھنے میں اسجگہ طول ہے مگر تھوڑے سے بطور نمونہ کے یہاں لکھے جاتے ہیں ۱ اسلام ایسی عمدہ شئی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر نیکی دعا فرمائی ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ ۲ ایسی نعمت ہے کہ عظمت کے کرامت میں کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہیں ہو سکتی ہے دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے محبوب کردیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلوں مین اور مکروہ کردیا طرف تمہارے کفر کو اور فسق وعصیان کو ۳ جنہون ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے اسلام پر دائم رہنے کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وہم پر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت فرمائی یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ اسلام سے بڑکر اور کونسی نعمت ہوگی حال آنکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدائش سے پہلے اس ملت کا نام مسلمین رکھا ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ہذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے یعنی توریت وانجیل وقرآن مین ۶ یہ اسلام وہ شئی ہے کہ اسپر وفات پانی کا سوال موسی علیہ السلام کی قوم کے نقبون نے اللہ تعالی سے کیا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ۷ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۸ اسلام سے زیادہ تر عظیم کونسی نعمت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان الدین عند اللہ الاسلام ۹ علیہ اسلام سے اور کون خطیر تر ہوگا حالانکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو ہمارے لئے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا ۱۰ کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے حالانکہ جو کچھ آسمان زمین مین ہے وہ سب اسکے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے وللہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرہا والیہ ترجعون ۱۱ ملۃ اسلام سے کون ملۃ فاخرتر ہوگا حالانکہ پہنانے والا اوسکا خاق سبحانہ وتعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین ومسلمین کو پہنایا ہے ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین ۱۲ اسلام سے بہتر کونسی بخشش ہوگی حال آنکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مؤمنین کے ٹھہرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین کی گنجی بنایا یہانتک کہ نماز می دن مہر مین چند بار اسکو مکرر کرتا ہے ۱۳ یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال سے نجات میدان حشر کے موقف سے رہائی مسلمانونکے سونمہ کی سپیدی ورونشنی اسی کے داسن دولت سے

بندہی ہوئی ہے جسنو قیمت کہ اس سے اعراض کرنے والوں کے منہ پہ سیاہی و تاریکی ہوجاویگی پھر اس سے اعظم و اسنی اور کونسی عطیہ و ہدیہ کیونکر ہوسکتا ہے ۱۴ ایسی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل میں نصیب ہوگا جبکہ کافر و منافق و غیرہ اہل عصیان کو پرے ہٹکا لے جاوینگے ۱۵ ایسی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گزر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہوکے جہنم میں گر پڑینگے ۱۶ ایسی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم حرم سے ممتاز ہوگا ۱۷ ایسی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لئے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدی و بشری للمسلمین ۱۸ ایسی اسلام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے سبب سے اپنے بندوں کو بیشمار نعمتیں عنایت فرمائیں یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہے واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونوں آیتیں ایسی نعمتوں کی تعداد پر مشتمل ہیں کہ خلق کی زبان اوسکے بیان میں وفا نہیں کرسکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انمیں سے علیحدہ کلام کرے تو ساری اوقات و ازمان مستغرق ہوجاوینگے ۱۹ ایسی اسلام ہے کہ اسکی بدولت حق تعالیٰ بندۂ مومن کو جواب میں سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت کرتا ہے اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولھا المسلمون فوز السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

نبی وہ شخص ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ کے حضور یوسے اور نبی رسول سے زیادہ مرتبہ عالم ہے کیونکہ رسول ہین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہے سو ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین ہوجاتا چاہئے کہ سارے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بہتر و برتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے اللہ پاک نے آپکا نام محمد و احمد رکھا ہے رانکے سوا اور بہت اسماء شریفہ و صفات منیفہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء مبارکہ چار سو سے زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماء حسنیٰ کے ننانوے ہین ابن العربی نے فرمایا

کمتر از بین صاحب جمع آنروالصلوٰت اسماء و صفات نبویہ کو شرح و بسط ذکر فرمایا ہے غرض آپکے اوصاف عالی اخلاق و سیر بے حد و بے حساب ہیں سوائے اللہ سبحانہ کے اور کسی کو کیفیت و کمیت کو کوئی بشر نہیں جان سکتا بھلا اپنی راہ خود خالق فراموش اوسکی وصف و فرمت کا کیا کہنا ؎

بیان کسطرح سے کیجیے تیرے وصف اجمیری کا	تو مداح ایزد ہے تو ہے ممدوح ایزد کا

بعد از خطبہ گزرگ تو ئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کتب و انبیا رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مومن اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر وہ اوسکو بٹھلاتے ہیں وہ جاگتا اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونے والا جاگتا ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے تیرا رب وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنے والا کہ سچ کہا میرے بندے نے سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اوسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے اپنے سنت میں روایت کیا ہے اس باب میں اور بھی حدیثیں ہیں آئندہ اوذکر ہوگا انکار کرنیوالے کے جواب میں وہی شخص ثابت ہیگا جو کہ مومن ہے اور مومن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت ہے اور کامل محبت یہی ہے کہ ان باپ اولاد سا ہی خلق سے زیادہ آپکے ساتھ محبت رکھے اور جو ایسی محبت نہیں ہے تو پھر ایمان بھی نہیں ہے دیکھو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان نہ لائیگا ایک تمہارا ایمانتک کہ میں زیادہ محبوب ہوں اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے عمدہ نشانی آپکی محبت کی یہ ہے کہ ظاہر باطن ہر امر میں سنت کی پیروی کرے بسوائے آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہ رہے اور سمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بھیجا کرے آپ کی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دے بیہقی رحمہ اللہ نے کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبے سے بڑا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہیں ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سے کہ یہاں صرف محبت ہے تعظیم نہیں ہے آپ کی سنت کی پیروی اور کثرت درود و عجب نعمت ہے کہ اس سے دین دنیا دونوں کے منافع حاصل ہوتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ میں ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی
مواظبت کروں اور فرمایا کہ جسنے جو کچھ پایا دو حاسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتیں جو کچھ کہ چاہنے
پائیں وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائیں اور یہ کیونکر نہ ہو الوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار
درود بھیجتا ہے سوا وہ مسلم سو جبکہ ایک بار کے عوض میں تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے
تو پھر اوس شخص کا کیا کہنا جو آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہے اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی
درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رویا میں آپ کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے اللھم
ارزقنا علمای دین اور مشائخ صالحین کے چند درود ایسے لکھے ہیں کہ اونکی برکت سے شرف زیارت
حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح بعض طرق نماز کے بھی لکھے ہیں کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بی زوال
ہاتھ آتی ہے جناب توفیق دام مجدہ نے بعض صیغے اس قسم کے کتاب الاذکار والدعوات میں تحریر فرمائے ہیں
شرح برغ میں ابو عبداللہ سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب میں
دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے
جنکو میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہیں فرمایا اللھم صل علی محمد بعدد
من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب
وترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوٰۃ علیہ وصل علی
محمد کما ینبغی الصلوٰۃ علیہ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے
کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ میں باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللھم صل
وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین فضائل
ومناقب درود شریف بی حد و بحساب ہیں منجملہ اونکے چند یہ ہیں ہر دن سو بار درود پڑھنا موجب ہے
برآنے سو حاجت کا تیس دنیا میں ستر آخرت میں اسکی سند حسن ہے ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے
رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالیٰ کے سارے عملوں سے محبوب تر ہے درود پڑھنے والے کے

لئے مرنے کے بعد درود بھیجنے پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے قریب اور مستحق شفاعت ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت دلی ہو جاتی ہے جناب توفیق رام طلبہ نے کتاب زیادۃ الایمان میں ۷۰ فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہیں یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوے مدائح نبوی میں شعرا امت نے عربی فارسی اردو میں نظماً و نثراً بہت کچھ لکھا پڑھا ہے چونکہ یہ کتاب اردو ہے اسلئے چند شعر قصیدۂ مدحیہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کر کے تبرکاً و تیمناً اس مقدمے کا اون پر خاتمہ کرتا ہوں ۵

طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی مدکا	ظہور حق کی حجت ہے جہا نمیں نور احمد کا
عجم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا	عرب میں شور اوٹھا جو وقت اوسکی آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے	نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب وجد کا
وہ اس عالم میں نوں بخش تھا حور و ملک کہتے	گما جنت میں طوبیٰ بن کے سایہ اوس قد کا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم میں اوتر آیا	بیان اوس طلزم معنی کے کیا ہووے ارود کا
کشود عقدہ باطن میں کافی نام حق اوسکو	کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا
گرا نعلین کے جا نکلے اور ہر ابلیس اوٹھا ہو	ملا ہے قصر خضر روح کو اوس کے زرد کا
اور ہر امر سے واصل اور ہر مخلوق میں شامل	خواص اوس پر خ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا
بھر و ساہر کسیکو ایک حصا بافیت کا ہے	مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو	ترا دست عاطا سب سے جب سے کل کی قصہ کا
ٹپیں گے جس گڑی عشرت کے سامان و مہ جبت میں	کھلے گا حال امت پر تری انعام بیحد کا
لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو	تماشا گاہ محشر میں تکیں گے نیک و بد کا
رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے در پر جا پائی	اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ مثل اسود کا
تری تعریف سے میری زباں آبی ہے تیری	صفا یاں تک سخن ہوگا اس تیغ مہند کا
کبھی نزدیک جا کر آستانے سے لبوں آنکھیں	کبھی میں دور بیٹھوں اور کروں نظارہ گنبد کا

فارغ دل سے گرد جہان سے لگی کوئی دم کرتے ہے	عمدہ وہ خضر خضر کسی کو میرے عیش تخلد کا
مدینے کی زمین کے گر نہ لائق ہو بہیہ الاشہ	کسی صحرا میں لاشے میرا خوش نہ ہو ہم اور دفن کا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھوں	قفس جب توڑ اڑ جائے طائر روح مقید کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت ومرزنۃ ما علمت وملء ما علمت

فہرست ابواب وفصول وصول

باب ۱ بیان مین برزخ کے باب ۲ آغاز موت کے بیان مین باب ۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہے بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال مین ہو پہنچے باب ۴ بیان مین فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی مین باب ۵ موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے باب ۶ مراتب اعمار کے بیان مین باب ۷ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنہ دین کے جائز ہے باب ۸ فضیلت موت کے بیان مین فصل ف ۹ موت مؤمن کا تحفہ ہے ف ۱۰ موت مؤمن کا یہ خانہ ہے ف موت مؤمن کی غنیمت ہے ف ۱۱ موت تفضے سے بہتر ہے ف امت مومن کے لئے کفارہ ہے ف موت مومن کا سرور ہے ف موت مومن کو محبوب ہے ف موت مومن کے لئے راحت ہے ف دنیا مؤمن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے ف نامۂ اعمال موت کے وقت بند ہو جاتا ہے باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین باب ۱۰ بیان مین اون امور کے جو مہید ذکر موت ہین باب ۱۱ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے ف رحمت الٰہی سے کہ بیان مین ف سعادت وشقاوت پہلے سے لکھی گئی ہے باب ۱۲ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے قاصدون کے بیان مین باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان مین ف علیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان مین ف زمین ملک الموت علیہ السلام کے واسطے مثل طشت کے ہے ف دنیا دریان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے ف دنیا دریان دونون نرانو ملک الموت علیہ السلام کے ہے ف ملک الموت علیہ السلام ہر روز پنج گرمین جنبش کرتے ہین ف ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہے پہلے سے اوسکو اسکا علم نہین ہوتا ہے ف سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر طور آکے روح قبض کرتے تھے ف ملک الموت علیہ السلام مؤمنین کے ساتھ نرمی کرتے ہین ف ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہین ف

لہ اس صفحہ کے حواشی

فصل ۱۲

ملک الموت علیہ السلام بلاذن ہر ایک کے پاس نہیں آتے ہیں خواہ نبی ہوں یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ سے اجازت چاہی ف بیان ہیں اونکے جسکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے ف روایت ہے ملک الموت علیہ السلام کی خواب میں **باب ۱۴** آجال ہر برس قطع ہوتے ہیں ف پہلے پہل جسکو بندہ کی موت کا علم ہوتا ہے **باب ۱۵** علامت خاتمہ بخیر کے بیان میں **باب ۱۶** بیان میں اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کے بیان میں ف موت کی شدت اور اوسکی کیفیت کے بیان میں ف موت کے وقت اعضا ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہیں ف شدید موت کے الم سے محفوظ ہے ف بیان میں شدت موت ملک الموت علیہ السلام کے ف انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونے میں دو فائدے ہیں ف موت فجاءت یعنی ناگہان ف بیان میں اون امور کے جنسے روح بسہولت نکلتی ہے ف صورت موت وحیات کے بیان میں **باب ۱۷** بیان میں اوس بیمار کے جسکو آدمی مرض موت میں کہے الوداع اوسکے نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت تلقین کی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جسکو اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھ میں بند کردینے ف بیان میں اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت میں کہے ف بیان میں اوس چیز کے جو قریب الموت کے نزدیک پڑھی جاوے ف تلقین قبل الموت کے بیان میں ف شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے ف عقوق والدین یعنی نافرمانی ان باپ کی موجب سوء خاتمہ ہے نعوذ باللہ منہ ف جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہیں ف شیخین رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب ہے سوء خاتمہ کا اعاذنا اللہ منہ ف جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہیں ف مردے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا کہیں **باب ۱۸** بیان میں ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کی میت کو خوشخبری دی جاتا ہے اور جسکے ساتھ کافر ڈرایا جاتا ہے ف مؤمن کے مرتے وقت فرشتے روح وریحان کی اور رضوان کی بشارت دیتے ہیں ف قبض روح کے وقت اللہ تعالی اور فرشتے مؤمن پر سلام پڑھتے ہیں ف بیان میں قبض روح عارف باللہ کے ف بشارت قبل موت کے بیان میں ف آسمان زمین کے فرشتے مومن پر درود بھیجتے ہیں ف فرشتے مومن کے اچھے عمل اور کافر کے برے عمل کا ذکر کرتے ہیں ف من دابۃ کی تفسیر کے

بیان ہین ف ملائکہ محافظین مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین ف مرتے وقت
اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین ف مرتے وقت اچھے بُرے اعمال کی صورت نظر آتی ہے ف فرشتے
موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگھتے ہین ف مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چومتے ہین
ف مرتے وقت پرندے یعنی ملائکہ عمل صالح کی جستجو کرتے ہین ف جب کے بے وضو سونیسے خوف ہے
اس بات کا کہ مرتے وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف نہ لاوین ف بیان مین قبض روح اوس شخص کے جو کہ
نار کا مستحق ہو چکا ہے ف جمعہ کے دن ہزار بار درود پڑھنے والا مرنیسے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھہ
لیتا ہے ف بشارت مؤمن بصلاح و لد ف بیان مین اونکے جو مرتے وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے
ہین ف بشارت مومن و کافر کی وقت موت کے ف بشارتی کی موت ف کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے
ہین ف ایمان یہود کا وقت موت کے ف تامینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے ف بندے کی
پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے ف خبر ملک الموت علیہ السلام ف بیان مین اوصاف اولیا
فرشتون کے جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہین ف بیان مین حکایات اکابر صالحین کے جو مرے
پھر زندہ ہوئے اور روح و ریحان و ملاقات حسن و سیر جنان وغیرہ امور حقہ و صادقہ کی خبر دی یا غشی سے
افاقہ کے بعد بیان کیا ف توبہ کے بیان مین باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحون کے میت سے جس وقت
کہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین
ف اہل رحمت اللہ کے بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتے ہین اور مُردون کا حال پوچھتے
ہین ف مؤمن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتے ہین ف روحین آپس مین ایک
دوسرے کو پہچانتی ہین باب ۲۰ میت اپنے نہلانے والے کفنانے والے اوٹھانے والے قبر مین اوتارنے
والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھہ بہلا بہ لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گذر رہا ہے باب ۲۱ بیان
مین چلنے فرشتون کے جنازے مین اور جو کچھہ وہ کہتے ہین باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان کے فرشتے
مؤمن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے ف بیان مین رونے زمین و آسمان کے ف سجدہ گاہ اور عبادت گاہ مومن پر روتے ہین
ف مؤمن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہے باب ۲۳ دفن کے بیان مین ف آدمی اوس مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے

کو وہ پہ اکیلا جاوے ف نقطہ پہ قبر کی مٹی سر پر ائی جاتی ہے ف اللہ تعالیٰ کو جس زمین میں بندے کا مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکے کردیتا ہے ف مردے کو نیک لوگوں کے درمیان میں دفن کریں ف اعلیٰ زمین کا اوس کے اسفل سے بہتر ہے ف قبرستان مؤمن کے لئے تجمل وزینت کرنا ہے ف دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ تر زم ہیں ف فضل جہل مقطم کے بیان میں ف قبر امانت ہے ف قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیوں کو لوٹاتا ہے تاکہ اوزکا حکم غلط ہو ف ابتدا سی قبر کے بیان میں **باب ۲۴** اس امر کے بیان میں کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہیں ف دفن کے وقت کیا کہیں ف تلقین بعد الدفن کے بیان میں ف بیان میں انکار تلقین بعد دفن کے **باب ۲۵** ضمہ قبر یعنی قبر کے دبانے کے بیان میں ف اصل ضغطۂ قبر کے بیان میں ف بسبب ضغطۂ قبر کے بیان میں ف قبر مراد باؤ مؤمن کا فرنیک بد لڑکے بچے پر ہوتا ہے ف ضغطۂ صبیان کے بیان میں ف دبانا قبر کا بسبب احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے ف قبر مومن کو ماں کی طرح دباتی ہے ف اوس شخص کے بیان میں جسکو ضغطۂ قبر نہیں ہوا ف مرض موت میں قتل ہوا اللہ پر سہنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے **باب ۲۶** پہلے پہل قبر میں میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے **باب ۲۷** بیان میں مخاطبت قبر کے میت سے **باب ۲۸** فتنۂ قبر کے بیان میں ف معنی فتنۂ قبر کے بیان میں ف ملائکہ سوال کے نام اور اوکی صفت کے بیان میں ف بیان میں ہیئت ملک منکر نکیر کے ف بیانمیں احادیث فتنۂ قبر کے ف سوال کے وقت شیطان آتا ہے ف دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لئے مقرر ہیں کہ جب وہ قبر میں رکھے جاویں تو اونکو حجت کی تلقین کریں ف اس امر کے بیانمیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب سوال منکر نکیر کا امر فرمایا ہے ف زندوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اونھوں نے سوال وجواب کی کیفیت بیان کی ف زندوں نے اپنے کانوں سے اس عالم میں منکر نکیر کے سوال کو اور مردے کے جواب کو سنا ف جمع روایات کے بیان میں جو کہ ملائکہ سوال میں وارد ہوئے ہیں ف جمع روایات کے بیان میں جو کہ سوال وجواب کی کیفیت میں آئے ہیں ف اس امر کے بیان میں کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ ف اس امر کے بیان میں کہ سوال فرشتوں کا اس امت کے ساتھ خاص ہے یا نہیں ف ملائکہ

سوال کو فتان و منکر کا کہکر کہتے ہین ف تجسس اعمال کے بیان مین ف کیا میت کو کشت ہوتا ہے کہ وہ سوال
کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے ف میت سے کس زبان مین سوال ہوتا ہے ف بیانمین سوال
مومن منافق کا فر و اطفال و مشرکین کے ف بیان مین سوال اون لوگون کے جو کہ دفن نہین ہوئے یا اونکو
سولی دیگئی یا اون کے بدن کے اجزا متفرق ہوگئے یا اون کو درندون نے کھالیا ف اس بیان مین کہ
روح میت کو اسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے ف اس بیان مین کہ
میت وقت سوال کے پھر زندہ ہوجاتا ہے یا نہین ف اس بیان مین کہ جس شخص کے اجزا متفرق ہوگئے
ہین اعادہ روح کا کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین ف بیان مین اوس شخص کے جو کہ تابوت مین رکھا
گیا ہے ف سوال غریق کے بیان مین ف قرآن شریف سوال کے وقت "لقین حجت کرتا ہے ف
اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی نے میت کے سوال و جواب مین کیا حکمت رکھی ہے باب ۲۹ بیان مین اون
لوگون کے جنسے سوال نہین ہوتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین ف شہید کے بیان مین ف
تعداد شہدا اور امت کے بیان مین ف مرابط کے بیان مین ف مطعون کے بیانمین ف صدیق کے بیانمین ف بیانمین
سوال حضرت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ف سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین وصل سوال آجن
کے بیان مین ف بیان مین سوال نابالغ بچون کے وصل اس بیان مین کہ ہر طفل سے سوال ہوتا ہے
وصل بیان مین اختلاف علما کے مسئلۂ سوال صبی مین وصل عہد و میثاق کے بیان مین ف
بیان مین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت مین مرا ف بیان مین اوس شخص کے
جو کہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین مرے ف بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے وصل
بعض آثار مین سورۂ تبارک ساتھ سورۂ سجدہ کے ملا آیا ہے باب ۳۰ بیان مین قطاعت قبر کے اور اوسکی
سہولت و فراخی کے مومن پر باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر باب ۳۲ تحفۂ مومن در قبر باب ۳۳ بیان مین ظلمت
قبر کے اور جو اوسکو روشن کرے باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ ف اثبات عذاب قبر کے بیان مین
وصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے وصل بیان مین ثبوت عذاب قبر کے
قرآن شریف سے وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر

جان پر ہے یا تن پر یا دونوں پر **وصل** اس بیان میں کہ عذاب وثواب روح وجسم دونوں کے لئے ہے
ف عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں **ف** اس امر کے بیان میں کہ قبر کے عذاب کو بہائم سنتے ہیں
ف بیان میں اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ **و** بیان میں انواع عذاب قبر کے **و** بیان میں انواع عذاب قبر کے شرح برخ سے **و** بیان میں بعض حکایات کے کتاب واجر سے **باب ۳۵** بیان میں اون اعمال کے جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہیں **و** بیان میں بعض منجیات عذاب قبر کے کتاب الروح سے **باب ۳۶** بیان میں احوال مردوں کے قبور میں **ف** الا اللہ والوں کو وحشت نہیں ہوتی ہے **ف** اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہیں **ف** میت کے پاس اوسکے گھر والے آتے ہیں **ف** بیان میں زیارت قبور کے اور اس بیان میں کہ مردے اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے اور اونکو دیکھتے ہیں اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہیں **و** بیان میں بعض منامات وغیرہ کے کتاب نفائس العارفین سے **و** بیان میں بعض حکایات قصر الآمال کے **باب ۳۷** بیان میں مقرار واح کے **باب ۳۸** اس امر کے بیان میں کہ ہر وصیت کا مقصد یعنی پہنچانا وسپرد پیش کیا جاتا ہے **باب ۳۹** بیان میں عرض اعمال مردوں کے مردوں پر **باب ۴۰** بیان میں اوس چیز کے جو کہ روح کو اور اوسکے مقام کریم سے روکتی ہے **باب ۴۱** بیان میں اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے **باب ۴۲** اس بیان میں کہ مردوں اور زندوں کی روحیں خواب میں باہم ملاقات کرتی ہیں **باب ۴۳** بیان میں اس امر کی تحقیق کے کہ زندے کی روح نیند میں نکلتی ہے اور جہاں اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے **باب ۴۴** اس امر کے بیان میں کہ زندوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور اون سے اونکا حال پوچھا پھر اونہوں نے اپنے حال کی اونکو خبر دی **باب ۴۵** اس بیان میں کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہیں وہ اوس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے **باب ۴۶** اس بیان میں کہ فوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے **باب ۴۷** اس بیان میں کہ جسقدر طرح کی ایذا سے اوس سے میت ایذا پاتا ہے **ف** قبر کو روندنا قبروں میں پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہے **ف** قبر پر بیٹھنا منع ہے **باب ۴۸** بیان میں ملازمت حافظین کے مومنین کی قبر کو **باب ۴۹** بیان میں اول اعمال کے جو کہ میت کو قبر میں نفع دیتے ہیں **ف** بیان میں اون اعمال

کے جبتک ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے ۹ اس بیان مین کہ دعا و استغفار زندون کی مردون کو نفع دیتی ہے ۹ اس بیان مین کہ ثواب صدقہ و خیرات کا میت کو ہوپہونچتا ہے ۹ اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا ہوپہونچتا ہے ۹ ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو ہوپہونچتا ہے ۹ بیان مین ثواب روزہ و نماز کے و اسطے میت کے و بیان مین قرات قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر و بیان عبادت بنیہ از شرح انبات و بیان مین ہوپہونچنا قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر و بیان عبادت بنیہ از شرح انبات و بیان وضو کرکے پڑھنے کے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین **باب ۵۰** اس بیان مین کہ مرنے کے لئے کون وقت بہتر ہے **باب ۵۱** بیان مین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے **باب ۵۲** اس بیان مین کہ میت بولہو ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑجاتا ہے مگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے **خاتمہ ۵۳** بیان مین فوائد متعلق روح کے **خاتمۃ الکتاب ۵۴** و **خاتمۃ بالفصول والابواب** بیان مین مضامین فاتحہ و ثلثا و للنکاح کے ف بیان مین وصیت وغیرہ کے ف بیان مین بعض وصایا مین نافع کے **مسک الختام** بیان مین سعت رحمت الٰہی کے

باب ۱ بیان مین برزخ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یعنی اون کے آگے ایک حجاب ہے اوسدن تک کہ اوٹھائے جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شئی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے درمیان دو شئی کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے حشر سے پہلے وقت موت سے حشر تک فرمایا نے کہا برزخ مرنیکے دن سے بوسکے دن تک ہے جو مراد وہ برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ عالم قبر ہے جو کہ ما بین موت کے ہے بعث تک ف اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پہونکی سب چیزون کے نام اونکو سکھائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پھر بوجہ خطا کے جسمین ہزارہا حکمتون تھین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس اونکے لئے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا پھر جنت مقرر فرمایا اور اونکی اولاد کے واسطے پہلا گھر مان کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا جنت یا نار

قرار دیا اور ہر گھر کے لئے احکام جدا گانہ معین فرمائے یعنی ان کے پیٹ کو خلق و تقدیر کا گھر سمیرا یا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش و معاد کیلئے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لئے نبی بھیجے کتابیں نازل فرمائیں اوامر و نواہی کا نقشہ جمایا ترغیب و ترہیب کا تماشا دکھایا پھر جن لوگوں نے ظاہر و باطن اسکے موافق اپنا تار و پود کیا تو جب پرچے رہے انبیاء و رسل کا کہا مانا اونکی اچھی طرح سے اطاعت کی اون کے طریقے کو دانتوں سے خوب مضبوط پکڑا اونکی حال کو آرام و تکلیف میں مرتے دم تک نہ چھوڑا وہ پکے سچے مؤمن مسلم ہیں اور جنہوں نے کارروائی دنیا کے لئے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن میں کفر و عناد پر چے رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن میں کفر پر ہے ہیں سے کسی طرح کا سروکار نہ رکھا بلکہ رسولوں کی تکذیب کی اور انکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجھے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا میں شان ربوبیت کو کام فرمایا مؤمن منافق کافر کو حسب مقتضائے حکمت روٹی کپڑا جاہ و منصب صحت عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ پہلے مؤمنین کے مناقبون کافرون کو بہرہ دنیا ہر قسم کے عیش و آرام میں رکھا مال دولت اولاد حکومت سے اونکی گھروں کو ٹھنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لئے رکھ چھوڑا لیکن قیامت سے پہلے ایک اور گھر ہیں بسایا جسکو برزخ کہتے ہیں یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ان کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہاں ایمان و کفر و نفاق اخلاص و ریا اچھے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا و رسول کی طاعت و معصیت کا اندازہ ہوتا ہے ظاہر جاتا ہے قرآن و حدیث کی باتیں جو دنیا میں سنتے کہتے پڑھتے لکھتے تھے وہ سب ظاہر ظہور دکھائی دیتی ہیں فرمانبردارون کی آؤ بھگت ہوتی ہے نوش فروش اسباب عیش و آرام اونکے لئے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو در بدک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچھو وغیرہ ایذا و تکلیف کا سازوسامان درست کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ تو بطور حاضر کے ہے پوری پوری مزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہوکے ملیگی پھر مؤمنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے نعمتون میں عیش و آرام کرینگے کفار و منافقین ابد الآباد جہنم کے دریکات میں جلینگے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا ساد کھاویگی سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہوجائینگے پھر مؤمنین ہیں اور حور و غلمان جنت ہے اور رضای رحمن کافر و منافق ہیں اور آگ کا عذاب و فرخ ہے اور قہار جبار کا غصہ و عقاب ۵

اسی تپ سے پھر دیکھ مؤمن ہیں	ہے حرام آگ کا عذاب ہمیں

اللھم احفظنا اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واسرقنا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

باب ۲ اعزا موت کے بیان میں

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں امام احمد نے زہد میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اولاد کی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا کہ زمین اونکو سمائے گی فرمایا میں موت کو پیدا کرتا ہوں اور چون فرشتوں نے عرض کیا کہ اب اونکو عیش خوشگوار ہوگا فرمایا میں اَمل کو پیدا کرتا ہوں یعنی تمنای باطل

۲ ابونعیم نے حلیہ میں بجابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدم علیہ السلام زمین کی طرف اتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بناؤ اسطے اوجڑنے کے اور بچھونے واسطے فنا کے ۱۲

باب ۳ موت کی تمنا اور اسکی ممانعت اور سبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال میں پہونچے

۱ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اوترا ہے پھر اگر ضرور تمنا کرنے والا ہے تو چاہیے کہ یوں کہے اللھم احینی ماکانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنی اسی زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مار مجھکو جبکہ مرنا میرے لئے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ طلب خیر عاقبت ہے عاقل کو یہ نہیں لائق ہے کہ دنیا میں کسی تکلیف و ایذا کے نازل ہونیسے عاجز ہو جاوے کیونکہ اوسکو بقا نہیں ہے ۵

مشکلے نیست کہ آسان نشود	مرد باید کہ ہراساں نشود
نہ شادی دادما مانی نہ غم آور د نقصانے ۵	بپیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مرحبا ے

۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہے ایک تمہارا

۵۱ ریزوں سے بچنے کی دعا کا بیان
حدیث شفاعت محمد ثنا جاوید
مسلم حضرت حبیب بن الشہید
عن الحسن النور و نفرت من
عثمان کے بیکاری فقرات و قرآن
واسط عاصم ۱۲ ۔۔۔
سعد ایک نہ خوبیوں کا سیکھنے والا
کیا ہے کہ ہیں ہیں ہیں ہیں
لہ واللہ اور وہ جانور الخراب
فتی خود اسلام ایران کے
بناؤ واسطے اوجڑنے کے
کی ۔۔۔ نظر کیا ہے ۵ کہ ایسا کس
عن قریب ہی ۔۔۔ قرن
لہ مالک بیادی کا ۱۲
اللہ واللہ موت واسبق
الخراب ۔۔۔
۵۳ ۔۔۔ فتن میں بچای
فتن ۔۔۔ ۱۲ فتی

تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے اور بیشک زیادہ نہیں کرتی مومن کو اوسکی ہر گھڑی خیر بھلائی ونسائی نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز تمنا کرے ایک
تمنا موت کی اگر وہ نیک ہے تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کرے
۴ امام احمد بزار ابویعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرو تم موت کی پس بیشک ہول مُطلع سخت ہے اور
بیشک سعادت ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ دیوے اوسکو اللہ انابت[۱] یعنی رجوع ہونا مراد طلع سے
وہ امور آخرت ہیں تنہیر ست بعد موت کے مطلع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے
زیادہ تر سخت ہے پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا نہ کرنی چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طول عمر اطاعت
الٰہی میں سلامتی ہے سعادت آدمی کی ۵

اندیشہ مرگ سے ہے سینہ سب دیش	ٹکڑے ہے جگر جیسے لباس درویش
ہاتھوں سے جو آج ہو سکے کر لیجے	پھر کل تو نہیں ہے ایک قیامت دیش

۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے
اس سے کہ ہر موت کی تمنا کریں تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا ہم خبّاب کی عیادت کو گئے اوغنوں نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کریں تو میں اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ
سے روایت کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سن رہے تھے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نہ کر اسلئے کہ اگر تو اہل جنت سے ہے تو لقا تیرے لئے بہتر ہے اور اگر
تو اہل نار سے ہے تو کون چیز جلدی کرتی ہے تجھکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نہ کرے ایک تمہارا
موت کی پس بیشک وہ نہیں جانتا ہے کہ اوسے کیا آگے بھیجا اپنے نفس کے لئے ۹ امام احمد ابویعلی طبرانی حاکم
نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر داخل ہوئے[۲] اور آپکے چچا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ پس اونہوں نے موت کی تمنا کی آپ نے اونسے فرمایا اے چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر تم نیک ہو پھر تم تاخیر دے جاؤ زیادہ کروگے نیکی کی طرف اپنی نیکی کے تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم مسیئی ہو پس تم تاخیر دیئے جاؤ پھر تم اپنی اساءت سے رجوع ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے پس تم موت کی تمنا نکرو (الحاکم)

اسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر گز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ دعا کرے موت کی دعا کرنے پہلے اس کی کہ وہ آوے اسکو اور جب اپنے عمل کے ساتھ وفات ہو

باب ۴ بیان میں فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی میں

امام احمد اور حاکم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل برا ہوا اور ترمذی وصحیح کہا حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر تمہارے دراز تمہاری اوزدی عمر ونیکے اور بہت اچھی تمہاری اوزدی اخلال کے امام احمد نے بھی مثل اسکے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا خبر دوں میں تمکو تمہارے اچھوں کی صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا دراز تمہاری اوزدی عمروں کے اسلام میں جبکہ مدارکرین یعنی اپنے اعمال سے سداد واستقامت طلب کرین ۴ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لئے بہتر ہے ۵ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا وفد آدمی بنی تمیم کے قبیلہ قضاعہ سے تھے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے اونمیں کا شہید ہوگیا اور دوسرا سال بھر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جنت کو دیکھا پس میں نے سوتر کو دیکھا مگر وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا پس میں اس سے تعجب کیا میں نے صبح کو اوسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا کیا اوسنے بعد اوسکے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور چھ ہزار رکعت نہیں پڑھی اوسنے اتنی رکعت نماز سنہ کی ۱۲ امام احمد و ابوداؤد نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی

لہ ۱۲ عبدالحق محدث دہلوی
سہ ۱۲ ایک نسخہ میں
من وفات صحیح نہیں معلوم ہوتا
سہ ۱۲ منہ

افضل نزدیک اللہ کے اوس دن سے کہ عرفہ کا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے ۷ ابو نعیم نے
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہے واسطے ادا ی فرائض
اور نوافل ون کے اور اس چیز کے کہ موجب ہے اسکو اللہ اپنے ذکر سے ۸ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی سہیل رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو نہ کرتا ہے پھرنے کی طرف
دنیا کے نہین سے یہ کہ اسکے لئے ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم
ہوا کہ مومن آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر پر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے
واقع ہوئی اور یہ اسواسطے ہے کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہتر ین اذکار ہے ٭

باب ۵ موت سے عمل منقطع ہوجاتا ہے

اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گزر چکی ۲ ابو سعید یعلی رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہے نہ رد سلام پر اسکو
قدرت ہوتی ہے یعنی بطور عبادت کے کہ ہر چیز امر مترتب ہوتا ہے اسی پر یہ بات ہے کہ رد سلام بطور دعا کے حق مسلم
مین سو وہ اسپر قادر ہے جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے ۳ مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ
کو ایک میدان مین میرا گزر ہوا اور مین اور راتون کو اوس جگہ گزرتا تھا پس مینے وہان ایک بڑا شور سنا گویا وہان قوم کی قوم ہے
سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹہیر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہے
مینے کہا ای قبیح تم تو میرے اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا
ای مطرف ہم مُردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیئے گئے ہم اگر اسپر قدرت رکھتے کہ
سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و مافیہا کے بدلے لیتے مین نے اونسے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین ہر شب دیکھتا
ہون اونہون نے کہا کہ ہمارے کفن پھٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو
چھپاوین مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون نے کہا اسلئے کہ ہر قبر مین ستر مردے جمع
ہوگئے ہین سو ہم بہت ہوگئے مینے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین

اونہون نے کہا ہی مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکے سکرات ہمسے ہماری عقلون کو لیگئے پس مرد نہین جانتا ہے کہ وہ مرد ہے نہ عورت جانتی ہے کہ وہ عورت ہے پھر کہا مجھسے کہا ہے کہ مین تجھکو اس رات مین دیکھتا ہون اور راتون مین کسیکو نہین دیکھا اونہون نے کہا مین شب جمعہ ہے ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکھتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گھر والے ہمکو یاد کرتے ہین یا ہمارے زر سے خیرات کرتے ہین جب ہمنے جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا ہی مطرف ٹھہر جا تجھسے ہماری ایک حاجت ہے مین نے کہا وہ کیا ہے اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین وعظ کر اور لوگون سے کہہ کر ہمارے کفن پھٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہمارے بال پریشان ہوگئے اور تم بھی ہوگئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتھہ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چھوڑنے سے پشیمان ہوئے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوئے ایک یہ ہے کہ مردون کے لئے جسم ہین کہ دکھائی دیتے ہین جیسا کہ مطرف نے اوس قوم کو دیکھا دوسرا یہ ہے کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتھہ باقی نہین رہتے جیسا کہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکھا تیسرا یہ ہے کہ مردون کو ردسلام پر قدرت نہین ہے لیکن یہ بات اگر دوسرون کے مخالف ہے جو کہ اونکے ردسلام مین دار دہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہے کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر یہ اونکے بطور عبادت کے نہین ہوتا ہے جیسا کہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دئے گئے پس اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اسبات کی قدرت رکھتے کہ ردسلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا مین فیما رکے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور الس کے رد کرتے ہین جو اپنے مونس کو اور اسکے اقارب کے ساتھہ ہوتا ہے اونہون نے اس طور پر بھی مطرف کے سلام کا جواب نہ دیا وجہ اوسکی یہ ہے کہ اونکو اظہار حسرت منظور تھا بعض علمار نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اونہون نے جو اپنی عدم قدرت ردسلام پر بیان کی پس مراد اونکی ردسلام اوس چیز کے ساتھہ ہے کہ اوسکو زائر سے اور حدیث شریف مین جو آیا ہے کہ وہ ردسلام کرتے ہین اس سے مراد ردسلام بالخفار ہے کہ زائر اوسکو نہین سنتا جو تمانا فائدہ یہ ہے کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہے مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کے لئے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ جاجاوے تو وہ باقی رہتا ہے اور میت اوس سے نفع کرتا ہے اوسکو کفن دائمی کہتے ہین جیسا کہ دلالت

کرتا ہے اسپر اونکا قول کہ نہین ہوتی ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہر اپنی شرمگاہ کو چھپاوین یا پتھر ان پہ ہے کہ ہر شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنے باولاد وغیرہ کے صدقہ و خیرات کے منتظر رہتے ہین چنانچہ یہ ہے کہ موت کے بعد شہرت موت کی تا فنی زمانہ دراز تک باقی رہتی ہے کہ جس سے ہوش حواس ممکن نہین رہتے جیسا کہ کہا کہ وہ ہمارے عقول کو لیگئے مساتون یہ ہے کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اپنے اس کے ساتھ متمیز ہوتی ہین بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین متمیز ہوتی تھین جیسا کہ مطرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہاری ساتھ تنگ دیکھتے ہین اٹھوان یہ ہے کہ مردے اس بات کو کہ مردہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ مین قصور کرین کیونکہ انہون نے امور آخرت کو دیکھ لیا اچھے برے کام کی جزا نہ اکو سمجھ لیا وہ چاہتے ہین کہ ہمسے جو ہوا سو ہوا اگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نہ کرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال صالحہ سے اپنی اوقات کو معمور کرین ع گر از مسیہ ہم تو باری برسی ہم حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نہین ہے کوئی قیمت والے لئے بقیہ عمر مؤمن کے اور یہ اسلئے ہے کہ اگر قیامت کے دن اونکے لئے دنیا و مافیہا ہو تو یہ اوس سے ایک گھڑی بھی دور نکر سکین اور اگر دنیا سے اونکے واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو پھر وہ نادم ہوا اور توبہ کرے تو برسون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے جو کہ دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تھا رہا اجر عمل سو یہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے بطور عبرت و شوق عبادت نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی نماز قبر مین اور تلاوت قرآن شریف جو اولیاء کی قبر مین روایت کی گئی ہے چنانچہ اسکا ذکر آئندہ آویگا +

باب ۶ مراتب اعمار کے بیان مین

احاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو زندہ رکھتا ہے اللہ اسلام مین چالیس برس پہنچا دیتا ہے اوس سے بدنام و برص و جنون و خنق شیطان کو اور جسکو عمر دیتا ہے پچاس کی آسان کرتا ہے اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکھتا ہے ساٹھ برس دیتا ہے اوسکو اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور جسکو زندہ رکھتا ہے ستر برس محبت رکھتا ہے مین اوس سے آسمانون والے یعنی حوار اور جسکو عمر دیتا ہے اسی برس کی مٹا دیتا ہے اوس سے گناہ اور اوسکے

اور لکھتا ہے اوسکی نیکیون کو اور جسکو بخشدیتا ہے گناہ کرتا ہے نوے برس بخشتا ہے اوسکے لئے وہ گناہ جو آگے ہو چکے ہین
اور ہوتا ہے وہ اللہ کا قیدی ہے اوسکی نہ زمین ہین اور شفاعت قبول کیجاویگی اپنے گھر والون مین اس سے
معلوم ہوا کہ اطول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہے کہ جوان مرجاوے ۱۲ ابن عساکر
رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری
امت کی عمرین درمیان ساٹھ کے ہین متر تک یعنی اکثر امت کی عمرین ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھ
برس کے بعد مر گیا وہ اپنی عمر کو پورا کر چکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا ۱۲ ابن ابی الدنیا
نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
معترک منایا یعنی وقوع موت کا اکثر امت ما بین ساٹھ کے ہے متر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت سوائے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساٹھ کے ہے اور غایت اوسکی ستر ہے اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ
ہوئی وہ بہ نسبت اوسکے قلیل ہے جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
اقل امت میری ابنا رسبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنہ دین کے جائز ہے

۱ امام مالک رحمۃ اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ گذر یگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانے مین یہ فتنہ ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر ہونچا ویگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوسوقت
معذور سمجھا جاویگا ۲ امام مالک و بزار نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اللھم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین و
اذا اردت بالناس فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون ولا مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی
مین تجھسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون
کے ساتھ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجھکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور اس حال مین

کہ ضایع نہ کروں یعنی تیرے اور لوگوں کے حقوق کو اور نہ اس حال میں کہ تقصیر کروں یعنی تیری اوامر و نواہی
میں سلم ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے نہ نکلے گا دجال یہاں تک کہ نہ ہو کسی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مؤمن کے اوسکی جان نکلنے سے ۴
امام مالک رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہ اونہوں نے فرمایا اللھم قد ضعفت قوتی
وکبرت سنی وانتشرت رعیتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی میری
قوت ضعیف ہوگئی اور میری عمر بڑھ گئی میری رعیت منتشر ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض کرلے اس حال
میں کہ میں نہ ضائع کرنے والا ہوں نہ تقصیر کرنے والا پس اوس مہینے سے تجاوز نہ کیا یہاں تک کہ انتقال ہوگیا
۵ ابن عبد البر نے تمہید میں مروزی نے جنائز میں امام احمد نے اپنی مسند میں طبرانی نے کبیر میں علیم کندی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں ابو عبس غفاری کے ساتھ تھا جمعہ پر اونہوں نے ایک قوم
کو دیکھا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئے جاتی تھی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجھے اپنی طرف لیلے تین بار
اس کلمے کو کہا علیم نے اوسسے کہا تم یہ کیوں کہتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا
کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہے اوسکے عمل کا اور وہ پھیر نہیں لایا جاویگا
تو پھر کرے رضا طلب کرے ابو عبس نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے
مبادرت کرو ساتھ موت کے چھ خصلتوں سے حکومت بے قوفوں کی کثرت کمینوں کی بیع حکم کی یعنی رشوت
لیکے حکم دینا ہلکا سمجھنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ہیر اوین قرآن کو مزامیر کرکے آویں گے کہ آدمی کو آگے کرینگے
میں سناوے اوسکو قرآن گو سمجھے نہ سمجھے میں اوسے نہایت کم پاتا حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجھے اپنی طرف لے لے پس اوسنے کہا گیا کہ تم یہ کیوں کہتے ہو حالانکہ تم نے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا مقدور
ہے سنا ہے جو تم نے سنا لیکن میں مبادرت کرتا ہوں چھ خصلتوں سے بیع حکم کی کثرت کمینوں کی حکومت
صبیان کی خونریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانے میں ہونگے ہیر اوینگے قرآن کو مزامیر ۷ ابن سعد نے
طبقات میں حبیب بن ابی فضالہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا

اوسکی تمنا کی اوسکے بعض اصحاب نے کہا تم کس طرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ نیک نہ بد اگر وہ نیک ہے تو زیادہ کرلیگا نیکی کو اور اگر بد ہے تو جرح کرلیگا پس اونہوں نے فرمایا میں کیونکر موت کی تمنا نہ کروں حالانکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ نا لیوین مجھکو چھ خصلتیں گناہ کو ہلاک سمجھنا حاکم کہ بیجا حرمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان لوگ کہ ٹھیرا دین قرآن کو مزامیر ۸ طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق ہو اپنے عمل کے ساتھ پس جبکہ تم دیکھو اسلام میں چھ خصلتیں تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھ میں ہو تو اوسکو چھوڑ دے ضائع کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹھیرا دین قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اوسمین زیادہ محبوب طرف تر ازیعنی مجھ دادس زمانے کے سرخ سو نے سے ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت اوسمین زیادہ محبوب طرف تر ازیعنی مجھ دادس زمانے کے سرخ سو نے سے ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سے دریائی سے کہ ڈالا ہوا جاوے اوپر شہد پھر وہ اوسکو پی لے ۱۱ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ اوپمین پس کہیگا آدمی کاش میں اوسکی جگہ ہوتا ۱۲ ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس میں اونکی عیادت کو آیا میں نے کہا الٰہی شفا دے ابوہریرہ کو اونہوں نے کہا تو اوسکو پھر کہنا اور کہا قریب ہے اسی ابوسلمہ کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ محبوب طرف ایک اونکے کی مرخ سو نے سے اور قریب ہے اسی ابوسلمہ اگر زیادہ رہا تھوڑا زمانہ تو آویگا آدمی قبر پس کہیگا کاش میں تیری جگہ ہوتا ۱۳ مرزی نے جنادر بن سمرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد اللہ نے اپنے اور اپنے اہل کے لئے موت کی تمنا کی اونسے کہا گیا کہ تمنے اپنے اہل کے لئے تو موت کی تمنا کی پھر تم اپنی جان کے لئے موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نے کہا اگر میں جان لون کہ تم اپنے اس حال پر سلامت رہوگے تو میں اسکی تمنا کرون کہ تم میں بیس برس زندہ رہون ۱۴ مرزی نے ابی عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے صفحہ میں تھے اور اونکے

علامات قیامت کی طرح ۱۲

یہ بھی علامات قیامت کی طرح ۱۲

تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال تھین اور اونسے اونکی اولاد نہایت خوبصورت تھی کہ اتنے مین ایک چڑیا اونکے سر پر جو چون کیا پھر گیا اور تھون نے اپنے ہاتھہ سے اوس کو پھینک یا پھر لہا البتہ یہ کہ مر جاوے آل عبداللہ کی ہر دو اونکے پیچھے مر جاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میرے اس سے کہ یہ چڑیا مر جاوے ۱۵ امروزی نے قیس سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ کے بچے آگے دوڑ رہے تھے پس کہا تم کیا تھے ہو انکو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہین مجھہ پر از روی مرلے کے انکی عدد سے جو کہ جعلان سے ہو جعلان جمع ہے جُعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لوٹا کیا کرتا ہے ۱۶ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تمارے اس شہر مین ایک عابد تھا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوسنے اپنا پاؤن رکاب مین رکھا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے پس دستک دی اونسے کہا مرحبا مین تو تمہارا بہت مشتاق تھا اونھون نے اوسکی روح قبض کر لی ۱۷ ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین سنے کوئی جانور خشکی مین اچھا نہ دریا مین خوش کرے مجھے یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہو جاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو مجھے اوسکی طرف کوئی سبقت نہ کرتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجھپر غالب ہو جاتا ۱۸ ابو نعیم نے خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکھی ہوئی ہوتی تو مین اونسے اول ہوتا جو اوسکی طرف سبقت کرتے ۱۹ حمید بن صالح سے روایت کیا ہے کہ وہ مکحول پر اونکے مرض موت مین داخل ہوئے پس اونھون نے اونسے کہا اللہ تمکو عافیت دے مکحول نے کہا ہرگز یون نہین ملنا اوس سے جسکے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اونکے ساتھہ جنکے شر سے امن نہین ہے شیاطین الانس اور ابلیس اور اوسکا لشکر ۲۰ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو مسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنے سعید بن عبدالعزیز متوفی سے کہا اطال اللہ بقاک یعنی دراز کرے اللہ تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوئے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے مجھکو اللہ طرف اپنی جس سے ف اطال اللہ بقاک کی دعا دینا نہ چاہئے کیونکہ یہ تحیہ مشرکین ہے وہ کہا کرتے تھے کہ دس ہزار برس زندہ رہ ۲۱ ابو نعیم نے عبیدہ بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا اگر کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چھوے اگر

دہ مرجاویگا تو میں البتہ مٹھائی دونگا تالو اوسکو چھوڑ دیتا ۲۴ الوعبداللہ عبدالرحمن بیناجی سے روایت کیا ہے کہا دنیا باقی ہے طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونوں کے تمام رہنے سے ۲۵ ابن ابی الدنیا نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ موت کی تمنا نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ میں ہرروز اتنی نماز پڑھتا ہوں یہانتک کہ میرا طرف اوسکے زید بن ابی مسلم نامی لوگوں کو اور اونکو مشقت میں ڈالا اور ملے اوس سے جس چیز کو کہ ملے پھر کہنے لگے الٰہی لا احق کر تو مجھکو انبیاء سے اور موت چھوڑ تو مجھے ہر اہ اشرار کے ۲۶ ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جسکو آدمی اچھے حال پر تر تا ابوالدرداء کہتے مبارکہو تجھکو اسی کاش میں تیری جگہ ہوتا ام الدرداء نے اوس سے کہا اس باب میں اونسے کہا اونھوں نے کہا کیا تو جانتی ہے اسی احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہے مومن اور شام کرتا ہے کافر اور سکا ایمان سلب کیا جاتا ہے حالانکہ اوسے خبر نہیں فانا لصدق الموت اغبط عندی لصدق بالبقاء فی الصلوٰۃ والصیام ۲۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابن ابی الدنیا نے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی نفس کہ خوش کرے مجھکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہوجاوے موت سے اور نہ نفس کعبی کا ۲۸ ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابوبکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا والہ نہیں ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سے جو یہ ہے اور نہ نفس اس کعبی اور ڈسنے والی کا پاس لوگ گھبرا گئے کہا کیوں اونھوں نے کہا میں ڈرتا ہوں اس سے کہ پاؤں الساعۃ نادمہ کو طاقت نہ رکھوں کہ حکم کروں اوسمیں نیک بات کا اور منع کروں بری بات سے اور اوسدن کون خیر خوبی ہوگی ۲۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اوفر گزرا ابوہریرہ نے اوس سے کہا تیرا کیا کام کاروبار ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجھسے ہوسکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر ۳۰ ابن ابی الدنیا نے طبرانی نے کبیر میں ابن عساکر نے طارق عمرو بن مرہ سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ ایک شیخ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوست رکھتے تھے کہ قبض کئے مجاہدین یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الٰہی میری عمر بڑھ گئی اور میری ہڈی سست ہوگئی پس تو مجھے اپنی طرف قبض

کرلے کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز دو قبا یعنی بالاپوش تہا اوسنے کہا یہ کیا ہے جسکی تو دعا کرتا ہے یعنے کہا اور کس طرح دعا کرون اسنے کہا اللھم حسن العمل وبلوغ الاجل یعنی الٰہی اچھا کہل کو اور پہونچادے اجل کو مینے کہا تو کون ہے اللہ تجپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ پہنچتا ہے جان کو مؤمنین کے سینون سے پہر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا ؛

باب ۸ فضیلت موت کے بیان مین

علما رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ موت نہ عدم محض ہے نہ فنا صرف وہ تو لفظ القطاع ہے اوس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور مفارقت وحیلولت ہے اون دونون کے درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تہے اے اہل خلود اور ای اہل بقا تم نہین پیدا کئے گئے ہو فنا کے لئے تم تو خلود وابد کے واسطے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تم تو ابد کے لئے پیدا کئے گئے ہو لیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے روی الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز الخ

فصل موت مومن کا تحفہ ہے

تحفہ بر لطف و مال نو کو کہتے ہین پس موت مومن بندے کے لئے احسان و لطف ہے کیونکہ اللہ تعالی اوار کرامت سے اشرف جوار کی طرف اوسکو لیجاتا ہے ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تحفہ مومن کا موت ہے ابن ابی الدنیا نے مصنف مین اور دیلمی نے مسند الفردوس مین طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اصاف دنیا کی گئی پس نہین بچی

اوس سے مگر تجھ پر بس موت تحفہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ؂

فصل موت مومن کا ریحانہ ہے

دیلمی نے بسند فردوس بن حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت ریحانہ ہے مومن کا۔ ف ریحانہ کے معنی حرمت راحت ہیں

فصل موت مومن کی غنیمت ہے

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت غنیمت ہے معصیت مصیبت ہے فقر راحت ہے غنا عقوبت ہے عقل ہدایت ہے اللہ سے جہل گمراہی ہے طاعت آتش کی خنکی ہے رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے نار سے ہنسنا ہلاکت ہے بدن کی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہیں ورواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ۔ ف غنیمت یہ ہے کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سے اجر و ثواب ملتا ہے اسلئے اوسکو غنیمت فرمایا

فصل موت فتنہ سے بہتر ہے

امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزیں ہیں کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکھتا ہے موت کو اور موت اوسکے لئے بہتر ہے فتنہ سے اور مکروہ رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی اوسکی عمر کے واسطے حساب کے ۱۲ بیہقی نے شعب الایمان میں زر عہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوست رکھتا ہے انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لئے اور دوست رکھتا ہے انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوسکے حساب کے یہ حدیث مرسل ہے ۱۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہیں رکھتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑا یعنی قبر ۱۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک سے زہد میں مروزی نے ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہیں ہے کوئی

غائب کہ انتظار کرے اور سکا مومن بہتر واسطے اوسکے موت کے ۵ سعید بن منصور ابن جریر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہیں ہے کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہیں ہے کوئی کافر مگر موت شر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکوں کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبد الرزاق نے اپنی تفسیر میں حاکم نے مستدرک میں طبرانی و مروزی نے جنائز میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نہیں ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۷ ابن ابی الدنیا نے جعفر احمر سے روایت کیا ہے کہ ما جو شخص کہ نہیں ہے واسطے اوسکے موت میں خیر پس کوئی خیر نہیں ہے اوسکے لئے حیات میں

فصل موت مومن کے لئے کفارہ ہے

ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ابن عربی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ف کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہیں جو گناہ کو چھپا دے مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہوں کو مٹا دیتی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ اسلئے ہے کہ میت اسمیں آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے ماقوق کی مگر مٹا دیتا ہے اللہ اوس سے بسبب اوسکے گناہوں اوسکے سے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ موت کے کہ ایک سختی اوسکی تجھ سے سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نے مالک بن اخول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول

سرور ہے کہ مومن پر داخل ہو گا وہ موت سے اسلئے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ۱۲ محارب بن دثار سے مروی ہے کہا مجھسے غضیف نے کہا کیا تجھے موت خوش کرتی ہے میں نے کہا نہیں کہا میں نہیں جانتا ہوں کسی کو کہ موت اوسکو خوش نکرے مگر منقوص عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ غضیف نے کہا بیشک یہ تجھ میں ۱۲ البتہ بڑا نقص ہے ۔

فصل موت مومن کو محبوب ہے

ابن سعد نے طبقات میں بیہقی نے شعب الایمان میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں فقر کو دوست رکھتا ہوں واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں موت کو واسطے اشتیاق اپنے رب کے اور دوست رکھتا ہوں مرض کو واسطے مٹانے گناہ اپنے کے ۱۲ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نے زہد میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے کہا تم کیا دوست رکھتے ہو اوس شخص کے لئے جسکو تم دوست رکھتے ہو کہا موت لوگوں نے کہا پس اگر وہ نہ ہو کہا پھر کہ مر ہو مال اوسکا اور اولاد اوسکی ۱۲ ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں اپنے دوست کے لئے یہ نہیں دوست رکھتا ہوں کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی ۱۲ امام احمد نے زہد میں ابن ابی الدنیا نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں بھیجا میری طرف میرے بھائی نے کوئی ہدیہ کہ زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سے اور نہیں پہنچی مجھکو اوس سے کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجھکو اوسکی موت سے لفظ ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبدالعزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبدالاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیسا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکھتے ہو اپنے اہل سے کہا موت ۱۲ طبرانی نے ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو جانتا ہے میں تیرا رسول ہوں ۱۲ حکایت مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ اونکی روح قبض کریں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت کیا دیکھا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑھ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سے کہا رب نے کیا دیکھا تو نے کسی خلیل کو

عبداللہ احمد

کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکھے پھر ملک الموت اونکے آئے حضرت ابراہیم نے کہا تو میری روح اسی گھڑی قبض کر لے ۱۸ اصبہانی نے ترغیب میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکھے تو چاہئے کہ تمہکو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت سے ۱۹ ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ جذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا حاجت پر فلاح نہ پائی اونسے جو نادم ہوا احمد ہے اللہ کے لئے جو کہ مجھے فتنہ سے پہلے لیگیا ۲۰ اسمٰعیل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمنا نہیں کرتے موت کی مگر تین ایک وہ آدمی جو کہ بالبد موت سے جاہل ہے یا وہ آدمی کہ اللہ کی قدروں سے بہاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ۲۱ حبان بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف دوست کے پہنچاتا ہے ۲۲ ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی حب موت کی ہے مع راحت کے ۲۳ انبض نے کہا مشتاق احساس کرتے ہیں حلاوت موت کو نزدیک اونکے وارد ہونیکے اسلئے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے اونکے روح وصول سے جو کہ کثیر ہیں تر ہے شہد سے ۲۴ ابن عساکر نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہے جبکہ بندہ اوسکو پہونچتا ہے تو موت کی جلدی کرتا ہے واسطے شوق کے اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کے واسطے اور اوس کی طرف دیکھنے کے ۲۵ ابوعثمہ خولانی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا کہ عبداللہ بن عبدالملک دبا سے بھاگ کر نکل گیا اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میں گمان نہیں کرتا تھا کہ میں باقی رہون یہانتک کہ ایسی بات سنون کیا نہ خبر دون میں تمکو اون خصلتون سے کہ چیز تمہارے اخوان تھے اول یہ کہ لقای الٰہی محبوب تر تھی طرف اونکے شہد سے دوسرے وہ دشمن سے نہیں ڈرتے تھے تھوڑے ہون یا بہت تیسرے وہ نہیں ڈرتے تھے دنیا کی حاجت سے اونکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وثوق تھا کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتھے اگر طاعون اونپر نازل ہوتے تو وہ نہیں جاتے یہانتک کہ جاری کرے اللہ اونمیں جو جاری

کر چکا ۱۲ ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عبد ربہ سے روایت کیا ہے کہ ابو نعمان نے مکحول سے کہا کیا تو دوست رکھتا ہے موت کو تو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکھے کہا تو پھر تو موت کو دوست رکھ یہ نہ کہیو کہ تو ہرگز جنت کو نہ پاویگا یہاں تک کہ تو مرے ۱۳ عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی زکریا کہا کرتے تھے کہ اگر میں اختیار دیا جاؤں درمیان اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤں طاعت الٰہی میں اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤں یا اس گھڑی میں تو میں یہ اختیار کروں کہ قبض کیا جاؤں آج کے دن یا اس گھڑی میں واسطے شوق کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور طرف اوسکے رسول کے اور طرف صالحین کے اوسکے بندوں سے ۱۴ ابو نعیم ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے ابو عبید اللہ داجی کو سنا کہ کہتے تھے اگر میں اختیار دیا جاؤں درمیان اس بات کے کہ دنیا میرے لئے ہو اوس دن سے کہ پیدا کی گئی اوسمیں جلال عیش آرام کروں قیامت کے دن اوس سے پوچھا نہ جاؤں اور درمیان اس بات کے کہ میری جان اس گھڑی میں نکل جاوے میں یہی اختیار کروں کہ میری جان اس گھڑی نکل جاوے کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکھیں کہ ملاقات کریں اوسکی جسکی ہم طاعت کرتے ہیں ۱۵ ابن مبارک امام احمد نے زہد میں جبان بن جبلہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ذر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جتنی ہو موت کے لئے اور آباد کرتے ہو اجاڑ کے لئے اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہوگی اور چھوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر کردہ بات تین ہیں موت مرض فقر اور امام احمد نے زہد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا خبردار بہتر دو کردہ فقر و موت ہیں ۱۶ ابن مبارک نے ابو عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے مجلس ابو اعور سلمی میں کہا والدہ نہیں پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت سے پس ابو اعور نے کہا البتہ ہو نا میر امثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹوں سے ۔

فصل موت مومن کے لئے راحت ہے

۱ بخاری و مسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنازہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے گزرا آپ نے فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہے اور

مستراح منہ کیا ہے فرمایا بندۂ مومن دنیا کے رنج و ایذا سے راحت پاتا ہے طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اور وفات پر آرام پاتے ہیں اوس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور ۲ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے کہا ایک جنازہ ابو حجیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گزرا اونہوں نے کہا اوسنے آرام پایا یا اوس سے راحت مین ہوئے ف اللہ کے بندے اور اوسکے مرنیسے اسلئے راحت پاتے ہیں کہ اگر وہ فعل نیک سے اوسکو منع کرتے ہین تو اوسنے دشمنی کرتا ہے اپنا پہونچاتا ہے اور اگر چپ رہین تو اوسکے دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکے شومی کے سبب سے اللہ تعالیٰ بارش روکدیتا ہے جو کہ مایۂ حیات زمین و نبات و حیوان ہے جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نے حیات تازہ پائی ہیں و آرام سے گزرنے لگی ۱ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ واسطے مومن کے راحت و رحمی اللہ کی ہے وفات کے ۴ ابن مبارک نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رشک نہین کیا مینے کسی شئی کا بسبب اسکی شئی کے مثل مومن کے اوسکی لحد مین کہ اللہ کے عذاب سے امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نے اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی چیز بہتر اسطے مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائے اور عذاب اللہ سے امن مین ہوا ۵ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سے روایت کیا ہے کہا ہم نزدیک رفیع بن عبدہ کے باتین کرتے تھے اور نزدیک اوسکے ابو عطیہ مذبوح تھے لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہے کہا فلان فلان رفیع نے کہا ای ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو اونہون نے کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سے کہ وہ اوس سے زیادہ تر عیش مین ہے ایک جسم ہے تبر مین کہ عذاب سے امن مین ہو چکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے روایت کیا ہے کہا موت مین راحت ہے واسطے مومن کے دنیا کی سختیون سے اگرچہ موت صاحب غصص کو کرب ہے ۷ محمد بن زیاد سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی بعض حکما سے کہ اونہون نے کہا البتہ موت سہل تر ہے عاقل پر ذلت عالم غافل سے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا تھا

لیعنی فوت

کہ موت راحت ہے واسطے عابدوں کے ۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ اللہ تعالی الملک القدوس سے فرماتا ہے تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ اسلئے کہ مینے آرام و تکالیف کے ساتھ اوسکا تجربہ کیا ہے اور پایا مین نے اوسکو اوس جگہ کہ چاہیئے پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تا کہ مین اوسکو راحت دون بہوم دنیا اور اوسکے غموم سے الحدیث ف نیک آدمی کو مرنیسے راحت حاصل ہوتی ہے دنیا کے رنج و غم فکر و ہم سے امن مین ہو جاتا ہے نعیم جنت جوار رحمت مین جا بستا ہے اور فاسق فاجر ظالم بدون کے مرنیسے خلق کو آرام ملتا ہے اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہے ۹

تو چنان زی کہ چو میری بر ہی	نہ چنان گر تو بمیری بر رہند

حافظ شیراز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین ۹

چنان بزی کہ اگر خاک شوی گزرا	غبار خاطری از رہگذار ما نزدد

کسی اور نے کہا ۹

یا دوار سی کہ وقت زادن تو	ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو	ہمہ گریان بوند و تو خندان

فصل دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے

ابن مبارک نے زہد مین و طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مومن کا قید خانہ اور اوسکا قبرستان ہے پس جبکہ دنیا سے جدا ہوا تو اوسنے قید خانہ اور قبرستان کو چھوڑ دیا ۴ ابن مبارک نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قید خانہ ہے اور نہین ہے مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہے مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تہا وہ قید خانہ مین پہرہ دار اوس سے نکالا گیا پس چلنے پھرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہو گیا ۴ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہے تو اوسکی راہ خالی ہو جاتی ہے جہان چاہتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر بیشک دنیا قید خانہ مؤمن کا ہے اور قبر اور کا امن ہے اور جنت اوسکی جامی بازگشت ہے اے ابوذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جامی بازگشت ہے اوسکی ۵ ابن لال نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے صاف نہیں ہوتی کیونکر ہووہ تو اوسکا قید خانہ اور اوسکی بلا ہے اور نسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ محبوب ہے اور اوسکے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکھے اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹے آوے اور اوسکے لئے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمیں ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے یہ پھر دوبارہ مارا جاوے اسلئے کہ دیکھتا ہے ثواب اللہ سے واسطے اپنے یعنی سوائے شہید کے اور کوئی چیز کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا میں آنا نہ چاہے گا اسی مضمون کو رکسی نے خوب نظم کیا ہے ۵

نسبت دنیا بزندان بس ہمین کہ آن		ہر کہ شد آزاد سیل باز گردیدن نہشت
وضع زمانہ قابل دیدن دوبار نیست	۵	رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت

ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن بتایا تو یہ اس بات کا منافی ہے کہ مومن موت کے وقت تنگی سے فراخی کی طرف نکلتا ہے اور اوسکی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہیں دی ہے بنی آدم کے نکلنے کی دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی ماں کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی سے طرف راحت دنیا کے ف دنیا کو مؤمن کے لئے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کہنے میں ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے مومن دنیا میں سعت و نعیم میں اور بہت سے کافر فقیری و مصیبت میں ہیں اسکے جواب میں دو امر ہیں ایک تو یہ ہے کہ دنیا مومن کے حق میں باعتبار تکالیف شرعیہ اور اوسکے

ساتھہ مقید ہونیکے اور نعلاً وترکاً نفس سے الٹھائی کرنیکے قید خانہ ہے اور کافر مطلق العنان ہے اور اسر
ونواہی کے ساتھہ مقید نہین ہے گویا وہ جنت مین ہے کیونکہ تکالیف اوس سے مرفوع ہوگئی ہین دوسرے
یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا کنہین جارسی ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے
کو ملینگے حورین صحبت کے لئے دیجائینگی خدم حشم بہت کچھہ ہونگے چہرہ پر اور مکانون پر نور ہوگا جمال
الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سے امور ہین جوکہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرۂ قلب کے قید
مین نہین سماتی پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ مین ہے کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کہان نہین
پہونچتی ہے اگر مومن کے لئے کچھہ نہو مگر خلود ہو اور ہر ایک سے استغنا ہر دروازے سے فرشتے
سلام کرتے ہوئے داخل ہون ولدان وغلمان کہرے موتیون کے مثل پیالے آبخورے لئے ہوئے
اوسکے ارد گرد پھرتی ہون اور وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زرابی بیشوشہ اکواب موضوعہ ہون
تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جیسکے کہانے کو جی چاہے عمدہ عمدہ میوے
موجود ہون نعیما مخصوصہ اور لذائذ غیر معدودہ ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہو
تو صرف یہی سب کچھہ اوسکے لئے دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوسکے حق مین قید خانہ
ہی ہے گو مال مین برابر قارون کے اور عزت مین مثل فرعون کے اور حیرت مین نمرود ہی کی طرح
کیون نہو اور اپنی امثال واقران پر قاہر اور قرون کا استیصال کیون نکرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے
لئے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمان بردار ہون بلکہ بفرض محال اگر دولت وجاہ دنیا سے مثل سلیمان
علیہ السلام کے اوسکے ہاتھہ مین آجاوے تو بھی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین
حاصل ہونگی وہ اوس شخص کے مثل ہے جو کہ تاریکی قید خانے اور دارو غۂ جیلخانہ کے قید مین ہے
کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہے نہ یہ خاکدان فنا نشان اور کافر باعتبار اوسکے کہ جو اوسکو آخرت مین
نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جسمین چیخنے چلانے گا ویل وثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جسمین سیسے گا گرم
پانی پیپ لوہو پیگا درکات جحیم اور انواع عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اوسکو یقین ہوگا جبھڑا
جبکہ پک جاویگا تو اور کھال بدل کے اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے

سانپ بچھو کاٹا کریگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع واقسام کے ہوتے رہینگے اگر وہ اس عالم مین تنگ سے تنگ قید خانے اور بڑی سی بڑی تنگی اور سخت سے سخت بلا مین مبتلا ہوا اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے اُن کارکے جو کہ کفر و معاصی کی وجہ سے اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جہنم و عذاب سعیر الیم کا ٹھیرا گویا وہ نہان بڑی سی بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہے ف مؤمن کے لئے دنیا کا قید خانہ ہونا اسلئے ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہے تب تک اوامر الٰہی مین کمی کرنے اور منا ہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہے اور ان دونون باتون سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہین ہوسکتی پس وہ گویا قید و مصائب دنیا کے قید خانہ مین محبوس ہے مثلاً دشمنون کا دفع کرنا اور اسے مدارات کے ساتھ پیش آنا دوستون سے تلطف کرنا اوسسے خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنے حقوق سے درگذر اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بھلائی چاہنا اونکی رفع فکر و حزن مین مصروف رہنا اوسکے سوا اہل و عیال کے لئے حلال روزی کمانا اوسکی تحصیل مین ہمیشہ مستقیم اور ٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سے ادا کرنا اہل نہان جوارح سے اوسکی خیر خواہی کرنا خلوت و جلوت مین اوسکے لئے حسن توفیق و خاتمہ بخیر کی دعا مانگنا اوسکی فکر سے افسردہ اوسکی خوشی سے جو خلاف شرع نہو خوش ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع و محل اوسکے کان تک ایسے امور کا پہونچا دینا جنسے دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بہ نامی اور اوسکے مواخذے سے نجات نصیب ہو ۵

خواہم کہ بآن تازہ گل ازروی نصیحت	گویند کہ با خس و خارے نہ نشیند
لکن بطریقے کہ ز خاک نشینان	بر خاطر او ہیچ غبارے نہ نشیند

غرضکہ اس قسم کے ہزارہا امور ہین جنہین مؤمن کی جان پھنسی ہوئی ہے علاوہ اسکے اور فتن و آفات دین و دنیا کے جو کہ مثل بارش باران کے شب و روز برس رہے ہین اونکا تو کچھ حساب و شمار ہی نہین ہے خصوصاً اس زمانہ پُر آشوب مین اوسسے محفوظ رہنا بغایت دشوار ہوگیا ہے اگر کوئی اتفاقاً بفضل عنایت الٰہی بچ بھی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہے آگ سے بچا تو بچا لیکن دھوان تو پہونچ ہی جاتا ہے الامن عصمہ اللہ تعالیٰ امر کے دم تک اِسی قسم کی تکلیف و بلا سے مقابلہ رہتا ہے

ایک نئی طرح کا مجاہدہ پیش ہوتا ہے ؎

روز ہنگامۂ بیداد ہے یا اللہ اعوذ	بار کیا ہے کوئی چلا دو ہے یا اللہ اعوذ

ہاں جبکہ روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے تو یہ سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے ہیں محنت و مشقت سعی سفارش خوشامد درآمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دیے جاتے ہیں اگر چہ ہر ایک جان کا زیان ہے سوا لاکھ زیان نہیں پڑ بلا سے جان گئی گئی اگر چین تو ملا راحت تو نصیب ہوئی اہل و عیال کی ایچ کھینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنوں کے شماتت و داؤ گھاتی سے تو امن ملا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکی حق میں وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گزریگا تو کہیگا کاش میں اسجگہ ہوتا منصور فقیہ رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

قد قلت اذ مر حوالحیاۃ فقلتہا	فی الموت الف فضیلۃ لا تعرف
منہا امان لقائہ بلقائہ	وفراق کل معاشر لا ینصف

کسی اور نے کہا ہے ؎

من کان یھوی ان یعیش فانی	حقا احب بان اموت فاعنقا
فی الموت الف فضیلۃ لو انہا	عرفت لکان سبیلہا ان یشتقا

لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمیں خاتمہ بالخیر ہو اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ آمین بجاہ سید الخلق الحبیب ناومولانا محمد وآلہ وصحبہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین ۔

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہے

شرح مشرع مین ذکر کیا ہے کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے سروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہے تو مرنے وقت اوسکی بینائی پھیر دیجاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت مین مومنین مین سے کوئی نابینا نہوگا اسمین اختلاف ہے کہ مومن نابینا موت

لئے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر میں اندھا ہوگا یا نہیں اصح یہی ہے کہ وہ اندھا نہ ہوگا بلکہ بصیر ہوگا ۞

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان میں

اترمذی شمائل ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنی والی لذتوں کا وہ موت ہے ابونعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتوں کا پس بیشک نہیں یاد کیا اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سے مگر وہ کشادہ کردیگی اوس تنگی کو اور پس اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کردیگی اوس فراخی کو اور پس ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا مؤمن کا زیادہ تردانشمند ہے فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جسنے مؤدب کیا اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوسی کا تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ دور کرتا ہے گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہے دنیا مین پس اگر یاد کروگے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہم کردیگی اور اگر یاد کروگے اوسکو وقت فقر کے تو وہ راضی کردیگی تمکو تمہارے عیش کے ساتھ ۶ عطار خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی ہنسی اوسمین ہنسی پس آپ نے فرمایا واعظ تم مجلس تمہاری کو سات مکدر کرنے والی لذتون کے صحابہ نے عرض کیا کیا ہے مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجکو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کر ذکر موت کا وہ تجھکو اپنے ماسوا سے غافل

۵ دنیا کا فنا ہونا اور آخرت کا ہمیشہ رہنا

۶ موت کو یاد کرنا

۷ موت کو یاد کرنا

کرے گی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان میں زید بسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکھتے تو آواز بلند فرما کر پکارتے کہ آئی تحکم موت اس حال میں کہ وہ ثابت لازم ہے یا ساتھ شقاوت کے اور یا ساتھ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضعفین بن عطار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتے لوگوں سے موت کی غفلت تو تشریف لاتے پس دروازے کے دونوں بازو پکڑتے پھر تین آواز دیتے اسی لوگو اے اہل اسلام آئی تحکم موت اس حال میں کہ ثابت لازم ہے آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ آئی ساتھ اوسکے آئی ساتھ ترجیح و راحت اور رجوع مبارک کے واسطے اولیاء رحمن کے اہل دار الخلود سے کہ جنکی سعی اوسمیں تھی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تھی خبردار ہر سعی کرنیوالے کے لئے ایک غایت ہے اور غایت ہر ساعی کی موت ہے سابق ہے یا مسبوق ۰ اطبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ کرنے والی ف شرح برمنع نہیں کہا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا در دجو کہ موت کے وقت ہوتا ہے آسمانوں اور زمین کی خلق پر رکھا جاوے تو سب کی سب مرجاوے پھر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا مین مشغول ہونیکے لئے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لئے دنیا کی سختیوں کا تحمل کریگا کیونکہ جو شخص دو بلاؤں مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی دوسرے واعظ کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب و ہموم سہل ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت موت نہایت آسان ہے جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی الطبرانی نے روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہید اکے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص کہ یاد کرتا ہے موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کہ یہ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا کی تفسیر مین کہا ہے کہ بہت یاد کرنیوالا تمہارا واسطے ہونے کے اور بہت اچھی تیاری

ف صورت حال کا نقشہ صفحہ ۱۱۴

کرنیوالا اوسکے لئے اور بہت ڈرنے والا اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں امام احمد نے زہد میں ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہے یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہیں ہے جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے موصولاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۱۳ البعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ تین چیز کے ساتھ اکرام کیا جاتا ہے تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اوسکو تین چیز کے ساتھ عقاب کیا جاتا ہے تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت بعض تمیمی نے کہا دو چیزوں نے لذت دنیا کو مجھسے قطع کر دیا یاد موت اور یاد کمر ہونے کی روبرو اللہ تعالیٰ کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ البعض نے کہا یہ وکاتنی نصیبک من الدنیا کی تفسیر میں کہا ہے کہ وہ کفن ہے اوسکے پہلے ہے وابتغ فیما اٰتاک اللہ الدار الاٰخرۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تجھے دنیا دی ہے تو اوسمیں جنت طلب کر دنیا کو ایسے کاموں میں صرف کر کہ وہ تجھے جنت کی طرف پہونچا دیں اور اسکو مت بھول کہ تو اپنا سارا مال چھوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہے جیسا کو کسی نے کہا ہے ؎

نصیبک مما تجمع اللہ ھرکفہ	ردآن تلوی فیھما وحنوط

یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہے دو چادریں ہیں تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو ملی جاتی ہے ۱۵ ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کیا ہے کہ میں موت کو محبوب نہیں رکھتا فرمایا کیا تیرے لئے مال ہے کہا ہاں فرمایا تو اوسکو آگے بھیج اسلئے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھ ہے اگر اوسنے مال کو آگے بھیجا تو دوست رکھیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچھے چھوڑا تو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے ساتھ پیچھے رہے ۱۶ سعید بن منصور نے ابوالدرداء

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا موعظہ کلیع اور غفلت سریع ہے کافی ہے موت وعظ کرنیوالی اور
کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا گھر دن ہین اور کل قبرون ہین ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ربارین جیوہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چھوڑ دیا فرح وحسد کو
۱۸ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی ف خوشی دنیا مین سم قاتل
ہے کہ گون مین سرایت کرتا ہے پھر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبرول سے پرچ کر جاتے ہین
کذا فی جواھر المجالس ۱۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کافی ہے موت بی عبرت کرنیوالی دنیا مین اور غیبت دینی والی آخرت مین ۲۰ طبرانی
نے طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اسی طارق تو تیاری کر موت کے لئے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نے حسن بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی کہ اقوا رے موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ حق ہے مگر وہ
بندہ جو کہ شمار نکرے کل کو اپنی اجل سے بہت سے استقبال کرنیوالے ہین دن کے کہ اوس کو پورا
نکرینگے اور امید رکھنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچینگے اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکھے تو
اُمل کو اور اوسکے دھوکے کو مبغوض رکھے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تو دیکھہ
اوس چیز کو کہ تو دوست رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بھیج اور
دیکھہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکھتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ ہو وہان تو تو اوسکو آج چھوڑ دے ۲۳
اوزاعی سے روایت کیا ہے کہا جس عمل کے سبب سے تو موت کو ناخوش رکھتا ہے پس تو اوس کو
ترک کر پھر ضرر نہین کرتا تجھکو جب کبھی تو موت سے ۲۴ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا جسکے دل سے موت قریب ہو جاتی ہے تو جو کچھہ اوسکے ہاتھون مین ہوتا ہے اوسکو بہت
سمجھنے لگتا ہے ۲۵ ابو نعیم نے جابر بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عمر بن عبد العزیز نے

رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلبیت کی طرف لکھا ابعد حمد کہ تو یاد موت کی اپنے دل میں رات دن بہت زیادہ کریگا تو ہر چیز فانی تجھے بغرض ہوگی اور ہر باقی تجھے محبوب ہوگی ۲۶ مجمع تمیمی سے روایت کیا ہے کہا یاد موت کی غنا ہے ۲۷ ابو نعیم نے تمیم یا ابن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو اپنی دو آنکھوں کے درمیان کہا وہ تنگی فراخی دنیا کی پروا نہیں رکھتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو پہچانا اوپر دنیا کے مصائب وغموم سہل ہوگئے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل میں ذکر موت کو مگر حقیر ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوپر سب کچھ جو اوسمیں ہے ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا کہ خوشی ہو اوسکو جسنے موت کی گھڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعمل ۳۲ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک خورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہوجاویگا ۳۳ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اسی ابن آدم بعد موت کے تجھکو خبر آئیگی ۳۴ دلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل زہد دنیا میں موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے پس جس شخص کو موت کی یاد نے بھاری کی کمر یاد وہ اپنی قبر پر ایک چمن پائیگا جنت کے چمنوں سے ۳۵ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا قبر صندوق ہے عمل کا اور موت کے بعد تجھکو خبر آئیگی ۳۶ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لوگ سوتے ہیں پس جب مریں گے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے

وانما الناس نیام من یمت	۵	منہم انرال الموت وسنۃ ۵۳	

یعنی لوگ تو سوتے ہیں جو کوئی اونمیں سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کر دیتی ہے ۵

ودنیا خوابی ست زندگانی دروے		خوابی ست کہ در خواب ہمہ بینی اوبا	

۳۷ ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے نہین ہے کوئی ایسے گروہ پشیمان ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی ہدایت کیا ہے فرمایا اگر وہ محسن ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ بار رہا یعنی گناہون سے ۱۲۸ شرح برزخ مین ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت پوچھا گیا فرمایا میرے واسطے اس گھڑی ستر پہلو مین بن اوسنے زیادہ تر آسان موت ہے اور موت زیادہ سخت ہے ہزار بار تلوار کے کاٹنے سے اور ہزار بار دیگ مین جوش دینے سے پھر جو آدمی موت کی شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ پھر گرد دنیا کے ہموم کے واسطے فارغ نہوگا بلکہ جو اس سے زیادہ سخت ہے اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا ف کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ اپنے ہم عمرون ہمسرون کو یاد کرے کہ جو اس سے پہلے مر چکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کرے کہ وہ مٹی کی تختہ مین پڑے ہوئے ہین اونکی صورتون کو یاد کرے اور اب غور کرے کہ مٹی نے کس طرح اونکے حسن و جمال کو خاک مین ملا دیا ہے بدن کے اجزا متفرق ہو گئے جوڑ پیوند جدا جدا ہو گئے کیڑون نے زبان کو کھا لیا مٹی نے دانتون کو گادیا عزیز رشتہ ہوگئے مین اولاد یتیم بلکتی نماز پڑھتے اور ٹٹیے بیٹھنے کی جگہ خالی رہگئی مال مٹ ضائع ہوگیا پھر اپنے نفس کو دیکھے کہ وہ بھی اونھین کے مثل ہے اور اسکی غفلت بھی اونکی غفلت کے مثل ہے انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہے جو اونکا ہوا پس اپنے جی مین انصاف کرے عبرت پکڑے متاثر ہو الوالدر دا رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے سعید وہ ہے جو اپنے غیر سے نصیحت لیوے بیت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اسکے بعد اور سر بڑے بڑے احوال سخت سخت ہو لین گزرتی ہین مبنکی تفصیل کچھ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہے کہ اونکی معرفت حاصل کرے پھر اوپر پکا ایمان لاوے سچی تصدیق کرے بعد ازان ان امور مین گہری فکر کرے تا کہ قلب مین اونکے لئے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کے دن کا ایمان داخل نہین ہوتا اوسکی تصدیق اونکے قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات کا تہیہ تو اونکے آنیسے پہلے کیا جاتا ہے اور گرمی سردی اور مرنے کا تہیہ کوئی بھی نہین کرتا اوسین نہایت درجہ کی سستی و کاہلی کیجاتی ہے مگر جب قیامت کا اوسنے سوال کر و تو زبان سے اوسکی

تصدیق ہوتی ہے اور دل اوس سے غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کھانا رکھا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اسمین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پر کہا نیکے لئے اوسکی طرف ہاتھ بڑہا وے تو اسنے زبان سے اوسکی تصدیق کی دل سے اوسکو جھوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کھانے کو اپنے روبرو سے ہٹا دیتا پھر تو اوسکی طرف ہاتھ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑہی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے بالطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق حسن عمل کی عنایت کرے اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین ؁

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

اسمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے زیارت کرو قبروں کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ابن ماجہ وحاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میںنے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نفل رغبت کرینگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلاینگی ۳ حاکم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میںنے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اوسمین عبرت ہے ۴ النسائی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ میںنے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہے دل کو بہاتی ہے آنکھ کو یاد دلاتی ہے آخرت کو اور نہ کہو بیہودہ بات اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کھانا پینا جو طے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہے ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میںنے تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو چاہیے کہ زیارہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ای ابوذر تو قبروں کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہ مار مردون کو پس بیشک معالجہ خالی جسم کا موعظہ بلیغہ سے اور نماز پڑہ جنازون پر شاید یہ تجھے غمگین کرے پس بیشک غمگین اللہ کے سایہ مین ہے ہر بھلائی کے

رہو ہوتا ہے ۔ کسی نے بعض فقہا دین سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جنہوں نے موتو قبل ان تموتو اپر عمل کیا کہا وہ ہیں جو موت کو بہت یاد کرتے ہیں ۔ ۸ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کے پانچ بار اس دعا کو پڑھا پس مقرر اوسنے پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہے اللھم رتب علینا قبل الموت وھون علینا سکرات الموت وارحمنا عند الموت ولا تعذبنا بعد الموت یا خالق الحیاۃ والموت ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت مردوں کے لئے مستحب ہے عورتوں کے لئے کیونکہ رخصت کی حدیثوں میں خطاب فقط مردوں ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہے کہ رخصت مردوں عورتوں دونوں کے لئے ثابت ہے جمہور کہتے ہیں کہ رخصت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے واسطے نہیں ہے اور جو لوگ عورتوں کے واسطے رخصت کے قائل ہیں اونکا قول صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ حدیث میں عورتوں کو خطاب وارد نہیں ہوا ہے پس اونکو قبرستان کے جانیسے روکا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبر وں کی زیارت کرنیوالی عورتوں کو اخبار صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اوسکو گھیر لیتے ہیں اور جب وہ قبرستان میں آتی ہے تو میت کی روح اور قبرستان والوں کی روح اوسکو لعنت کرتی ہے پس اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت اور آدمیوں کی لعنت میں ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوے اور اگر اس فعل سے اوسکا خاوند یا باپ بھائی راضی ہے تو وہ بھی لعنت میں اوسکا شریک ہے کیونکہ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ اسپر متفق ہیں کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح شرح برنج میں اسی طرح کہا ہے ۔

باب اللہ تعالیٰ کی ساتھ نیک گمان رکھنے اور اوسسے ڈرتا رہنے

البخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسنے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھے البتہ نہ مرے ایک تمہارا مگر حال یہ ہے کہ حسن ظن رکھے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن میں روایت کیا اور اتنا اور زیادہ کیا ہے پس بیشک ایک

قوم کو ہلاک کیا اونکی بہ گمانی سے ساتھہ عزوجل تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن
ہے جسکو تمنے اپنے رب کے ساتھہ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہوگئے ٹوٹا پانی والوں سے ف
اس حدیث شریف مین اس سے نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کے کہ وہ حسن
ظن ہے ساتھہ اللہ تعالی کے کہ وہ اونکو بخشے گا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہے بلکہ مراد
حکم ہے اعمال کے اچھے کرنیکا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ
تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جیسے اپنے عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ
سوءظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف و رجا مثل دو بازو کے ہین اونکے لئے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرتے
ہین اور سیر ایک بازو سے ممکن نہین ہے بلکہ دو سے ہوتا ہے لیکن ایک دوسرے پر غالب ہوتا ہے
پس چاہئے کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور
جبکہ موت آوے اور عمل منقطع ہو جاوے تو چاہئے کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتھہ غالب
ہو ۲ امام احمد رزمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ حالت موت مین تھا آپ نے فرمایا تو اپنے تئین کس طرح پاتا ہے
اوسنے عرض کیا مین امید رکھتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہو یہ دو چیز یعنی خوف و رجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس
مقام کے مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا
ہے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپنے فرمایا فرمایا ہے تمہارے لئے جمع کرونگا مین دو اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجھسے ڈرا دنیا مین امن دونگا
مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بے خوف ہوا مجھسے دنیا مین ڈراؤنگا مین اوسکو آخرت مین ابو نعیم
نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولا روایت کیا ہے ۴ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جب دیکھو تم آدمی کے ساتھہ موت کو نوازل اسکو

خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اور کو خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کرے ف اس سے معلوم ہوا کہ حالت صحت و تندرستی میں اللہ تعالیٰ سے خوف افضل ہے تاکہ اطاعت و عبادت پر مصمم ہو اور حالت مرض و عجز میں رجا و حسن ظن افضل ہے تاکہ اون لوگوں میں سے ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اونکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے ۵ ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے البتہ نہ مرے ایک تم سا یہاں تک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پس بیشک نیک گمان رکھنا اللہ کے ساتھ جنت کی قیمت ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے دوست رکھتے تھے کہ تا نقصین کریں بندے کو اوسکے اچھے اعمال کے وقت موت کے تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھے ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اچھا نہیں دیا کسی کو کچھ ایک مومن کو مگر نیک گمان اللہ کے ساتھ اللہ کے سوا اور اسکا گمان ۸ امام احمد نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نزدیک گمان اپنے بندے کے ہوں میرے ساتھ پس چاہئے کہ گمان کرے میرے ساتھ جو چاہے ۹ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نزدیک گمان اپنے بندے کے ہوں میرے ساتھ اگر اوسنے نیک گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بد گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے ۱۰ ابن مبارک امام احمد طبرانی نے کبیر میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمکو خبر دوں کہ کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کریگا اللہ واسطے مومن کے دن قیامت میں اور کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہیں گے وہ واسطے اوسکے ہے تمہارا ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ کریگا مومنوں سے کیا دوست رکھی تمنے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہاں یا رہا پس فرماویگا کس لیے کہینگے ہے امید کی تیرے عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہوگئی

لولو البیان صفحہ ۱۲۲

تمہارے لئے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نے عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں
ہے کوئی خصلت بندے میں کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو نزد اللہ کے اس سے کہ دوست رکھے بندہ اوسکی
ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے
ہین باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سے حصہ ملا تو یہ دلیل ہے بلوغ مقصود
کی پھر جس شخص پر خوف کا دروازہ کھولا گیا تو وہ رات دن روتا رہیگا اور اسکا بدن آنسوؤن سے پاک
ہو جاویگا اور اوس سے آگ کی حرارت بجھ جاویگی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ دو خوف اور دو امن جمع نہین
کرتا ہے اخبار مین روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوس کا ثواب
بیان کیا گیا ہے گر ثواب ایک قطرے کا مومن کے آنسو سے جو کہ اوسکے دونون رخسارون پر اللہ تعالیٰ کے
خوف سے بہتا ہے پس بیشک اوسکا ثواب نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اور یہ آگ کی حرارت کو بجھاتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالیٰ سایۂ عرش کے نیچے اونکو
سایہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکے ایک وہ آدمی ہے
کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالیٰ کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکھین بہنے لگین یہانتک کہ
آنسو بہا پھر یہ آیت پڑہی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ
ھی الماوی **حکایت** روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ مبارک
مین تنہا وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتا تھا اوسنے ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ
جنتان پس دو بار اسکو پڑہتا رہا یہانتک کہ گر پڑا اور مر گیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ
تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہو چکا تو آپ نے اپنا منہہ اوسکی قبر پر رکھا اور یہی
آیت پڑہی ایک ہاتف کو سنا کہ اوسنے اوسکی قبر سے آواز دی کہ مقرر دیا گیا تو ان دونون کو اے عمرؓ
حکایت ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ملک شام مین تھا پس ایک شخص کے بہان اوترا شخص قبیلۂ قیس
کے اچھے لوگون مین سے تھا اسکا ایک بھتیجا تھا اوسکے مخالف یہ اوسکو امر دنی کرتا تھا اور اسکا کہا

نہین مانتا تھا پھر وہ بیمار ہو گیا اپنے چچا کی طرف آدمی بھیجا اسنے اوسکے پاس جانیسے انکار کیا مین اوسکے لے گیا یہانتک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تھا اور کہتا تھا ای عدو اللہ کیا تو نے ایسا نہین کیا اوسنے کہا چچا تم مجھے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجھے میری ران کو دیدے تو وہ میرے سانہ کیا کریگے چچا نے کہا واللہ وہ تو تجھے جنت مین داخل کردے اوسنے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ البتہ وہ ترحیم ہے پھر میری ران سے پھر وہ گر گیا چچا نے اوسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کر دیا تو ایک اینٹ اوسمین سے گر پڑی اوسکا چچا کود اور پیچھے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا اوسکی قبر نور سے بھر دی گئی اور مدبصر تک وسکے لئے کشادہ کر دی گئی حکایت ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بھائی تھا اوسکے عمل اچھے نہ تھے وہ بیمار ہوا اوسکی ماں نے میری طرف آدمی بھیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے بہرکے نزدیک رو رہی تھی اوسنے کہا مامون یہ کیون روتی ہین مینے کہا جو کچھ کہ انکو تجھے معلوم ہے اوسنے کہا کیا یہ مجھپر ترحم نہین کرتی ہین مینے کہا ہان کرتی ہین کہا تو پھر بیشک اللہ زیادہ تر حیم ہے مجھپر اسنے جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک اور آدمی کے اوسکو قبر مین اوتارا پھر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنے لگا مینے لحد مین جہانکا ناگاہ وہ میری مد بصر تک تھی مینے اپنے ہمراہی سے کہا تو لے دیکھا جو مینے دیکھا کہا ہان تکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تھا جو اوسنے کہا تھا حکایت شعبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا منقول ہے کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر رحمہ اللہ ایک جنازے مین نکلے انمین سے ایک گھوڑے پر دوسرا خچر پر سوار تھا فرزدق نے حسن سے کہا لوگ کہتے ہین کہ شر الناس افضل الناس کے ساتھہ نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہین ہے کیونکہ کفار تجھے شر ہین لیکن ای فرزدق تو مجھے بتا کہ تو نے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہے فرزدق نے کہا تو حید ستر برس کی اور بڑھاپا اسلام مین اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتھہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہے یعنی حسن ظن ساتھہ اللہ تعالی کے بہتر ہے شعبی نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکھے گئے اوسنے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کھڑا کیا پس فرمایا کیا تو یاد رکھتا ہے

لا الہ الا اللہ الحق المبین کہنا

جو کہ تو نے حسن سے کہا تھا میں نے کہا ہاں یارب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تو تجھے اوسی وقت بخشدیا تھا بسبب تیرے حسن ظن کے بھر میں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا احسن ہے لکن جبکہ حالت نداست میں ہو نا مطرح کہ اوسکے ساتھ معاصی پر مغرور ہو **حکایت** مروی ہے کہ ایک بڈھا بیمار ہوا اوس سے کہا گیا کہ تو مرتا ہے اوسنے کہا مجھکو ہر گز لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوسنے کہا تو پھر مجھے کیا کراہت ہے اس سے کہ میں ایسے کی طرف لیجایا جاؤں کہ نہیں دیکھی جاتی ہے خیر مگر اوس سے **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جوان آدمی تھا اور اوسمیں حدت تھی اوسکی ماں اوسے بہت نصیحت کرتی تھی اور اوس سے کہتی بیٹا بیشک تیرے لئے ایک دن ہے پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی ماں اوسپر اوندھی گر پڑی اور کہا بیٹا میں تجھے اسی پچھڑنے سے ڈراتی تھی اوسنے کہا اماں میرے لئے ایک رب ہے کثیر المعروف اور میں البتہ امید کرتا ہوں کہ وہ آج کے دن اپنے بعض معروف سے مجھے محروم نہ کریگا ثابت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کہ اپنے رب کے ساتھ **حکایت** مروی ہے کہ زمانۂ قدیم میں ایک عابد رات دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا اور اپنے نفس کو حقیر سمجھتا تھا یہانتک کہ اس گمان پر مر گیا کہ اللہ تعالیٰ قاہر جبار ہے اوسی معصیت کے سبب سے جلاتا ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ گمان کرتا تھا کہ میں قاہر ہوں معصیت کے سبب سے عذاب کرتا ہوں پس تم سچا کردو اسکے گمان کو جو میرے ساتھ کیا تھا پھر وہ آگ میں ڈالدیا گیا اور ایک فاسق بندہ تھا اوسنے اپنی عمر کو فسق میں فنا کیا تھا مگر جبکہ وہ سخت کے وقت بیدار ہوتا اور غفلت دنیا سے اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک میں گنہگار بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ ذامت کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا تھا **رباعی**

اسی خوف سے تو اے جگر دم خشک و عتاب		کیا تاب ہے کہ دیسکے کوئی مجھکو جواب	
گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹھیرا		انصاف سے کر اپنے کرم کا بھی حساب	

جب وہ مرا تو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میرے ساتھ نیک گمان رکھتا تھا پس

اسکے گمان کو سچا کر دو رباعی

رحمن و رحیم تجھسے ہے کون سوا	آمرزش کل ہے تیری ادنی سی ادا
کیونکر نہو بخشش کہ ازل سے یہ اب	عاشق ہے گناہ پہ مرے رحم ترا

اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انک انت التواب الرحیم آمین ۵

فصل رحمت الٰہی کے بیان مین

شرح برزخ مین لکھا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واللہ نہ کریگا کسی کو تم مین سے عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچائے گا اوسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر ساتھ رحمت اللہ کے یعنی بھروسا نہ کرے کوئی اپنے عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالی کی رحمت کا رہے کیونکہ عذاب آخرت سے نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہے ۱۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ نجات دے اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوے اوسکو فضل اللہ تعالی کا صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈھانک لیوے مجھکو اللہ تعالی اپنی رحمت کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت کرے جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سے اوسکو نجات دے اگر اوسپر اللہ تعالی کا فضل نہو اور اوسکے فضل سے یہ نہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کر لیتا ہے جو کہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق نہین ہے اور بندے کو جنت مین داخل کر دیتا ہے اور آخرت کی ہولون سے اوسکو نجات بخشتا ہے۔

حکایت مروی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم کہان سے آئے اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سے جو کہ اولیاء اللہ سے ہے آپ نے فرمایا وہ کہان ہے کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اوسکے ارد گرد ہر طرف چار سو فرسخ تک پانی ہے آپ نے فرمایا وہ وہان کیا کھاتا ہے کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالی نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہے اور اوسپر ایک درخت انار کا اگایا ہے ہر روز ایک انار اگاتا ہے وہ ولی ہر روز روزہ رکھتا ہے جب شام ہوتی ہے تو پہاڑ کی چوٹی سے اترتا ہے پھر وضو کرتا ہے اور اوس انار سے افطار کرتا ہے اسی طرح چار سو برس

تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالیٰ اسے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اوسکی روح سجدہ مین قبض کرے تا کہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سے فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے داخل ہو وہ کہیگا یارب چار سو برس کی عبادت کہان ہے تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالیٰ فرماویگا میرے بندے سے سترۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا سترۃ العین کی نعمت اوسکی ساری عبادت پر بڑھ جاویگی اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانیکا حکم فرماویگا فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگے گی ایک فرشتہ اپنے ہاتھ مین پیالہ لئے ہوئے اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا وہ اوس سے مانگے گا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سے عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس سے پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھیریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگے گی ایک اور فرشتہ اوسکے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سے کہیگا اسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہیگی پس مایوس ہو جائیگا اللہ تعالیٰ فرماویگا پھیر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگلتا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماویگا اے میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہوگئی تو نے چاہا کہ تو اسکو نصیر دنیا و آخرت کی قیمت ٹھیراوے جنت مین داخل ہو میری رحمت سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات نہ چاہئے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کر بیٹھے اور نہ یہ کرے کہ اللہ سبحانہ کے فرمان برادری چھوڑ دے اسلئے کہ وہ غنی ہے مخلوق سے مگر ہان اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے ہمکو چاہئے کہ ہم اوسکی فرمان برداری کرتے رہین جہانتک ہوسکے عبادت و طاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سے ناامید نہون وہ اپنے کرم وجود سے تھوڑا عمل قبول کرلیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہے اوسکی رحمت وسیع ہے محسنین سے قریب ہے

فصل سعادت وشقاوت پہلے سے لکھی گئی ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جمع کیا جاتا ہے خلق اوسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتے کو وہ اوسمیں روح پھونکتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے وہ چار باتوں کے ساتھ لکھتا ہے اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور شقی ہے یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہیں ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب قدر وہ کرتا ہے عمل اہل نار کا پھر اوسمیں داخل ہوتا ہے اور بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہیں ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھ پس سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمیں داخل ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے پس عامل خیر کے لئے جنت کی گواہی قطعی نہیں اور نہ عامل شر کے لئے نار کی گواہی یقینی دین مگر یوں کہیں گے کہ وہ اہل جنت سے ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید اوسکی ماں کے پیٹ میں ہے اور شقی اوسکی ماں کے پیٹ میں یعنی یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ سعید ہے یا شقی اور وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ الٰہی خاتمہ کا حال ہم کو رکھا ہے اسی لئے اولیاء اللہ تعالیٰ کے خوف سے سب سے بڑھکر ترسان لرزان رہتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید آخرت کا اپنی ماں کے پیٹ میں ہے اور شقی آخرت کا اپنی ماں کے پیٹ میں ہے اور یہ متغیر نہیں ہوتا ہے لیکن سعید دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہے پس نار میں داخل ہوتا ہے اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہے پس جنت میں داخل ہوتا ہے ف معنی یہ ہیں کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہے وہ دنیا میں سعید ہے مگر کتاب اوپر سبقت کرتی ہے پس اپنی آخر عمر میں عمل اہل نار کا کرتا ہے پس شقی ہو جاتا ہے اور نار میں داخل ہوتا ہے اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہے وہ دنیا میں شقی ہے مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہے پس آخر عمر میں

عمل اہل جنت کا کرتا ہے اور سعید ہوجاتا ہے جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہے اور اگر آخرت مین سعید ہوتا تو متغیر نہوتا اور اسی طرح شقی ہے *

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام کے قاصد و بیامین

قرطبی رحمہ اللہ نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بعض انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بھیجتا لوگ تمسے ڈرین اونہون نے کہا ہان والد میرے بہت سے قاصد مین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑہاپا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پاس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سے تائب نہین ہوتا ہے تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانے والے کے بعد ڈرانے والا نہین بہیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میرے بعد اور کوئی رسول نہین ہے اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میرے بعد اور کوئی ڈرانے والا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبے مگر ایک فرشتہ مذاکرتا ہے اسی چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہے تمہارے ذہن حاضر تمہارے اعضا قوی ہین اے پچاس برس کی عمر کی اجل و حصار نزدیک ہوا یعنی عمر کی کہیتی کٹنے کا زمانہ قریب آپہونچا اے ساٹھ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئے نہین ہے تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم مایتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہی مثل اسکے کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد نذیر سے سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

موی سفید از اجل آرد پیام		پشت خم از مرگ گوید سلام
زانو بہ قد خم شدہ سر کو لایا	رباعی	اجامی دندان کو رہنے خالی پایا
آنکہون کی بصارت مین تفاوت آیا		پیری نے عجب سماہین دکہلایا
افسوس پیام مرگ لائی پیری	رباعی	اوکملاتی ہے شان جاگزائی پیری

کیسا یہ عصا قد خمیدہ کیسا	ہے تیر و کمان پشت آئی پیری

ابونعیم نے حلیہ میں مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی بیماری کہ بندہ اوسمیں بیمار ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہے یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض میں بیمار ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہیں پس کہتے ہیں کہ آئے تیرے پاس رسول کے بعد رسول اور نذیر کے بعد نذیر سو تو نے اوسکی پروا نہ کی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے اثر کو دنیا سے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذر قطع کر دیا اللہ نے اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھ برس کی عمر کو پہونچا دیا خبر میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوڑھے کے موئے مبین میں ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے ای آدم کے بیٹے تیری عمر بڑھ گئی تیری ہڈی سست ہوگئی تیری موت نزدیک آگئی تو مجھسے نہیں شرماتا اور میں اس سے شرماتا ہوں کہ بوڑھے کو عذاب کروں کسی نے خوب کہا ہے

ع کہ حق شرم دارد ز موی سفید ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ میں مبتلا ہوتا چاہئے کہ توبہ کرے شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پھر اسکے بعد نادم ہوگا آدمی کو چاہئے کہ جب سر سفید ہو جاوے اور بڑھاپا ہجوم کر آوے تو سمجھ لے کہ یہ موت کی علامت ہے اور یہ اوسکا نذیر آپہونچا ہے اب تو ضرور ہی غفلت شباب سے بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے

رباعی

سمجھے رہے آپ کو بشر پا بر کاب	طی منزل ہستی ہوئی جاتی بشتاب
دو گھوڑوں کی چوکی ہے پی عمر روان	ابلق ہے شبیب اور ادہم ہے شباب

خبر آگیا قدمین ابرؤں کی صورت	رباعی
عمر کہا یا جوانی کا یہ مینے دن رت	

سب لٹ گئی عضو گیسوؤں کی صورت	
سب گر گئے دانت آنسوؤں کی صورت	

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان میں

ارشاد اللہ تعالیٰ کے قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم یعنی کہہ مارتا ہے تجکو ملک الموت جو کہ تیرے مقرر کیا گیا ہے ۲ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا یعنی جسکے

وقتی ہے ایک تمہارے کو موت تو مارتے ہیں اور سکو تمہارے رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نے مصنف
ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ رسل سے مراد ملک الموت کے
مددگار ہیں فرشتوں سے ابو الشیخ نے اپنی تفسیر میں ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور
زیادہ کیا ہے کہ پھر قبض کرتے ہیں ارسکو ملک الموت اور اسکے بعد اسکے ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو فرشتے کہ لوگوں کے قریب ہوتے ہیں وہی
اونکو وفات دیتے ہیں اور اونکی اجلیں لکھتے ہیں پس جبکہ نفس کو وفات دیتے ہیں تو اوس کو
ملک الموت کو دیدیتے ہیں اور ملک الموت مثل عاقب کے ہیں یعنی وہ شخص جسکی طرف انحت لوگ
ہوتے ہیں اور اللہ یتوفی الانفس حین موتھا یعنی اللہ تعالی لیتا ہے جانوں کو وقت اونکی
موت کے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ان آیتوں میں منافات نہیں ہے اس لئے کہ
نسبت مارنے کے طرف ملک الموت کے اس وجہ سے کی ہے کہ مباشر قبض روح کے وہی ہیں اور
ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلئے کی ہے کہ وہ قبض کے وقت روح کو بدن سے کھینچتے ہیں پس
ملک الموت قابض ہیں اور اونکے اعوان اور مکے معالج ہیں اور حق تعالی کی طرف اسواسطے نسبت کی
ہے کہ فاعل حقیقی وہی ہے آیا ہے کہ قبض روح ملک الموت کرتے ہیں ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب
کو سونپ دیتے ہیں ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی
نے ارادہ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے تو ایک فرشتے کو ملائکہ عرش سے بھیجا کہ زمین سے مٹی
لے آوے جب وہ مٹی لینے کو جھکا تو زمین نے کہا میں سوال کرتی ہوں تجھے اور اسکے ساتھ جسنے
تجھے بھیجا کہ تو مجھسے آج کے دن وہ چیز نہ لے جس سے کل کو آگ کے واسطے حصہ ہو فرشتے نے
اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹا کے اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجھے کیسے منع کیا اوس چیز کے لانے سے
جسکا بھیجنے تجھکو حکم دیا اوسنے کہا کہ زمین نے مجھسے تیرے ساتھ سوال کیا پس میں بڑی بات سمجھا
کہ جس چیز کا سوال کرے مجھسے تیرے ساتھ کرے اور میں اوسکو رد کردوں پھر اللہ تعالی نے دوسرے
فرشتے کو بھیجا اوسسے بھی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بھیجا پھر ملک الموت کو بھیجا پس زمین نے

ملک الموت عزرائیل کو کہتے ہیں جو اللہ تعالی کی طرف سے جانوں کو نکالنے پر مقرر ہیں ۱۲
ملائکہ اسکے اعوان ہیں ۱۲
ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب کو سونپ دیتے ہیں ۱۲

وہی کہا جو پہلے کہا تھا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجھے بھیجا ہے وہ زیادہ قدرت رکھتا ہے ساتھ طاعت کے تجھسے پس اونھوں نے سارے روی زمین پاک ناپاک سے لے لیا اور اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئے پھر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ جاوسنون ہوگئی اوس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو عبد اللہ اسحٰق بن البشر نے کتاب المبتدا میں ابن اسحٰق سے اونھوں نے زہری سے مثل اسکے روایت کیا اور پہلے فرشتے کا اسرافیل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نے ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سے روایت کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام میکائیل لیا اور ابن عساکر نے یحیی بن خالدہ سے بھی مثل اسکے روایت کیا اور اول کا جبریل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور اوسکے آخر میں کہا پس نام کھا اللہ نے اونکا ملک الموت اور اونکو موت پر مقرر کیا ۴ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے عظمت میں بیہقی نے شعب الایمان میں ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا چار فرشتے دنیا کے کام کی تدبیر کرتے ہیں جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت علیہم السلام پس جبرئیل علیہ السلام صاحب جنود و ریح ہیں اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر و نبات ہیں اور ملک الموت علیہ السلام قبض نفوس پر مقرر کئے گئے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتے ہیں اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ لوگ مامور ہوتے ہیں اوسکو وہ اوتارتے ہیں ۴ ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب العظمہ میں ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہیں اونھوں نے کہا والی امر قبض ارواح کرنیوالا وہی ہیں اور اسپر اونکے اعوان ہیں سو اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قوم اونکا مشرق سے مغرب تک ہے اونسے پوچھا کہ ارواح مومنین کی کہاں ہوتی ہیں کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ۴ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فالھمد بدلات اصنامکن کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہا مدبرات وہ فرشتے ہیں کہ ہمراہ ملک الموت کے رہتے ہیں وقت قبض ارواح مومنوں کے اونکے پاس حاضر ہوتے ہیں پس اونمیں سے بعض تو روح کو چڑھا لیجاتے ہیں اور بعض دھار آمیں کہتے ہیں اور بعض میت کے لئے استغفار کرتے ہیں یہانتک کہ اوسپر نماز پڑھی جاوے اور قبر میں اوتارا جاوے ۵ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ

ملک الموت کو اللہ تعالیٰ کا جواب

رضی اللہ عنہ سے وقیل مرت الی کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ ملک الموت علیہ السلام کے احوال ہیں بعض سے بعض کہتے ہیں کون جچا لیجاوے اسکی روح کو اسکے اسفل قدم سے اسکے موضع خبیث دم تک

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان میں

ابن ابی الدنیا نے ابو عبید عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر میں تھے کہ اتنے میں ایک شخص خوش ہیئت اوپر داخل ہوا حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندے میرے گھر میں تجھے کسنے داخل کیا اوسنے کہا مجھے داخل کیا صاحب خانہ نے حضرت ابراہیم نے فرمایا صاحب خانہ احق ہے اوسکے ساتھ پہر تو کون ہے اوسنے کہا ملک الموت آپنے فرمایا میرے لئے البتہ جبرئیل کا تجھسے وصف کیا گیا ہے میں اوسکو تجھ میں نہیں دیکھتا ملک الموت نے کہا تم پیچھے پیچھے رہو انہوں نے پیچھے پیچھے میری نگاہ کی پتلیاں آگے اور کئی پیچھے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکھ تھا گویا وہ ایک انسان کھڑا ہوا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالیٰ جسکو بھلاوے اوس شخص کی طرف بھیجتا ہے جسکو اوسکے ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو جسے اوس صورت میں بھیجتا ہے جو تجھے پہلے دیکھی اور جسے بھلاوے اوس شخص کی طرف بھیجتا ہے جسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت میں بھیجتا ہے جسکو تو نے دوسری بار دیکھا ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک آدمی کو اپنے گھر میں دیکھا کہا تو کون ہے اوسنے کہا میں ملک الموت ہوں آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تجھے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ میں پہچان لوں کہ تو ملک الموت ہے الملک الموت نے کہا تم اپنا منہ پھیر لو اپنے پیہر لیا پھر دیکھا تو اوسکو وہ صورت نہ دیکھا جسکو میں قبض کرتے ہیں ابراہیم نے کہا پھیر اوسنے کہا پھیر لیا پھر دیکھا تو اوسکو وہ صورت دیکھا جسکو میں قبض کرتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہاں اب تو ہی ہے پھر اوسکی روح قبض کر لی اور کوئی دوسرا نہیں جانتا ہے پھر ملک الموت نے کہا کہ تم اپنا منہ پھیر لو اوسنوں نے پھیر لیا پھر دیکھا تو اوسکو وہ صورت دیکھا جسکو میں کفار فجار کی روح قبض کرتے ہیں اوس پر سخت غضب غالب ہوا یہانتک کہ اونکے شانوں کو اونکے کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سے چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہو گئی ۱۲ ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت

علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دیں اللہ تعالے نے اونکو اذن دیا وہ اونکے پاس آئے اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پھر کہا یا ملک الموت تم مجھے دکھاؤ کہ تم کفار کے نفاس کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا ای ابراہیم تم اسکی تاب نہ لاسکوگے اونہوں نے کہا ہاں یعنی ہیں دیکھ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم موضعہ پھیر واونہوں نے پھیر لیا پھر دیکھا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہے کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے موضعہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اوسکے بدن میں کوئی بال نہیں ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت میں ہے کہ اوسکے موضعہ اور کان سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں پس حضرت ابراہیم بیہوش ہوگئے پھر اونکو ہوش آیا اس حال میں کہ ملک الموت پہلی صورت میں آچکے تھے اونہوں نے کہا ای ملک الموت اگر کافر کو اوسکا ایمان سے اور کچھ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو یہی اوسکو کافی ہے اب تم مجھے دکھاؤ کہ تم انفاس مومنین کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا معوضعہ پھیر فو اونہوں نے پھیر لیا پھر التفات کیا تو ناگاہ وہ ایک جوان آدمی ہیں سب سے زیادہ حسین موضعہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوئے فرمایا ای ملک الموت اگر مومن اپنی موت کے وقت تجھکی حشم و کرامت سے اور کچھ نہ دیکھے مگر تمہاری صورت جو یہ ہے تو اوسکا یہی کفایت کرتا ہے ہم ابن ابی الدنیا نے اور ابو الشیخ نے اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے سوال کیا از نکا تمام عزرائیل ہے اور روحانکیں اونکے چہرے میں ہیں اور دو اونکے قفا میں پس کہا ای ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق میں ہو اور ایک نفس مغرب میں اور ایک زمین میں دبا واقع ہوا اور دو صفین لڑائی کی لجا دین تم کسطرح کرتے ہو کہا میں تو پکارتا ہوں ارواح کو اللہ کے حکم سے پس وہ ہوتی ہیں میری دو انگلیوں کے درمیان میں جو یہ ہیں راوی نے کہا اور پھیلائی گئی ہے اونکے لئے زمین پس وہ مثل طشت کے چھوڑ دی گئی ہے وہ لیتے ہیں اوس سے جہاں چاہتے ہیں

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کے واسطے مثل طشت کے ہے

امام احمد نے زہد میں ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا ملک الموت کے لئے زمین مثل طشت کے کی گئی ہے لیتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اور اونکے اعوان مقرر کیے گئے ہیں کہ وہ انفس کو مارتے ہیں پھر ملک الموت اونکو اعوان سے قبض کرتے ہیں ۴ حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدمی کے ۵ ابن ابی الدنیا نے بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا نہیں ہے کوئی نفس منفوسہ مگر تم نہیں اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہاں یعقوب علیہ السلام نے کہا کیسو نکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہ اور روئے زمین اطراف زمین میں ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے لئے تسخیر کر دیا ہے سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہے پس وہ اوسکی جس طرف سے لیتا ہے ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہے ۶ دینوری نے مجالسہ میں ابو قبیس ازدی سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض کرتے ہو کہا میں اونکو پکارتا ہوں پس وہ میری اجابت کرتے ہیں ۷ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پوچھے گئے دو نفس سے کہ اونکی موت طرفۃ العین میں متفق ہو گئی ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں ملک الموت علیہ السلام اون دونوں پر کسطرح قادر ہوتے ہیں فرمایا نہیں ہے قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کے کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہے جو چیز اوسمیں سے چاہتا ہے لیلیتا ہے ۸ جویبر نے اپنی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جو کہ سارے نفوس کو مارتے ہیں وہ مافی الارض پر ایسے مسلط کئے گئے ہیں جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہے جو کہ اوسکی ہتیلی میں ہے اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہیں رحمت و عذاب کے وشتوں سے جب وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہیں تو اوسے ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہیں اور جبکہ نفس پلید کو مارتے ہیں تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہیں ۹ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد عنبری اصل عنہ سے روایت کیا ہے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہیں اور دو صفین ارسلنے والوں کی ملتی ہیں مشرق و مغرب سے اور جو کچھ کہ انکے درمیان میں مرنا کہنا ہوتا ہے اوسکے جواب میں آپ نے

فرمایا کہ اللہ نے گہیرہ دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کردیا ہے اوسکو مثل طشت کے روبرو ایک تمہارے کے پس آیا فوت ہوتی ہے اوس سے کوئی چیز ۞

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت بیٹھے ہوئے ہین اور دنیا درمیان اونکے دونون گھٹنون کے ہے اور تختی جسمین آجال بنی آدم کے ہین وہ اونکے دونون ہاتھون مین ہے اور روبرو اون کے فرشتے کھڑے ہین وھو یعرض اللوح کلا یطرف پس جب کسی بندے کی اجل پر آتے ہین تو کہتے ہین اسکو قبض کرو ۞

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی جمصی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکے پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکے ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتے ہین پھر یہ انکو دیتے ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت وعذاب کو کسی نے کہا پھر جبکہ لڑائی ہوتی ہے اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہے کہا وہ اونکو دیکھا تے ہین پس نفوس اون کے پاس آجاتے ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتے ہین

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گھر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سے پاتے ہین کہ وہ رزق کو پورا کرچکا اور اوسکی اجل پوری ہوگئی تو اوسکی روح قبض کرلیتے ہین جب وہ اوسکی روح قبض کرچکے تو اوسکے گھر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پھر کہتے ہین ہمپر کوئی گناہ نہین ہین تو ماموہون والد بیٹے اور کارزق نہین کھایا تو اوسکی طرف سے فنا کیا نہ اوسکی اجل سے بیٹے کچھ کہ کیا اور بیشک میرے لئے تم نہین عود ہے پھر عود ہے پھر عود ہے یہانتک کہ تمسے کسی کو باقی نہ چھوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اوزگار کا کثرا رہنا دیکھین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سے غافل نہ ہوجائین اور مقبر

اپنی جانوں پر روئیں ۲ سعید بن منصور امام احمد نے زہد میں عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمیں سے کوئی گھر والے مگر ملک الموت علیہ السلام ہر دن میں پانچ بار اونکی جستجو کرتے ہیں آیا اونمیں سے کوئی ہے اوسکے قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمیں سے کوئی گھر اور اوسمیں کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکے دروازے پر ہر روز سات بار نظر کرتے ہیں کہ آیا اوسمیں کوئی ہے جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دیں ۴ امام احمد نے زہد میں اور ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمیں سے نہیں ہے زمین کی پیٹھ پر کوئی گھر یا لون کا اور نہ مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد دو بار پھرتے ہیں ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد زہد میں عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمیں سے نہیں ہے کوئی گھر والے مگر ملک الموت علیہ السلام دن میں دو بار اونکی جستجو کرتے ہیں ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رات دن جو بیس گھڑی ہے انمیں سے نہیں ہے اونمیں کوئی مساحت کہ آدمی زی روح پر گھر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہیں پس اگر اوسکے قبض کے ساتھ مامور ہوئے تو اوسکو قبض کر لیتے ہیں ورنہ چلے جاتے ہیں ۷ ابو الفضل جلودی نے کتاب عیون الاخبار میں ابن النجار نے تاریخ بغداد میں بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ملک الموت البتہ دیکھتے ہیں بندوں کے موضعہ میں ہر دن ستر بار پس جبکہ ہنستا ہے بندہ جسکی طرف وہ بھیجے گئے ہیں تو کہتے ہیں اسی تعجب میں تو اوسکی طرف بھیجا گیا کہ اوسکی روح قبض کردں اور وہ ہنستا ہے ۸ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت جستجو کرتے ہیں گھر والوں کی ہر دن پانچ بار اور جانتے ہیں ابن آدم کے موضعہ میں ہر دن ایک بار کہ پس اسی سے ہے رعدہ جو کہ لوگوں کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انمیں سے نہیں ہے کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہیں لوگوں کی زندگی کی کتاب میں کوئی کتنا ہے تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار ✦

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہیں جسکا حکم ہوتا ہے

پہلی سے اون کو اسکا علم نہیں ہوتا

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس آئے اور یہ اونکے دوست تھے حضرت سلیمان نے اونسے کہا کہ تم کو کیا ہے کہ گھر والوں پر آتے ہو پھر اون سب کو قبض کرتے ہو اور جو گھر والے کہ اونکے پہلو میں ہیں اونکو چھوڑ دیتے ہو اونمیں سے کسی کو قبض نہیں کرتے ہو کہا میں نہیں جانتا ہوں جسکو اونمیں سے قبض کرتا ہوں میں تو عرش کے نیچے ہوتا ہوں پس میری طرف چٹھیاں ڈالی جاتی ہیں اونمیں نام ہوتے ہیں ۱۲ یہ بھی خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوئے پس اون کے ہمنشینوں میں سے ایک شخص کی طرف دیکھنے لگے اور اوس کی طرف دیکھتے رہے جبکہ ملک الموت نکلے تو اوس شخص نے کہا یہ کون ہیں حضرت سلیمان نے فرمایا ملک الموت اوسنے کہا میںنے دیکھا کہ وہ میری طرف دیکھتے تھے گویا وہ میرا ارادہ رکھتے ہیں حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ہوا پر سوار کر دیں تا کہ وہ مجھے ہندمیں ڈالدے سے آپ نے ہوا کو بلایا اور اوسپر سوار کر دیا ہوا نے اوسکو ہندمیں ڈالدیا پھر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم میرے ہمنشینوں میں سے ایک شخص کی طرف نظر جماتے تھے کہا میں اوس سے تعجب کرتا تھا کہ میں تو امور تھا کہ اوسکو ہندمیں قبض کروں اور وہ تمہارے نزدیک تھا ۱۲ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجھے اسکی خبر کر دینا کہا میں تمسے زیادہ اسکو نہیں جانتا ہوں وہ تو کاتب ہیں کہ میری طرف ڈالی جاتی ہیں اوسکی موت کے دن اونمیں اوسکا نام ہوتا ہے جو مرنیوالا ہے امام احمد نے زہد میں ابن ابی الدنیا نے معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام نہیں جانتے ہیں کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کئے جاتے ہیں ۵ ابن ابی الدنیا نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام سے کہا جاتا ہے کہ فلاں کو قبض کر فلاں وقت فلاں دن میں ۱۲

بقیہ صفحہ ۷۲

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ہوکر آگی روح قبض کرتے تھے

امر دزی ہابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو الشعثا جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھمہ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگون نے اونکو برا کہا لعنت کی اونہون نے اپنے رب سے شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریون کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دئے گئے کہا جاتا ہے کہ فلان ایسی ویسی بیماری سے مرگیا ۱۲ ابو نعیم نے اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام لوگون کے لئے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلے مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون اونہون نے شکوہ کیا تو اللہ تعالی نے بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو مخفیہ کردیا ۱۲ امام احمد بزار حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگون کے پاس عیانا آتے تھے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئے انہون نے اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکھ کو پھوڑ ڈالا ملک الموت اپنے رب کے پاس آئے کہا ای رب تیرے بندے موسی نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت پیچھے ہوتی تو مین اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالتا اللہ تعالی نے اونسے کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھہ بیل کی جلد پر رکھے پس اوسکے لئے ساتھہ ہر بال کی کہ اوسکا ہاتھہ چھپا دے ایک برس ہے ملک الموت اونکے پاس آئے اونہون نے کہا اسکے بعد کیا ہے ملک الموت نے کہا موت کہا پس ابھی ہر اونکو ایک تفاح دیا اونہون نے اوسکو ایکبار سونگھا پس اونکی روح قبض کرلی اور ملک الموت کو اونکی آنکھ پھیر دی اسکے بعد وہ لوگون کے پاس مخفیہ آنے لگے ۔

ملک الموت کا نام عزرائیل ہے شفیق علیہ رحمۃ اللہ علیہ

مخفی یہون کہ یہ ابو بکر کشت مین ہون گے والد اعلم

فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کو بشارت دیکر قبض کرتے ہین

الطبرانی نے کبیر مین ابو نعیم ابن مندہ نے صحابہ مین بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکھا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میرے صاحب کے ساتھہ نرمی کر بیشک وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا آپ خوش ہون اور آنکھہ کو ٹھنڈا کرین

اور جان رکھیں کہ بیشک میں ہر مومن کے ساتھ رفیق ہوں اور آپ جان رکھیں امی محمد میں البتہ قبض کرتا ہوں روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گھر والوں سے تو میں گھر میں کہ کھڑا ہوتا ہوں اور اوسکی روح میرے ساتھ ہوتی ہے میں کہتا ہوں کیا ہے یہ چلانے والا والدہ ہے اوسپر ظلم نہیں کیا نہ اوسکی اجل سے سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض میں کوئی گناہ نہیں ہے تم اگر راضی ہو اوس سے جو اللہ نے کیا تو تمہیں اجر ملیگا اور اگر خفا ہو گے تو گنہگار ہو گے و ذرہ کماؤ گے اور بیشک ہمارے لئے نزدیک تمہارے عود کے بعد عود ہے پس بچو بچو اور نہیں ہے کوئی گھر والے یا لوں کے نہ بستی کے نیک نہ بد مگر ضرور میں میں پہنچاؤں گا میں اونکی جستجو کرتا ہوں ہر دن رات میں یہانتک کہ میں زیادہ پہچانتا ہوں اونکے چھوٹے بڑے کو خود اونسے والد اگر میں چاہوں کہ ایک مچھر کی روح قبض کروں تو میں اسپر قادر نہیں ہوں یہانتک کہ اللہ ہی اوسکے قبض کا اذن دے جعفر بن محمد نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازوں کے اونکی جستجو کرتے ہیں پھر جسوقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونمیں سے ہے جو کہ پانچ نمازوں کے محافظ ہیں تو درگذشتہ اوس سے توبہ ہوتا ہے اور شیطان کو اوس سے دور کر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی اوسکو تلقین کرتا ہے اوس حال عظیم میں اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابو الشیخ نے عظمہ میں بھی جعفر بن محمد عن ابیہ سے مرفوعاً مفصلاً روایت کیا ہے مروزی نے جناز میں سلیمان بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا مسلمان اپنے ایک دوست پر عیادت کے لئے داخل ہوئے اور وہ موت میں تھا پس کہا ای ملک الموت تم اسکے ساتھ نرمی کرو یہ مومن ہے اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہیں میں ہر مومن کے ساتھ رفیق ہوں

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھ رفیق ہیں

زبیر بن بکار نے عمار بن عمار نے چند راویوں سے حمید بن مسعود عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا میں اون لوگوں میں تھا جو کہ حکم بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے پاس حاضر ہوئے منیج میں اور وہ حالت نزع میں تھے اور موت سے شدت پائی تھے پس حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی میں تھے کہ الٰہی

اوسپر ترسانی کروہ تو ایسا ساتھا ایسا ساتھا اونکی تعریف کرنے لگا تاکہ کو بوش آیا کہا کون ہے کلام کر تو ہولا لوگون نے کہا فلان کہا کہ ملک الموت تجھسے کہتے ہین کہ مین ہر مؤمن سختی کے ساتھہ رفیق ہون ہر روہ فی الحال مرگیا

فصل قبض ارواح مطہرات انبیا علیہم السلام

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوس سے کہا آیا درمیان تیرے اور درمیان ملک الموت کے کچھہ دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بھائی ہین فرشتون سے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ کچھہ نفع پہونچائے مجھکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچھہ تاخیر کرے یا تقدیم کرے سو نہ کریگا ولیکن مین اوس سے تیرے لئے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھہ نرمی کریگا پھر فرشتے نے کہا کہ تو میرے دونون بازؤن کے درمیان مین سوار ہوجا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو لیجا یا کی طرف چڑھا لیگیا وہان ملک الموت سے ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکے دونون بازوون کے درمیان مین تھے اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میرا تیری طرف ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مینے تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجھسے کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہوچکا اور اوسکی اجل سے باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازوؤں کے درمیان مین ہوا ۳ ابو حذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت نے کہا یا رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گھبرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہوجاتا ہے اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہے ملک الموت نے یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان باب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کے پس ملک الموت نے اونکو ایک بیرحمہ دیا اونہون نے اوسکو سونگھا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابو الشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان بیننے کسی مؤمن کی جان قبض نہین کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میں تجھسے اوسکے حق کے ساتھہ سوال کرتا ہون جسنے تجھے بھیجا کہ تو اوس سے میرے
باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا تیرے خلیل نے مجھسے سوال کیا کہ مین اوسکے باب مین تجھسے
گفتگو کرون اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اوسکے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہے کہ خلیل اپنے خلیل
کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے ملک الموت اونکے پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جسکا تجھے حکم کیا ہے
ملک الموت نے کہا ای ابراہیم آیا کبھی تجھنے کوئی شراب پی ہے کہا نہین پس اونکو سونگھا اسی پر اونکی روح
قبض کی ہم امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تھی جسوقت نکلتے تو دروازے بند کر دیتے
بہاتے پہر اونکے اہل پر کوئی داخل نہوتا یہانتک کہ لوٹ کر آوین پس ایک دن نکلے اور لوٹ کے آئے ناگاہ
گھر مین ایک آدمی کھڑا ہوا ہے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سے نہین ڈرتا
نہ سمجھے حجاب مانع ہوتا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو اللہ ملک الموت ہے مرحبا ہے امر اللہ کو پس داؤد
علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑھ لیا اونکی روح قبض کی گئی

فصل

ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہرایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین
شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی ہر داخل ہوئے یہ خصوصیت خاص
آپ کے لئے تھی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے ہو طبرانی
نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات
شریف کے دن اوترے کہا آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو ای جبریل مغموم
اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تمپر اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا
کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپ کے آپ نے فرمایا تم اونکے لئے
اذن دو جبریل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہانتک کہ آپ کے آگے اکڑے ہوئے

پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں اگر آپ مجھے حکم دیں کہ میں آپ کی جان قبض کروں تو اسکو قبض کروں اور اگر آپ ناخوش ہوں تو میں اسکو نہ کروں آپ نے فرمایا تم کرو گے ہی کہا ملائکہ اور نوں نے عرض کیا ہاں میں اسی کے ساتھ امور ہوں پس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہے واطرف آپ کی ملاقات کے پس فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھے حکم دیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ واز واجہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین

حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النساء علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا اور میں سے دو شعر یہ ہیں ؎

صُبَّتْ عَلَیَّ مصائب لو انہا	صبت علی الایام صرن لیالیا
ماذا علی من شم تربۃ احمدا	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

کسی اور نے کہا ہے ؎

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ	فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبرات سکنتہ	فہ العفاف وفیہ الجود والکرم

فصل بیان میں اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے

ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا میں اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آجال بہائم وحشرات ارض ودشمنان[۵۱] ارض سب کی تسبیح میں ہیں پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہو چکتی ہے تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہے اور زمین سے طرف فرشتے کے اس سے کچھ واسطہ ہے آخر اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مسندہ قال ابن عطیۃ والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا صاشرۃ ملک واما الآدمی فشرف بان خلق لہ ملکا واعوانا ویجعل قبض روحہ واسلالہا من جسدہ علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مہیر الکلابی سلیمان نے کہا میں مالک بن انس کے پاس حاضر ہوا اور اونسے ایک آدمی نے براغیث[۵۲] کا پوچھا کیا

ملک الموت انکی روحوں کو قبض کرتے ہیں اونہوں نے دیر تک سر نیچا کیا پھر کہا کیا اونکے لئے نفس سائلہ ہے کہا ہاں کہا تو پھر ملک الموت ہی اونکی ارواح کو قبض کرتے ہیں اللہ یتوفی الانفس حین موتھا پھر سینے جویر کو دیکھا کہ اپنی تفسیر میں کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیوں کی قبض ارواح کے لئے مقرر کئے گئے ہیں معمور ہیں اونکی روحوں کو قبض کرتے ہیں اور ایک فرشتہ جس کو ہیں ہے اور ایک شیاطین ہیں اور ایک طیر و وحش و سباع و حیات و نمل ہیں پس یہ چار فرشتے ہیں اور فرشتے صفۂ اولی میں مرینگے ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگے پھر وہ مرینگے رہے وہ لوگ جو کہ دریا میں شہید ہوتے ہیں سو بیشک اللہ تعالی اونکی قبض ارواح کا والی ہوتا ہے اسکو کسی فرشتے کی طرف پھیرو نہیں کرتا ہے بسبب اونکی کرامت کے اس سبب سے کہ وہ لجج بحر پر اوسکی راہ میں سوار ہوئے جو بہت سخت ضعیف ہے اور ضحاک عن ابن عباس منقطع ہے اور اسکے آخر کے لئے ایک شاہد مرفوع ہے ابن ماجہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک اللہ نے ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہے مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا متولی ہوتا ہے حکایت ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبداللہ بن عیسی سے روایت کیا ہے کہا اگلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اوسنے چالیس برس خشکی میں اللہ تعالی کی عبادت کی پھر اوسنے کہا میں نے میں مشتاق ہوا ہوں کہ تیری عبادت دریا میں کروں پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مجھے سوار کرلو اونہوں نے اوسکو سوار کرلیا اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا اوس قدر چلا پھر وہ کھڑا ہوگیا ناگاہ ایک درخت ناحیۂ آب میں تھا اوسنے کہا تم مجھے اس درخت پر کھڑا کردو اونہوں نے رکھدیا اور اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑھے پس اوسنے اپنے کلمات کے جنسے وہ چڑھا کرتا تھا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کے ہے جو اوس سے ہوا درخت والے کے پاس آیا اوس سے چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کرے عابد نے نماز پڑھی اور فرشتے کے لئے دعا کی اور اپنے رب سے درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوسپر آسانی کرے پھر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا اور کہا میں نے اپنے رب سے یہ بات طلب کی

کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کرے جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین
ہی تیری جان کو قبض کرون پس جس جگہہ سے تو چاہے مین اوسکو قبض کرون راہب نے ایک سجدہ کیا
اوسکی آنکہہ سے ایک آنسو نکلا پہر مرگیا

فضل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حبیب بن عبید البشری نے
کہا کہ مین نے ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتے ہین تو اپنے باپ سے کہدے کہ وہ
مجہپر درود بہیجے تاکہ مین اوسکی قبض روح کے وقت اوسکے ساتھہ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنے باپ
سے بیان کیا اونہون نے کہا بیٹا البتہ ملک الموت کے ساتھہ مجھے اوس سے زیادہ الس ہے کہ جتنا تیری ماں
کے ساتھہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بہیجنا موجب ہے اونکی نرمی کرنیکا
ساتھہ درود بہیجنے والے کے حکایت ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اونکے
باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کیا ہے کہ نہین حق ہے مرد مسلمان کا کہ تین رات گذارے مگر اوسکی وصیت لکہی ہوئی نزدیک اوسکے
سر کے ہو پس مینے دوات کا غذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکہون نیند نے مجہپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکہہ
نہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا مینے کہا اے شخص تجھے میرے گہر
مین کسنے داخل کیا کہا مجھے اوسمین داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون
مین اوس سے مرعوب ہوگیا اوسنے کہا تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کے ساتھہ مامور نہین ہوا ہون مینے
کہا تو تب میرے لئے دوزخ سے برات لکہدو اونہون نے کہا دوات کا غذ لے آ مینے دوات کا غذ
کی طرف اپنا ہاتھہ بڑہایا جس سے مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون
نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹہ پیٹ کا غذ
کا بہر دیا پہر مجھے دیدیا کہا یہ تیری برات ہے نار سے اللہ تجھپر رحم کرے پہر ڈرتا ہوا جاگ اوٹھا اور چراغ
منگایا اور دیکہا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹہ پیٹ پایا

استغفر اللہ لکھا ہوا تھا ٭

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتے ہیں

۱ دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قطع کئے جاتے ہیں آجال شعبان سے شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہے اور اسکے لئے اولاد پیدا ہوتی ہے حالانکہ اوسکا نام مردوں میں لکھا چکا ہے ابن ابی الدنیا ابن جریر نے بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ بن اخنس سے مرفوعاً مثل اسکے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب میں اسی طریق سے اخراج کیا ہے واخرج ابن ابی حاتم نحوہ عن ابن عباس موقوفا ۲ ابو یعلی نے ایسی سند کے ساتھ جسکی تحسین منذری نے کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل شعبان کے روزے رکھتے مگر ایک یا دو دن میں نے آپسے پوچھا فرمایا بیشک اللہ لکھتا ہے اسمیں ہر نفس کو جو کہ اوس برس مرنیوالا ہے میں دوست رکھتا ہوں کہ مجھے میری اجل آوے اور میں روزہ دار ہوں ۳ ابن ابی الدنیا نے عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے تو قبض کر اون لوگوں کو جو کہ اس صحیفے میں ہیں پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہے بی بیوں سے نکاح کرتا ہے مکان بناتا ہے حالانکہ اوسکا نام مردوں میں لکھا چکا ہے ۴ ابن جریر نے عمر مولی غفرہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت کے لئے لکھے جاتے ہیں جو لوگ کہ مرینگے لیلۃ القدر سے لیلۃ القدر تک پس تو پاتا ہے آدمی کو کہ نکاح کرتا ہے عورتوں سے اور درخت لگاتا ہے حالانکہ نام اوسکا مردوں میں ہے ۵ عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا شب نصف شعبان میں پختہ کیا جاتا ہے سال کا کام اور لکھے جاتے ہیں زندے مردوں سے اور لکھے جاتے ہیں حاجی پس اونمیں نہ کوئی بڑھایا جاتا ہے نہ اونمیں سے کوئی کم کیا جاتا ہے ۶ دیلمی نے مجالسہ میں راشدین سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شب نصف شعبان میں وحی کرتا ہے اللہ طرف ملک الموت کے ساتھ قبض ہر نفس کے جسکے قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے ۷ ابو الشیخ نے اپنی تفسیر میں محمد بن مجاہد سے روایت

کیا ہے کہا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درخت ہے عرش کے نیچے کوئی مخلوق نہیں ہے مگر اوسکے واسطے اوسمین ایک پتا ہے پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہے تو اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلجاتی ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا اس سے معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہے کوئی مگر ساتھہ علم اللہ تعالیٰ کے ۸ شرح برزخ مین لکہا ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام اون تینون کی طرف دیکھتے ہین پس جب کسی پتے کو دیکھتے ہین کہ زرد ہوگیا تو جان لیتے ہین کہ اوسکی موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کے ارواح کو قبض کرتے ہین اور نہین ہے وہ مگر نسخہ آجال مین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نے اونکو دیا ہے ف شرح برزخ مین لکہا ہے معنی قطع آجال کے یہ ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہے ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے ہر شب برات کو لوح محفوظ کا محو کی جاتی ہے اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکھتے ہین پس اوس سے ایک نسخہ لکہہ لیتے ہین کہ جو کچہ اوس مثال مین اول سے آخر تک ہوگا پہر نسخہ رزق کا میکائیل کو دیتے ہین اور نسخہ حروب وزلازل وخسف وصواعق کا جبرئیل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہے اور نسخہ مصائب وآجال کا ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلۃ البرات اسلئے کہتے ہین کہ لوگون کو برات دیجاتی ہے پس نیکون کو آگ سے برات ملتی ہے اور بدون کو جنت سے ف لیلۃ البرات کے اظہار اور لیلۃ القدر کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہے کہ وہ بندون کے لئے نہایت مناسب ہے وہ یہ ہے کہ سب برات مین خوف وفزع ہے کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہے کہ شاید اوسکا نام زندون کے دفتر سے نکلکر مردون مین لکہا گیا ہو اور اگر زندون کے دفتر مین لکہا گیا ہے تو اس سے ڈرتا ہے کہ اوسکا نام سعادت کے ساتھہ لکہا گیا یا شقاوت کے ساتھہ مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نے اس رات کو ظاہر کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرین اور بندے اوس سے ڈرتے رہین رہی لیلۃ القدر سو وہ مغفرت ورحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بہروسا کر بیٹہتے یعنی اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کر لیتے پس اس حکمت کے لئے شب برات کو ظاہر

فرمایا اور لیلۃ القدر کو چھپا دیا ف مروی ہے کہ پندرہویں رات شعبان میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات میں رکوع کیا دوسرا پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات میں دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جو اس رات میں روپیا ایک اور پکارتا ہے خوشی ہو مسلمانوں کے لئے اس رات میں ایک اور پکارتا ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لئے قبول کیجاوے سے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے ہے کوئی مغفرت چاہنیوالا کہ اوسکے لئے مغفرت کیجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دروازے کب بند کئے جاتے ہیں کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہے ف مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ شب برات میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے بعض نے کہا ہر رکعت میں اخلاص ہزار بار پڑھے پس وہ سعداء میں لکھا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاوے گی گو وہ اشقیا ہی سے کیوں نہو بعض نے کہا کہ اس رات میں سو رکعت پچاس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اور اسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے اوسکے رزق میں وسعت عمر میں برکت کیجاویگی اور اوسکو الدتعالیٰ بہت اجر دیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اس رات میں سورۂ یٰسین تین بار پڑھے ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار بہ نیت امن کے بلا سے ۔

فصل پہلے پہل جسکو بندہ کی موت کا علم ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا حاکم نے مستدرک میں عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اول جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے وہ حافظ ہے اسلئے کہ وہ اوسکا عمل لیکے چڑھتا ہے اوسکا رزق لیکے اوترتا ہے پس جبکہ اوسکے لئے رزق نہ نکلا تو جان لیتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے ۔

باب ۱۵ علامت خاتمۂ خیر کے بیان میں

ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سے طلب عمل کرتا ہے عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سے طلب عمل کرتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۱۲ امام احمد حاکم نے عوف بن

حدیث ۲۱ حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اور سکو غسل دیتا ہے عرض کیا کہ کسطرح غسل دیتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اور سکو عمل صالح کی یا اوسکی اجل سے پہلے بیماتک کرا دیتا ہے اوس سے راضی ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بڑے بزرگوں کا راضی رکھنا عمل صالح ہے اور نیکوکار راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت الٰہی کا باعث ہے اللھم ارزقنا ۱۲ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو بھیجتا ہے طرف اوسکے ایک برس پہلے اوسکی موت سے ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہے اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین اوقات پر مرتا ہے پس لوگ کہتے ہیں کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا پھر جب اوسکو موت آئی اور اوسنے اوسکو دیکھا جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اپنی جان کو قبض کرنے لگتا ہے حرص سے اسپر کہ وہ نکل جاوے پس اوس جگہ نہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ شر کا تو مقرر کرتا ہے واسطے اوسکے برس بھر پہلے اوسکی موت سے ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے اپنی بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہیں کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مر گیا پھر جب اوسکو موت آتی ہے اور اوسکو دیکھتا ہے جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو اپنی جان کو نکلنے لگتا ہے بسبب کراہت کے اس سے کہ وہ نکلے پس اوسکو بجگہ وہ مکروہ رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو صاحب افصاح نے اس حدیث شریف کے معنی یوں کہا ہے کہ خروج روح کا وقت پکارنے ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہے کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکے سوراخ سے پکارتا ہے اور نکالنا دونوں جسموں کا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہے لیکن مومن تو اپنی جان کو قبض کرتا ہے یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ تنوع یہی ہے کہ استدعا رفق کا ہو واسطے نکلنے کے اور کافر اپنی روح کو تبلع کرتا ہے تبلع یہی ہے کہ جو جسم موذیہ میں ہے اوسکو پھیر لیجائے چاہتا ہے کہ پیٹ کی طرف جمع کرے انتہی ف بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے

ف

والعیاذ باللہ تعالیٰ جو پانچ وقت نماز کو ہلکا سمجھنا شراب پینا ماں باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانوں کو ایذا دینا

ف حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ اکثر چار باتوں کے سبب سے موت کے وقت ہندسے ایمان کو سلب کیا جاتا ہے ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کے جانے پر اہل اسلام پر ظلم کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا ۱۲

باب ۱۶ بیان میں اوس شخص کے جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجاءت سکرۃ الموت بالحق ۱۲ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الآیۃ ۱۳ فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیۃ ۱۴ کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق الآیۃ

البخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن یا لکڑی کا پیالہ تھا اوسمین پانی تھا پس آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی مین ڈالتے پھر اوسکو اپنے موضحہ سے ملتے اور فرماتے تجھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لئے سکرات ہین سکرات جمع ہے سکرہ کی سکرہ کہتے ہین شدت کو ۱۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لئے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۱۲ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد مسند مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹھا رہے تھے کہ اگر عمل نکرے ابن آدم مگر اسی لئے تو اوسی لائق ہے کہ عمل کرے ۱۵ لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہمکو پہونچا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سے فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجھے کیا بدلہ دون مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ آسان کرے تجھپر سکرات موت کو ۱۲ طبرانی نے کبیر مین اور ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر

کا نفس کھینچا جاتا ہے جیسا کھینچا جاتا ہے نفس گدھے کا اور یہ سوسن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہے بسبب اوسکے اوپر نزدیک موت کے تاکہ اوس سے کفارہ کیا جائے اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوپر آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سے جزا دیا جائے ۷ دیلمی نے مجالسہ میں وہیب بن ورد سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نہیں زکالتا ہوں کسی کو دنیا سے اور میں ارادہ کرتا ہوں اوسکو رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہوں میں اوسکو بسبب گناہ کے جو اوسنے کیا ہے اوسکی جسم میں اور مصیبت اوسکی مال و اولاد میں اور تنگی اوسکی معاش میں اور تنگی اوسکی رزق میں یہانتک کہ پہونچتا ہوں میں اوس سے ذرہ برابر کو پھر اگر اوسپر کچھ باقی رہتا ہے تو سخت کرتا ہوں اوسپر موت کو تاکہ پہونچایا جاوے طرف میرے مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے قسم ہے میری عزت کی نہ زکالون گا کسی بندے کو دنیا سے اور میں چاہتا ہوں کہ اوسکو ضدا جکرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہوں اوسکو اوسکی نیکی کی جو اوسنے کی صحت اوسکے جسم میں اور فراخی اوسکی رزق میں اور کشایش اوسکی عیش میں اور امن اوسکے نفس میں یہانتک کہ پہونچتا ہوں میں ذرہ برابر کو پھر اگر اوسکے لئے کچھ باقی رہا تو آسان کرتا ہوں اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچایا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچکر وہ بسبب اوسکے ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سے کوئی چیز کہ نہیں پہونچتا ہے وہ اوسکو اپنے عمل سے تو سختی کیجاتی ہے اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجہ کو جسکے ہے اور کافر جبکہ دنیا میں کوئی نیکی کر چکا ہے تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا میں فراغت کی طرف چلا جاوے ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن البتہ اجر دیا جاتا ہے ہر چیز میں یہانتک کہ شدت میں نزدیک موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن مرتا ہے عرق جبین سے ۱۱ الحکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نگاہ کرو میت کو

لیلۃ القدر والی محمد
رسول اللہ ﷺ
نبی امت ۱۲

نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتوں کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکھیں جاری ہوئیں اور اوسکے نتھنے پھول گئے تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخراہٹ شتر جوان مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھیں رالسی رنگ ہوگئیں تو یہ عذاب ہے اللہ سے کہ اوسپر اترا ف جبہہ عربی میں پیشانی کو کہتے ہیں ہر جبہہ میں دو جبین ہوتی ہیں اوسکے دائیں بائیں پس جبین کنارہ پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونوں جبینوں کے درمیان میں ہے بعض نے کہا کہ موت بعرق جبین کنایہ ہے شدت سکرات موت سے کہ بسبب اوسکے گناہ دور ہوتے ہیں درجے بلند ہوتے ہیں اور بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہیں مگر عرق جبین ۱۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور مروزی نے جنائز میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن پر کچھ خطا اوسکی خطاؤں سے باقی رہجاتی ہیں موت کے وقت اوسکی جزا اوسکو دیجاتی ہے سوا اسلئے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہے ۱۳ بیہقی نے شعب میں علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے غم زاد بھائی کے پاس حاضر ہوئے اور وہ مرنے لگا تھا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چھوا ناگاہ وہ عرقناک تھی پس کہا اللہ اکبر مجھے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے موت مومن کے عرق جبین سے ہے اور نہیں ہے کوئی مومن مگر اوسکے لئے گناہ ہیں کہ دنیا میں اوکی مکافات کیجاتی ہے اور کچھ بقیہ اوسپر باقی رہجاتا ہے تو اوسپر بسبب اوسکے نزدیک موت کی شدت کیجاتی ہے عبد الرزاق نے کہا میں نہیں دوست رکھتا ہوں موت کو مگر سہل موت کو ۱۴ ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بھتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع میں تھا اور اوسکی جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اور لوگ نے کہا گیا تمکو کون چیز ہنساتی ہے کہا میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مومن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہے اوسکے رشدق یعنی باچھ سے جیسے نکلتی ہے جان گدھے کی اور مومن البتہ گناہ کرتا ہے پس اوسپر وقت موت کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوے ۱۵ مروزی نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ علقمہ نے اسود سے کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں اگر

علامت نزع کی جبین سے ظاہر ہونی نزع کی ہے

میری جبین غمناک ہوئی تو تو مجھے خوشخبری دے ۱۶ ابن ابی شیبہ مرزی نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا محبوب رکھتے تھے پسینے کو واسطے میت کے ف ابن ملماس نے کہا ہے میت کی جبین غمناک نہیں ہوتی مگر واسطے حیا رکے اپنے رب کے اسلئے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی پنجے کا بدن تو اوسکا مر چکا مرف حیات کے قوی اور اوسکی حرکات اوپر کے بدن میں باقی رہی اور حیا آنکھوں میں ہوتی ہے اور کانوں سب سے اندھا ہے اور موحد معذب اس سے مشغول ہے بسبب عذاب کے جو اوسپر نازل ہوا

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیان میں

حکایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں امام احمد نے زہد میں اور ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سے کہ اونمیں عجیب قصے ہوئے ہیں پھر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمیں سے نکلا پھرو اپنے قبرستانوں میں سے کسی قبرستان پر آئے پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ جلا دے لئے کسی مردے کو نکالے وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہوں نے کیا وہ اس حال میں تھے کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں نشان سجدے کا تھا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہو میں تو صور پر سے مرا ہوں اور ابھی تک موت کی تلخی مجھسے ساکن نہیں ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے پھیر دے جیسا کہ میں تھا ۲ **حکایت** امام احمد نے زہد میں عزبن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے بنی اسرائیل میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی یہانتک کہ عبادت سے ملول ہو گئے اونہوں نے کہا اگر ہم قبروں کی طرف نکلیں پھر مجاورت کریں شاید ہم جمع کریں پس وہ قبروں میں مجاور رہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اونکے لئے ایک مردہ اوٹھایا گیا اوسنے اونسے کہا میں قوانتی برس سے مرا ہوں اور میں ابتک موت کا الم پاتا ہوں ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں جاتا ہے میت سے الم موت کا جبتک کہ وہ اپنی قبر میں ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گزرتی ہے اور سہل تر ہے اوس چیز کا جو کافر کو پہنچتی ہے ۴ ابن ابی الدنیا نے

ف ایک نسخہ میں ابن ملماس کی جگہ ابن ابی ملماس ہے

اور اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ میت پاویگا الم موت کو یہانتک کہ اپنی قبر سے سبوعت ہو ۵ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہے ۶ ضحاک بن حمزہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موت پوچھے گئے آپ نے فرمایا اوسکی پاکر موت کی بہتر اُسو ضرب تلوار کے ہے ہے خطیب نے تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ البتہ سہل الجہ یعنی ہلکہ وہ ہلکہ الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے ۸ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المؤمنین علی ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہیں بچھو نے پر مرنے سے ۹ ابو الشیخ نے کتاب العظمت میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سنگھنے دھکے کے کہ داخل ہوا میرے پیٹ میں اوسکی بہت سی شاخیں ہیں ہر شاخ اوسکی میری رگوں میں سے ہر رگ کے ساتھہ الجھ گئی پہر وہ میرے پیٹ سے نہایت زور سے کہینچا گیا اولسے کہا گیا مقرر اللہ تعالی نے آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو الصحق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا آپ نے موت کا مزہ کسطرح پایا کما کسفود ذی دخل فی جزۃ صوف فانتزع یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گٹھے میں گھسائی گئی پہر وہ نکالی گئی فرمایا اسی موسی مقرر ہے تحقیق آسانی کی ۱۱ امام احمد نے زہد میں مروزی نے جعائر میں ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے ملے تو اولسے کہا گیا تجھے موت کو کسطرح پایا پس کہا میںنے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کہینچا جاتا ہے کھجور کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہے موت کو تہیں آسان کیا ۱۲ مروی ہے جبکہ موسی علیہ السلام کی روح اللہ تعالی کی طرف گئی تو اولسے اوسنکے رب نے کہا اے موسی تو نے موت کو کسطرح پایا کہا میںنے اپنے نفس کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جسکو نوچ کر وہ تلی جاتی ہے توے پر نہ وہ مرتی ہے کہ راحت پاوے اور نہ نجات پاتی ہے کہ اڑ جاوے ۱۳ یہ بھی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہوں نے فرمایا

ایک اور حدیث کی شرح کہ حضرت موسی علیہ السلام نے موت کو

کہ میں اپنے نفس کو پاتا ہوں مثل بکری کے کہ اوسکا چمڑا اور سر جدا جاتا ہے قصاب کے ہاتھ میں ۱۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بندے کو گھسیٹتے ہیں اور اوسکو حبس کرتے ہیں اور اگر یہ ہو تو وہ جنگل صحرا میں بھاگتا پھرے شدت سکرات موت سے ۱۵ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے کہا گیا میت کا کیا حال ہے کہ اوسکی جان کھینچی جاتی ہے اور وہ چپ ہے حال آنکہ ابن آدم تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہوتا ہے فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہیں ۱۶ ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچھے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ اس حسکہ کے ہے کہ وہ صوف میں ہو پس کیونکر نکالا جاتا ہے حسکہ صوف سے مگر اوسکے ساتھ صوف ہوتا ہے ۱۷ مروزی نے جہاد میں میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والوں پر گرا جاوے تو بیشک سارے مرجاوین اور بیشک قیامت میں البتہ ایک گھڑی شدت موت پر شمار گنی زیادہ ہوگی ۱۸ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد الدین یسّاف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اوسنے اوسکے بیٹے نے کہا آپ تم کہا کرتے تھے کاش میں کسی دانشمند آدمی سے وقت نزول موت کے ملوں تاکہ وہ مجھے بیان کرے جو وہ پاتا ہے اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لئے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ کان جنبی فی تخت اور گویا میں سانس لیتا ہوں سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کھینچی جاتی ہے میرے دونوں پاؤں سے میرے سر تک ۱۹ **حکایت** ابن سعد اور حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتھ ہو وہ کیونکر اوسکو بیان نکریگا جبکہ اوسپر موت نازل ہوئی تو اوسکے بیٹے عبد اللہ نے اوسنے کہا آپ تم کہا کرتے تھے پھر وہی کہا جو اوپر گذرا اب تم ہمارے لئے موت کو بیان کرو کہا بیٹا موت اس سے بڑھکر ہے کہ اوسکا بیان کیا جائے لیکن میں اوس سے تیرے لئے کچھ بیان کرتا ہوں میں اپنے آپ کو پاتا ہوں گویا کہ میرا

ف ۱۴ کنز العمال بالہیہ ایک قلم میں ۱۲

ف ۱۷ حلیۃ ابو نعیم

کے بہار مری گردن پر ہین اور پاتا ہون اپنے کو کہ گویا میرے پیٹ مین شوک سلاّ ہے اور مین پاتا ہون اپنے کو کہ گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہے ۲۰ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجھے موت سے خبر دے کعب نے کہا یا امیر المؤمنین وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے کہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہے اور ایک آدمی ہے جسکے ہاتھہ بہت زور دار ہین وہ اوسکو کھینچ رہا ہے اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہے مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوے پھر ہر کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوے پھر اوسکو ایک آدمی زور آور کھینچے پس لیلیا جو لے لیا اور باقی رکھا جو باقی رکھا ۲۱ ابن ابی الدنیا نے شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اموت نہایت فظیع ہول ہے دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے اوّون کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر پھر وہ اوٹھایا جاوے پھر وہ اہل دنیا کو الموت کی خبر دیوے تو وہ نہ کسی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹھائین ۲۲ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ اموت سخت تر ہے تلوار کی ضرب اوّون کے چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر ورد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر بانٹا جاوے تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھے پھر وہ اول شدت ہے جسکی ملاقات کا فکر کرتا ہے اور آخر شدت ہے جسکو مومن ملتا ہے ۲۳ ابو نعیم نے حلیہ مین واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک دانشمند مردون اور عورتون سے نزدیک راستہ بچ نکلنے کے تیز ہوتا ہے اور شیطان قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے نبی آدم سے نزدیک راستہ بچ نکلنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین جان میری ہے البتہ معاینہ ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سے یہانتک کہ درد کرتی ہے ہر رگ اوسکی علیحدہ علیحدہ اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی مثل اسکے ابو حسین بن جبی سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن عیلان الجعفی

ت، روایت کیا ہے کہا نبی صلی علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے الٰہی تو روح کو لیتا ہے ابن عبّاس تو غضب سے
اور ناامّل سے الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجھپر ۲۵ عارف بن ابواسامہ نے اپنی مسند میں سند صحیح
کے ساتھ عمّار بن یسار سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ بانک الموت
کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے اور نہیں ہے کوئی مومن کہ مرے مگر پر رگ اوسکی ملحدہ درد کرتی ہے
اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے عبد اللہ اوس سے اوس گھڑی میں ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نے
شعب الایمان میں عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہیں ہے اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہے سوا اسکے کہ آیا اوسکو
آنے والا اوسکے رب سے سوا اوسکو خوشخبری دی کہ نہیں ہے بعد اسکے عذاب اور داخل ہونے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنے اصحاب سے اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کسطرح پاتا ہے
اوسنے کہا میں پاتا ہوں اپنے آپ کو راغب راجی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں
جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہے اور امن
دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ روایت کیا ہے کہا
آخر شدت جسکی ملاقات موس کرتا ہے موت ہے ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب میں عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہا میں نہیں دوست رکھتا ہوں کہ مسرات موت کی مجھپر آسان کی جائیں
کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہے جسکے ساتھ موس اجر دیا جاتا ہے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ
عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہا نہیں ملاقات کی ابن آدم نے کسی چیز کی جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا کہ
سخت تر ہو اوسپر موت سے ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہا سخت تر
اوس چیز کا جسکی ملاقات کرتا ہے امر آخرت سے وہ موت ہے ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے
کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جسکے لئے کوئی دوا نہیں ہے کہا موت زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے +

فصل موت کے وقت انصا ایک دو سیکو رخصت کرنے ہین

قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین ابو الفضل طوسی سے نے عیون الاخبار مین اور دیلمی نے براہیم بن بہ سے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ البتہ تکلیف اوٹھاتا ہے کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکے سفا صل الیتہ بعض بعض پر سلام کرتے ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجھسے جدا ہوتا ہے اور مین تجھسے جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک ۵

ای کف دست وساعد و بازو	ہمہ تودیع یک دگر کنید

فصل شہید الم موت سے محفوظ ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تراوس چیز کی کہ ہوتی ہے بندے پر موت ہے جبکہ ہو بختی ہے روح قبض کی پس وہ اوسوقت مضطرب ہوتا ہے اور اوسکی سانس اوپر چڑھتی ہے اما م سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہید خاص ہے اس بات کے ساتھ کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جو کہ اوسکا غیر پاتا ہے طبرانی نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید نہین پاتا ہے درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہے ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

افضل شہت موت ملک الموت علیہ السلام

ابن ابی الدنیا نے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سب سے آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگے اونسے کہا جاویگا اسی ملک الموت تو مر پس نزدیک اسکے ایک صبح مارینگے کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سے پھر وہ مرجاوینگے زیاد نمیری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا ہمنے بعض کتب مین پڑہا ہے کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سے

فضل انبیا علیہم السلام پر موت کے سخت ہونیمین دو فائدے ہین

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدے ہین ایک تو اونکی تکثیر و تکمیل فضائل اور رفع درجات ہے نہ اسمین کوئی نقصان ہے نہ عذاب بلکہ جیسے آیا ہے کہ اشد البلا الناس

ملاء الاسیار اقرالاولیاء تراکامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لے کیونکہ اطوار ہے اور کبھی انسان بیش مرتبہ پر مطلع ہوتا ہے اور اوپر کوئی حرکت و قلق و اضطراب نہیں دیکھتا ہے اور سہولت خروج اوسکی روح کو نظر کرتا ہے پس وہ گمان کرتا ہے سہولت امر موت کو اور جس سال میں بہت ہوتا ہے اوسکو نہیں جانتا ہے پھر جبکہ انبیاء علیہم السلام نے جو کہ اپنی خبر میں سچے ہیں شدت الم موت کو بیان کیا باوجود انکی کرامت کے اللہ پر تعلق نے جان لیا شدت موت کو جسکی بابندا ہے باتا ہے اور یہ علم قطعی ہے مطلقاً ہر میت کے لئے کیونکہ صادقین نے اسکی خبر دی ہے سوای شہید قتیل کفار کے جیسا کہ حدیث شریف میں ثابت ہو چکا ہے ✦

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موت فجاءت کا پوچھا کیا وہ مکروہ ہے اونہوں نے فرمایا وہ کس لئے مکروہ ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا سبب یوچھا آپ نے فرمایا راحت ہے خواستے مومن کے اور پکڑنا اسف یعنی خشم و غضب کا ہے واسطے فاجر کے ف قسطلانی میں کہا ہے کہ مگر ناگہانی آثار غضب الٰہی سے ہے مذہ : کا پر کیونکہ اوسکو چھوڑا تاکہ توبہ و عمل صالح سے آخرت کی تیاری کرے انتہی احاصل یہ ہے کہ یکایک مرنا مکون کے لئے نیک مردوں کے واسطے بہتر ہے ✦

فصل اون امور کے بیان میں جنسے روح بسہولت نکلتی ہے

ایک جماعت علماء نے ذکر کیا ہے کہ مسواک روح کے نکلنے کو آسان کرتی ہے استدلال کیا ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ صحیح میں قصہ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ آپ نے وقت وفات شریف کے مسواک کی ۱۲ امام احمد نے زہد میں میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہے ایک تمہارا توبہ العہد ساتھ عمل صالح کے کیونکہ وہ آسانی کرتا ہے اوپر سوقت اوسپر موت نازل ہوتی ہے یا ذکر کرے کسی عمل صالح کو جو کہ اس سے پہلے کیا ہے ✦

فصل صورت موت وحیات کے بیان مین

ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیاۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ حیات جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑا ہے اور موت مینڈھا ہے ۲ مقاتل کلبی ہے کہا ہے کہ موت کو مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا نہین گزرتا ہے کسی پر مگر وہ مرتا ہے اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گزرتا ہے کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہے ۳ ابو الشیخ وابن حبان نے کتاب العظمہ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا ابلق یعنی چت کبرا جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوئے ہون اوسکے چار یا زدہ مین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سے فرمایا جو وہ ہوگیا پھر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لئے ظاہر ہوگیا ان آثار سے معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہے کہ مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہے اور جو صحیحین مین وارد ہوا ہے وہ بھی اس سے واضح ہوگیا کہ لائی جائیگی موت دن قیامت کے کبش املح کی صورت مین پس کھڑی کیجائیگی درمیان جنت و نار کے پھر کہا جاویگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہان اور یہ اوسکو دیکھ لیا ہے یہ موت ہے پھر وہ ذبح کیجاویگی الویعلی نے ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کیا ہے کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسے بکری ذبح کیجاتی ہے

باب ۱۷

بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوسکے حق مین کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہے

احاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی کہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے اوسکے ساتھ اپنے مرض مین چالیس بار پھر مرجاوے اوسی مرض مین تو دیا جاویگا

اجیا ایک شہید کا اور اگر اچھا ہو گیا تو اچھا ہو گیا اس حال میں کہ اوسکے لئے بخشش کی گئی ۳ ابن ابی الدنیا نے
کتاب مرض و کفارات میں ابن منیع سے اپنی سند میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
اسی ابوہریرہ کی یہ خبر دوں میں تجھکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کرے اوسکے ساتھ اول لیٹنے میں اپنی ہماری
سے تو بخات دے اللہ اوسکو نار سے جسکے کہا ہاں خبر تجھے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو
حی لا یموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ علی کل حال اللہ اکبر کبیرا ثم سبحانہ وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت
امرضتنی لتقبض روحی فمرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم
منک الحسنی واعذنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک
الحسنی پس اگر تو اپنی اس بیماری میں مرگیا تو طرف رضا مندی اللہ کے جنت سے اور اگر تو نے اوسکے
کے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ
ہے نہ مریگا اور پاک ہے اللہ پروردگار بندوں کا اور تمہ فرزن کا اور حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاک
برکت دی گئی اوسمیں ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہے بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت
ہر مکان میں ہے الٰہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہے مجھکو تا کہ قبض کرے تو میری روح کو میری بیماری میں تو تو کر
میری روح کو اون لوگون کی۔ وہمون میں جنکے لئے سابق ہو چکی تجھسے نیکی اور پناہ دے مجھکو آگ سے جیسی پناہ
دی تو نے اپنے اولیا کو جنکے لئے سابق ہو چکی تجھسے نیکی ۳ ابن عساکر نے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی کلمے سے نہیں جس شخص
نے اونکو اپنی وفات کے نزدیک کہا وہ جنت میں داخل ہوا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار
الحمد للہ رب العلمین تین بار تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو
علی کل شئی قدیر ۳ ترجمہ! نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ بردبار کریم والا ۳ حمد ہے اللہ کے لئے جو پروردگار
ہے عالمون کا ۳ بابرکت ہے وہ ذات جسکے ہاتھہ میں ملک ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز
پر قدرت رکھتا ہے ہزار بے اور سعید بن منصور نے اپنے سنن میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت

کیا ہے کہ بیشک مؤمن نزدیک میرے بہتر ہے اس کے کہ کل خیر کے ہے وہ میری حمد کرتا ہے اور میں اوسکی جان کو قبض کرتا ہوں اوسکے دونوں پہلو کے درمیان سے بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک مومن نکلتی ہے اوسکی جان درمیان دونوں پہلوؤں اوسکے سے اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عزوجل کی

فصل بیان میں اوس چیز کی جو قریب الموت کے نزدیک پڑھی جاوے

ابن ابی الدنیا نے کتاب میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے سورۂ یٰسین مگر آسان کرتا ہے اللہ اوسپر ۱۲ ابن ابی شیبہ ابراہیم احمد ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پڑھو تم اپنے مردوں پر یٰسین ف ابن حبان نے کہا مراد مردوں سے وہ ہیں جنکو موت حاضر ہوئی ۱۰ منہ کہ مردے پر پڑھی جاوے ۱۲ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۂ رعد پڑھی جاوے اسلئے کہ میت سے تخفیف کرتی ہے اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہے واسطے اوسکے قبض کے اور بہت آسان کرنے والی ہے واسطے اوسکے حال کے اور کہا جاتا تھا مگر پڑھی ہر پہلے میت کے مرنے حیات سوا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اغفر لفلان بن فلان وَیُرَدُّ علیہ مضجعہ وَیُسَّعُ علیہ فی قبرہ واَخْطِہ الراحۃ بعد الموت والحقہ بنبیہ وتوفّ نفسہ وصَعِّدْ روحہ فی ارواح الصالحین واجمع بیننا وبینہ فی دار تبقی فیھا الصحۃ ویذھب عنا فیھا النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکی تکرار کرتا رہے یہانتک کہ اوسکی روح قبض کیجاوے ۱۲ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورۂ بقر پڑھا کرتے تھے ف ابونعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر میں ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنی شخص الدنیا سے رہا کرتا ہے واسطے اوسکے مخرج کہا اوسکے لئے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سے اور کربات سے نزدیک موت کے

اور مواقف دن قیامت سے اس سے معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہوتا ہے ہیں دنیا کی ایذا و تکلیف سے
اوسکو محفوظ رکھتا ہے

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین

تلقین مشتق ہے لقن سے لقن کے معنی سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھانے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سے
اس جگہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہے اور مراد اوس شخص سے کہ جسکو موت حاضر ہوئی ہو دن اسکے کہ اوس سے
پڑھے کو کہین یعنی حاضر ہین پڑھین اور اوس سے یہ کہین کہ تو پڑھ جانتا چاہیے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
تذکرہ مین تلقین الیت لا الٰہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہے پھر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکا ذکر
کیا ہے ۱ مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
تلقین کرو اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ کی یا بن حبان وغیرہ نے کہا مراد اوس سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی
۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جس شخص کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نے شعب الایمان مین ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شروع کرو اپنے بچون پر اول
ساتھ لا الٰہ الا اللہ کے یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلی تو اونکو لا الٰہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اون کو
نزدیک موت کے لا الٰہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الٰہ الا اللہ پھر وہ
ہزار برس زندہ رہا تو پوچھا جائیگا ایک گناہ سے بیہقی نے کہا یہ متن غریب ہے ہمنے اسکو نہین لکھا مگر اسی
اسناد سے ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی امالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے جبکہ بیماری مرجاؤ تمہارے مریض تو اونکو ملوا انکو لا الٰہ الا اللہ کہنے سے یعنی اونپر جبر کرو اونسے
بجز اسکو لیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک حاضر نہین کیا جاتا ہو اسکے ساتھ یعنی ساتھ کلمے کے واسطے نافع کے
کچھ ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین
کرو اسلئے کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ حاضر کیا جاوے واسطے اوسکے اوسکے ساتھ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ

اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کے ۱۲ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مردوں کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیزو دیکھتے ہیں جسکو تم نہیں دیکھتے ۱۳ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تم اپنے مردوں کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو بیشک حلیم آدمیوں میں سے تحول کرتا ہے اس سے اور بیشک شیطان ابن آدم سے نہایت قریب ہوتا ہے وقت اس پچھاڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مقرر ملک الموت کا معاینہ کرنا ہر ضرب تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں نکلتا ہے نفس کسی بندے کا دنیا سے یہانتک کہ ہر رگ اوسکی اپنی جگہ پر درد ناک ہو جاتی ہے قولہبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث بکحول سے ۱۸ طبرانی نے اوسط میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ چکھائیگی ۹ ابو لیلی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت طلحہ و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ کہ لیگا اوسکو کوئی آدمی جسکو حاضر ہوئی موت مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سے نکلے گی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن قیامت کے اور ایک لفظ میں یہ ہے مگر شائستہ کر دیگا اللہ اوس سے اور روشن کر دیگا واسطے اوسکے نور کو اور دیا ہے گا اوس چیز کو جو اوسے خوش کرے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ ۱۰ ابن ابی الدنیا نے کتاب محتضرین میں اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے حاضر ہوئے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مریضا تھا پس اوسکے اعضا کو پھیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پھر اوسکے دل کو پھیرا اوسمیں بھی کوئی خیر نہ پائی پھر اوسکے دونوں جبڑوں کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی تھی لا الہ الا اللہ کو مدہ رہا تھا پس اوسکے لئے بسبب کلمہ اخلاص کے مغفرت کی گئی ۱۱ ابو نعیم نے فرقد سنجی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بندے کو وفات حاضر ہوتی ہے تو بائیں طرف کافر شیطان دائیں جانب واسکے

کو تلقین کرتے تو چاہیے کہ یعنی تو چاہیے کہ جاوے وہ کہتا ہے میں تخفیف نہیں کرتا شاید وہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو میں اوسکو
لکھ لوں ف امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہیں فرمایا ہے فتح الباری میں اسکی
یہ وجہ لکھی ہے کہ شاید تلقین میں اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہوئی ہو پس اونہوں نے
اوس چیز کے ساتھ کہ کفایت کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہے مراد اس سے یہ قول ہے امام بخاری کا ترجمہ الباب
میں ومن کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جس کا آخر قول لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ جنت
میں داخل ہوا نیں بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہے جسنے یہ کلمہ کہا اور
مر گیا یا زندہ رہا اور اوسنے سوائے اس کلمے کے اور کچھ نہ کہا اسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے
کلمہ کہنے کے بعد اور کچھ کلام کیا لیکن وہ بھی مستحب ہو اوسکے حکم کا ہے بغیر توجیہ نطق کے پس گر اوسنے
بدعی کیا ہے تو وہ مشیت میں ہے اور جو عمل نیک کیا ہے تو رحمت الٰہی اسی کی مقتضی ہے کہ اسلام
نطقی حکمی اور مستحب میں فرق نہو انتہی دیکھو اسی استصحاب پر روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مرا اور
جانتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوا پس اس حدیث میں علم پر اقتصار فرمایا
اور یہ مومن کی شان ہے اور اسی کے مثل مسلم نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی بندہ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہے پھر اسی
مر جاوے مگر وہ جنت میں داخل ہوا اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میں ایک کلمہ جانتا ہوں نہیں کہے اوسکو کوئی بندہ اپنے
دل میں سچ سمجھ کے پھر وہ مر جاوے مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الٰہ الا اللہ حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مراد لا الٰہ الا اللہ سے اس حدیث میں اور اسکے سوا اور حدیثوں میں
دونوں کلمے شہادت کے ہیں پس ذکر رسالت ترک کرنے سے اشکال وارد نہیں ہوتا ہے نیں بن منیر
رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا قول لا الٰہ الا اللہ ایک لقب ہے کہ دونوں شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہے ف قرطبی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہمارے علما فرماتے ہیں کہ مردوں کو اس کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہے مسلمانوں

نے اوسپر عمل کیا ہے اور یہ تلقین اسلئے ہوتی ہے کہ آخر کلام مرد کے لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ سعادت پر ہو جاوے اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ میں داخل ہو اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور عبدالحق نے اسکی تصحیح کی ہے

ف حدیثوں میں جو کلمہ تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اور کنایہ ہے کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہے

ف قرطبی رحمہ اللہ نے تلقین کے فائدوں سے ایک یہ فائدہ بیان کیا ہے کہ میت اوس چیز پر آگاہ ہو جاوے جس سے شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سے تعرض کرتا ہے اور اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے اور جبکہ میت کو تلقین کر دی گئی اور اوسنے ایک بار کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہیں کرتا ہے بار بار اوس سے کہ کہیں تاکہ وہ گمراہ ہو جاوے کہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میت کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدے تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبدالحق نے کہا یہ چھوڑنا اسلئے ہے کہ وقت اصرار کرنیکے میت پر یہ خوف ہے کہ وہ کلمے سے بیزار ہو اگر گمراہ ہو اور شیطان کا غلبہ ہو جاوے اور یہ سورۃ فاتحہ کا سا سبب ہو جاوے اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ابن مبارک نے کہا کہ تو مجھے تلقین کر کہیں کلمہ شہادت کی اور مجھ پر عود نہ کر گیا ہے میں اور کوئی کلام کریں مقصود یہ ہے کہ مرجاویں اور اونکے دل میں سوا خدا کے اور کچھ نہ ہو کیونکہ دار مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتے ہیں اور اوس سے نجات ہوتی ہے رہی تری زبان کی حرکت بدون اسکے کہ دل میں ہو سو اسمیں کچھ فائدہ نہیں ہے نہ کوئی آسمیں خیر خوبی ہے ف تلقین کہی ذکر حدیث سے ہوتی ہے اوس شخص کے نزدیک جو کہ عالم ہے جیسا کہ ابوالمنیر نے ذکر کیا ہے **حکایت** ابوزرعہ منزع میں تھے اور اونکے نزدیک ابوحاتم محمد بن مسلم سندر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا اور ابوزرعہ سے شرمائی کہا یارو آؤ حدیث کا مذاکرہ کریں محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نے اور مجلس سے اونہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابوعاصم نے اونہوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سے پہر اس سے تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھے ابوزرعہ نے کہا اور وہ حالت نزع میں تھے حدیث کی ہمکو ابوعاصم نے عبدالحمید بن جعفر سے اونہوں نے صالح بن عریب سے اونہوں نے کثیر بن مرۃ حضرمی سے

اونہوں نے معاذ بن جبل سے معاذ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوا ایک روایت میں یوں ہے کہ حرام کر دیا اللہ نے اوسکو آگ پر اور ابوذر عہ نے یہ قال کیا نامی نے اپس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابوذر عہ نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتھ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ وصل الجملہ کا لفظ کہیں حکایت شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہے اور بار بار کہتا ہے شعبی نے اوس سے کہا کہ تو اسکے ساتھ زمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجھے تلقین کرتا ہے کہ میں خود اس کلمے کو نہیں چھوڑتا ہوں اور نہ اوسکو ترک کرتا ہوں بعد اسکے یہ آیت پڑھی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا شعبی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لئے جسنے ہمارے اس دوست کو نجات دی حکایت حضرت جنید سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے وفات کے وقت لوگوں نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہو فرمایا میں اوسکو بھولا نہیں ہوں کہ یاد کروں حکایت جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو اونہوں نے اپنی آنکھوں کو کھولدیا اور یہ بیت پڑھی ؎

وغدا یذکرنی عھود الملتحی	ومتی نسیت العھد حتی اذکر

جناب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

مہر تو در دو نم وعشق تو در سر مم	تا شہر اندر آمد و با جان بدر رود

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے

قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک باب سو خاتمہ کے بیان میں لکھا ہے اعاذنا اللہ منہ اور یہ لکھا کہ شیطان بیت کے پاس بایں کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی مرا اور دوسرا شیطان مان کی صورت میں آتا ہے اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہے اور اس باب میں ایک حدیث مرفوع ذکر کی حکایت قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا میںنے دیکھا کہ وہ غرقناک ہوتے ہیں پھر اونکو افاقہ ہو جاتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں لا الٰہ الا اللہ یعنی خود نہ کہہ کر یہ اشارہ چند بار کیا میںنے کہا ابا یہ کیا ہے جو تمسے ظاہر ہوتا ہے

اور نہوں نے کہا شیطان میرے سامنے کہڑا ہے اور انگلیاں کاٹتا ہے اور کہتا ہے ہای احمد تو مجھسے فوت ہوگیا اور میں کہتا ہوں لاالہ الا اللہ یعنی تو عہد نہ کرنا کہ میں مرجاؤں **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے ابوالعباس احمد بن عمر قرطبی پر شیخ سے لقب شیخ سکندریہ میں سنا کہتے تھے کہ قرطبہ میں احمد بن محمد میرے شیخ کے بھائی تھے میں اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسے کہا گیا لاالہ الا اللہ کہو وہ لاالہ کہتے تھے جب اونکو بیہوشی آیا تو میں نے اونسے اسکا ذکر کیا اونہوں نے کہا کہ دو شیطان میرے دائیں بائیں طرف آئے ایک نے کہا کہ یہودی مرکہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مرہ بہترین ادیان دین نصاریٰ ہے اور میں اونسے لاالہ الا اللہ کہتا تھا یعنی نہیں میں اپنے ہاتھ سے کتاب ترمذی ونسائی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے کہ بیشک شیطان آتا ہے نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنیکے پس وہ اوس سے کہتا ہے مرہودی مرنصرانی سو میرا جواب اوس دونوں شیطانوں کو تمانہ تو قرطبی فرماتے ہیں میں نے کتاب ابوعیسیٰ ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن میں اس حدیث پر واقف نہیں ہوا اگر بعض نسخوں میں موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو میں نے بعض کو سنا اور اوس سے بہت سے میرے نزدیک موجود تھے مگر اس حدیث پر مجھے وقوف حاصل نہیں ہوا کتاب نسائی کے چند نسخے ہیں احتمال ہے کہ یہ حدیث بعض نسخوں میں موجود ہو انتہیٰ ۔

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت بیہقی نے شعب الایمان وولائل النبوت میں اور طبرانی نے مجمد البین ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہاں ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہے اوس سے کہتے ہیں کہ لاالہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہیں کہہ سکتا ہے فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی میں نہیں کہتا تھا عرض کیا کہ ہاں کہتا تھا فرمایا پھر کیا چیز منع کرتی ہے اوسکو اوس سے نزدیک اوسکے مرنیکے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ہم بھی ہمراہ آپکے اوٹھے یہانتک کہ اوس جوان کے پاس تشریف لائے فرمایا اے جوان کہہ لاالہ الا اللہ اوسنے کہا میں اوسکو نہیں کہہ سکتا فرمایا کیوں کہا نسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہاں فرمایا

اوسکی طرف آدمی بھیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے کہا
ہاں فرمایا تو دیکھتی ہے اگر آگ دہکائی جاوے پھر تجھے کہا جاوے کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم تجھکو
اس آگ مین ڈالدینگے اوسنے کہا اب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کرا اور گواہ لاؤ کہ یہ ٹھیک تو رانسی
ہوئی اوسنے کہا مقام رسین اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد ہے اللہ کے لئے جسنے میرے سبب سے نجات دی اوسکو آگ سے

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر و حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ کا ہے

حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص کو موت آئی
اوس سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہدہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مین تو اون لوگون کے ساتھ صحبت رکھتا تھا
جو کہ جھکو ابوبکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے وصاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کے
دل مین یہ بات گزری کہ بہت لوگ جو کہ بار عقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ
حال نہین رکھتے ہین جواب اسکا اوس حکایت سے واضح ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ
کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے ابو قتادہ
کو ہمراہ چند آدمیون کے طرف اضم کے بھیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگئے آپ اصحاب
پر تحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکے اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھے اونکے سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن
جثامہ نے اوسکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا ضربتم
فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا پس محلم آئے
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجھے نہ بخشے پس وہ
روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھے اور اوسی ہفتہ مین مر گئے جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نے اونکو باہر
ڈال دیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتھرون کے درمیان مین چھوڑ دیا جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی
تو فرمایا کہ زمین تو اس سے بدتر کو بھی نگل لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تمکو نصیحت دے تاکہ متنبہ ہو جاؤ

اسی کی مثل عذاب قبر میں ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا دکھاتا ہے تجکو اللہ اہل تو حید میں تاکہ تجکو عبرت ہو میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت محاسن المحسنین میں پوری لکھی گئی ہے ؛

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہیں

سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور ابن ابی شیبہ و مروزی نے امام حسن سے روایت کیا ہے کہ ماہین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا فلاں موت میں ہے اونہوں نے فرمایا تو جا جب تو اوسکو دیکھے کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المسلمین والحمد للہ رب العلمین

فصل جبکہ مردی کی آنکھیں بند کریں تو کیا کہیں

امر وزی نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ تو کسی میت کی آنکھیں بند کرے تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ۱۲ طبرانی نے اوسط میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ پر اور وہ موت میں تھے پس جب اونکی آنکھیں پھٹیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اونکو بند کر دیا جب آپ بند کر چکے تو گھر والے چیخنے لگے آپ نے اونکو جیب کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہے تو بینائی اوسکے ساتھ جاتی ہے اور فرشتے بیت کے پاس حاضر ہوتے ہیں پس جو گھر والے کہتے ہیں فرشتے اوسپر آمین کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا اللھم ارفع درجۃ ابی سلمۃ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العلمین ۱۲ حاکم نے شداد بن اوس رضی عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکھوں کو بند کرو اسلئے کہ بینائی روح کے پیچھے جاتی ہے اور کہو جو کہ گھر والے کہتے ہیں فرشتے آمین کہتے ہیں گھر والوں کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ سووے تو گھر وضو پر اسلئے کہ روحیں اوٹھائی جاویگی اوس حالت پر جسپر وہ قبض کی گئی ہیں طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ

ک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پہتا تو وہ شہادت دیا گیا ۱۲

باب ۱۹ بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین و جو کچھ کہ مختصر ذکر کیا جاتا ہی اور جو اوس سے کہا جاتا ہی اور جس چیز کی تسہا مومن خوشخبری یا جاتا ہی اور کافر ڈرایا جاتا ہے

ابراہیم مازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے مین ایک آدمی کے انصار سے پس ہم قبر تک پہونچے اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکھا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے (یعنی سروں کو نیچا کر کے بالوب بیٹھے جیسے کسی کے سر پر پرندے بیٹھے ہون اگر سر ہلاوے تو وہ اوڑ جاوین) اور آپ کے دست مبارک مین ایک لکڑی تہی کہ اوس سے زمین کو کریدتے تھے (یعنی جیسے متفکر و غمگین کی عادت ہوتی ہے) پھر آپ نے اپنا سر مبارک اوٹھایا پس فرمایا پناہ مانگو مناسہ اللہ سے عذاب قبر سے اس کلمے کو دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہوتے ہین طرف آخرت کے تو اترتے ہین طرف اوسکے فرشتے سفید موئہ والے آسمان سے گویا اونکے موئہ آفتاب ہین اونکے ساتھ کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سے اور حنوط جنت کے حنوط سے یہانتک کہ بیٹھتے ہین وہ اوس سے اوسکے مد بصر تک پھر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پھر کہتے ہین ای نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کے اللہ سے اور رضوان کے پس نکلتی ہے روح اس حال مین کہ بہتی ہے جسطرح بہتا ہے قطرہ مشک کے موئہ سے گو تم اور طرح دیکھتے ہو پھر ملک الموت اوسکو لیتے ہین جب وہ اوسکو لے چکے تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اونکے ہاتھ مین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوسکو لیتے ہین پھر اوسکو اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکھتے ہین اور نکلتی ہے اوس سے خوشبو جیسے نہایت اچھی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پھر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گزرتے کسی گروہ پر فرشتون سے مگر کہتے ہین کیا ہے یہ روح پاک پس ساتھ والے فرشتے کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہے دنیا مین جن ناموں کے ساتھ اوسکو پکارتے تھے اون سب سے اچھا نام بتاتے ہین) یعنی آفتاب جو کہ مدح پر دلالت کرتے ہین دنیا مین یہانتک

ف موئہ والے ہے اوس موئہ کا لوگون کو خبر نہین ۱۲

کرلے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہین پس
اوسکے واسطے کھولا جاتا ہے پھر اوسکی مشایعت کرتے ہین لینے اوسکے ساتھہ جاتے ہین ہر آسمان سے اوسکے
ملاکہ مقربین اوس آسمان تک جو اوسکے متصل ہے یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان
کے پس فرماتا ہے اللہ عزوجل لکھو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اوپر لیجاؤ اور اوسکو طرف
زمین کی طرف بدن کے اسلئے کہ مین نے اوسکو اوسی مین سے اوٹھایا اور اوسی مین اونکو پھر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو
دوبارہ نکالون گا پھر اوسکی روح اوسکے جسم مین پھیر لائی جاتی ہے پس آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے
وہ اوسکو بٹھاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتے ہین دین
تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہتے ہین علم تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے پڑھا کتاب اللہ کو پڑھا پس ہین اوسکے
ساتھہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے
پس بچھاؤ اوسکے لئے بچھونا جنت سے اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سے اور کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ
طرف جنت کے پس آتی ہے اوسکو راحت و خوشبو جنت سے کشایش کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے مدبصر تک
اور آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہے خوش ہو تو اوس چیز کے ساتھہ
جو تجھے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونھہ تو
وہ مونھہ ہے جو کہ خیر لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون پس کہتا ہے اے رب قیامت کو قائم کر اے رب
قیامت کو تاکہ مین اپنے اہل مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بیشک کافر جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے
اور متوجہ ہوتے ہین آخرت سے تو اترتے ہین طرف اوسکے آسمان سے فرشتے سیاہ رو اور اونکے ساتھہ
ٹاٹ ہوتے ہین پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے اوسکی مدبصر تک پھر تک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹھتے ہین
اوسکے نزدیک اوسکے سر کے پاس کہتے ہین اے نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سے اور غضب کے فرمایا اوسکی
جان اوسکے جسم مین متفرق ہو جاتی ہے پس کھینچتے ہین اوسکو جیسے کھینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بھیگی ہوئی اون سے
پھر اوسکو لیتے ہین جبکہ وہ اوسکو لے چکتے تو نہین چھوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتھہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ

رکھتے ہیں اوسکو دو فرشتے اوٹھاتے ہیں اور نکلتی ہے اوس سے بدبو جیسے کہ نہایت بدبودار کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پس چڑہایا جاتے ہیں اوسکو آسمین گزرتے ہیں کسی گروہ پر فرشتون سے مگر وہ کہتے ہیں کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتے ہیں فلان فلان کا بیٹا جن نامون سے اوسکو دنیا مین پکارتے تھے اون سے یہانتک کہ مرا نام بتاتے ہیں یہانتک کرلے جاتے ہیں اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں سو وہ اوسکے لئے نہین کھولا جاتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کھولے نہین جاتے اونکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ڈالنے کر پھر آپ نے پڑہی آیت ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پھیری جاتی ہے روح اوسکے جسم مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹھاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر اوس سے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پھر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جھوٹ کہا بندے میرے نے سو بچھاؤ اوسکے واسطے بچھونا آگ سے اور پہناؤ اوسکو لباس آگ سے اور کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو اوسکی گرمی اور ہوا گرم سے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ادہر کی پسلیان ادہر نکل آتی ہین پھر آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہے تو خوش ہو اوس چیز کے ساتھ جو کہ تجھے بری لگی تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تھا یہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا موئہہ تو وہ موئہہ ہے جو برائی لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نے اور ابوداؤد نے اپنے اپنے سنن مین حاکم نے مستدرک مین ابن ابی شیبہ نے مصنف مین بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین طیالسی وعبد بن حمید نے اپنی مسندون مین ہناد بن سری نے زہد مین ابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہم نے

صحیح طریقوں سے ف ۱۲ ۱۲ کلمہ تحشر و تحیر کا ہے علیین سجین کا بیان یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے پوچھا کہ علیین و سجین کیا ہے کہا علیین ایک جگہ ہے عرش کے نیچے کہ وہاں نیکوں کے نام لکھکر رکھے جاتے ہیں تاکہ حساب کے دن انکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے نیچے کہ یہاں فجار کے نام لکھکر رکھتے ہیں تاکہ حساب کے دن انکے ہلاک کی پہچان ہو ف مؤمن جو کہتا ہے کہ قیامت کو تو کم کم تاکہ مین اپنے اہل وال کی طرف جاؤں پس علما نے کہا ہے احتمال ہے کہ یہ بات نہایت سرور و غایت خوشحالی کے سبب سے کہیگا اور آرزو انکی طرف رجوع کی اس لئے ہے کہ اونکو اپنے حال کی خبر دے جیسے مسافر کہ اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش و آرام حاصل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر جانے کی تمنا کرتا ہے تاکہ اپنی خوشحالی کی اونکو خبر دے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لے آ جسنے اوسکو خوشی و نکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو جسنے اوسی جا مہ پایا جہان جسنے چاہا سو تو اوسکو میرے پاس لے تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم و غموم سے راحت دون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہین فرشتون کے ساتھہ کفن و حنوط جنت کا ہوتا ہے اور اونکے ساتھہ ریحان کے دستے ہوتے ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکے سر مین تین شاخین ہر شاخ کی خوشبو جدا اور اونکے ساتھہ سفید حریر ہوتا ہے اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹھے ہین اور فرشتے اوسکو گھیر لیتے ہین اور اونمین سے ہر فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے اعضا سے ایک عضو پر رکھتا ہے اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹھوڑی کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولا جاتا ہے فرمایا پس اوسکی روح البتہ نہلائی جاتی ہے اسوقت جنت کی ناچیزون سے کبھی اوسکی بیبسونے کبھی اوسکے لباس سے کبھی اوسکی میووں سے جیسے بچے کو اوسکے گھر والے بہلاتے ہین جبکہ وہ روتا ہے اور اوسکی الی سدرۃ المنتہیٰ و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا نہین ہے اور کیلے کی جو کہ تہ بتہ ہے اور سایہ دراز کے اور پانی بہتے ہوئے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے ساتھہ ماں سے زیادہ تر تلطف کرتے ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتھہ کرتی ہے جانتے ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہے

اللہ کے نزدیک اوسکی آؤبھگت ہے سو وہ اوس روح کے ساتھ نرمی کرنے کی وجہ سے اللہ کی رضا چاہتے ہین یعنی اس لفظ کے سبب سے اللہ اوسے راضی ہو پس کہنچی جاتی ہے اوسکی روح جیسے کہنچا جاتا ہے مال آنے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اوسکے ارد گرد فرشتے کہتے جاتے ہین سلام ہو تم داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو تم عمل کرتے تھے اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا اللہ تعالی نے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم یعنی راحت موت کی نکلیف سے اور ریحان جسکے ساتھ وہ ملاقات کیا جاتا ہے وقت نکلنے اوسکی روح کے اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکے مقابل ہے پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو قبض کر لیتا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجکو بہتری طرف جزای خیر سے البتہ مقرر تو میرے ساتھ جلدی کرنے والا تھا طرف طاعت اللہ کے بستی کرنے والا اور اوسکی معصیت سے پس سہارک ہو تجکو آن کہ تو خود نجات پا چکا اور نجات دی یعنی مجھکو اور جسم روح سے مثل اسکے کہتا ہے فرمایا اور روتے ہین اوسپر ہین کے قطعات پہنچنے اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا اور ہر دروازہ آسمان کا جس سے اوسکا عمل چڑہتا تھا اور اوسکا رزق اوترتا تھا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتے اوسکی روح کو قبض کر چکتے ہین تو پاسبو فرشتے اوسکے جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتے پوٹتے ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے اوسے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتے ہین اور لپیٹتے ہین اوسکو کفنون مین ہین پہلے اونکے کفنون سے اور حنوط لگاتے ہین پہلے اونکے حنوط سے اور دو شخص فرشتونکی اوسکے گہر سے دروازے سے اوسکی قبر کے دروازے تک کہڑے رہتے ہین استغفار کے ساتھ اوسکا استقبال کرتے ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی چیخ مارتا ہے کہ اوس سے اوسکے جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنے لشکر سے کہتا ہے خرابی ہو تمہاری کیونکر بچگیا یہ بندہ تسے وہ کہتے ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے چڑہا لیجاتے ہین تو جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتونمین اوسکا استقبال کرتے ہین وہ سب کے سب اوسکے پاس بشارت لاتے ہین اوسکے رب کی طرف سے پہر جبکہ ملک الموت عرش تک پہونچتے ہین تو روح گرتی ہے سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کے لئے پس اللہ ملک الموت سے فرماتا ہے لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکھ

اوسکو سد مخصوص و طلع منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب ہین پس جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو نماز آتی ہے
پس وہ اوسکی داہنی طرف ہوتی ہے اور روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین طرف ہوتا ہے اور قرآن وذکر آتا ہے
یا اوسکے سر کے نزدیک ہوتے ہین اور آتا ہے اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کے
نزدیک ہوتا ہے اور صبر آتا ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہے اور بہیتا ہے اللہ ایک عنق یعنی ایک
ٹکڑا عذاب کا پس اوسکے داہنی طرف آتا ہے نماز کہتی ہے مجھے جاو اللہ وہ اپنی ساری عجز و تکلیف
مین رہا اوسنے تو ابہی راحت پائی ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا گیا ہے فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب
سے آتا ہے روزہ مثل اسکے کہتا ہے پھر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتا ہے پس اوس سے مثل اسکے کہا جاتا ہے
نہین آتا ہے عذاب کسی طرف سے پس ڈہونڈہے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوے مگر پاتا ہے ولی اللہ
کو کہ وہ طاعت لیے اوسکو گہیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکھنے کے اوس سے نکلجاتا ہے اور صبر باقی اعمال سے
کہتا ہے خبردار نہین منع کیا مجکو اس سے کہ مین اوسوقت اپنی ذات سے اوسکا مباشر ہوتا مگر اس بات لیے کہ مین بلکہ تم
تمہارے پاس کیا ہے پس اگر تم عاجز ہو جاتے تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تمنے اوس سے
کفایت کی تو مین اوسکے لئے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکے نزدیک میزان
کے فرمایا اور بہیتا ہے اللہ دو فرشتون کو آنکہین اونکی جیسے بجلی چمکنے والی اور اونکی آواز جیسے کڑکتا
بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کے سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ چلتی ہوئی اپنے بالون
مین دنین سے ہر ایک کے دونون مونڈہون کے درمیان مین اتنی اتنی راہ اور بہیتے گی اوسنے رافت
ورحمت مگر سانتہ موصنون کے کہا جاتا ہے اونکو منکر نکیر ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک ہتوڑا کہ اگر جن وانس اوسپر
جمع ہو جاوین تو اوسکو نہ اوٹھا سکین پس وہ اوس سے کہتے ہین بیٹھہ وہ برابر بیٹھہ جاتا ہے اپنی قبر مین
پس گہبڑتے ہین اوسکے کفن کے کپڑے اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور
نبی تیرا کون ہے پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد صلعم
نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سے کہتے ہین تو نے سچ کہا پھر قبر کو وہ بکاتے ہین پس اوسکو
کشادہ کر دیتے ہین اوسکے آگے پیچھے دائین بائین سے اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پاؤن کے

جانب پھر اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکھ ناگاہ وہ کھلا ہوا ہے طرف آسمان کے پس اوس سے کہتے ہین
یہ ہے منزل تیری اے ولی اللہ جبکہ تو نے اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے اوسکے دل کی طرف ایک ایسی فرحت
کہ کبھی دہونگی پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ نیچے اپنے پس وہ دیکھتا ہے اپنے نیچے ناگاہ وہ کھلا ہوا ہے
طرف دوزخ کے پس کہتے ہین یا ولی اللہ تو نے نجات پائی اس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے نزدیک
اوسکے ایک ایسی فرحت کہ کبھی رد نہونگی اور کھولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستر دروازے طرف جنت کے
آتی ہے اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹھنڈک سے یہانتک کہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سے فرمایا اور
کہتا ہے اللہ ملک الموت سے کہ جاتو طرف میرے دشمن کے سو اوسکو میرے پاس لے آ میںنے مقرر اوسکے
لئے اپنے رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سے اوسکو ڈھانک دیا سو اوسنے انکار کیا مگر میری نافرمانی سے
پس تو اوسے میرے پاس لے آ تاکہ مین اوس سے آج انتقام لون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت
بڑی ہی بری صورت مین کہ نہین دیکھا اوسکو کسی نے لوگون سے کبھی اوسکی بارہ آنکھین اور اونکے ساتھ
ایک سفود یعنی سیخ آگ کی مٹھون والی اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے اونکے ساتھ مخاس یعنی دہوان
اور انگارے جہنم کے انگارون سے اور اونکے ساتھ کوڑے آگ کے چمکتے ہوئے پس مارتے ہین اوسکو
ملک الموت اوس آگ کی سیخ سے ایک ضرب کہ اسکے ہر رگ نسنے کی جڑ غائب ہوجاتی ہے ہر بال کی جڑ اور
ہر رگ مین اوسکی رگون سے پھر اوسکو سخت کھینچ ڈالتے ہین پس کھینچتے ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون
پانؤن کے انگوٹھون سے پھر ڈالتے ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہے عدو اللہ کے نزدیک
اوسکے ایک شدت اور مارتے ہین فرشتے اوسکے موئنہ اور اوسکے دبر کو اون کوڑون سے پھر اوسکو خوب پکڑتے
ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سے کھینچتے ہین سو اوسکو اوسکے دونون گھٹنون مین ڈالتے
ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہے اور مارتے ہین فرشتے اوسکے موئنہ اور دبر کو اون کوڑون سے
پھر اسی طرح اوسکے ثدیون تک پھر اسی طرح اوسکے سینے تک پھر اسی طرح اوسکے حلق تک پھر پہنچاتے ہین

لہ یعنی دونون پہلو

فرشتے اوس مومن کو اوسکے جنازہ کے ارگرد ون کو نیچے اوسکی ٹھوڑی کے پہر کہتے ہین ملک الموت نکل توای نفس خبیث ملعون الی سعادم وحمید وظل من یحموم الا بارد وکالکریہ پس جبکہ ملک الموت نے اوسکی روح کو قبض کرلیا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجھکو میری طرف سے بُری جزا دے مقرر تو بہت جلدی کرنیوالا تھا ساتھہ میرے طرف اللہ کی نافرمانی کے اور بہت سستی کرنیوالا تھا ساتھہ میرے اللہ کی اطاعت سے سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجھکو جسم روح سے اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتے ہین اوسکو قطعات زمین سے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تھا اور جاتے ہین لشکر ابلیس کے طرف اوسکے خوشخبری دیتے ہین اوسکو کہ اومنون نے ایک بندے کو بنی آدم سے دوزخ مین وارد کردیا پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو تنگ کیجاتی ہے اوپر قبر اوسکی بہاتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتے ہین پس داہنے ہائین مین اور بائین داہنے مین گھس جاتے ہین اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے کالے سانپون کو پس پکڑتے ہین وہ اوسکے نتھنے کو اور دونون پاؤن کے انگوٹھون کو پہر توڑتے ہین اوسکو بہاتک کہ ملتے ہین اوسکے وسط مین فرمایا اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑہا پہر اوسے ایک ایسی ہار مارتے ہین کہ اوسکی قبر مین شرار اوڑنے لگتے ہین پہر عود کرتا ہے پس اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہے ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کے کہلا ہوا ہے اوس سے کہتے ہین اسی عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے اسوقت ایک حسرت ایسی کہ کبہی رد نہوگی اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس کہتے ہین اے عدو اللہ یہ تیری منزل ہے جبکہ تو نے اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے شرر دوزخ طرف آگ کے آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی بہاتک کہ اوسکو مٹاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر مین دن قیامت کے طرف آگ کے اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے طریق یزید بن قاشی سے عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے ۳ عبد الرحیم ارمنی ذکر کتاب الاخلاص

یہ بیان حالت مومن کے وقت نزع کے

اور فرشتون کے

اور مومن کے

اور اوسکی قبر کے

اور اوسکے

یہ بیان حالت کافر کے وقت نزع کے

اور فرشتون کے

اور کافر کے

اور اوسکی قبر کے

اور اوسکے

ہین کہا ہے ہکو حدیث کی ابن مردانے اجلح سے اجلح نے روایت کی ضحاک سے ضحاک نے کہا جبکہ مؤمن بندے کی روح قبض کیجاتی ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے پس جاتے ہین اوسکے ساتھہ مقربین ہیں کہا مقربین کون ہین کہا ماتویہ تماوکر تیسے ہین دوسرے آسمان سے پہر چڑہائی جاتی ہے طرف تیسرے آسمان کے پہر چوتھے کے پہر پانچوین کے پہر ساتوین کے پہر سدرۃ المنتہیٰ پونچاتے ہین اوسکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کے اجلح نے کہا مسدرۃ المنتہیٰ کیون نام کہا ضحاک نے کہا اوسکی طرف منتہی ہوتی ہر چیز اللہ کے امر سے اوس سے آگے نہین بڑہتی پس فرشتے کہتے ہین بندہ تیرا فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہے پس آتا ہے اوسکے پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکے اس کا عذاب سے سویہ ہے قول اللہ تعالیٰ کان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون

کتاب مرقوم یشھدہ المقربون

فصل مؤمن کی مرتے وقت روح ریحان و رضوان کی بشارت دیتے ہین

امروزی نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلتی ہے روح مومن کی بدبو نہایت ہین پہر یہ آیت پڑہی فامامان کان من المقربین فروح وریحان ۲ ابن ابی حاتم وابن جریر نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ روح رحمت ہے اور ریحان جسکے ساتھہ ملاقات کیجاتی ہے نزدیک موت کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہے ملک الموت علیہ السلام کو قبض مؤمن کا تو اوسکے پاس جنت سے ریحان لایا جاتا ہے پہر لوٹسے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کر اور جبکہ قبض کافر کے ساتھہ امور ہوتے ہین تو اوسکے پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سے لاتے ہین پہر اوسنے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو اسمین قبض کر ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے ابی عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہکو یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس ریحان کے دستے جنت سے لاتے ہین نزدیک موت اوسکی کے پس اوسکی روح اوسمین رکہی جاتی ہے ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کھینچا جاتا ہے نفس مؤمن کا حریر کے کپڑے مین جو جنت سے ۶ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہا مومنین سے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکے پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سے

وہ اوسکو سونگلتا ہے پھر اوسکی روح قبض کیجاتی ہے ۷ ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ کہنچی جاتی ہے جان مؤمن کی ایک پارچہ حریر مین حریر جنت سے ۸ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہو اوپر ایک ٹہنی ریحان جنت کی سو وہ اوسے سونگلتا ہے پھر قبض کیا جاتا ہے ۹ ابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آدمی سے جسدن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوے کہ کوئی کہتا ہے خوش ہو جا اسی ابن عفان ساتھہ روح وریحان کے اسی ابن عفان خوش ہو جا ساتھہ رب غیر غضبان کے خوش ہو جا اسی ابن عفان ساتھہ رضوان وغفران کے کہا مینے پھر کے دیکھا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسئوال مین حسن رضی اللہ عنہ سے روح وریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دئے جاتے ہین اوسکی نزدیک موت کے ۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن نزدیک وفات کے وہ روح وریحان ہے اور اول جس چیز کے ساتھہ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن اپنی قبر مین وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے خوش ہو جا تو اسا تہہ رضا اللہ کے اور جب کہ آیا تو اچہا آنا مقرر بخشدیا اللہ نے اون لوگون کو جنہون نے تجکو تیری قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نے تیری گواہی دی اور قبولیت فرمائی اون کے واسطے جنہون نے تیرے لئے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکہتے ہین فرمایا یہہ نہین ہے ولکن مؤمن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو وہ بشارت دیا جاتا ہے اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہے کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سے جو آگے اوسکے ہے اور دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر

ہوتی ہے تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ عذاب اللہ کے اور اوسکی عقوبت کے پس نہیں ہے کوئی چیز مکروہ تر اوسکو اوس چیز سے جو اوسکے آگے ہے اور مکروہ رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکھتا ہے اوسکی ملاقات کو ۱۲ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا ہے کہ مؤمن استقبال کیا جاتا ہے نزدیک موت کے ساتھ خوشبو کے خوشبوئی جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس قبض کیجاتی ہے روح اوسکی پھر رکھی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سے پھر وہ خوشبو لگائی جاتی ہے اوس ریحان مین لپیٹی جاتی ہے پھر حرمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑھتے ہین یہانتک کہ وہ علیین مین کیمی جاتی ہے ۱۳ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا جبکہ مارا جاتا ہے بندہ اللہ کی راہ مین تو اوس تلوار کی تھرتھراہٹ حوکہ زمین پر گرتا ہے اوسکے خون سے مٹا دیتا ہے اللہ اوسکے سارے گناہون کو پھر بھیجتا ہے اللہ ایک رکابی یعنی چادر جنت سے پس لپیٹ دیتا ہے اوسمین اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہے اور ایک جسم جنت سے یہانتک کہ مرکب کیجاتی ہے اوسمین اوسکی روح پھر وہ چڑھایا جاتا ہے ہمراہ فرشتون کے گویا وہ اونمین کے ساتھ تھا جب تک کہ اللہ سے اوسکو پہنچا کیا یہانتک کہ اوسکو حرمت کے پاس لاتے ہین پس فرشتون سے پہلے سجدہ کرتا ہے پھر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتے ہین پھر اوسکی مغفرت کرتا ہے اور اوسکو پاک کرتا ہے پھر اوسکو شہداء کی طرف حکم کیا جاتا ہے پس وہ اونکو پاتا ہے سبز قبتون اور حریر کے قبتون مین اونکے نزدیک ایک میل اور ایک مچھلی ہے کہ یہ دونون ہر روز اونکو ایسی چیز کھلاتے ہین جو کل نہین کھلائی مچھلی دن بھر جنت کی نہرون مین رہتی ہے پس کھاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سے پھر جب شام ہوتی ہے تو میل اوسکو اپنی سینگ سے مارتا ہے اوسکو ذبح کر دیتا ہے وہ اوسکے گوشت سے کھاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ خوشبو کا جنت کی خوشبو سے پاتے ہین اور میل رات بھر جنت مین چرا کرتا ہے جنت کے پھلون سے کھاتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو مچھلی اوسپر حملہ کرتی ہے اپنی دم سے اوسکو ذبح کر دیتی ہے وہ اوسکے گوشت سے کھاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پھل کا پاتے ہین اپنے گھرون کی طرف دیکھتے ہین اللہ سے قیامت قائم ہونے کی دعا کرتے ہین اور جبکہ اللہ وفات دیتا ہے بندۂ مؤمن کو تو بھیجتا ہے طرف اوسکے دو فرشتون کو ساتھ ایک کپڑے کے جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس وہ کہتے ہین ای نفس مطمئن

عمرو

مثل تو طرف روح ریحان اور بے خبر غضبان کے فتحہ مافی مت سے یعنے تو کیا اچھا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل اچھی سی اچھی خوشبوی مشک کی جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے اطراف پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سے آج روح پاک بہر نہین گذرتی کسی عبد روایہ پر مگر وہ کہ ولا جاتا ہے اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود بھیجتا ہے اور شایعت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوسکے رب عزوجل کے پاس لاتے ہین پہر فرشتے اوس سے پہلے سجدہ کرتے ہین پہر کہتے ہین اے رب ہمارے یہ تیرا بندہ فلان ہے جسنے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہے پس فرماتا ہے حکم کرو اوسکو سجدے کا پہر روح سجدہ کرتی ہے پہر میکائیل بلائے جاتے ہین اونسے کہا جاتا ہے تو اس روح کو مومنین کے نفوس کے ساتھ رکھہ یہانتک کہ پوچھون ہین تجسے اوسکا دن قیامت کے پس اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا ہے وہ اوسکے لئے کشادہ کیجاتی ہے طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہے اوسمین ریحان اور بچھایا جاتا ہے اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتھ کچھ قرآن ہے تو اوسکا نور اوسے کافی ہے ورنہ کیا جاتا ہے اوسکے لئے نور مثل نور سورج کے پہر کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکھتا ہے طرف اپنے ٹھکانے کے جب سے صبح و شام اور جسکو وفات دیتا ہے اللہ بندہ کافر کو تو بھیجتا ہے طرف اوسکے دو فرشتون کو اور بھیجتا ہے ایک ٹاٹ اموٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سے زیادہ موٹا پس کہتے ہین اسی نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجھپر غضبناک ہے نکل تو طرف جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے کناروں پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سے مردار اور روح خبیث اوسکے لئے کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہے پہر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگی کیجاتی ہے اوسپر قبر مین اور بہر دی جاتی ہے سانپون سے مثل گردنون بختی اونٹون کے وہ اوسکا گوشت کہاتے ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سے کچھ بھی نہین چھوڑتے پہر بھیجے جاتے ہین اوسپر گونگے بہرے فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے کی نہ اوسکو دیکھتے ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ آگ سے سو وہ دیکھتا ہے طرف اپنے مُنہ کے آگ سے صبح و شام السد سے سوال کرتا ہے
کہ اسکا اور میرا ہمیشہ رکھ پس نہ پہونچے اسکے ناور اکی طرف آگ سے روایت کیا اسکو ہناد بن سری نے
کتاب زہد میں اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور طبرانی نے کبیر میں ایک منہ سے جسکے راوی ثقہ ہیں
۵ امام احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے اور لفظ حاکم کے ہیں اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مؤمن جبکہ قبض کیا جاتا ہے اور جب کے
فرشتے سفید حریر اسکے پاس لاتے ہیں پس کہتے ہیں نکل تو اوس سے راضی وہ تجھ سے راضی رافی طرف روح اللہ
کے اور ریحان کے اور رب غیر غضبان کے پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ
دیتے ہیں اوسکو بعض فرشتے بعض کو پھر وہ اوسے سونگھتے ہیں یہانتک کہ لاتے ہیں اوسکو طرف دروازے
آسمان کے پس کہتے ہیں کیا اچھی یہ خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہیں تو
یہی کہتے ہیں یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحوں میں لاتے ہیں پس البتہ وہ اوس سے زیادہ تر خوش
ہوتے ہیں ایک تمہارے سی اپنے غائب کے ساتھ جبکہ وہ اوسپر آوے وہ اوس سے پوچھتے ہیں فلاں
نے کیا کیا کہتے ہیں اوسے چھوڑو فلاں کو آرام لے کیونکہ وہ دنیا کے غم میں تھا جبکہ وہ اوسنے کہتا ہے کیا وہ
تمہارے پاس نہیں آیا وہ تو مر چکا ہے تو کہتے ہیں مقرر اوسکو اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے اور کافر جب
لاتے ہیں فرشتے عذاب کے اوسکے پاس ٹاٹ کو کہتے ہیں نکل تو اوس سے خفا وہ تجھ خفا طرف عذاب
السد کے اور اوسکے غصے کے پس نکلتی ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے پہر اوسکو لیجاتے ہیں طرف روح
زمین کے پس کہتے ہیں یہ کیا بُری بدبو ہے جبکہ جس زمین پر آتے ہیں تو یہی کہتے ہیں یہانتک کہ
اوسکو کافروں کی روحوں میں لاتے ہیں ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حاضر ہوتے ہیں فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہے کہتا
ہے یعنی فرشتہ نکل تو اے نفس پاک کہ تھا تو پاک جسم میں نکل تو سراہا ہوا اور خوشی ہو جا ساتھ روح و
ریحان اور رب غیر غضبان کے پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہیں یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پہر اوسکو آسمان کی
طرف چڑھایا لیجاتے ہیں اوسکے لئے دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہیں

فلان فلان کا بیٹا ہے کہتے ہین مرحبا ہے نفس پاک کو کہ تنہا جسم پاک مین تو داخل ہوکر آیا ہوا اور خوش ہوجا
ساتھ روح وریحان اور رب راضی غیر غضبان کے سو یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ سالوین
آسمان کی طرف پہونچتے ہین جبکہ آدمی مرا ہوتا ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس خبیث کہ تنہا تو خبیث جسم
مین نکل تو نہ موہوم اور خوش ہوجا ساتھ گرم پانی اور پیپ کے اور کچھ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیز ین
پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پھر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین کہ اوسکے
لئے دروازہ کہولے کو کہتے ہین وہ کہتے ہین یہ کون ہے کہتے ہین فلان پس کہتے ہین مرحبا تو نفس
خبیث کو کہ تنہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو نہ موہم تیرے لئے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاوین گے
پس وہ زمین کی طرف بہیجا جاتا ہے پھر قبر کی طرف چلا جاتا ہے ۱۷ ابزار وابن مردویہ نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مؤمن جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہے تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتے ہین اوسمین مشک ہوتا ہے اور ریحان کے دستے پس
اوسکی روح کہینچی جاتی ہے جیسے بال آٹے سے کہینچا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس پاک نکل تو اوس سے
راضی ہو جیسے راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کے پھر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس مشک وریحان مین
رکہی جاتی ہے اوپر حریر لپیٹا جاتا ہے اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہے تو فرشتے اوسکے پاس ٹاٹ لاتے ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہے پس اوسکی روح بہت سختی
سے کہینچی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس خبیث نکل تو اوس سے خفا ہو وہ تجہ سے خفا طرف غضب اللہ کے
اور اوسکے عذاب کے پھر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس انگارے پر رکہی جاتی ہے اور اوپر سے ٹاٹ لپیٹا
جاتا ہے اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہے ۱۸ ابن مبارک نے زہد مین طریق شمر بن عطیہ سے روایت
کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچہا کلا ان کتاب الابرار لفی
علیین کہدے کہا کہ مؤمن کی روح جب قبض کیجاتی ہے تو اوسے آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین
اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین فرشتے اوس سے بشارت کے ساتھ ملتے ہین یہانتک
کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتے ہین اور فرشتے چڑہ جاتے ہین پس اوسکے لئے عرش کے نیچے سے

ایک کتاب نکالتے ہین پھر وہ مہر کیجاتی ہے کہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہے دانسلے پہچان نجات کے حساب کیلئے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین الخ یہ کہا ماجرکی روح کو آسمان کی طرف چڑہالیجاتے ہین پس آسمان اوسکے قبول کرنیسے انکار کرتا ہے تو اوسکو زمین کی طرف اتار لاتے ہین زمین اوسکے قبول سے انکار کرتی ہے تو اوسکو ساتوین زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتے ہین اور وہ حد ابلیس ہے پس اوسکے لئے حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پھر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے اوسکے ہلاک کے حساب کیلئے پس وہ یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا وما ادراک ما سجین الآیۃ ف عبد اللہ بن احمد نے زوائد ہدین عبد العزیز بن رفیع سے روایت کیا ہے کہ جب مؤمن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہین پاک ہے وہ جسنے اس بندے کو شیطان سے نجات دی بارہ کیونکر پہچانا ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مؤمن قبض نہین کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دیکہتا ہے بشری کو پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہے تو نزاکتا ہے پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور جو پوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہے سوا ثقلین یعنے جن وانس کے مجہے جلد لیجا طرف ارحم الراحمین کے پہر جبکہ وہ اپنی گہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو کہتا ہے تم تو کیا آہستہ چلتے ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسے بہاتے ہین پہر اوسے اوسکا ٹکانا جنت سے دکہاتے ہین اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے تیار کر رکہا ہے اور اوسکی قبر روح ریحان و مشک سے بہر دیجاتی ہے پس کہتا ہے یارب تو مجہے آگے بڑہا دے اوس سے کہا جاتا ہے ابہی تیرا وقت نہین آیا ہے تیرے تو بہائی بہن ہین کہ وہ نہین آئے ہین ولیکن تو ٹہنڈک چشم ہو کے مؤذہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اوسکی نیند سے زیادہ لمبی اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹہا دیگا اپنے سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کو

لہ بعض نسخون مین ہوگیا اور بعضون مین ہمارا کام ہے شاہم والس اقاتکاہ والیس لو والسلام ۱۲ منہ

ع لو لو مرجان ۱۲

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالیٰ اور فرشتے مومن پر سلام پڑھتے ہیں

ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ مومن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ تو میری طرف سے اور اسپر سلام پڑھ واپس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا رب تجھپر سلام پڑھتا ہے ۲ مروزی و ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے کو آتے ہیں تو کہتے ہیں رب تیرا تجھپر سلام پڑھتا ہے ۳ ابن عاذب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتہم یوم یلقونہ سلام میں مروی ہے کہ کہا جسدن ملک الموت کی ملاقات کرینگے نہیں ہے کوئی مؤمن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتے ہیں اوسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مؤمن کی یعنے اوسکے موضحہ میں جسوقت نکلنا چاہتی ہے تو اوسکے پاس ملک الموت آتے ہیں پس کہتے ہیں السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجھپر سلام پڑھتا ہے پھر یہ آیت شریف پڑھی الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اوسکو ابن مبارک نے اور بیہقی نے شعب میں اور ابوالشیخ نے عظمت میں اور ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال میں روایت کیا ہے ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آتا ہے ملک الموت طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہے اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہے کہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ کہ ٹھہرا ہو پس نکل اپنے گھر سے جسکو تو نے خراب کیا طرف اپنے گھر کے جسکو آباد کیا ہے اور اگر وہ ولی اللہ نہیں ہے تو اوس سے کہتا ہے کہ ٹھہرا ہو نکل تیرے گھر سے جسکو تو نے آباد کیا ہے طرف تیرے گھر کے جسکو تو نے ویران کیا ہے اسکو قاضی ابوالحسین بن عریف نے اپنے فوائد میں اور ابوالربیع سمعودی نے اپنے فوائد میں روایت کیا ہے ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر فسلام لک من اصحاب الیمین میں فرمایا ہے کہ مؤمن کے پاس فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام لاتے ہیں پھر اوسپر سلام کرتے ہیں اور اوسکو خبر دیتے ہیں

کہ وہ اصحاب یمین سے ہے فتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ یمین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہیں اوپر اللہ کے فرشتے +

فصل بیان میں قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے شیخ کبیر ابو یمین کہا ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو سعید بن حسن علی واعظ کو سنا وہ کہتے تھے میں نے محمد بن ابی الحسن واعظ کو سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے بعض کتب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتھیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پھر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتھیلی کو عارف باللہ کے لئے کہ موت دین اوسکی وفات کے وقت اور اوسے اوس کتابت کو دکھا دین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکھتی ہے تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ جلد اوسکی طرف اڑ جاتی ہے +

فصل بشارت قبل موت کے بیان میں

ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ میں روایت کیا ہے کہا جان لیتا ہے کہ وہ کہاں ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا حرام ہے ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سے یہانتک کہ جان لیوے کہ اوسکا ٹھکانہ کہاں ہے ۳ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگلی آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ بشریٰ زندگی دنیا میں تو اچھا خواب ہے کہ مومن دیکھتا ہے پس اوسکے ساتھ دنیا میں خوشخبری دیا جاتا ہے اور بشریٰ آخرت میں سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہے نزدیک موت کے کہ مقرر اللہ نے تیرے لئے مغفرت کی اور اونکے واسطے جنہوں نے تجھے تیری قبر تک اوٹھایا ۴ ہیثمی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون میں روایت کیا ہے کہا بشارت دیا جاتا ہے نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور کہا کہ تین بشارتیں دیا جاتا ہے نزدیک موت کے اور جبکہ قبر سے نکلیگا اور جبکہ وقت فزع ہوگا ۵ ابن ابی حاتم

ملک الموت کا ہتھیلی پر خط نور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا

عارف کی روح کا ملک الموت کی ہتھیلی پر نظر کرنا

بشارت موت کی تین قسم

وابن مندہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ میں روایت کیا ہے کہا ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جو پیر تم آتے ہو موت وامر آخرت سے اور نہ غم کھاؤ یعنی اوس چیز پر جو تمنے پیچھے چھوڑی تمہارے امر دنیا سے یعنی اولاد یا بی بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سب میں تمہارا خلیفہ ہوگا ۱۶ ابن ابی حاتم نے حریز بن سلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مؤمن کے پاس آتے ہیں یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہے تو خوف نہ کر اوس چیز سے جو پیر تو آنے والا ہے پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہے اور غم نہ کھا دنیا پیچھے اوسکے اہل پر اور خوش ہو جا ساتھ جنت کے پس وہ مرتا ہے اس حال میں کہ اللہ نے اوسکی آنکھ کو ٹھنڈا کر دیا ہے ۱۷ ابن مندہ نے کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ اہل جنت سے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے تو فرشتہ اپنا ہاتھ اوسکے دل پر کرتا ہے سو اگر یہ نہ تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوے ۱۸ ابن ابی حاتم و ابو نعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمنے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس آیت کو پڑھا یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ البتہ حسن ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوسکو واسطے پیر کے نزدیک موت کے ۱۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت سے پوچھے گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندۂ مومن کی روح قبض کرنیکا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوسکے

فصل آسمان زمین کی فرشتے مومن میت پر درود بھیجتے ہیں

ابو القاسم ابن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسوال میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مؤمن جبکہ مرتا ہے متوجہ ہوتے ہیں آخرت سے اور پیٹھ پھیرتے ہیں دنیا سے تو اوپر اوترتے ہیں فرشتے اللہ کے فرشتوں سے گویا منہ اوں کے سورج ہیں ساتھ اوسکے کفن وحنوط کے جنت سے پس بیٹھتے ہیں وہ اوس سے اسی جگہ کہ وہ اوسکی طرف دیکھتا ہے پھر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے تو اوپر ہر فرشتہ درمیان آسمان وزمین کا درود بھیجتا ہے

۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جبکہ مومن کی روح نکلتی ہے تو اوس سے دو فرشتے ملتے ہیں پس وہ اسکو چڑھا لیجاتے ہیں پہر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہیں پاک روح ہے کہ آئی زمین کی طرف سے درود بھیجے اللہ تجھپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکھتی تھی پس اوسے اوسکے رب تعالیٰ کی طرف لیجاتے ہیں پہر فرماتا ہے تم اسکو لیجاؤ آخر وقت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے پس اوسکی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہیں خبیث روح ہے کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہے تم لیجاؤ اوسکو آخر وقت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی نفس کہ دنیا سے مفارقت کرے یہانتک کہ دیکھتا ہے اپنے ٹھکانے کو جنت و نار سے پہر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہے نزدیک اسکے توصف کیجاتی ہیں واسطے اوسکے دو جانب فرشتوں سے نظم کرتے ہیں مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا موضعہ اونکے آفتاب ہیں پس وہ دیکھتا ہے طرف اونکے نہیں دیکھتا اوسکے غیر کو اگرچہ تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھتا ہے اونمیں سے ہر فرشتے کے ساتھہ کفن وحنوط ہے پہر اگر وہ مؤمن ہے تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہیں اور کہتے ہیں نکل تو اسی نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سے وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے اور جو اوسمیں ہے پہر وہ ہمیشہ اوسکو بشارت دیتا ہے اور اوسکے گیرد رہتے ہیں البتہ وہ اوسکے ساتھہ زیادہ تر نرم اور زیادہ تر مہربان ہیں ان سے اوسکے بچے کے ساتھہ پہر وہ کھینچتے ہیں اوسکی روح کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہے اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہے گو تم اوسکو حالت شدت میں دیکھتے ہو یہانتک کہ پہونچتی ہے اوسکی ٹھوڑی کو پس البتہ وہ سخت ترسے ہے از وہی کراہیت کے واسطے نکلنے کے جسم سے بچے سے جیکہ وہ نکلتا ہے رحم سے پس اونمیں سے ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہے کہ کونسا اوسکو قبض کرے سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتے ہیں پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم پس اوسکو سفید کفنوں میں لیتے ہیں پہر اوسکو لگاتے ہیں اپنی طرف سو البتہ وہ سخت ترہیں اندوہی لزوم کے واسطے اوسکے عورت سے اپنے بچے کے لئے پہر اوس سے مشک کی خوشبو سے

لہ یعنی دو فرشتے

لہ یعنی اوسکی گود میں لیتی ہیں اور چمٹاتی ہیں

ہیں زیادہ اچھی خوشبو اوڑتی ہے پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگھتے ہیں اور اوسکے سباشر رہتے ہیں اور کہتے
ہیں مرحبا ہے بوسی پاک اور روح پاک کو اسی البدد ور بھیجو روح پر اور درود بھیجو اوس جسم پر جس سے
وہ نکلی پس اوسکو چڑھا لیجاتے ہیں طرف البدد کے اور البدد کی ایک خلق ہے ہوا میں کہ اونکی گنتی کو نہیں
جانتا مگر وہی اونکے لئے اوس سے خوشبو مشک سے زیادہ اچھی اوڑتی ہے تو وہ اوپر درود بھیجتے ہیں
اور اوسکے سباشر رہتے ہیں اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس درود بھیجتا
ہے اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان میں جو پہرہ گزرتی ہے یہانتک کہ پہونچاتے ہیں اوسکو طرف ملک جبار کے
پس جبار تعالیٰ فرماتا ہے مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جس سے وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شئی کے لئے
مرحبا کہتا ہے تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہے اور ہر تنگی اوس سے جاتی رہتی ہے پر اس نفس
پاک کے لئے فرماتا ہے داخل کرو اوسکو جنت میں دکھاؤ اوسکو ٹھکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو واسطے
اوسکے جوڑے کے مینہ تیار کیا ہے کرامت و نعیم سے پھر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کر چکا ہوں کہ بھیجے
اوسی سے اونکو پیدا کیا اور اوسی میں اونکو پھر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ وہ سخت تر ہے ازروی کرامت کے واسطے نکلنے کے اوس سے
جسوقت کہ نکلتی تھی جسم سے اور کہتی ہے تم مجھے کہاں لئے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر میں
تھی وہ کہتے ہیں ہم اسکے ساتھ امور میں سو حضور رہے ہیں تیرے لئے اس سے پس وہ اوسکو اتارلاتی
ہیں اتنی دیر میں کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہوں پھر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے کپڑوں
میں داخل کر دیتے ہیں اسکو ابن مردویہ و ابن مندہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہے ابن ابی
حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے
ہیں یہانتک کہ آسمان میں مرتفع ہوتی ہے پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتے
ہیں پس اوترتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہیں اوپر جاتی ہے تو اوسے آسمان دنیا کے فرشتے
مارتے ہیں پس وہ سب سے نیچے زمین کی طرف اوتر جاتی ہے

فصل فرشتے مومن کے اچھی عمل اور کافر کی بُری عمل کا ذکر کرتے ہیں

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی سے جان مومن کی اور وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتی ہے پس چڑھا لیجاتے ہیں اوسکو فرشتے جنہوں نے اوسکو وفات دی پھر ملتے ہیں اوسے فرشتے آسمان کے ورسے پس کہتے ہیں کون ہے یہ تمہارے ساتھ وہ کہتے ہیں فلان ہے اور ذکر کرتے ہیں اوسکو ساتھ احسن عمل اوسکے کہ کہتے ہیں حیّاکہ اللہ وحیّا مع معلم پھر اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس اوسکا موہنہ روشن ہوجاتا ہے پھر رب کے پاس آتا ہے اور البتہ اوسکے موہنہ کے لئے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کے کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے چڑھا لیجاتے ہیں اوسکو فرشتے جنہوں نے اوسکو وفات دی پس ملتے ہیں اوسے اور فرشتے آسمان کے ورسے پس کہتے ہیں یہ کون ہے تمہارے ساتھ کہتے ہیں فلان ہے اور ذکر کرتے ہیں اوسکو ساتھ نہایت بُرے اوسکے عمل کے وہ کہتے ہیں پھیر لیجاؤ اوسکو البتہ لے اوپر کچھ ظلم نہیں کیا ہے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت شریف پڑھی ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط

فصل بیان میں تفسیر من راق کے

ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قیل من راق کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہا کہ کہا جاتا ہے کون چڑھاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر میں آیت موصوفہ کے روایت کیا ہے کہا فرشتے بعض بعض سے کہتے ہیں کونسے دروازے سے اسکا عمل چڑھایا جاتا تھا کہ اوس سے اسکی روح چڑھائی جاوے ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تفسیر میں والتفت الساق بالساق کے کہا لوگ تو اوسکے بدن کی تجہیز کرتے ہیں اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ حافظ محافظ مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہیں

ابن ابی الدنیا نے وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ نہیں ہے

کوئی مؤمن کہ مرے یہانتک کہ دکھائی دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکے جوکہ لگا رہا نی کرتے رہتے اوپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت الٰہی کے ساتھ اوٹکا مصاحب رہا ہے تو اوس سے کہتے ہین جزاك الله عنا من جلیس خیرا پس بہت سی سچی مجلسون مین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے عمل صالح مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی اچھی باتین تو نے ہمکو سنائین فجزاك الله عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکے سوا اور باتون مین اوٹکا مصاحب رہا ہے جنمین اللہ تعالی کی کوئی رضا نہین ہے تو تعریف کو اوسپر لوٹ دیتے ہین پس کہتے ہین کہ جزاك الله عنا من جلیس خیرا پس بہت سی بُری مجلسون مین تو نے ہمکو بٹھایا اور بہت سے بُرے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بُری باتین تو نے ہمکو سنائین فلا جزاك الله عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ بلند ہوتا بصرمیت کا طرف اوسکے اور وہ کبھی دنیا کی طرف نہ پھرے گی ۲ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندۂ مؤمن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے دو فرشتے جوکہ اوسکے ساتھ رہتے زمانۂ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تھے جبکہ اوسکے گھر والے روتے ہین تو وہ کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اپنے مصاحب پر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین رحمك الله وجزاك الله من مصاحب خیر بیشک البتہ تو ہمارا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تھا کہ ہم تیرے غیب کے امن مین تھے سو ہم چڑھتے ہین پس تو ہمکو مشغول ذکر ذکر سے ساتھ فرشتون کے اور جبکہ بُرے بندے کو موت حاضر ہوتی ہے اور اوسکے گھر والے روتے چیختے چلاتے ہین تو دونون فرشتے کہڑے ہوتے ہین پس کہتے ہین ہمکو چھوڑو کہ ہم اوپر ثنا کرین اوس چیز کے ساتھ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین جزاك الله صاحب شر بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تھا اللہ کی طاعت سے اور بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کے اور ہم تیرے غیب سے امن مین نہین ہوتے تھے پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین ٭

فصل مرنیوقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین

ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا

نہیں ہے کوئی میت کہ مرے گھر وسکے اہل مجلس اوپر پیش کئے جاتے ہیں اگر ہے وہ اہل ذکر سے تو اہل ذکر سے اور اگر اہل لہو سے ہے تو اہل لہو سے ۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سے یزید بن سفیرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی میت کہ مرے یہانتک کہ صورت بنائی جاتی ہیں اوسکے لئے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ۳ حکایت بیہقی نے شعب میں ربیع بن نزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ عابد تھے بصرہ میں کہا پینے یا لوگوں کو شام ہیں ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا تو پی اور مجھے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سے اہواز میں کہا گیا اسی فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا وہ یا زدہ وہ دوازدہ ایک اور آدمی سے یہاں بصرہ میں کہا گیا اسی فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا ؎

یادب قائدنا یا وقد تعست	کیف الطریق الی حمام منجاب

ابوبکر نے کہا یہ ایک آدمی تھا کہ دوسرے ایک عورت سے حمام کی راہ پوچھی اوسنے اپنا گھر بتا دیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کے میں کہتا ہوں اسکا یوا قعہ محاسن المحسنین میں مسطور ہے ؛

فصل مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے

ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی میت کہ مرے مگر صورت بنائی جاتی ہیں واسطے اوسکے اعمال اچھے اوسکے اور اعمال برے پس اپنے حسنات کی طرف نظر بلند کرتا ہے اور سیئات سے نگاہ نیچی کرتا ہے ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ہیذا الانسان یعامن معاقدم واخر ہین روایت کیا ہے کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگاہ پہان فوتے اور ترتے ہیں پس وہ خیر و شر کو اوسپر پیش کرتے ہیں سو جبکہ نیکی کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور سو نگھ چکھنے لگتا ہے اور جب بدی کو دیکھتا ہے تو انگلی کاٹتا ہے اور تیورمی چڑھاتا ہے ۳ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں ایک غلام مرا یعنی مرنیکے قریب ہوا پس اوسنے شروع کیا کہ ایک بار سونگھ ڈالتا تھا اور ایک بار کھولدیتا تھا میں نے اسکا ذکر مجاہد سے کیا اونہوں نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کی جان نہیں نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل اوسکا خیر و شر ۴ حکایت بزار و طبرانی نے کبیر میں سلمان

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوئے انصار سے اور وہ موت
میں تھا فرمایا تو کیا پاتا ہے کہا میں پاتا ہوں اپنے آپ کو ساتھ خیر کے اور مقرر حاضر ہوئے مجھکو دو یعنی
دو شخص ایک اونمیں کا کالا ہے اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونمیں کا کونسا
تجھسے زیادہ تر قریب ہے اوسنے کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیوے مجھکو آپ
یا رسول اللہ ساتھ ایک دعا کے آپ نے فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑا پھر فرمایا تو کیا دیکھتا ہے کہا تجھ
قربان ہوں آپ پر سے میرے باپ ماں میں خیر کو دیکھتا ہوں کہ بڑھتی ہے اور شر مضمحل ہو رہا ہے اور کالا
مجھسے پیچھے ہٹ گیا فرمایا اسی طرح ملک الموت بک کہا میں پانی پلایا کرتا تھا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہے نہیں ہے اوس سے کوئی رگ مگر وہ
موت کے سبب سے علیحدہ درد ناک ہو رہی ہے +

فصل فرشتہ موت کی وقت میت کے اخص کو سونگھتی ہیں

ابن ابی الدنیا نے ابو کبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اوسکا
سر سونگھ کہ کہتا ہے میں اوسکے سر میں قرآن کو پاتا ہوں کہا تو اوسکے دل کو سونگھ وہ کہتا ہے میں اوسکے دل میں روزہ پاتا
ہوں کہا اوسکے پاؤں کو سونگھ کہتا ہے میں اوسکے پاؤں میں قیام پاتا ہوں کہا اوسنے اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ
اوسکو محفوظ رکھے ۲ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بھتیجا بیمار ہوا تھا اوسکی بیماری سخت ہوئی اور دونوں
نے اوسکی بیماری میں عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع میں ہوا تو ابو قلابہ نے کہا کہ وہ میرے بھائی کا بیٹا
ہے اور اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکے بیدار رہے وہ جاگ رہے تھے کہ ناگاہ
دو آدمی کالے ہیں اونکے ساتھ تختگ ہے پھر وہ فرشتے گئے کی جہت سے اور سوا ابو قلابہ کے کہا کہ میں سنتا ہوں کہ ایک دوسرے
سے کہتا ہے کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہے تو نزدیک اوسکے کچھ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے
بھتیجے کے قریب آیا تو اوسنے اوسکا سر سونگھا پھر اوسکا پیٹ سونگھا پھر اوسکے دونوں پاؤں سونگھے
پھر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا میں اوسکو سنتا ہوں کہ وہ کہتا ہے میں نے اوسکے سر کو سونگھا سوا اوسکے
سر میں کچھ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگھا تو میں نہیں پایا کہ اوسنے ایک روزہ کہا ہو اوسکے پاؤں کو

سلسلہ میں ایک شخص کا ذکر ہے
سلسلہ میں ایک شخص کا ذکر ہے
سلسلہ میں ایک شخص کا ذکر ہے

کو سوگیا سو نہ پایا وہ سکو کہ ایک رات کھڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنے اوسکا سر سونگھا پھر اوسکی دونوں ہتھیلیوں کو سونگھا پہر اوسکے پیٹ کو سونگھا پہر اوسکے دونوں پاؤں کو سونگھا مین اوسکو سنتا ہون کہہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اِسکو اللہ نے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہے حالانکہ اسمین ان خصلتون سے کوئی خصلت نہین ہے پہر اوسے دیکھا اوسکا مونہہ کھولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسے پنجوڑا پہر تین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے اللہ اکبر پڑھتا ہون مین اوسکے لئے ایک تکبیر کرا اوسکو انظاکیہ مین اخلاص سے کہا تھا پس اوس سے مشک کی خوشبو اڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سے کہتا ہے اور وہ گھر کے دروازے پر بہین کہ تم لوٹ جاؤ تمارے لئے اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکھا تھا پس کہا گیا انہی ابو قلابہ انہا بانطاکیہ کہا تھا تو ابو قلابہ نے کہا نہین قسم ہے اوسکی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ نہین سنا ہے اوسکو فرشتون کے مونہہ سے مگر بانطاکیہ پس جلدی کی لوگون نے طرف جنازہ برادر زادہ ابو قلابہ کے روایت کیا اوسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین طریق نضر بن معبد ابو مخزم سے ابو قلابہ سے

فصل مرنے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چھوتے ہین

احکایت داؤد بن ابی ہند رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بہت سخت بیمار ہوے پس کہا کہ مینے طرف ایک آدمی کے دیکھا کہ وہ آیا اوسکا سر مڑا اور مونڈھے پر گوشت تھے گویا وہ اون لوگون مین سے تھا جنکو وہ کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور مینے کہا وہ مجھے قبض کریگا کیا مین کالون ہون مینے سنا تھا کہ ملک الموت کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہے کہا پس میری یہ حالت تھی کہ مینے سانا گھبراہٹ کی چت لوٹتی ہے پہر وہ کھل گئی یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکھا پہر مجھپر ایک آدمی اترا اور اسپر سفید کپڑے تھے پہر اوسکے پیچھے دوسرا اترا پس وہ دو ہوگئے وہ کالے آدمی پر جھپٹے وہ پیچھے ہٹ گیا اور دوسرے میری طرف دیکھنے لگا اور وہ دونون اوسے ڈانٹتے تھے پس اونمین سے ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹھا اور دوسرا پاؤن کے نزدیک سر والے نے پاؤن والے سے کہا تو اسکو لکس کر لینی چھوا اوسنے میری

سلیمان کو قوم کے کہنے تین مجھ کیا کہا مین نے کہا کہ وہ ایک مرد ہے سوال و جواب

مرنے کے بعد روح کا حال

انگلیوں کے درمیان ہیں چوہا پہر اوس سے کہا کہ یہ ان پانوں سے نماز کی طرف بہت جاتا تھا پہر پانوں والے نے سر والے سے کہا کہ تو چوہا دے سے میرے کوتے کو چوہا پہر کہا کہ تر ہے اللہ کے ذکر سے اسکو ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں داؤد سے روایت کیا ہے **۲ حکایت** ابن ابی الدنیا واجی عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بھتیجا تھا وہ حدسے بڑھتا تھا میں اوسکو غزو میں اپنے ہمراہ لیگیا وہ بیمار ہوگیا پس بعض صواع میں داخل ہوا میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ صومعہ شق ہوگیا دو فرشتے سفید رو دو کالے داخل ہوئے پس سفید اوسکے داہنی طرف اور سیاہ اوسکے بائیں جانب بیٹھے پہر سفید فرشتوں نے اپنے ہاتھوں سے اوسکو چھوا اور سیاہ فرشتوں نے کہا ہم اوسکے زیادہ تر حقدار ہیں اور سفید نے کہا ہرگز نہیں نہیں پس انہیں سے ایک نے اپنی دو انگلیاں لیکے اوسکے موتھ میں داخل کیں اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا اللہ اکبر ہم زیادہ تر اوسکے حقدار ہیں اوسنے فتح آنکھ کیا کہ دن ایک تکبیر کہی تھی پس شہر نکلے لوگوں کو خبر دی سو وہ اوسکی نماز میں حاضر ہوئے

فصل مہ توفیق پر بندہ عمل صالح کی جستجو کرتے ہیں

احکایت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ جرمی رضی اللہ عنہ کا ایک بھتیجا تھا محارم سے نہیں بچتا تھا پس اوسے موت حاضر ہوئی تو دو پرندے سفید و شاہ پر کہ کے آئے گھر کے طاق میں بیٹھ رہے ایک نے دوسرے سے کہا اللہ اکبر تو اوسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ میں غرق کردی اور یہ بات ابو قلابہ کی آنکھ کی دیکھی ہوئی ہے پس اوسنے اپنے ساتھی سے کہا اللہ اکبر تو اوتر آ سقر رہنے اوسکے پیٹ میں ایک تکبیر پائی ہے جسکو سات اللہ کی راہ میں انطاکیہ کی فصیل پر کہا تھا پس دونوں پرندوں نے ایک سفید کپڑا نکالا پہر اوسکی روح کو اوسمیں لپیٹا پہر اوسے اوٹھایا پہر کہا اے ابو قلابہ تو اپنے بھتیجے کی طرف کھڑا ہوا وسکو دفن کردہ تو اہل جنت سے ہے ابو قلابہ لوگوں کے نزدیک پسندیدہ آدمی تھے لوگوں کی طرف لپکے جو دیکھا تھا اوسکی خبر لوگوں کو دی پس اوسنے کسی جنازے کو نہیں دیکھا کہ اوس سے زیادہ لوگ ہوں اسکو لرکائی نے سنت میں طریق اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے **۲ حکایت** لرکائی نے سنت میں میمون مرزوی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمارے نزدیک ایک داعر مرد[۱] بہت تھا وہ مر گیا لوگوں نے

[۱] داعر مرد بدکار

اوس سے کنارہ کیا اور نہ پہچانا گیا اور میں اوا وس سے لوگوں کے کہسوہونیں فکر کرنے لگا تا کہ ان میں سے فلانہ نہیں
اپنا سر پایا یعنی مجھ نہ پہنچانا گیا پس ناگاہ دو پرندے سفید تے ایک نے دوسرے سے کہا تو داخل ہو پس
دیکھا یا کہ کفا ہے تو کسی خیر کو وا وسکے تالو سے گسا اور اوسکی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ میں نے
کوئی خیر نہیں دیکھی دوسرے نے کہا جلدی نکر پھر وہ اوسکے تالو سے گسا اور اوسکے تلوے سے نکلا
اور وہ کہتا ہے اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سے چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
پس یہ لوگوں سے کہا آؤ

فصل جب کے بی وضو نیسو خوف ہے کہ مرتی وقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاوین

طبرانی نے کبیر میں میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے۔ روایت کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سو رہے ہے جنب فرمایا میں وضو نہیں رکھتا کہ سو رہے یہانتک کہ وضو کرے پس
بیشک میں ڈرتا ہوں اس سے کہ وفات پاجاوے پس اوسکو جبرئیل حاضر نہوں اس سے معلوم ہوا کہ
مؤمن کے مرتے وقت جیسے اور فرشتے آتے ہیں جبرئیل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہیں ۔

فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے

دودس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً آیا ہے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ ملک الموت کو اون لوگون کی
روحین قبض کرنیکا جو کہ مستوجب نار کے ہو چکے ہین میری امت کے گنہگارون سے تو فرماتا ہے خوشخبری دے
اونکو ساتھ جب کے بعد انتقام ایسے ایسے کے بقدر اوس چیز کے کہ روکی جاوینگی نار مین ابو نعیم نے بریع بن
بن ابی شداد سے۔ روایت کیا ہے کہا اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ لیسد رکھتے ہین مؤمن اللہ کی کرامت سے اپنے واسطے
بعد موت کے تو دنیا مین اونکے پیٹے پھٹ جاتے اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہو جاتے ۔

فصل جمعہ کے دن جو بار درود پڑھتی ہے اللہ اوسکی پہلی اپنا گھر جنت مین دیکھ لیتا ہے

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جس شخص نے درود بھیجا مجھ پر جمعہ کے دن مین ہزار بار وہ نہ مرے گا یہانتک کہ دیکھے اپنا گھر جنت سے

فصل بشارت مومن بصلاح ولد

ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن البتہ بشارت دیا جاتا ہے ساتھ صلاح اپنے ذریہ کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکھ ٹھنڈی ہو

فصل بیان مین اونکی جو مرنے وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے ہین

ابن جریر وابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معائنہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیرین پس وہ کہتا ہے طرف گھر جہنم واحزان کے تم نہ مجھے آگے بڑہاؤ طرف اللہ اور کامون کی کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیرین وہ کہتا ہے اسی رب مجھے پھیر وشاید مین عمل صالح کرون اوسمین جسکو چھوڑا ۱۲ ترمذی وابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جس شخص کے لیے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانۂ رب تک پہونچا دے یا واجب ہوا وسپر اوسمین زکوٰۃ پھر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کے پس ایک آدمی نے کہا اے ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نے فرمایا مین ابھی تم پر اسباب مین قرآن پڑہتا ہون یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک ۱۲ دیلمی نے حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہے اوسکے لئے ہر چیز جسکو وہ حق رکھتا تہا پھر وہ لیجاتی ہے درمیان اوسکے دونون آنکھون کے اسوقت وہ کہتا ہے رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت

فصل بشارت مومن وکافر وقت موت

امام احمد نے ربیع بن خثیم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکے لئے وقت موت کے ہے اور رکہہ چھوڑی جاتی ہے واسطے اوسکے آخرت مین جنت واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کے ہے اور رکہہ چھوڑی جاتی ہے اوسکے لئے آخرت مین آگ ✣

فصل شرابی کی موت

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فی زلال من حمیم کی تفسیر میں روایت کیا ہے حمیم کھولتا ہوا کا دودھ دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہے اور سکو ایک پیالہ حمیم سے اور ضحاک سے اسکی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ شخص مراد وہ شراب پیتا ہے تو ڈالی جاتی ہے اوسکے موضحہ میں جہنم کی شراب +

فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتے ہیں

امام احمد نے زہد میں ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کفار فجار دنیا سے پیاسے نکلتے ہیں اور قبروں میں پیاسے داخل ہوتے ہیں اور قیامت میں پیاسے حاضر ہونگے اور حکم کیا جاویگا اونکو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت

ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت شریف سے پوچھے گئے وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہود میں سے ہے قبض نہیں کرتے ملک الموت روح ایک اونکے کی یہانتک کہ آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکے ساتھ ایک شعلہ ہوتا ہے نار سے پس وہ اوسکو اوسکے موضحہ اور دبر پر مارتا ہے پھر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکے رسول تھے پس وہ اوس سے کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہے پس جب اوسنے اقرار کر لیا تو ملک الموت اوسکی روح قبض کرتے ہیں +

فصل نابینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سے روایت کیا ہے کہا عکرمہ سے پوچھے گئے کیا نابینا ملک الموت کو دیکھتا ہے جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہیں کہا ہاں

فصل بندی کی پہچان لوگوں سے کب منقطع ہوتی ہے

ابن ماجہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگوں سے فرمایا جسوقت وہ معائنہ کرتا ہے ملک

کہا مراد یہ ہے کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السّلام کو یا ملائکہ کو دیکھتا ہے ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکھا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہے تو اوسکی بصر بلند ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی روح کے نفس کو ۳ ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی ہے واسطے روح کے جبکہ اوسکو چڑھا لیجاتے ہیں ۴ ابن ابی الدنیا نے حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دھڑکتی رگ کو دباتے ہیں تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہے اور لوگوں سے غافل ہوجاتا ہے ۵ دینوری نے مجالسہ میں سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جبکہ دباتے ہیں وہ تین یعنی بندے کے دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہے اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بھول جاتا ہے اور جو کچھ آدمیوں سے اوس سے غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے پلا نہ جاوے تو جو اوسکے گرد ہیں اونکو وارسے تلوار سے سبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹھا رہا ہے ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت ایک سیڑھی پر بیٹھتے ہوتے ہیں درمیان آسمان زمین کے اور دنیا کے اونکے قاصد ہیں فرشتوں سے پس جبکہ جان کسی کافر کو نکالتے ہیں ہوتی ہے تو ملک الموت کو اونکی سیڑھی پر دیکھتا ہے اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہے پس وہ اونکو دیکھتا ہے آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے ٭

فصل حریہ ملک الموت علیہ السّلام

ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السّلام کی ایک برچھی ہے کہ وہ ابن مشرق و مغرب کو پہونچتی ہے پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ اوسکے سر کو اوس برچھی سے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب تجھکو مردوں کے لشکر کی زیارت کرا میں گے ۷ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بطریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ملک الموت کے لئے ایک حربہ بمسموطہ ہے ایک طرف اوسکی مشرق میں دوسرے مغرب میں وہ اوس سے حیات کی رگ کو قطع کرتے ہیں ابن عساکر نے کہا اسکا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرت

ہیں اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہے اور طبری رحمہ اللہ تعالیٰ اس پر واقف نہیں ہوئے پس کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر نہیں پایا مگر اس حدیث میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے

فصل بارہ فرشتوں کا بیان جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہیں

اسعید بن منصور نے اپنے سنن میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر میں روایت کیا ہے فرمایا وہ فرشتے ہیں کہ کفار کی روحوں کو کھینچتے ہیں والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہیں کہ کھینچتے ہیں ارواح کفار کو مانند ناخنوں اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتے ہیں والسابحات سبحا وہ فرشتے ہیں کہ تیرتے ہیں ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کے فالسابقات سبقا وہ فرشتے ہیں کہ سبقت کرتے ہیں بعض بعض پر ساتھ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات امرا وہ فرشتے ہیں کہ تدبیر کرتے ہیں بندوں کے کام کی ایک سال سے دوسرے سال تک ۱۲ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر میں روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے نفوس ہیں کہ وہ کھینچے جاتے ہیں ہر شطہ کے جاتے ہیں پہر ڈبوئے جاتے ہیں آگ میں ۱۳ جویبر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ وہ کفار کی روحیں ہیں جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہیں پہر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب جاتی ہیں پس وہ اونکو کھینچتے ہیں کھینچنا پٹنے اور گردشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحیں ہیں کہ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہیں تو وہ کھنچی ہیں نکل تو اسی نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے وہ تیرتی ہیں مثل تیرنے غوطہ لگانے والے کے پانی میں انزاہ فرح و شوق کے طرف جنت کے فالسابقات سبقا یعنی جلتی ہیں طرف کرامت اللہ کے ۱۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہا یہ دونوں آیتیں کفار کے واسطے ہیں وقت نزع روح کے بہت سختی سے کھینچی جاتی ہیں مثل لوہے کی سیخ کے کہ گھسا دے فواد کو اونکی میں پس اونکا نکلنا سخت ہوتا ہے والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونوں واسطے مومنین کے ہیں ۱۵ سدی سے والنازعات غرقا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہا نفس جب پہنچے

ہیں غرق ہوتا ہے والا شیطان نشٹا کما فرشتہ روح کو کھینچتے ہیں انکلیوں اور پاؤں سے والسابحات سبحا جبکہ
تیرتا ہے نفس پیٹ میں اور رتردد ہوتا ہے نزدیک موت کے

فصل

بیان ہیں حکایات اکابر صالحین کے جو مرے پھر زندہ ہوئے اور روح وریحان و ملاقات رحمن دسیر جنان
وغیرہ امور حقہ وصادقہ کی خبر دی باغشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا

ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین میں بطریق مکحول حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
فرمایا تم مردوں کے پاس حاضر ہو اور اونسے نصیحت لو کیونکہ وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے ابن ابی شیبہ و مروزی
نے کتاب الجنائز میں اور سعید بن منصور نے بطریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت
امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردوں کے پاس حاضر ہو اور انکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ
کی پس بیشک وہ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتے ہیں جو اونسے کہا جاتا ہے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں اور مروزی نے
بطریق مکحول سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ
کی اور سمجھو جو سنوا پنے مطلبیں سے پس بیشک تجلی ہوتے ہیں اونکے لئے امور صادقہ ❁

روح وریحان و ملاقات رحمن

حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ایک شخص آیا اونسے
کہا کہ تیرا بھائی مر گیا پس میں جلدی سے آیا اور اوسکو پڑے سے ڈھانکے یا تھا میں اوسکے سر کے نزدیک
بیٹھا اوسکے لئے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا ناگاہ اوسنے اپنے موضعہ سے کپڑا کھولا یا
پس کہا السلام علیک ہمیشہ کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ میں اپنے پر قدوم کیا بعد تمہارے
یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس لائین روح وریحان ورب غیر غضبان سے اور بہایا مجھکو سبز لباس سندس
واستبرق سے اور بیا یا مینے درکو زیادہ بہتر اوس سے جو تم گمان کرتے ہو اور بہرو سانکر بیٹھو مینے اپنے رب سے
اجازت چاہی کہ میں تمہیں خبر دوں اور خوشخبری سناؤں تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹھا لیجاؤ
پس بیشک اونہوں نے مجھے عہد فرمایا ہے کہ وہ بلا دینگے یہانتک کہ میں اونکے پاس آؤں پہر وہ اوسی جگہمہ

لہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے وعظ
چاہا پس اونہوں نے فرمایا نصیحت وعظ
سے بہتر ہے
لہ مردوں کے پاس حاضر ہونے میں بہتر تم ہے
یعنی تم اونکو فائدہ پہونچا سکتے ہو
لہ تلقین کی کیفیت
لہ یہ حدیث بلا طرق و شواہد ضعیف ہے
لہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے
لہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے
لہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے

شدہ ہو گیا یعنی مر گیا ۱۲ **حکایت** ابونعیم نے ربعی سے روایت کیا ہے کہا ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہمسے نماز و ذہد میں بڑھا ہوا تھا اوس کا انتقال ہو گیا اور ہم اوس کے گرد تھے اتنے میں اوسنے اپنے موضعہ سے کپڑا کھولا اوس کہا السلام علیکم ہمنے کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا ہاں ہمنے اپنے رب کی ملاقات کی مدتہارے سو میں ملا سب خیر غفران سے اور وہ پیش آیا جیسے ساتھ روح و ریحان و استبرق کی خبر دار اور بیشک ایلیا قاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر خانہ کے ہیں جیسے موتمر تمہاری جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پھر بھیجہ گیا یعنی مر گیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے ابونعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نے دلائل میں اسکو روایت کیا ہے اور کہا صحیح ہے اسکی صحت میں کوئی شک نہیں ہے

شفاعتِ سورۂ سجدہ و حراستِ تبارک

احکایت مجمر نے اپنے والد سے انہوں نے ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہے کہا ہم سورق عجلی رضی اللہ عنہ کی وفات میں حاضر ہوئے پس جبکہ وہ ڈھانکے گئے اور ہمنے کہا کہ وہ مر چکے تو ہمنے دیکھا کہ ایک نور ساطع اونکے سر کے نزدیک لہذا ہوا یہانتک کہ اوسنے چھت کو پہاڑا پھر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونوں پاؤں کے نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پھر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گھڑی بھر میں پھر سے پھر اونہوں نے اپنے موضعہ سے کپڑا کھولا کہا کیا تمنے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہاں اور جو ہمنے دیکھا تھا اوس سے کہا اوسنے کہا وہ سورۂ سجدہ تھی میں اوسے ہر رات پڑھا کرتا تھا وہ نور جو تمنے میرے سر کے نزدیک دیکھا وہ ۱۴ آیتیں اوسکے اول کی تھیں اور وہ نور جو تمنے میرے پاؤں کے نزدیک دیکھا وہ ۱۴ آیتیں اوسکے آخر کی تھیں اور وہ نور جو تمنے میرے وسط میں دیکھا وہ آیت سجدہ تھی جو میرے لئے شفاعت کرے اور سورۂ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہے پھر ہو چکے رضی اللہ عنہ ۱۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں بطریق دیگر سورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر موت طاری ہوئی تھی پس ایک نور اوسکے سر سے لگا یہانتک کہ چھت

کو آیا اوسے پہاڑا اور چلدیا پھر ایک نور اوسکی ناف سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بھی ایسا ہی کیا پھر ایک نور اوسکے دونوں پاؤں سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بھی ایسا ہی کیا پھر اوسے افاقہ ہوا ہے اوس سے کہا کیا تجھے معلوم ہے کہ تجھے کیا ہوا اوسنے کہا ہاں وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ نوچودہ آیتیں تھیں اول الم تنزیل الکتاب سے اور وہ نور جو میری ناف سے نکلا سو وہ آیت سجدہ تھی اور وہ نور جو میرے پاؤں سے نکلا وہ آخر سورۂ سجدہ تھی گمین کہ میرے لئے شفاعت کرین اور سورۂ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کرے میں ان دونوں سورتوں کو ہر رات پڑہا کرتا تھا ۱۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر بابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبداللہ بن شخیر پر داخل ہوئے اونکی عیادت کے لئے پس انہون نے اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئے اوسنے تین نور ایک نور اونکے سر سے اور ایک نور اونکے وسط سے اور ایک اونکے دونوں پاؤں سے اسنے مجکو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو مجھے اونسے کہا کہ البتہ مجھنے ایک چیز دیکھی کہ اوسنے مجکو ڈرا دیا کہا وہ کیا ہے مجھنے اونکو خبر دی کہا تمنے یہ دیکھا مجھنے کہا ہاں کہا یہ الم سجدہ ہے اور وہ اوسنیس آیتین ہین اول اوسکا میرے سر سے بلند ہوا اور وسط اوسکا میرے وسط سے اور آخر اوسکا میرے پاؤں سے وہ چڑہ گئی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور یہ تبارک ہے کہ میری حراست کرتی ہے کہا پھر وہ مر گئے رحمہ اللہ تعالی

رؤیت نور

حکایت ابو الحسین بن سری نے کتاب کرامات اولیا مین عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ نور دیکھا کرتے تھے جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو اونسے اوس نور کا ذکر کیا گیا جسکو وہ اپنی زندگی مین دیکھتے تھے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ ٭

ضحک و تبسم بعد موت

حکایت ابن ابی الدنیا نے حارث عنزی سے روایت کیا ہے کہا کہ ربیع بن خراش رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ اونکا ٹھکانا کہان ہے پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے آنکے بعد ربعی اونکے بھائی نے قسم کھائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا

کہ مجھے اونکے بنانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے یہانتک کہ ہم اوس سے فارغ ہوئے

قاطع رحم مدمن خمر مشرک جنت مین داخل نہونگے

حکایت ابن ابی الدنیا نے سفیہ بن خلف سے روایت کیا ہے کہ وہ بیٹی بیجان کی مرین اونکو نہلا کر کفنایا پہر اونہون نے حرکت کی اور لوگون کی طرف دیکہا پس کہا تم خوش ہوجاؤ پس میشک میرے کام کو اوس سے زیادہ تر آسان پایا جس سے تم ڈراتے تھے اور بایا مینے کہ وہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور ہمیشہ شراب پینے والا اور مشرک

شیخین کی برائی کہنی والی پر شی لعنت کرتی ہین

حکایت ابن ابی الدنیا نے خلف بن حوشب سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدائن مین مرگیا اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو اوٹہا پہر اوسے اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہے کہ اونکی ڈاہریان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین اور وہ فرشتے کہ میری روح قبض کرنیکو آئے وہ اوس قوم کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین پہر وہ مردہ ہوگیا جیسا کہ تھا

شیخین کو برا کہنا موجب دخول نار ہی

حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سے روایت کیا ہے اور لفظ اوسکا یہ ہے کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تہی پس ہم اس حال مین تہے کہ اوسے ایک جست کی اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل وثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نے یہ دیکہا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا اوسنے کہا تو نے کیا دیکہا تو نے کیا مال ہے کہا مین مشیعہ اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجھے اپنی رای مین داخل کیا سب ابوبکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر سو نے کہا پس تو الدسے مغفرت مانگ اور بہر نکرتا کہا یہ اب مجھکو کیا نفع دیگا مجھے تو میرے داخل ہونے کی جگہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دیکہا یا گیا پہر مجھسے کہا گیا کہ تو اوسی اپنے اصحاب کی طرف جاوے اور جو تو نے دیکہا ہے اونسے بیان کرے پہر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آ و پس

مین نہین جانتا کہ اوسکی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر*

دیکھنا عبدالملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر نے بطریق معتبر سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینہ مین مرگیا جبکہ نہانے کی جگہ پر رکھا گیا تاکہ نہلایا جاوے تو وہ برابر بیٹھ گیا پھر اپنے ناخنہ کو دونون آنکھون کی طرف جھکایا کہا دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے طرف عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو اگ مین کھینچ رہے ہین پھر وہ لیٹ گیا جیسا تھا ویسا ہوگیا*

دیکھنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فریق اعلیٰ مین اور عبدالملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر نے ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر ہوش مین آئے پس کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عبدالرحمن بن عوف رفیق اعلیٰ مین ہین عبدالملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کھینچ رہے ہین یہ قصہ عبدالملک و حجاج کی حکومت سے کچھ پہلے ہوا تھا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ کے مین مرے جسدن کہ یزید بن معاویہ کے مرنے کی خبر آئی ۶۴ھ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد ۷۳ھ کے ہوئی*

عذاب قاضی بسبب عایت احد خصمین

حکایت ابن ابی الدنیا نے عطا خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے چالیس برس قضا کی جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنیوالا ہون پس اگر مین مرجاؤن تو تم مجھے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک کہنا پھر اگر تم مجھسے کوئی چیز دیکھو تو تم مین سے کوئی آدمی مجھے بکارے جبکہ وہ مرگیا تو ایک صندوق مین رکھا گیا تین دن جب گزر چکے تو اوسکی بہو بولی اور کہتا یا پس ایک آدمی لئے اونمین سے اوسکو پکارا ای فلان یہ کیا ہوا ہے اوسکے لئے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجھے کسی چیز نے شک مین نہ ڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پھنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے لئے اونمین سے ایک مین خواہش تھی پس مین اوس سے سنتا تھا اپنے کان کے ساتھ جو اوسکے متصل تھا زیادہ تر اوس سے جو مین سنتا تھا ساتھ دوسرے کے

سویہ یہ بولو اس کان سے ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکا کان بند کر دیا پس وہ مر گیا ٭

دیکھنا جعفر بن زبیر کو ساتوین آسمان مین

حکایت ابن عساکر نے کئی طریق سے قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت کو ہمارے گھر والو نمین سے سات دن تک عروج روح رہا اونکو اوسکے دفن کرنیسے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر ایک گ اوسکو درید مین حرکت کرتے تھے پھر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دونو نمین مر چکے تھے جنمین اوسکو ہوش نہ تھا پس کہا والد والبتہ مینے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکھا ہے اور فرشتے اوسکی سباشرت کرتے ہین مین اوسے اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہہ رہے ہین کہ مقرر محسن آیا مقرر محسن آیا

دیکھنا ثواب اعمال کا

حکایت ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے ایک پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اوپر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کر لی تھی سو نہین دیکھا مینے مگر وہ میرے لئے بخشا گیا اور جس گناہ سے مینے استغفار نہ کی تھی نہ دیکھا مینے اوسکو مگر پایا اوسے جون کا تون یہانتک کہ ایک دن مینے اوسے اوٹھایا تھا پس اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک رات مین کھڑا ہوا نماز پڑھنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی سو اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا نزدیک ایک قوم کے نہین دیا مینے اوسکو مگر اوسکے سبب سے پس پایا مینے اوسکو واسطے میرے نہ مجھ پر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب ٭

فضیلت عمل بحق کی زمانۂ جور مین

حکایت ابن عساکر نے ابن الماجشون سے روایت کیا ہے کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکھا اور ہمنے کہا لوگون سے کہ انکو لیجا دینگے پس ایک نہلانے والا اونکے پاس آیا اور مینے دیکھا کہ ایک رگ اونکے دونون پانون کے نیچے کی حرکت کرتی ہے ہمنے اونکو ڈال رکھا جب تین دن بیت چکے تو وہ سید ہے بیٹھ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تمنے دیکھا کہا ہان میری روح

کو عرج ہوا پس فرشتہ مجھے چڑھا لیگیا یہانتک کہ سارے دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لئے کہولا گیا پہراسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہندرہ آسمانون تک پس اوس سے کہا گیا تیرے ساتھہ کون ہے کہا مجھون اوس سے کہا گیا ابھی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہے پہر وہ اوز پس مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اونکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف دیکہا اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو آپکے روبرو دیکہا پہنے اوس سے کہا جو میرے ساتھہ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ یہ میرے دوست رہا کہ ثبت کرون یعنی یقیناً جان لون کہا یہ عمر بن عبدالعزیز ہین مینے کہا وہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اونہون نے عمل کیا ہے حق کے ساتھہ زمانہ جو ہین اور اون دونون نے حق کے ساتھہ عمل کیا ہے زمانہ حق ہین ؁

سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہے

حکایت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اوپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے پاس سے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو فرشتے درشت خو درشت گو آئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتھہ چل ہم تیرا تحاکمہ کرینگے طرف عزیزا بین کے پس وہ مجھے لیگئے اور بٹہے دو فرشتے اور ملے وہ اونسے نرمی و رحم مین بڑہے ہوئے تہے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لئے جاتے ہو کہا ہم اسکا تحاکمہ کرینگے طرف عزیزا بین کے اونہون نے کہا تم اسی چہوڑ دو یہ تو اونمین سے ہے جنکے لئے سعادت سابق ہو چکی اور وہ ماں کے پیٹ مین تہے حضرت عبدالرحمن اسکے بعد مہینا بہر زندہ رہے پہر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوت مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سے روایت کیا ہے

مرنے سے پہلی موت کی خبر

حکایت ابوبکر شافعی نے غیلانیات مین سلام بن المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اور فضل بن عطیہ یکے تہا ردیف ہوئے جب ہمنے فیذقہ کو پار کیا تو فضل نے مجھے آدہی رات کو جگایا مینے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین

چاہتا ہوں کہ تجھے وصیت کروں میں نے کہا اپنے خواہ میں فرشتوں کو دیکھا انہوں نے کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھ مامور ہیں میں نے کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ میں اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی صبح ہوتی انہوں نے کہا کہ اللہ نے تو تیری عبادت کو تجھ سے قبول کر لیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیوں کو کلمے کی اوپر بیچ کی انگلی کو کھول پس اسکو درمیان سے دو کر پھاڑے لگے کہ اتنی سبزی نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا انہوں نے کہا یہ تیرا کفن ہے جنت سے پھر اسے لپیٹا اور اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان میں کر لیا پس ہم منزل پر وارد ہوئے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ ؛

حضور ملائکہ وقت موت

حکایت ۱ سعید بن منصور نے اپنے سنن میں کہا ہے کہ ہمکو سفیان نے عطاء سے حدیث کی کہ سلیمان نے مشک پایا تھا اور سکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکھا جبکہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہاں ہے جو میں نے تیرے پاس امانت رکھا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سے تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دے کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سے حاضر ہوتی ہے وہ نہ کھاتا کھاتے ہیں نہ پانی پیتے ہیں اور جاتے ہیں وہ بلکہ ۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے حلیہ میں لیث بن ابی رقیہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض میں مبتلے ہوئے تھے میں اونہوں نے وفات پائی تو اونہوں نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگوں نے اوسے کہا کہ تم اپنہ نظر شہ بد سے نظر کرتے ہو پس فرمایا میں البتہ کچھ لوگ دیکھتا ہوں کہ نہ وہ انس ہیں نہ جن پھر وہ قبض کئے گئے رضی اللہ عنہ ۳ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین میں فضالہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہا میں محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور انکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتوں کو ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سونگھی سینے خوشبو کو اوسکے مثل نہیں سونگھی پھر اپنے بصر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ ۴ **حکایت** حسن بن صالح بن حی سے مروی ہے کہا مجھسے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمیں اونکا انتقال ہوا کہ اے بھائی تم مجھے پانی پلاؤ اور میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا جب میں اپنی نماز پوری کر چکا تو میں اونکے پاس پانی لایا پینے کہا پھر اونہوں نے کہا میں تو ابھی پی چکا پینے کہا پھر کہا میں ابھی پی چکا پینے کہا تمہیں کسنے پلایا حالانکہ

ف لفظ ہیں ہیں ہیں

بال شانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہے کہا ابھی جبرئیل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پایا اور کہا تھا وہ تیرا بھائی اور تیری ماں اونکو ان لوگون کے ساتھہ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا ہے مین و سعید لقین و شہدا و صالحین سے اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے کتاب کرامت اولیا مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب احوال و ایمان بالسوال مین اور ابو الحسین بن عریف نے اپنے فوائد مین اپنی سند کے ساتھہ حسن بن صالح سے

۵ حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سے روایت کیا ہے کہ عاصفہ بن جمیل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سال عمواس[۱] مین مطعون ہوا پھر مر گیا اور دونون نے صبر کیا اور احرام باندھا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتھیلی مین مطعون ہوئے تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اور سنے جو نادم ہوا عبد الرحمن کہتے ہین میںنے کہا اسی معاذ کیا تم کچھہ دیکھتے ہو کہا ہان میرے رب نے میرے حسن[۲] عزا کی قدر دانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھے بشارت دی کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موصوف مین ملائکہ مقربین و شہدا و صالحین سے میری روح پر نماز پڑھین گے اور مجھے جنت کی طرف کھینچ لیجا وینگے پھر اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس میںنے اونکو دیکھا کہ گویا وہ کسی قوم سے مصافحہ کرتے ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مرحبا مین تمہارے پاس آیا پھر اونکا انتقال ہو گیا اسکے بعد مینے اونکو خواب مین دیکھا کہ اونکے گرد اذخر حام ہے مثل اذخر حام ہمارے کہ وہ لوگ ابا جی مہڑون پر ہین اونپر سفید کپڑے ہین اور معاذ کہ اسکے ہین یا سعد بن راحم و مطعون الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین پھر مین بیدار ہو گیا

۶ حکایت ابو نعیم نے سفیان سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا ہے کہ داؤد کو طاعون ہوا پس اونپر غشی طاری ہوئی پھر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو آدمی ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون تسبیح و تکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے اور کچھہ تو رات تو آن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تھا

مثال جسمد عبد الرزاق و ابن منذر نے اپنی تفسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نفس نکلتا ہے انسان سے بقدر ہر شی کے اور سکے ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم سو وہ مثل کرتی کے ہے کہ اوتارتا ہے اوسکو انسان اپنے سے پس اگر کرتا کسی کی جیرکی یا پاجامہ جسم بقدر اسکے ہے لیکن نفس وہی ہے کہ راحت و بلا کو پاتا ہے ۔

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب الآیۃ

۱ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، روایت کیا ہے تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کے کہا توبہ وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے کہ ملک الموت کی طرف دیکھے ۲ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے ۳ عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا توبہ بندے کے لیے پھیلائی گئی ہے جبتک کہ نیا چاوے پھر پرت پڑی ہی ولیست التوبۃ پھر کہا اور کیا ہے خصوصہ مگر سوق ۴ ابن منذر نے ضحی سے روایت کیا ہے کہا توبہ پھیلائی گئی ہے مالم یوخذ بکظمہ ۵ ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدھم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا جبکہ معائنہ کرے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جب تک کہ نہ پہنچے فرشتون کو ۷ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ قدم جھوٹ رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت کے فرشتے پھر جبکہ اوسنے ذکر کیا توبہ مرفوعہ یعنی جہان منقطع ہوگئی **حکایت** ابو نعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تھا اور اوسنے ستاونے جانون کو قتل کیا تھا سب کو ظلماً ناحق مارا تھا پھر نکلا ایک دیر پر اوس یعنی راہب کے پاس آیا کہا ہائے ہائے اب اوسنے اخر یعنی خیر سے دور لے کسی شی کو نہین چھوڑا گلا اوسکا کیا اوسنے ستاونے جانون کو ظلماً ناحق قتل کیا ہے پس کیا اوسکے لئے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے بھی وہی کہا جو اول سے کہا تھا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بھی مار ڈالا پھر اور راہب کے پاس آیا اوس سے کہا کہ بیشک اخر یعنی خیر سے دور نی نہین چھوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلماً بغیر حق کے مارتا ہے پس کیا واسطے اوسکے توبہ ہے پس اوسنے اوس سے کہا واللہ البتہ اگر مین تجھسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مین

شفقت کی نشانیون مین سے ہے بندون پر کہ گناہ کرنے والون کی توبہ قبول کرتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ توبہ قبول ہوجاتی ہے

علامت اس کی کہ توبہ قبول ہوئی کہ نیکی کی طرف رغبت ہو

گناہ کی طرف کراہت ہو

گناہ کی طرف کراہت مین سے ہے کہ گناہ کی جگہ پر جانے سے بچے

گناہ کے رفیقون سے بچے

گناہ کے اسبابون سے بچے

توبہ قبول ہونے کی نشانی ہے

مہین ۱۲ منہ

۹۶ ۱۲ منہ

شخص کو توبہ کی تین قسمین ہین

ہر قسم کی توبہ کی الگ الگ شرط ہے

پہلی قسم کی شرط

دوسری قسم کی شرط

تیسری قسم کی شرط

۱۲ منہ

جھوٹے ہو لا ایمان ایک دیر سے اوسمین علماء لوگ ہین پس تو اونکے پاس جاسو اونکے ساتھ اللہ کی عبادت کر پس وہ تا لب چوکر چلا یہانتک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اوسکی روح کو قبض کر لیا پس حاضر ہوئے اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جھگڑنے لگے اللہ نے اونکی طرف ایک فرشتہ بھیجا اوسنے اونسے کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ تر قریب ہو پس وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت ماپین قریتین کو تو پایا پس اوسے قریب تر پایا طرف قریہ قوم مین کے بمقدار ایک بیرو ی کے پس اوسکے لئے بخشش کی گئی اصل حدیث صحیحین مین ہے۔ روایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ساتھ اختصار کے اور اوسمین یہ ہے کہ اللہ نے وحی کی طرف اوسکے یعنی زمین کے کہ تو قریب ہو جا اور طرف اوسکے یعنی زمین کے کہ تو دور ہو جا اور یہ حدیث ابن عمرو و مقدام بن معدیکرب و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی وارد ہوئی ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیار کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین وہ ساکن ہو گیا یہانتک کہ ایک رگ بھی اوسکی حرکت نہین کرتی تھی ہمنے اوسکو ڈھانک دیا اور اوسکی آنکھون کو بند کر دیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے ملنگ کے لئے آدمی بھیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو غسل دین تو اوسنے حرکت کی ہمنے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجھے تھے کہ تو مر چکا اوسنے کہا میں مر چکا تھا اور مجھے میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو لئے مجھے میری لحد مین رکھدیا اور اوسکو تو مجھ سے لپیٹ دیا تے مین ایک عورت کالی بدبودار آئی اوسنے کہا یہ صاحب اوسکا ہے یہ صاحب اوسکا ہے یعنی کسی جہنمی مین بیان کیا مین اونسے شرماتا ہون گویا مین اس گڑھی اون سے جدا ہون کہا کہ مین نے کہا مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو مجھے اور اس عورت کو چھوڑ دے عورت نے کہا تو چل ہم اور تو جھگڑا لے چلین پس مین چلا طرف ایک گہرے فراخ وکشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ تھا اور اوسکے ایک کنارے مین مسجد تھی اور ایک شخص کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے پس سورہ کہف کو پڑھا وہ اوسمین سے کسی جگہ متردد ہوا اوسنے اوسکو تمام دیا پھر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا اسکے صورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورہ نعم ہے کہا اور اوسنے ایک ٹکیہ اوٹھایا جو اوس سے قریب تھا پس اوسمین سے ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکھا وہ

کالی عورت جلدی سے اوسکے پاس آئی کہا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا کہا اوس خوبصورت آدمی نے کہا شروع کیا اور کہا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن فہرجہان ذکر کئے پس اوس آدمی نے کہا بئسہ ظالم المنصف ہے ولکن اللہ نے اوس سے تجاوز فرمایا اوتک اسکی اجل نہین آئی ہے اسکی اجل تو پیر کے دن ہے کہا پس اوسنے لوگون سے کہا تم دیکھو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین امید رکھتا ہون اپنے لئے جو مینے دیکھا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پھر وہ بیماری کا نہ ہوا ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اپھارا عصر کے بعد تک پھرا وسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالیٰ ؛

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحونکی میت سے

جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کے بندون سے مؤمن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرنے مین اور زندون کا حال پوچھنے مین

ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اور ابن مردویہ نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا اہل رحمت اللہ کے بندون سے جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوے کیونکہ وہ کرب شدید مین تھا پھر اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان نے کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کر لیا پس جبکہ اوس سے اوس آدمی کا حال پوچھتے ہین جو کہ اس سے پہلے مرچکا ہو تو یہ کہتا ہے ہیہات وہ تو تحقیق پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری ماں ہے اور بری پروردش کرنے والی اور فرمایا تمہارے اعمال اقارب وعشائر تمہارے پر پیش کئے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتے ہین مستبشر ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور اوسکو اوسپر ثابت رکھ جیسا کہا جاتا ہے اونپر عمل گنہگار کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسے عمل صالح کا الہام کر جس سے تو راضی ہو اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کردے ۲ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی الدنیا

نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہے تو حاضر ہوتے ہیں اوسکے پاس پالنوہار فرشتے پس اول وسکی روح کو قبض کرتے ہیں پھر اوسے سماء دنیا کی طرف چڑھا لیجاتے ہیں پس ملتی ہیں اوسے گزشتہ ارواح مؤمنین کی وہ چاہتی ہیں کہ اوس سے خبر پوچھیں فرشتے اوسے کہتے ہیں تم اسکے ساتھ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہے پھر اوس سے خبر پوچھتے ہیں بیانتک کہ خبر پوچھتا ہے آدمی اپنے بھائی کی اپنے دوست کی مؤمن کہتا ہے وہ ویسا ہے جیسا تو چھوڑ آیا ہے بیانتک کہ خبر پوچھتے ہیں اوس سے اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا کہتے ہیں کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہاں قسم ہے اللہ کی کہتے ہیں ہم گمان کرتے ہیں کہ اوسے اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس وہ بری ماں ہے اور بری پرورش کرنے والی ہے آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں کہا ہے ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سے ہو مہنوں کی روحیں ملتی ہیں پس اوس سے کہتے ہیں کیا کیا فلان نے کیا کیا فلان نے پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہیں اوسے اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری ماں ہے اور بری پرورش کرنے والی مہم نرارے بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہے اور دیکھتا ہے جو کچھ کہ دیکھتا ہے دوست رکھتا ہے کاش اوسکی روح نکل جاوے اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور بیشک مومن چڑھتی ہے اوسکی روح طرف آسمان کے پس آتی ہیں اوسکے پاس ارواح مؤمنین کی خبر پوچھتے ہیں اوس سے اپنے پہچان والونکی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہے بیشے فلان کو دنیا میں چھوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہیں کہ وہ ہماری طرف نہیں لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہیں واسطے میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہے سوار کا اوس سے پوچھتے ہیں پس جبکہ اوس سے پوچھتے ہیں کہ فلان نے کیا کیا اون لوگوں میں سے جو اس سے پہلے مرگئے ہیں یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی ماں ہاویہ کی طرف لیگئے ۱۲ ابن ابی الدنیا نے

صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے ہو پہنچا ہے کہ روحین نزدیک میت کے ملاقات کرتی ہین
پس روحین مرد کی اوس روح سے جو اوسکی طرف نکلی ہے کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین
تھی پاک مین بتی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین
اوس سے ملتی ہین خبر پوچھتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچھی جاتی ہے کیا کہا فلان فلان نے
ثعلبی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے ذکر کیا ہے اور اوسکے آخر مین یہ ہے
یہانتک کہ البتہ روحون سے پوچھتے ہین گھر کی بلی کا قبلی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین کہا گیا ہے کہا ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سے تعارف ہوا تو آپسمین الفت ہوتی
ہے اور جنکے تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سے مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا فرشتے
مردون کی روحون کی ملاقات ہے خواب مین ۸ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر مین مایوس ہو جاؤن ملاقات سے اون لوگون کی جو میرے گھر والون
سے مر چکے ہین تو مین پاؤن آپ کو کہ غم کے مارے مر چکا ۹ امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
عبید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو
روحین دو مؤمنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکھا ایک نے اون دونون سے

اپنے صاحب کو کبھی

فصل مؤمن کی اولاد و اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو اوسکا اہل و اقارب
استقبال کرتا ہے جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہے ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا ہمکو ہو پہنچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہے تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گھیر لیتے ہین جو کہ اوس سے پہلے مرچکے
ہین پس البتہ وہ اوسنے اور وہ اوس سے زیادہ خوش ہوتے ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گھر کی طرف آتا ہے

فصل روحین آپسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین

ابن ابی الدنیا نے ابو لبیبہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بشیر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اوسکی ماں کو

لہ ابن ابی الدنیا بن ابی لبیبہ ہو عبد الرحمن
الاشہر

اوپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرنے والا تو اسے ہنی سلسلہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں کہ بشر کی طرف سلام بھیجوں فرمایا ہاں قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ میں میری جان ہے بیشک وہ پہچانتے ہیں جیسے کہ پہچانتے ہیں یہ ندایک دوسرکو دفعتہ کے سروں میں کوئی مرنے والا نہ مرتا ہی سلسلہ میں مگر پیام بشارت اوسکے پاس تین پس کہتیں امی فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجھ پر سلام ہو کہتیں تو بشر پر سلام پڑہ ۲ ابن ماجہ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا اور وہ مر رہے تھے سے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ ۳ بخاری نے اپنی تاریخ میں خالدہ بنت عبد اللہ بن اُنیس سے روایت کیا ہے کہا ام منیں ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن بعد اپنے باپ کے مرنے سے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئیں اور وہ بیمار تھے پس کہا اسی حچا تم میرے باپ پر سلام پڑہو ۴ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپٹی ہوئی لٹکی ہوئی ہے ساتھہ قبروں شہیں کے ہر برس میں ایک بار پھیلائی جاتی ہے اور وحیں مومنوں کی پہندوں میں مثل مرغانِ زیرک کے ہیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور رزق دیجاتی ہیں جنت کے پھلوں سے **حکایت** ابن عساکر نے بطریق ابو جعفر احمد بن سعید داری سے روایت کیا ہے کہا میں نے سُنتدی کو سُنا اوسنے کہا میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تھے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت گھبرائے پس اوپر مرحوم بن العزیز داخل ہوئے کہا ای ابا عبد اللہ یہ کیا گھبراہٹ ہے تم آؤ گے ایسے رب پر جسکو ساٹھہ برس پوجا تم نے اوسکے لئے روزہ رکھا اوسکے واسطے نماز پڑہی اوسکے لئے حج کیا تمہیں بتاؤ اگر تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہو گے کہ اوس سے ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے کہا پس اونکی گھبراہٹ دور ہو گئی ابو جعفر نے کہا سُنتدی نے یہ قصہ بیان کیا اور نہم سے ابو نعیم کے تئے پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گھبرائے پس اوپر ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا ای ابو محمد یہ کیا گھبراہٹ ہے نہیں ہے وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم سے مفارقت کرے پس تم آؤ گے اپنی ماں باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدیجہ پر اور اپنے چچاؤں حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموؤں قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤں رقیہ

وام کلثوم مزینب پر کہا پس اونے گھبراہٹ دور ہوگئی **حکایت** ابوبصیر نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اہل شام سے شہید ہوگیا تھا وہ ہر جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اور کہتا باتین کرتا اور اوسکو اس سے انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سے نائب رہا ہر دوسرے جمعہ مین آیا باپ نے کہا بیٹا مقرر تو نے مجھے تاخیر کی تیرا آنا مجھپر شاق گزرا کہا مجھے تمسے صرف اسبات سے مشغول کیا کہ شہید کو حکم ہوا تھا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسے ملے اور یہ نزدیک موت عمر بن عبدالعزیز کے تھا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست دو کافر پس مومنون مین سے ایک مرا پس دو جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا آلہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت کا حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تھا مجھے خیر کا اور منع کرتا تھا شر سے اور خبر دیتا تھا مجھکو کہ مین تجھسے ملاقات کرنیوالا ہون آلہی تو اوسے میرے بعد گمراہ نکر یہانتک کہ دکھاوے اوسکو جیسا مجھے دکھاوے اور راضی ہو اوس سے جیسا تو مجھے راضی ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پھر ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بھائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے اور جبکہ دونون کافرون مین سے ایک مرتا ہے تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہے پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہے کہتا ہے آلہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تھا مجھے شر کا اور روکتا تھا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تھا کہ مین تجھسے ملنے والا نہین ہون آلہی تو اوسے میرے بعد ہدایت نکر یہانتک کہ دکھاوے تو اوسکو جیسا مجھے دکھایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو بُرا بھائی بُرا صاحب بُرا خلیل ہے ؛

باب ۲۰ میت اپنے پہلے مرے ہوئے کفنانیوالون اور ٹھانیوالون اور قبر مین اوتارنیوالون کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گزرتا ہے

۱ امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی نے اوسطمین اور مرزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور اوسکو جو اوسے کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے گڑھے مین اوتارتا ہے ۲ ابوالحسن بن براز نے کتاب وضعفا مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ پہچانتا ہے اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہے اپنے اوٹھانیوالے کو اگر وہ بشارت دیا گیا ہے روح وریحان وجنت نعیم کی کہ جلد لیجاوے اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور پیٹنے کی دوزخ مین تو اوسکی کراہ سے روک رکھے ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرجاتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کرکے رہتا ہے پس نہین ہے کوئی چیز مگر وہ اوسے دیکھاتا ہے نزدیک اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچاتا ہے اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے وہ اوسی کے لئے چلتا ہے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکھدیتا ہے ۵ ابونعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے اور کسطرح کفن دیا جاتا ہے اور کسطرح اوسکو لیجاتے ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو خوش ہو کہ تجھپر ۶ ابن ابی الدنیا نے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ جانتا ہے کہ کیا ہوتا ہے اوسکے گھر والون مین بعد اوسکے اور بیشک وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف دیکھ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے اوسکی روح ہاتھ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی گھر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھ رہا ہے اوسکے گھر والے اوسکے ساتھ کیا کر رہے ہین پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو رونے پیٹنے سے منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل و ثبور

پکارنیوالے اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر جو کہ
یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہے اللہ کی اپنے نہلانے والے کو کہ تو مجھے بے غسل کو ہلکا کرکہا اور اوس سے
کہا جاتا ہے اور دیا جی کہا جاتا ہے اور ہوتا ہے کہ وہ سن سنا رلوگوں کی تکبیر 9 مذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا مومن ہاتھ میں فرشتے کے ہوتی ہے اور بیشک جسم البتہ نہلایا جاتا ہے اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتھ
اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کر دیجاتی ہے یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمیں رکھتا ہے یعنی روح کو پس وہ دفن
ہے کو خطاب کیا جاتا ہے ابہیقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک روح ہاتھ میں فرشتے
کے ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ لوگوں نے اوست اوٹھالیا تو وہ فرشتہ اونکے ساتھ ہو جاتا
ہے پھر جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ روح کو جسم میں پھیلا دیتا ہے ۱۱ ابن ابی الدنیا نے عبدالرحمن
بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتھ چلتا ہے
میت سے کہتا ہے تو میں جو تیرے لئے کہا جاتا تھا پس جبکہ اوسکے گڑھے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکے ساتھ
دفن کر دیتا ہے ۱۲ ابو نعیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح
فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے کسطرح کفنایا جاتا ہے
کسطرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہیں پھر خود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹھتا ہے اپنی
قبر میں ۱۳ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر
پر کھڑے ہوئے پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے ای فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہارے
رب نے حق پس بیشک میں نے پایا جو وعدہ کیا مجھے میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
کسطرح کلام کرتے ہو اوان جسموں سے جنمیں روحیں نہیں ہیں آپ نے فرمایا نہیں ہو تم زیادہ سننے والے
اوسکو جو میں کہتا ہوں اون سے سوای اسکے کہ وہ طاقت نہیں رکھتے اسکی کہ رد کریں مجھ پر کچھ ۱۴
ابوالشیخ نے مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ میں مسجد کی جھاڑو
دیا کرتی تھی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہ ہوا آپ اوسکی قبر پر گئے فرمایا کیا قبر ہے یہ کیا
نے عرض کیا ام محجن ہے فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جھاڑو دیا کرتی تھی صحابہ نے عرض کیا ہاں پس آپ نے

لوگوں کی صف باندھی اور پھر نماز پڑھی پھر فرمایا تو نے کہو نے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا نہیں ہو تو زیادہ تر سننے والے اوس سے پس ذکر کیا کہ اوسنے آپ کو جواب دیا کہ جہاڑ دو نیا مسجد کا

۱۵ بخاری و مسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ جنازہ رکھا جاتا ہے اور اوٹھائے جاتے ہیں اوسکو آدمی اپنی گردنوں پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہے تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہاں لئے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شے سنتی ہے اگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوے ۱۶ بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازہ کو پس اگر وہ نیک ہے تو خیر ہے کہ تم اوسکو طرف اوسکے مقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اسکے ہے تو تم اوسے اپنی گردنوں سے رکھدو گے ۱۷ ابن ابی الدنیا نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے حکم کیا ایک میت میں کہ گر گیا تھا اسبات کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑنے کی طرف لیجائیں اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سے چارہ نہیں ہے سو تم اوسے اوسکی طرف جلد لیجاؤ وہ دیکھے جو کچھ اوسکے لئے ہے خیر و شر اوسکے سے ۱۸ اکبر مزنی فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہے اوسکے جلد لیجانے طرف قبرستان کے ۱۹ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا تھا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گھر والوں پر جلد لیجانا اور کا طرف اوسکے گڑنے کے ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے کوئی میت کہ مرے رکھا جاوے اپنی کہاٹ پر پس لیچاویں اوسکو تین قدم پھر وہ ایک بات کرتا ہے کہ سنتے ہیں اوسکو جو اللہ چاہے مگر ثقلین جن و انس کہتا ہے ای میرے بھائیو ای میرے دوستو ای میرے جنازے کے اوٹھانیوالو ہرگز نہ دھوکا دے تمکو دنیا جیسا کہ اوسنے مجھے دھوکا دیا اور ہرگز نہ کھیلے تمارے ساتھ زمانہ جیسا کہ میرے ساتھ کھیلا پیچھے چھوڑا میں نے جو چھوڑا اپنے واسطے اپنے وارثوں کے اور دیان قیامت کے دن مجھسے مخاصمہ کریگا اور مجھسے محاسبہ لیگا اور تم میری مشابعت کرتے ہو اور مجھکو میری لحد میں چھوڑتے ہو ۲۱ امام احمد نے زہد میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکھا جاتا ہے تو وہ مذاکرتا ہے اسی میرے گھر والوں

ایک نسخہ میں یہاں تک ہے

میرے پڑوسیوا ی میرے جنازے کے اوٹھانیوالو میرگرہو ہوکا نہ دیا تمکو دنیا جیسا کہ مجھے دیہوکا دیا اور ہم گرفتہ کیلے وہ تمہارے ساتھ جیسے کہ وہ میرے ساتھ کیلی پس بیشک میرے گھر والون نے نہ اوٹھایا مجھسے میرے گناہ سے کہ ۲۲ حکایت تاریخ ابن النجار مین ابی محمن بجارت مروی ہے کہ وہ اصحاب مروزی سے تھے اور فلّال اونکو بسبب اونکے فضل کے مقدم کرتے تھے اونمون نے کہا کہ مین نے ایک میت کو نہلا پس مین اوسے نہلارہا تھا کہ اتنے مین اوسنے اپنی دونون آنکھین کھولین پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھسے کہا اسی لیموجب تم اپنی تیارسی کرو واسطے اس پیچھڑنے کے ۔

باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتونکی جنازے مین اور جو کچھ وہ کہتے ہین

اسعیدین منصور نے اوبوغفار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے کے اور کہتے ہین کیا آگے بھیجا فلان نے اور لوگ کہتے ہین فلان نے کیا چھوڑا ۲ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین ابو المجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پوچھا مینے سوال داؤد علیہ السلام مین اونمون نے اپنے رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کے واسطے چاہتے تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی فرشتے حسن کہ وہ مرے اور درود بھیجون مین اوسکی روح پر روحون مین ۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی تبرک واسطے چاہتے تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بھیجین اوسکی روح پر روحون مین ۴ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بھیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچھے چھوڑا

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے

فصل بیان مین رونے آسمان و زمین کے

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اوپر انکے فرعون اور اوسکی

قوم پر آسمان و زمین اور ترمذی و ابو نعیم و ابو یعلی و ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نہیں ہے کوئی انسان مگر واسطے اوسکے دو دروازے ہیں آسمان میں ایک دروازہ ہے کہ چڑھتا ہے اوس سے عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہے کہ اوترتا ہے اوس سے رزق اوسکا پس جبکہ مرتا ہے بندہ مومن تو وہ دونوں اوپر روتے ہیں ۲ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ آیت مذکورہ سے پوچھے گئے کیا آسمان زمین کسی پر روتے ہیں فرمایا ہاں نہیں ہے خلائق میں سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ ہے آسمان میں کہ اوس سے اوسکا رزق اوترتا ہے اور اوسمیں اوسکا عمل چڑھتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہے دروازہ اوسکا آسمان سے کہ جسمیں اوسکا عمل چڑھتا تھا اور اوس سے اوسکا رزق اوترتا تھا پس مقرر وہ اوپر رونا تا ہے اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑھنے کی جگہ زمین سے جسمیں وہ نماز پڑھا کرتا تھا اور اللہ کا ذکر کیا کرتا تھا تو وہ اوپر روتی ہے اور قوم فرعون کے لئے زمین میں نہ تو آثار صالحہ تھے نہ اوسنے طرف اللہ تعالیٰ کے کوئی خیر چڑھی پس نہ روئے اوپر آسمان و زمین ۳ ابن جریر و ابن ابی الدنیا و بیہقی نے شعب الایمان میں شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں مرا کوئی مومن مسافرت میں کہ غائب ہوئیں اوس سے اوسمیں رونے والیاں اوسکی مگر رویا اوپر آسمان و زمین پھر یہ آیت پڑھی فما بکت علیہم السماء والارض پھر فرمایا بیشک وہ دونوں نہیں روتے کافر پر ۴ سعید بن منصور و ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی مومن کہ مرے مگر روتی ہے اوسپر زمین چالیس صبح ۵ ابن ابی الدنیا و حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے ایک آدمی سے اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تھا اوسکی پیٹھ پر ساتھ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سے کہ عمل کرتا تھا اوسکی پیٹھ پر ساتھ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان و زمین مومن پر روتے ہیں آسمان کہتا ہے

کہ ہمیشہ پڑھتی تھی طرف میرے اوس سے خبر اوزمین کہتی ہے ہمیشہ مجھ پر خبر کیا کرتا تھا ۸ ابن حمید نے عطار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اور اسکے اطراف کی سرخی ہے ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہے ۱۰ اسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گیا تھا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان میں ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکھا ہے کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتھ ہوتی ہے یہ نہ تھی یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے مروی ہے کہ زمانہ شہادت امام حسین علیہ السلام میں خون برستا تھا سفیان ثوری عطا و حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے یہ کہتے تھے کہ یہ سرخی جو آسمان میں ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن کے

حضرت مولانا سید اولاد حسن رضی اللہ عنہ نے حاشیہ شرح برزخ پر خطاب خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی و ابونعیم نے البصری اندیہ سے روایت کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو تین صبح کی اور ہمارے ملک برتن اور ہر چیز خون سے بھری تھی بیہقی و ابونعیم نے زہری سے روایت کیا ہے کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ جس دن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو بیت المقدس کے پتھروں سے کوئی پتھر نہین اوٹھایا جاتا تھا کہ نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جانور بھی روتے ہین ؛ ؛

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مؤمن پر روتی ہے

ابونعیم نے عطار ترسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہ اوسکے لئے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اور جس دن وہ مرتا ہے ۲ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا مؤمن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکی نماز پڑھنے کی جگہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑھنے کی جگہ آسمان سے پھر یہ آیت شریف پڑھی فما بکت علیہم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہے ہو سکتا ہے مروی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اوسکی نماز پڑھنے کی جگہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہ قطعات زمین سے چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابو عبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سے روایت

کیا ہے کہا بیشک بندۂ مؤمن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندۂ مؤمن مرگیا پس زمین و آسمان اوسپر روتے ہین رحمن فرماتا ہے کون چیز رولاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلاوہ کسی کنارہ مین ہم سے کہی گروہ ہمارا ذکر کرتا تھا ۴ ابن جریر نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رہ وتی ہے مؤمن صالح پر اوسکے عمل کہ رہنے کی جگہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہ آسمان سے ٭

فصل مؤمن پر فرشتوی روتی ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اللہ تعالی جبکہ مؤمن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے تو اوسکو غراب نہین کرتا ہے اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسکو روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سے شرح برزخ مین لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن پر فرشتون کا رونا ہو سکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے کہ مؤمن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لئے عرش حسان ہل جاتا ہے کہتے ہین کہ مراد اوس سے حاملین عرش کا ہانا ہے بسبب رونے کے مؤمن پر اور یہ مؤمن کی کرامت ہے اللہ تعالی کی طرف سے جبکہ کافر مرتا ہے تو اوسپر کوئی جگہ نہین روتی ٭

باب ۲۳ دفن کے بیان مین

فصل آدمی وہی مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے

ابزار و الحاکم و بیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نے ایک جماعت کو دیکہا کہ وہ قبر کھود رہی تھی آپنے اوس سے پوچہا لوگون نے عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تھا پہر مرگیا آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین و آسمان سے کہینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سے وہ پیدا کیا گیا ۴ طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ۴ طبرانی نے اوسط مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم ایک قبر کھود رہے تہے فرمایا تم کیا کرتے ہو تہے کہا ہم قبر اکھودتے ہین واسطے اس کے آدمی کے فرمایا نہین آئی ہے اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے ۴ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ میں پس ناگاہ ایک قبر کو مدہی تھی آپ متوجہ ہوئے یہانتک کہ اوسپر کھڑے ہوئے فرمایا کسکے لئے یہ حوض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کے کہ جو حبشہ سے فرمایا لا الہ الا اللہ کہتا ہوا گیا اپنے زمین و آسمان سے یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی میں جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا +

فصل نطفے پر قبر کی مٹی بربرائی جاتی ہے

ابونعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے کوئی مُردہ کہ جو گڑھا بربرائی گئی ہے اوسپر اوسکی گھر سے کی مٹی سے ۳ دیکھو ترمذی نے نوادر الاصول میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتھیلی پر رکھتا ہے پھر کہتا ہے یارب مخلوقہ ہے یا غیر مخلوقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلوقہ ہے تو کہتا ہے یارب کیا رزق ہے کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہے پس اللہ فرماتا ہے دیکھ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں وہ لوح محفوظ میں دیکھتا ہے پس پاتا ہے اوسمیں رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ شی جسکے بقعہ میں وہ دفن کیا جاویگا اور گوندتا ہے اوسکے ساتھ اوسکے نطفہ کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا منہا خلقنا کم وفیہا نعیدکم ۳ دینوری نے مجالسہ میں ہلال بن یساف سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی بچہ کہ پیدا ہوگا اوسکی ناف میں اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمیں وہ مریگا ۳ حکیم ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نطفہ جبکہ رحم میں ٹھیرتا ہے تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتھیلی میں لیتا ہے پس کہتا ہے اے رب مخلوقہ ہے یا غیر مخلوقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلوقہ ہے تو وہ نسمہ نہیں ہوتا یعنی اوسمیں جان نہیں پڑتی اور رحم اوسکو خون کر کے ڈالدیتے ہیں اور اگر کہا کہ مخلوقہ ہے تو کہتا ہے اے رب نر ہے یا مادہ شقی ہے یا سعید کیا اجل ہے کیا اثر ہے کیا رزق ہے اور کس زمین میں مریگا پس فرماتا ہے تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفہ کو ابھی اوسمیں پائیگا پس نطفے سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے رازق تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پس وہ پیدا کیا جاتا ہے اپنے گھر والوں میں زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کھاتا ہے

اور اپنے نقش قدم کو روندتا ہے پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہے تو مرجاتا ہے اور اوسی مکان میں دفن کیا جاتا ہے

فصل اللہ تعالیٰ کو جس زمین میں بندہ کا مارا جانا منظور ہو تو کوئی حاجت اوسکی طرف

اوسکے کھینچتا ہے

(۱) ترمذی نے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین میں تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۱۲ حاکم و بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبکہ ہوتی ہے موت ایک تمہارے کی کسی زمین میں تو مقدر کیجاتی ہے واسطے اوسکے حاجت پس وہ قصد کرتا ہے طرف اوسکے پس ہوتا ہے منتہی نقش قدم اوس سے پھر قبض کیجاتی ہے اوسمیں روح اوسکی یہاں تک کہے گی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہے جو تو نے میرے پاس امانت رکھی تھی

فصل مردی کو نیک لوگوں کے درمیان میں دفن کرنا

(۲) ابو نعیم و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردوں کو درمیان نیک لوگوں کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے ہمسایہ دوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ ہمسایہ دوسی سے ۱۲ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مُردوں کو درمیان قوم صالحین کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بدپڑوسی سے ۱۲ ابن عساکر نے اور ماکینی نے مؤتلف و مختلف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کریں ہم ہمارے مردوں کو درمیان نیک لوگوں کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہیں بدپڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہیں اوس سے زندے ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچھا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے میں

اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو پڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے آخرت مین ۵ دیلمی و ابن مندہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے اچھا دو کفن اور ایذا نہ دو اپنے مردون کو ساتھ جلدی کے اور نہ ساتھ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھ قطع رحم کے اور جلدی کرو اوسکے قرض کی ادائی کو اور علحدہ کرو اوسکو پڑوسیون سے ۶ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے قبور مین عبداللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سے ہے وہ اس سبب سے غمگین ہوا پھر وہ اوسکو بعد سات یا آٹھ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سے ہے پس اسنے اوس سے پوچھا اوسنے کہا ایک شخص صالحین مین سے ہمارے ساتھ دفن کیا گیا پس اوسنے پچاس آدمیون مین اپنے پڑوسیون سے شفاعت کی سو مین بھی اونمین مین تھا

فصل اعلیٰ زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہے

ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو انہون نے لوگون کو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لئے کھود و اور عمیق نکرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلیٰ اوسکا ہے اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہے ۲ ابن عساکر نے کئی طریقون سے عمرو بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا سہیل بن عبدالعزیز نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہون نے مجھے حکم دیا کہ مین اوسکے لئے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کہ کھوداو سکے لئے بقدر تیرے طول کے یا موٹا پے تک اور درمیانی نکرو اسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلیٰ زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب ہے اوسکے اسفل سے

فصل قبرستان مومن کے لئے تجمل و زینت کرتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لئے پس نہین ہے اوس سے کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ

اوسمیں دفن کیا جائے اور کافر جہنم میں جاتا ہے تو قبرستان تاریک ہو جاتا ہے اوسکی سوت کے لیے پس نہیں ہوا اوسکے کوئی بقعہ یعنی قطعہ گروہ پناہ مانگتا ہے اللہ کے ساتھ کہ وہ اوسمیں دفن نکیا جائے اسکو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جسمیں ضعف و انقطاع ہے ۔

فصل دن کے فرشتوں کی زیادتی رات کے فرشتوں پر

ابن نجار نے تاریخ بغداد میں محمد بن عبد الواحد اسدی سے روایت کیا ہے کہا میں ایک جنازے میں حاضر ہوا و عبد الصمد بن علی کے گھر والوں میں سے کسی کا تنہا پس عبد الصمد اوسکو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے کہ تم ہمکو شام سے پہلے راحت دو ہمنے اوسنے کہا کیا تم اس باب میں کچھ روایت کرتے ہو کہا مجھے حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کے فرشتے زیادہ تر زمزم ہیں رات کے فرشتوں سے ۔

فصل فضل جبل بقطم

سفیان بن وہب خولانی رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن میں جا رہے تھے یعنی بقطم کے اور ہمارے ساتھ مقوقس تھا عمرو نے اوس سے فرمایا اے مقوقس کیا حال ہے تمہارے اس پہاڑ کا گنجا ہے نہ اوسپر روئیدگی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑوں پر ہوتے ہیں اوسنے کہا میں نہیں جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس جبل کے ساتھ اوس سے غنی کر دیا ہے ولیکن ہم پاتے ہیں اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کئے جائینگے کہ اوٹھاویگا انکو اللہ دن قیامت کے اوپر کچھ حساب نہ ہوگا پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھے اوسمیں سے کر دے کہا پس دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اوسمیں اور ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی قبریں بھی ہیں دلالا ابن عساکر من طریق ابن وھب عن جریر بن حازم عن عمران عن عبید بن ابی مدرک عن سفیان بن وھب الخولانی ۔

فصل قبر امانت ہے

دیلمی ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار میں طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر چھایا گیا آپ فرمایا میت جہانکو قبر میں رکھا وہ بیشک اُنسے پس شاید بند کرنے جاویں پھر دیکھا جاوے کہ اِلاسانپ کہ وہ اسکی گردن میں طوق کیا ہوا اور شاید اوسے حلم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز نہیں کی ٭

فصل قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازی کے ہمراہیوں کو مارتا ہے تا کہ وہ کاغم غلط ہو

اطوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس میں بطریق ابوہریرہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالوں پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ مہموم محزون ہوتے ہیں یہانتک کہ جب اوخون نے اوسکو اوس قبر میں سونپ دیا اور پھر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سے لیتا ہے پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے بھلا دے تمہیں اللہ تمہارے مردوں کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خرید و فروخت و کاروبار عیش و آرام میں لگ جاتے ہیں گویا وہ اوس سے نہ تھے

نوادر الاصل حاکم ابن بطہ میں بطریق عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوسپر برابر کی گئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوئے تا کہ لوٹیں تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہے قبر کی مٹی سے پس اوسے اونکی گردنوں کے پیچھے مارتا ہے اور کہتا ہے لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بھول جاؤ اپنے مردوں کو

فصل ابتدائی قبر کے بیان میں

اسمیں اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہے بعض نے کہا کوّا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالےٰ نے کوے کو بھیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیسا کہ کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتے ہیں قبر کے موجد بنی اسرائیل ہیں لیکن اولیٰ و اصح پہلا ہی قول ہے پہلے پہل یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم میں مستمر و دائم و باقی رہا +

باب ۲۴ اس امر کے بیان میں کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہیں

فصل دفن کو وقت کیا کہیں

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھ جاویں پس تو نہ بیٹھ ولیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر میں اوتارا جاوے تو تو کہہ بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم عبدک نزل بک وانت خیر منزول بہ خلف اللہ نیا خلف ظھرہ فا جعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف وانک قلت وما عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ میں اور ملت رسول اللہ پر آئی تیرا بندہ تجھ پر اور تو اسکے یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اتارنے والوں کا ہے یعنی تو سب میزبانوں سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جو پیش آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تو نے فرمایا ہے کہ جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکوں کے ۱۲ طبرانی و بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہئے کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے فاتحۃ الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحہ البقرہ اور نزدیک اوسکے پائوں کے خاتمہ سورۂ بقرہ اوسکی قبر میں ۱۳ طبرانی نے محمد بن عبدالرحمن بن علاء ابن الجلاج سے روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا میرا جب تو مجھے میری لحد میں رکھنے تو کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر ڈال تو مجھ پر مٹی کو ڈالنے کر پھر پڑھ نزدیک میرے سر کے فاتحہ البقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے تھے ۱۴ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو النس رضی اللہ عنہ نے دفن کیا پس فرمایا اللھم جاف الارض عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ الجنۃ الخیرا من دارہ الی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونوں پہلو سے اور کھول دے دروازے آسمان کے اوسکی روح کے واسطے اور بدل دے اوسکو گھر بہتر اوسکے گھر سے ۱۵ سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ میت کو اوسکی قبر میں رکھتے تو فرماتے اللھم جاف الارض عن جنبیہ وصعد لروحہ وتقبلہ وتلقہ

ابن ابی الدنیا

منك برحمتك الى كشادہ كردين كہ اوسكے دونوں پہلوسے اور چڑہا اوسكى روح كو اور پيش آوے اوسكو اپنے سے
سا۔ بن سيد سے ۶ ابن ماجہ و بيہقى نے اپنے سنن مين ابن سيب منى اللہ عنہ سے روايت كيا ہے كہا حاضر ہوا مين
ابن عمر كے پاس ايك جنازہ مين پس جب ركہا وہان نے اوسكو لحد مين كہا تم نے كہا بسم اللہ وفى سبيل اللہ وعلى ملة رسول اللہ
پس جب لحد كو برابر كرنا شروع كيا تو كہا اللهم احرها من الشيطان ومن عذاب القبر الى سيجا اوسكو شيطان
سے اور عذاب قبر سے پس جب ريگ كو اوسكے اوپر برابر كيا تو جانب قبر مين كہڑے ہوئے پس فرمايا اللهم
جاف الارض عن جنبيها وصعد روحها والقها منك رضوانا يعنى الى كشادہ كر زمين كو اوسكے
دونوں پہلو سے اور چڑہا اوسكى روح كو اوپر لے آ اور اوسكو رضوان سے پس كہا مينے اوسكو رسول اللہ صلى اللہ عليہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے ۷ ابن ابى شيبہ نے مجاہد رضى اللہ عنہ سے روايت كيا ہے كہ وہ كہتے تھے ينبغى اذا
وضع فى سبيل اللہ اللهم انس له فى قبره وكونس له وارحمه والحقهم بنبيه يعنى سانہ ام اللہ
كے اور الحد كى راہ مين الى كشادگى كر واسطے اوسكے اور اوسكى قبر مين اور روشنى كر واسطے اوسكے اور سمين اوسكو
ملا اوسكو ساتھ اوسكے نبى صلى اللہ تعالىٰ عليہ وآلہ وسلم كے ۸ حكيم نے نوادر مين مرہ سے روايت كيا ہے كہا ميں جانتے
تھے جبكہ ميت لحد مين ركہا جاوے تو يہ كہمين اللهم اعذه من الشيطان الرجيم الى پناہ دے
اوسكو شيطان مردود سے ۹ ابن ابى شيبہ نے مصنف مين خيثمہ سے روايت كيا ہے كہا ميں جانتا تھے
جبكہ ميت كو دفن كرين تو يہ كہمين بسم اللہ وفى سبيل اللہ وعلى ملة رسول اللہ اللهم
اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشيطان الرجيم يعنى ساتھ نام اللہ كے
اور بيچ راہ اللہ كے اور اوپر ملت رسول اللہ كے الى پناہ دے اوسكو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے
اور برائى شيطان مردود سے

فصل تلقين بعد الدفن كے بيان مين

اسيد بن منصور نے ابن مسعود رضى اللہ عنہ سے روايت كيا ہے كہا رسول اللہ صلى اللہ عليہ وآلہ وسلم قبر پر كہڑے رہتے
تھے بعد اسكے كہ قبر برابر كر دى جاتى پس فرماتے اللهم نزل بك صاحبنا وخلفت الدنيا
خلف ظهورنا اللهم ثبت عند المسئلة منطقه ولا تبتله فى قبره بما لا طاقة له بهم

یعنی الٰہی اور اطرف تیرے یار ہا اور اوسے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا الٰہی اور رکھ سوال کے وقت اوسکی گویائی اور مبتلا کر اوسکو اوسکی قبر میں اوس چیز کے ساتھ جسکی اوسے طاقت نہیں ہے ۱۲ طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بھائیوں سے اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے کہ کھڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سر پر پھر چاہیے کہ کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ تو اسی فلان فلان خورت کے بیٹے پس وہ اوسکو نہ سنے گا اور جواب نہ دیگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان خورت کے بیٹے پس وہ باربیٹھ جاویگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان خورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو اللہ تجھپر رحم کرے ولیکن تم نہیں سمجھتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ قَدْ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِیْ نَبِیًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہیں اور بیشک اوسنے تو راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے سب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونمیں سے ہاتھ دوسرے کا اور کہتا ہے چلو کہ ہم بیٹھیں نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کنندہ اوسکا نکیر وہ دونوں یعنی منکر و نکیر ایک آدمی سے کہا یا رسول اللہ اگر تا لقین کرنے والا میت کی ماں کو پہچانتا نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا منسوب کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان ابن حوّاء ۱۲ ابن مندہ نے دوسری طرح ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میں مرجاؤں اور تم مجھے دفن کر چکو تو چاہیے کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کھڑا ہو پس چاہیے کہ کہے اے صُدَیّ بیٹے عجلان کے یاد کر اوس چیز کو کہ چھوڑ تو نے دنیا میں تو گواہی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں اللہ کے ۱۲ سعید بن منصور نے شعبہ سفیان ثوری اور ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ ان تینوں نے کہا جبکہ برابر کر دیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سے چلے جاویں تو سنتے ہیں

مقبری

جانتی ہے بات کہ کہے یعنی کوئی شخص سیت کے نزدیک اوسکی قبر کے یا فلاں قل لا الٰہ الا اللہ یعنی اسی فلاں کہہ
لا الٰہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یا فلاں قل ربی اللہ وحدہ لا شریک لہ وربی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یعنی اسی فلاں کہہ میرا رب اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہیں پھر چلا جاوے ۵ تنبیہ آجری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مستحب ہے دفن کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرنا
اور میت کے واسطے ثابت کی دعا کرنا اور کے سو نہد کے سامنے پس کہا جاوے اللّٰھم ھذا عبدک وانت
اعلم بہ منا ولا نعلم منہ الا خیرا وقد جاء لہ اللّٰھم انہ قد نزل بک وانت خیر منزول بہ
اللّٰھم ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عنہ اللّٰھم اجعلہ عندک فی
اعلیٰ علیین واخلف علی اھلہ فی الغابرین وارحمہ برحمتک یا ارحم الراحمین اللّٰھم افسح
لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ اللّٰھم اجرہ من الشیطان ومن عذاب القبر وھول المطلع اللّٰھم
ھذا زائرک وفی الموتی احوج الی احسانک منہ الی زیارتک وانت غنی عن عذابہ وھو فقیر
الی رحمتک فارحمہ برحمتک یا غنی یا حمید اللّٰھم ان کان برا فزد فی برہ وان کان مسیئا
فتجاوز عنہ اللّٰھم ھذا عبدک وابن عبدک وابن امتک

ہین کہتے ہین کہ ناظم نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے لحد مین داخل کرنے اوسکے بند کرنے حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہے یا قبل اوسکے ہی ہو گی وہ اسی پر دال ہین اور یہی بہت اول کا مفاد ہے رہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہے جو کہ دوسری بہت سے معلوم ہوتا ہے سو مین اوسکو نہین پہچانتا نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون شیطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئے ہون جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص جبیر مین ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتے تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اوسکو ابوداؤد حاکم نے اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سے انتہے مگر یہ اسکی دلیل ہے کہ میت کے لئے ثابت رکھنے کی دعا کرین جیسا کہ آیندہ آویگا اور وہ تلقین جو احادیث مین مراد ہے سو رافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے مستحب ہے کہ بعد دفن کے میت کی تلقین کیجاوے پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰہِ یَا ابْنَ اَمَۃِ اللّٰہِ اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَھَادَۃَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَانًا یعنی اے اللہ کے بندے اے بیٹے اللہ کی لونڈی کے یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہین اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قبر سے اوٹھنا حق ہے اور قیامت آنیوالی ہے اوسمین کسی طرح کا شک نہین ہے اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اونکو جو قبرون مین ہین اور بیشک تو راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جاننکر اور ساتھ اسلام کے دین جاننکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جاننکر اور ساتھ قرآن کے پیشوا جاننکر اور ساتھ قبلہ کے قبلہ جاننکر اور ساتھ مسلمانون کے بھائی جاننکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہے یعنی حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مرجاؤن تو تم میرے ساتھہ کرنا جیسا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے کہ ہم اپنے مردون کے ساتھہ کرین ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے پس فرمایا جبکہ کوئی مرے بہائیون سے اللہ اسکی اساد صالح ہے ضیاء نے اپنی کتاب الاحکام مین اور اسکی قوت بیان کی ہے اور عبد العزیز نے نسائی مین اسکی تخریج کی ہے اسکے راوی ابو امامہؓ سے سعید از دی ہین ابو حاتم نے اونکے لئے بیاض جو وڑی ہے لیکن اسکے واسطے شواہد ہین (۱) دوسرے سے ایک یہ ہے جسکو سعید بن منصور نے طریق راشد بن سعد وغیرہ بن حبیب وغیرہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کردیجاوے اور لوگ چلے جاوین تو ستر ہاتھہ سے کمین اوسکی قبر کے نزدیک الم ۲ الم رحمہ اللہ نے کہا کہ میسے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا یہ جو لوگ کرتے ہین جبکہ میت دفن کی دیجاتا ہے تو آدمی کھڑا رہتا ہے اور کہتا ہے اسی فلان فلان کے بیٹے اونہون نے فرمایا میسے اسے کسی کو کرتے نہین دیکھا مگر اہل شام کو جسکو ابو المغیرہ سے اس باب مین ابو بکر بن ابو مریم سے جو مروی ہے وہ اونکے شیوخ سے روایت کرتے ہین کہ وہ اسکو کرتے تھے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کرکے ہین ہمنے اونکا ذکر چھوڑ دیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کے قابل شہادت کے نہ تھے +

فصل سیاہین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح امیات مین فرماتے ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ حدیث مکلہ عاقل شک نہین کرتا ہے کہ الفاظ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی ماں کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حوا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ متکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑتا ہے پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹھین جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا ہے انتہی ۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہے فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچھے گئے اونہون نے اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھہ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سے امام احمد سے نقل کیا ہے تو اچھا ہین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو

سئلہ اس کتاب مین اور مقام پر مذکور ہوا ہے معلوم ہوا کہ مذکور ہوا ہے کہ تلقین مسنون ہی ہے واللہ اعلم ۱۲

مستحسن کہا بلکہ انہوں نے تو یہ خبر دی کہ اوسکو اوسی اہل شام نے اور کوئی نہیں کرتا ہے اور وہ اوسکو ابوبکر
بن ابی مریم سے روایت کرتے ہیں اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابوبکر بن ابوبکر بن ابومریم کی دلیل ہے اسکی کہ وہ
روایت کو ضعیف بتاتے ہیں یہ اسلئے ہے کہ ابوبکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان میں کہا ہے ابوبکر
بن ابومریم غسانی حمصی پس کہا کہ امام اونکا بکر ہے بلکہ کہا بعض نے بکیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا اسنے
کہا عبدالسلام سے نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہیں پھر اونکا احوال بیان کیا اور اوسکے آخر میں
کہا کہ ابوزرعہ دمشقی سے کہا وہ نہوں نے امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچھ نہیں ہے انتہی پس حافظ ابن قیم کا یہ
عجیب قول ہے کہ امام احمد نے فعل متلقین کو بسبب جہالت ابن ابی مریم کے مستحسن کہا پھر حافظ ابن قیم نے کہا
کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگر چہ ثابت نہو تو بھی اتصال عمل کا متلقین کے
ساتھ سائر امصار و اعصار میں بدون انکار کے اوسکے ساتھ عمل کرنے میں کافی ہے اللہ تعالیٰ نے
کبھی یہ عادت جاری نہیں کی کہ جوامت مشارق و مغارب کو ڈبانک لیوے اور وہ ساری امتوں سے
فقہاوں میں زیادہ تر کامل اور معارف میں بڑھی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کر لے
جو کہ نہ سنے نہ عقل رکھے اور اوس خطاب کرنے کو مستحسن سمجھے اور اوس امت میں سے کوئی سنکر اوسکا انکار
نکرے بلکہ اول آخر کے لئے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوے اور اوسمیں پچھلا پہلے کی پیروی کرے انتہے سید صاحب
مرحوم نے اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکھتا ہے نہایت
ضعف میں ہے کیونکہ اولاً حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپ خود اس بات میں نہ شک کرتے ہیں نہ انکار
کہ ساری امت سے بڑھی ہوئی اتباع واقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپکے اصحاب منہی اللہ عنہم
ہیں اونسے ایک حرف بھی نہیں آیا کہ انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو متلقین کی ہو نہ
یہ بات آئی کہ کسینے خلفائے اشہین میں سے کسی بہت کی لحد دفن کے متلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہیں ہے
کہ حافظ صاحب ایک روایت بھی کسی صحابی سے لے آویں کہ وہ کسی خیر کی قبر پر کھڑے ہوں اور کہا ہو کہ
اسی فلاں فلاں کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کھڑے ہو کے اوسکو پکارتے ہوں تو پھر حافظ صاحب باوجود
اپنی امامت کے کسطرح کہتے ہیں کہ سائر امصار و اعصار میں متلقین کے ساتھ عمل متصل چلا آتا ہے پھر شاید حافظ صاحب

مرحوم سے کہا جاتا ہے کہ یہ امام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر کل شام حکیم ابوالمنیر کا انتقال ہوا پھر وہ کہتے کہ سارا مصار دا مصار کہتے ہیں حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ اوسکو نہیں کہا گرامل شام نے ابوالمنیر کے سر نے میں اور کتنے عرصہ سے پہلے گزر چکے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام میں منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے میں تعصب کریں تاکہ پورا ہو استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوے باوجود اسکے کہ اونکے لئے اس عبارت صحیح ہو محض دلیلیں موجود ہیں تو پھر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہوں سے جو کہ بالکل انصاف سے محروم ہیں پس ہرگز مسواے اوائل کتاب وسنت کے وہ کہا نہ کہا نا چاہئے جبکہ تختے پہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہے الخ اوس سے مراد اونکی وہی حدیث ابوامامہ ہے جو ہمنے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہے جو تم دیکھتے ہو اور اونہوں نے شرح الصدور میں سواے حدیث ابوامامہ کے اور کچھ ذکر نہیں کیا پھر فرمایا تنبیہ آجری سے لیے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومۂ ہدی نبوی میں کہا ہے کہ تم پر درس مشروع نہیں ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کے بدعت ہے اسکے بعد یہ لکھا ہے کہ تلقین میں علماء کا اختلاف ہے اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب میں متناقض ہے ہدی نبوی یعنے زاد المعاد میں تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمیں ہارون ہے اوسکو ضعیف کہا ہے اور کتاب الروح میں اوسکو مستحسن فرمایا ہے اور اسکو ترجیح دی ہے محقق عقیلی رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونیکی طرف مائل ہوئے ہیں اور یہی اظہر ہے انہوں نے کتاب منار اور ابحاث مسدودہ میں طول طویل کلام کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے اوسکے موضوع ہونے میں جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکھتے ہیں اونکو شک نہیں ہے اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے راشدین سعد وغیرہ سے اونہوں نے اپنے شیوخ اہل حمص سے روایت کیا ہے پس یہ مسئلہ حمصی ہے اسی یہ حدیث کہ تم اوسکے لئے تثبیت کا سوال کرو وہ ابھی سوال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لئے شاہد ٹھیرانا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ حکم عدل کے لئے اسمیں کسی طرح کی شہادت نہیں ہے انتہی اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہیں سو یہ دعوی ممنوع ہے اسلئے کہ

وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اونہوں نے سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ سارے لوگ تلقین پر متفق نہیں ہیں اسی طرح نفی انکار کا حال ہے کیونکہ جماہیر علما اپنی کتابوں میں اسکا انکار کرتے ہیں اور اسکے بدعت ہونے کی تصریح فرماتے ہیں اس سبب سے ظاہر ہے کہ اوسکے انکار واقع ہوا جبکہ کسی نے اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق مدظلہ فرماتے ہیں کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار میں حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونے کی تصریح نہیں کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے میں تردد تھا مگر بیشک ایسے اولہ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کریں اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہیں ہیں ہاں عمل بعض بلاد کا اور قول ایک جماعت فقہا و شافعیہ وغیرہم کا سوا ایسے مقام میں قابل سند نہیں ہے پس اولی عدم جواز تلقین ہے علم الٰہی میں جس کسی کے لئے ثبات قول کا حکم ہو چکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہیں ہے اور جو اوسکے خلاف ہے اگر وہ تلقین کے سبب سے ثابت القول ہو جاوے تو چاہئے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ شکل ہے ہاں اگر وہ حدیث جو اس باب میں وارد ہوئی ہے صحت کو نہیں پہنچ جاوے تو اوسکا قائل ہونا واجب ہوگا مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے

باب ضمۂ قبر یعنی قبر کے دبانے کے بیان میں

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہے

فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان میں

ابن ابی الدنیا نے صحیح تر سند رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہے کہ زمین آدمیوں کی ماں ہے وہ اوسی سے پیدا کئے گئے ہیں پھر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہی جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے پھیر لائی گئی تو اوسنے اونکو دبایا جیسے وہ ماں دباتی ہے جسکا بچہ اوس سے غائب ہو گیا پھر وہ اوسپر آیا پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہا ہے تو اوسکو مہربانی و نرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہے تو اوسکو سختی سے دباتی ہے اپنے رب کے سب سے اوسپر غصہ کرتی ہے *

فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان میں

حکیم ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہے کہ کوئی نہیں ہے مگر کچھ نہ کچھ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے

اگرچہ صالح ہی کیوں نہو پس یہ غلط اوس گناہ کی جزا بھگتنے کیلئے ہے پھر اوسکو رحمت پالیتی ہے اسی لئے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کما اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہیں جانتے کہ اونکے لئے قبر میں دباؤ ہوا اور نہ یہ جانتے ہیں کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکے معصوم ہونیکے نسئی رحمہ اللہ نے بحر الکلام میں فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لئے قبر کا عذاب نہیں ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہے بس وہ اسکا خوف وہول پاتا ہے اسلئے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کی نعمت کے ساتھ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا ؎

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک لڑکے بچے سبکو ہوتا ہے

۱ امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تھے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹھ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمیں کرنے لگے پھر فرمایا دبایا جاتا ہے مومن اوسمیں ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بھر جاتا ہے کافر پر آگ کو ف نہایں میں ہے انہری نے کہا حمائل یہاں اُنتیوں کی رگیں ہیں کہا اور احتمال ہے کہ مراد تلوار کے پرتو ڈالنے کی جگہ ہو یعنی اوسکے کاندھے اور سینہ اور پسلیاں ۲ امام احمد و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک غمطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوسکے سعد بن معاذ ۳ امام احمد و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے جابر بن سمید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگوں نے آپ کے ساتھ دیر تک پھر آپ نے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگوں نے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تسبیح کیوں کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہوگئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کر دیا اللہ نے اوس سے ۴ سعید بن منصور و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسدن کہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پھر اوس سے ڈھیل کی گئی ۵ نسائی و بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یہ جبکے لئے عرش ہل گیا اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوئے
البتہ تحقیق دیا گیا ایک دباؤ پر اوس سے کشادہ کی گئی یعنے سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہلگیا
اوسکے لئے عرش واسطے خوشی اوسکی روح کے اخرجہ البیہقی فی الدلائل ۱۲ حاکم و بیہقی و حکیم ترمذی
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ما داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر میں پس
ٹھہر رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر میں ایک دباؤ پس
بیٹھے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہول دے ۱۲ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا زینب
صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہیں آپ کو بہت غمگین دیکھا
پس آپ تھوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھنے لگے پھر قبر میں اترے پھر بیٹھے آپ کو دیکھا کہ حزن بڑھتا
جاتا تھا پھر نکلے پھر دیکھا کہ آپ کا غم دور ہو گیا اور تبسم فرمایا ہے آپ سے پوچھا فرمایا میں قبر کی تنگی اور اوسکے
غم کو یاد کرتا تھا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجھ پر شاق گزرتا تھا پھر اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کرے
پس اوسنے کر دی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہوں نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب
کے ہیں گرجیں والنس ۸ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمر وسے روایت کیا ہے کہا جب کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے
پس آپکا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا پھر یہ تغیر دور ہو گیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچھا فرمایا بیٹھے اور
اوسکے ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس اللہ سے دعا کی سو اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے
اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے ۹ ہناد بن
سری نے زہیر بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ
سعید بن معاذ جسکا ایک رومال اوسکے رومالوں سے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر
بن ہشام نے خبر دی کہا ہمکو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اور آپ نزدیک قبر سعد کے کھڑے ہوئے تھے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک
دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے

نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہم کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہیں کون چیز رولاتی ہے کہا مجھے سعد کو اور ضغطۂ قبر کو یاد کیا ۱۲ احمد بن اسحق نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رونے لگے جبکہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس اونکے طرف اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جارہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ ٹھیر گئے یہانتک کہ آپ نے اونکو پالیا پس عرض کیا یا نبی اللہ آپ کو سب سے کس چیز نے پیچھے رکھا فرمایا مجھے سعد ابن معاذ کو سنا جسوقت کہ وہ اپنی قبر میں دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی قبر میں دبایا گیا حالانکہ اوسکے لئے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر المرحوم کریم ہے یا یحییٰ بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تحقیق سعد دبائے گئے اسلئے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابوعذرۃ الانصاری عن ابیہ عن ھشیم عن محمد بن اسحق عن محمد بن سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی اسناد معضل ہے معروف یہی ہے کہ انبیاء کو ضغطۂ قبر میں نہیں ہوتا ۱۳ ابوالقاسم سعدی نے اپنی کتاب الروح میں کہا ہے کہ ضغطۂ قبر سے نجات نہیں پاتا ہے نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے اور مومن یہ ہے کہ کافر کے لئے دوام ضغطہ ہے اور مؤمن کے لئے یہ حالت اول نزول قبر میں حاصل ہوتی ہے پھر وہ عود کرتی ہے طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر میں کہا اور مراد ضغطۂ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونوں جانب میت کے جسم پر ملجاتی ہیں +

فصل ضغطۂ صبیان کی بیان میں

الطبرانی نے بسند صحیح ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بچہ دفن میں کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچا بچتا ۱۲ اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑھی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۱۳ علی بن معبد نے کتاب طاعت وعصیان میں بطریق ابراہیم غنوی ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہا میں نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تھا پس ایک چھوٹے لڑکے کا جنازہ گذرا وہ رو میں میں نے اونسے کہا آپ کو کون چیز رولاتی ہے فرمایا یہ لڑکا میں اوسکے لئے روئی

لف الف

لہ دو نسخہ میں قلت یا نبی اللہ بن یہ یحییٰ بن زکریا کا کہنا ہے تین نسخہ میں کہنا ہوں یہ حدیث الخ والظاہر اعلم ۱۲

سعید

واسطے شفقت کے دبا دو قبر سے

فصل دباو قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے

الحکیم ترمذی و بیہقی نے بطریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی اسمیں عبد اللہ نے کہ داؤد بن سعد کے بعض گھر والوں سے پوچھا کہ تم کو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب میں اونہوں نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصد کرتا تھا بعض طہارت میں پیشاب سے ۲ ابن سنی نے حسن بنی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا گیا کہ وہ دبائے گئے قبر میں ایک بائومیانہ تک کہ ہوگئے مثل بال کے پس سینے اللہ سے دعا کی کہ راحت دے اوسکو اوس سے اور یہ اسلئے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا ۳ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہوشع بن سوار نے خبر دی کہا مجھے ابو عشر نے سعید مقبری سے خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دبانا کہ اوس سے اوسکی پسلیاں مختلف ہوگئیں بسبب اثر پیشاب کے یعنی ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہوگئیں ۴ عبد الرزاق نے مصنف میں کہا کہا ابن عیینہ سے روایت ہے راوی نے ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ کہا سخت تر حدیث کہ ہمنے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی آپ کا قول ہے سعد بن معاذ میں اور آپ کا قول ہے امر قبر میں ٭

فصل قبر مومن کو مانند کی طرح دباتی ہے

بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سنا رسول اللہ سے بیشک آپ نے اوس دن سے کہ مجھے سنگ نکیر کی آواز ضغطۂ قبر کی حدیث کی ہے کوئی شئی مجھے نفع نہیں دیتی ہے فرمایا اے عائشہ بیشک سنگ نکیر کی آوازیں مومنین کے کانوں میں مثل اشتر یعنی سرمہ کے ہیں آنکھوں میں اور بیشک قبر کا دبانا مومنین پر مثل شفیق مان کے ہے کہ اوسکا بیٹا اوس سے درد سر کا شکوہ کرے پس وہ اوسکے سر کو نرم دبانے سے دباوے ولیکن اے عائشہ خرابی تو الد میں شک کرنیوالوں کی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں دبائے جاتے ہیں مثل دباؤ پتھر کے انڈے پر ٭

لہ لفظ ضغطہ قبر کا ہے معنی دبانا

سے الحق میں کہا ہے اور صحیح

بعضوں نے کہا ہے

عذاب کا ہونا ۱۲

فصل اوس شخص کے بیان میں جسکو ضغطۂ قبر نہیں ہوا

عمر بن شیبہ نے کتاب المدینہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حفصہ نہیں کیا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد رض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہیں اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونوں میں چھوٹے تھے ف صاحب قصر الآمال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ شریفہ ہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن میں پرورش کی تھی اور آپ کو دوست رکھتی تھیں آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک اونکے کفن میں داخل فرمائی اور اونکی قبر میں داخل ہوئے اور لوٹے بسبب اسکی برکت کے وہ ضغطۂ قبر سے امن میں رہیں رضی اللہ عنہا +

فصل مرض موت میں قتل ہوا پر ہنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے

ابو نعیم نے حلیہ میں عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ پڑھے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض میں جسمیں کہ وہ مریگا وہ اپنی قبر میں مفتون نہ ہوگا اور ضغطۂ قبر سے امن میں رہیگا اور اوٹھائینگے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتھیلیوں سے یہانتک کہ گزار دینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کے قولہی نے کہا یہ حدیث غریب ہے نضر بن حماد بجلی اسکے ساتھ منفرد ہے **فائدہ** بعض نے کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سے دس سبب کے ساتھ دفع کیجاتی ہے ۱ توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی ۲ یا مغفرت چاہے تو اوسکے لئے بخشش کیجائیگی ۳ یا نیکیاں کرے تو وہ اوس گناہ کو مٹا دینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتے ہیں ۴ یا دنیا میں مصائب میں مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہو جاوے ۵ یا برزخ میں ضغطۂ وفتنہ میں مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہو جاویگا ۶ یا اوسکے مومن بھائی اوسکے لئے دعا کریں اور اوسکے واسطے مغفرت چاہیں ۷ یا اپنے اعمال کے ثواب سے اوسکو وہ چیز بخشیں جو کہ اوسے نفع دے ۸ یا عرصات قیامت میں ہولوں کے ساتھ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہو جائیں ۹ یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی یا وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۰ یا رحمت اپنے پروردگار کی مل جلالہ وعظم سلطانہ اللھم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

وادرکنا برحمتک یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین آمین یا رب العلمین بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فائدہ قصر الامل میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے منع استغفار بن ان اسباب کے ذکر میں فرمایا ہے کہ استغفار جنس عام و سوال سے ہے اور غالبًا توبہ کے ساتھ مقرون ہوتی ہے لیکن کبھی توبہ کرتا ہے اور کبھی مغفرت کی دعا بدون توبہ کے کرتا ہے ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ جس سے سارے گناہ بخشے جاویں مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہیں ہے لیکن ایک سبب ہے اسباب مغفرت سے صحیحین میں آیا ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے پس کہتا ہے خدایا تو میرے لئے میرا گناہ بخشدے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہے کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اپنے بندے کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کر جو خطاؤں کو محو کرتا ہے اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہے کہ قبول ہووے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیوں سے خوارج و معتزلہ اسی طرف گئے ہیں کہ قبول نہیں کرتا ہے مگر اوس شخص سے کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہیں ہے اور رجیہ اسپر ہیں کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے کہ مراد تقوی سے ہے اوس عمل میں جسکو کرتا ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن عملا میں فرمایا ہے حسن عمل وہ ہے کہ خالص و بروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہے اور بروجہ صواب نہیں ہے یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہیں ہے تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہے کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ ہے کہ موافق سنت کے ہو ۔

باب ۲۶ پہلے پہل قبر میں میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں ولید بن عمرو بن وشاح سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہے ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونوں پاؤں کے پس میت کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں تیرا عمل ہوں ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید قاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسے اوسکے اعمال گھیر لیتے ہیں پھر اللہ اوسکو نظر عنایت کرتا ہے پس کہتے ہیں ای بندے تنہا اپنے گڑھے میں منقطع ہوگئے تجھسے دوست اور گھر والے سو اوسی

انیس نہیں ہے تیرے لئے آج سوا ہاوے ۱۲ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت
لحد میں رکھا جاتا ہے تو اول شی جو اوسکو آتی ہے اوسکا عمل ہے پس آتا ہے اوسکی بائیں ران کو اور کہتا
ہے میں تیرا عمل ہوں میت کہتا ہے کہاں ہیں میرے گھر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والے
اور جو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا پس عمل کہتا ہے چھوڑا تو نے اپنے گھر والوں اولاد قرابت والوں کو اور جو
کہ تجھے اللہ نے دیا تھا پیٹھ کے پیچھے سو داخل ہوا تیری قبر میں تیرے ساتھ سوا میرے پس کہتا ہے اسی
کاش میں تجھی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والوں پر اور اوپر جو مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اسواسطے
کہ داخل ہوا میرے ساتھ سوا تیرے ۱۳ اصابی الخواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نے ابوالمبارک
سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر میں تو باقی نہیں رہتی کوئی چیز جس سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا سوا
اللہ عزوجل کے مگر وہ اوسکے لئے متشکل ہوتی ہے وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد میں کیونکہ وہ دنیا میں
اوس سے ڈرتا تھا سوای اللہ عزوجل کے

باب ۲۷ بیان میں مخاطبت قبر میت سے

ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میت کو دیدار ہوتا ہے لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتوں کا ذکر میت کیا کرو کہ وہ موت سے پیشک
نہیں آیا قبر پر کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اور میں پس کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا اور میں گھر ہوں تنہائی
کا میں گھر ہوں مٹی کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پس جبکہ مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اوس سے کہتی
ہے مرحبا و آنکا یعنی تو فراخ جگہ میں اور گھر والوں میں آیا خبردار بیشک قسم اللہ محبوب تر تھا اوسکا جو میری
پیٹھ پر چلتے ہیں طرف میرے پس جبکہ آج میں تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو تو اب دیکھے گا کیسے
احسان کو تیرے ساتھ پس وسیع ہو جاتی ہے واسطے اوسکے درازی ربستک اور کہا ولا جاتا ہے اوسکے واسطے
دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے فاجر یا کافر بند تو قبر اوس سے کہتی ہے لا مرحبا ولا اہلاً خبردار بیشک
تو اوسکا مبغوض تر تھا اوسکا جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں طرف میرے پس جبکہ آج میں تیری والی ہوئی اور تو
میری طرف آیا تو تو اب دیکھیگا میرے کام کو تیرے ساتھ فرمایا پس وہ ملجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہیں

اور مختلف ہوجاتی ہیں پس ایمان لوگوں کا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک انگلیوں سے پس رفع اضل کیا بعض انگلیوں کو بعض کے جوف میں فرمایا اور متعین کئے جاتے ہیں اوسکے لئے شہر بڑے سانپ کہ گرایک اونہیں سے زمین میں پھونک مارے تو وہ نہ اُگاوے کسی چیز کو حبتک کہ زمانہ باقی ہے پس وہ اوسے کاٹتے اور نوچتے ہیں یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سوای اسکے نہیں کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنوں سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہوں سے ۱۲ طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے میں پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہیں آتا ہے اس قبر پر کوئی دن مگر وہ بآواز کشادہ فریاد کرتی ہے ای ابن آدم تو کیونکر تجھے معلوم گیا کیا تو نے نہ جانا کہ میں گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں غربت کا گھر ہوں وحشت کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں تنگی کا گروہ شخص کہ اوسپر اللہ مجھے کشادہ کردے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہے جنت کے چمنوں سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہوں سے ۱۳ ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابویعلی امام احمد حاکم کے کنی میں طبرانی نے کبیر میں اور ابونعیم نے ابو سجاح تمالی سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر سے کہتی ہے جبکہ وہ اوسمیں رکھا جاتا ہے خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجھے کس چیز نے میرے ساتھ مغرور کیا کیا تو نے نہ جانا کہ میں گھر ہوں فتنہ کا گھر ہوں تاریکی کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں کیڑوں کا تجھے کس چیز نے مجھے سہکایا جبکہ تو آکر تا ہوا تجھ پر گزرتا تھا پس اگر وہ نیک ہے تو اوسکی طرف سے قبر کا جواب دینے والا جواب دیتا ہے پس کہتا ہے بھلا دیکھ تو وہ تو نیک بات کا حکم اور بری بات سے منع کرتا تھا پس قبر کہتی ہے بیشک میں اب وہ سپہر سبز ہوئی جاتی ہوں اور اوسکا جسم نور ہوجاتا ہے اور اوسکی روح اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھ جاتی ہے ۱۴ ابن مندہ نے کتاب الروح میں طریق مجاہد سے براین عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مؤمن جبکہ وہ محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اچھی سی اچھی صورت اور بہتر سے بہتر خوشبو میں پس وہ اوسکے نزدیک بیٹھتا ہے واسطے قبض کرنے اوسکی روح کے اور آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے مع حنوط جنت کے اور کفن جنت کے اور وہ اوس سے دوری پر ہوتے ہیں پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکے

لہ اخرجہ ابن شیبہ ص ۱۲۱

جسم سے نکالتے ہیں پسند کرکے پھر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئے تو وہ دونوں فرشتے جلد اوسکی طرف آتے ہیں پھر اوسکو اوسنے لے لیتے ہیں جنت کا حنوط اور سے لگاتے ہیں جنت کے کفن میں اوسکو کفناتے ہیں پھر اوسکو آسمان کی طرف بڑھاتے ہیں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور فرشتا اوس سے خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں پاک روح کسکی ہے جسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور اچھے سے اچھے نام کے ساتھ اوسکا نام لیا جاتا ہے جسکے ساتھ اوسکا نام لیتے تھے دنیا میں پس کہتے ہیں کہ یہ روح فلان کی ہے پھر جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لے چڑھتے ہیں تو اوسکی رشتالیت کرتے ہیں ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک کہ رکی جاتی ہے روبرو اللہ کے نزدیک عرش کے پس نکالا جاتا ہے اوسکا عمل علیین میں پھر فرماتا ہے اللہ عزوجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک بیٹے بخشدیا واسطے صاحب اس عمل کے اور مہر کیجاتی ہے اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رد کی جاتی ہے علیین میں پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپھیر لیجاؤ میرے بندے کی روح کو طرف زمین کے کیونکہ میں نے انکو وعدہ دیا ہے کہ بیشک میں انکو پھیر ونگا اوسی میں پس جبکہ کہا جاتا ہے موسن اپنی لحدین تو زمین کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹھ پر تہا پس کیسہ کہ جبکہ تو میرے پیٹ میں آگیا اب میں تجھے دکہاؤنگی کہ میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرونگی پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اور اوسکی میں اوسکی دہ ذراعی بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونوں پاؤں کے طرف جہنم کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہ یہ طرف اوس چیز کے کہ تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ نزدیک اوسکے سر کے طرف نار کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہ یہ طرف اوس چیز کے کہ پھیر دیا اللہ نے تجھے عذاب پھر اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہیں ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکے قیامت کے قائم ہونیسے

۵ ابن ابی الدنیا نے عبدالسبن سعید سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹھتا ہے اور وہ سنتا ہے اپنے ساتھ جانیوالوں کی آواز قدم کو پس بکلام نہیں کرتی اوس سے کوئی چیز اول اوسکے گڑنے سے پس وہ کہتا ہے خرابی ہو تیری اے آدم کے بیٹے کیا تو نہ ڈرا مجھسے اور میری نہیں وتنگی و بدبو و ہول اور کیڑے دن سے کہ تو اسکے لئے تیاری کرتا سو تو نے میرے

واسطے تیار سی نہ کی ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا شک بندہ جبکہ کہا جاتا ہے قبر میں تو وہ اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون حق کا ای ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھسے دھوکا دیا کہ مقرر تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تھا پس اگر وہ موسن ہے تو اوسکے لئے واحی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑھائی جاتی ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت کیا ہے کہا قبر والے کا فرمانا جرسے کہتی ہے کیا تو نے یا دنکی کہ میری تاریکی کیا یا دنکی تو نے میری وحشت کیا یا دنکی تو نے میری تنہائی کیا یا دنکی تو نے میری تنگی کیا یا دنکی کیا تو نے میرے غم کو ۸ عُبَید بن عُمَیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہے ای ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لئے کیا تو نے مرحانا کہ مین غربت کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون اکیلا کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر نداکرتا ہے اوسکو گڑھا اور سکا جسمین وہ دفن کیا جاتا ہے کہ مین گھر ہون تاریکی کا اور وحدت والفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہے تو مین آج تجھپر آرام گہ رحمت ہوتی اور اگر تو اپنے رب کا نہ تھا تیری حیات مین نافرمان ہے تو مین آج تجھپر نقمہ ہون یعنی کہ بدلہ وعذاب ہین وہ گھر ہون کہ جو شخص داوسمین داخل ہوا فوزان بردار ہوکر تو وہ اوس سے نکلیگا خوش ہوکر اور جو داوسمین داخل ہوا نافوزان ہوکر وہ اوس سے نکلیگا ہلاک ہوکر ۱۰ ابابکر بن عبدالعزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی مین بسند خود بر ابو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس نہ پایا ہمنے قبر کو کہ لحد نہین بنائی گئی تھی آپ بیٹھے اور ہم آپکے گرد بیٹھے آپنے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے ہر وہ اور سپر برابر کردیجاتی ہے تو نہین اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ مین وحشت وغربت وکیڑون کا گھر ہون سو تو نے میرے واسطے کیا تیار کیا سنده حدثنا اسمعیل بن ابراهیم الشیرازی حدثنا محمد بن حامد قوع

علی عبد الرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء

نقل ۱۲ بیہقی نے شعب میں بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ماذکر تی ہے قبر ہر دن میں کہ میں غربت کا گھر ہوں اور گھر کیڑوں کا اور وحشت کا اور میں ایک گروہ ہوں آگ کے گڑھوں سے یا ایک جمن جنت کے چمنوں سے اور بیشک مؤمن جبکہ اپنی لحد میں رکھا جاتا ہے تو کلام کرتی ہے زمین اوس سے اوسکے نیچے سے پس کہتی ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر میں تجھے دوست رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر تھا پس کیونکر تجھے دوست نہ رکھوں گی حال آنکہ تو میرے پیٹ میں آگیا پس جبکہ میں تیری والی کی گئی تو اب تو جان لیگا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پس وہ اوسکے لئے وسیع ہو جاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک اور جبکہ کافر رکھا جاتا ہے تو کہتی ہے واللہ البتہ مقرر میں تجھے مبغوض رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر چلتا تھا پس جبکہ میں تیری والی کیگئی تو اب تو جان لیگا کہ میں کیا کرتی ہوں پس دبا تی ہے اوسکو ایسا دبا کر اوس سے اوسکی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں ۱۳ دلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تیار ی کرو تم واسطے اپنی قبروں کے پس بیشک قبر ہر دن میں سات بار کہتی ہے اے ابن آدم ضعیف تو تم کو اپنی حیات میں اپنی جان پر پیٹھ اس سے کہ تو مجھے ملاقات کرے میں تجھ پر رحم کرونگی و تکفی فی المدۃ ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور میں اور ابن مندہ نے غرر میں ذرے روایت کیا ہے کہا جبکہ داخل پڑتا ہے مؤمن اپنے گڑھے میں تو زمین اوسکو ندا کرتی ہے کیا فراخ برادرے یا یا نا فراخ پس اگر وہ نیک ہے تو ندا کرتا ہے اوسکو ایک منادی گو شہ قبر سے کہ ہو جا تو اوپر سبز اور ہو جا اوپر رحمت پس ابھا بندہ تھا واسطے اللہ کے اور جا پھر لایا گیا طرف تیرے پس زمین کہتی ہے اب اسوقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور میں مجھ بن سیع سے روایت کیا ہے کہا مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ آدمی جبکہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو مکروہ رکھتا ہے تو ذاکر کرتے ہیں اوسکو اوسکے پڑوسی مردوں سے کہ اسی پچھلے رہنے والے دنیا میں بدلے اپنے بھائیوں کے کیا تمہوئی تیرے لئے ہم میں عبرت کیا تمہوئی واسطے تیرے ہمارے آنے میں تجھے پہلے فاذکر کیا نہ دیکھا تو نے منقطع ہونا ہمارے اعمال کا ہے اور تو مہلت میں تھا پس تو نے کیوں نہ انات کا ذکر کیا

نہیں

اور مذکر تے ہین اوسکو قطعات قبر سے کہ اسی دہوکا کھانیوالے زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نے اون لوگون سے جو کہ غائب کئے گئے تیرے گھر والون سے زمین کی پیٹ مین اونہین سے کہ دہوکا دیا دنکو دنیا نے تجھسے پہلے پہر وڑاے گئی اونکو اجل اونکی طرف قبور کے اور تو اونکو دیکہتا ہے اوٹھائے ہوئے کہ لئے جاتے ہین اونکو اونکے دوست طرف اوس منزل کے کہ جس سے کوئی چارہ نہین ہے ۱۶ اسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہے وہ اوسکو پاویگا ایک جمین جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سے غافل رہتا ہے وہ پاویگا اوسکو ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ۱۷ خطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو گہبرا جاتا ہے تو گہبرا جاتا ہون اوسکو عمل اوسکے پروردگار تعالیٰ اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین ای تنہا اپنے گڑہے مین منقطع ہو گئے تجھسے دوست اور گہر والے پس نہین ہے کوئی انیس واسطے تیرے آج سوا اچہے پہر یزید رقاشی پس کہتے خوشی ہے اوسکے لئے کہ جسکا انیس صالح ہے اور خرابی ہے اوسکی کہ جسکا انیس اوپر وبال ہے ۱۸ بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کیا خبر تو دون مین تمکو دو دن اور دو راتون کی کہ بہ منسا خلائق نے مثل اونکے اول دن وہ ہے کہ آویگا تیرے پاس خوشخبری دینے والا الدسے یا توسا تہہ الدکی رضا کے یا اوسکے غصہ کے اور ایک دن وہ ہے کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین سو بر والد تعالیٰ اس کے لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامۂ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتہہ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہے کہ میت اپنی قبر مین رات گزارتا ہے کہ نگزاری کوئی رات پہلے اوس سے مثل اوسکے اور ایک وہ ہے کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہے اوسکے بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ۳۸ فتنۂ قبر کے بیان مین

فصل ۱ معنی فتنۂ قبر کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ فتنہ کے معنی عربی زبان مین امتحان و آزمایش کے ہین دیکہو الد تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناک فتونا اغلب کہا فتنہ وہ شیٔ ہے جس سے انسان کا حال تبک وبظاہر ہو جاوے علماء لغت نے اسکے سوا اور معنی بھی بیان کئے ہین مقبور کے معنی مدفون کے ہین

قبر جا سی قرار دے کو کہتے ہین مراد فتنۂ قبر و مقبور سے منکر نکیر کی پوچھ یا چھہ ہے چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی

فصل ۲ ملائکہ سوال کی نام اور انکی صفت کے بیان مین

جاننا چاہئے کہ سوال کے فرشتون مین سے ایک کا نام مُنکَر فتح کاف صیغۂ اسم مفعول ہے اور دوسرے کا نام نکیر وزن فعیل ہے یعنی اوپری لوگ کیونکہ انکی صورت شکل نہ تو آدمیون کے خلق کے مشابہ ہے نہ مخلوق کے نہ حوّا آدم کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہے انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہے اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے لئے انکو نکیر یعنی عزت و تعظیم ٹھہرایا ہے تاکہ اوسکو ثابت رکھے اور بصیرت دے اور منافق کے لئے اوسکا بھید کھولنے کے واسطے عالم برزخ مین موجود ہونیسے پہلے انکو مقرر کیا ہے تاکہ اوسپر عذاب اور سزا کرے حکیم فرمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی فرمایا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منکر بہ فتح کاف ضبط ہے مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ائمۂ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہے قاضی مجد الدین رحمہ اللہ نے قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہے شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کے پاس آتے ہین اونمین سے ایک کا نام بَشِیر دوسرے کا نام مُبَشِّر ہے لیکن جمہور علما اسے جو منقول ہے یہ قول اوسکے خلاف ہے اور نفس احادیث بھی اسکو رد کرتی ہے حدیثون کے لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھ گزر چکے اور بہت کچھ آویگی سب جگہ انکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو یہی ارشاد فرمایا کہ پس آئینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہے باوجود اسکے کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہے تعدد ملائکہ پر جیسے کہ حلیمی نے بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے در منثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہے چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بھی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہے **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہے کہ سوال کے لئے چار فرشتے آتے ہین ایک منکر دوسرا نکیر تیسرا کوثر چوتھا رومان ابن ابال نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

کہ آتے ہیں قبر میں منکر و نکیر و نکور و رومان ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی کچھ اصل نہیں ہے یعنی موضوع ہے اور ضمرہ تابعی ہیں اور روایت وقف کی ظاہر ہے شرح الصدور میں فرمایا ہے کہ ابونعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مکہ فتان قبر کے تین ہیں اُنکر و نکور و رومان ابن الال و ابن جوزی نے موضوعات میں ضمرہ بن حبیب سے مرفوعًا اخراج کیا ہے کہ فتان قبر کے چار ہیں منکر و نکیر و نکور اور سردار اول کا رومان ہے ابن جوزی نے کہا کہ ایسی کچھ اصل نہیں ہے اور ضمرہ تابعی ہیں اور روایت وقف کی اور نہ ثابت تر ہے شیخ الاسلام ابن حجر رحمہ اللہ سے کہ سینے رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہے میت کے پاس ایک فرشتہ کہ اور کا نام رومان ہے پس جواب دیا کہ ایسی سند سے وارد ہوا ہے کہ اوسمیں لین ہے یعنی اسکی سند ذم ہے کی نہیں ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ایات میں اسطرف اشارہ کیا ہے لیکن دُرِ منثور میں اس روایت کا ذکر نہیں فرمایا ❊

فصل بیان میں منکر و نکیر کے

رنگ سیاہ بال چھپیدہ اتنے لمبے کہ اونکو اپنے پاؤں میں گھسیٹتے جلیں گے آنکھیں نیلگوں ایسی چمکتی ہوئی جیسے برق خاطف یا جیسے نہایت سرخی کے جیسے تانبے کی جھلیں سانسیں اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے تو اونکے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک امت منہ سے نکلے ہوئے جیسے بیل کی سینگ اتنی لمبی کہ زمین تک پہونچی ہوئی اونسے بزور قوت زمین کو کھودتے ہوئے میت تک پہونچیں گے ہاتھوں میں اونکے لوہے کے گرز ہونگے ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منیٰ میں جمع ہوئے ہیں اوسکو اوٹھاویں تو نہ اوٹھا سکیں اور وہ باوجود اس بوجھ کے اونکے ہاتھ میں ایسا ہوگا جیسے کسی آدمی کے ہاتھ میں ہلکا ہو علیہما الصلوٰۃ والسلام ❊

فصل بیان میں احادیث فتنۂ قبر کے

مراد فتنۂ قبر سے سنکر نکیر کا سوال ہے اس باب میں ۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہے وہ یہ ہیں انس ۲ برادر ۳ تمیم داری ۴ بشیر بن اکال ۵ ثوبان ۶ جابر بن عبد اللہ ۷ عبد اللہ بن رواحہ ۸ عبادہ بن صامت ۹ حذیفہ ۱۰ ضمرہ بن حبیب ۱۱ ابن عباس ۱۲ ابن عمر ۱۳ ابن عمرو ۱۴ ابن مسعود ۱۵ عثمان بن عفان ۱۶ عمر بن خطاب ۱۷ عمرو بن عاص ۱۸ معاذ بن جبل ۱۹ ابو امامہ ۲۰ ابو الدرداء ۲۱ ابو رافع ۲۲ ابو سعید خدری

۲۳ ابو قتادہ ۲۴ ابو ہریرہ ۲۵ ابو موسیٰ ۲۶ ابو سعید ۲۷ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین ✦

احادیث حضرت انس رضی اللہ عنہ

۱ بخاری و مسلم و غیرہما نے بطریق قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی والے اوس سے پیٹھ پھیر لیتے ہیں تو بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتوں کی آواز کو فرمایا کہ آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹھلاتے ہیں پھر وہ اوس سے کہتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس آدمی کے حق میں جو تمہارے درمیان میں تھا جسکو محمد کہا جاتا تھا فرمایا پس مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہیں پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف اپنے ٹھکانے آگ سے کہ بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض ایک ٹھکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس وہ دونوں دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے قتادہ نے کہا اور ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر میں ستر گز اور سبزی سی اوسپر بھر دیجاتی ہے اور لیکن منافق وکافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے حق میں وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا میں کہتا تھا جو لوگ کہتے ہیں پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑھا اور مارا جاتا ہے ہتھوڑے کے گزرنوں سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہیں اوسکو جو اوسکے ارد گرد ہیں سوائے جن و انس کے ۲ امام احمد و ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور بیہقی نے عذاب قبر میں اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اور بیشک مومن جبکہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر میں تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ پس اوس سے سوال کرتا ہے تو کیا پوجتا تھا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہے میں اللہ کو پوجتا تھا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہیں پس سوال نہیں کیا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اوسکے پھیر لیجاتے ہیں اوسکو طرف اوس گھر کے جو اوسکے لئے تھا اگر میں پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا گھر تھا آگ میں ولیکن اللہ نے تجھے بچایا اور تجھپر رحم کیا پس بدل دیا تجھکو اوسکے عوض ایک گھر جنت میں پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ تاکہ میں جاؤں پس اپنے گھر والوں

کو خوشخبری دو اور اس سے کہا جاتا ہے تو سو جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے پس اوسے جھڑکتا ہے کہتا ہے تو کیا پوجتا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا تھا کہتا ہے میں کہتا تھا جو لوگ کہتے ہیں پس مارتا ہے اوسکو لوہے کے گرز سے درمیان اوسکے دونوں کانوں کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتی ہے اوسکو خلائق سوائے جن و انس کے صحیح مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ داخل ہوتے ہیں منکر نکیر میت پر اوسکی قبر میں وہ اوسے بٹھاتے ہیں پس اگر مومن ہے تو اوس سے کہتے ہیں کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے وہ کہتے ہیں اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے صحیحین میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں اور کون ہے امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہے پس وہ فراخ کر دیتے ہیں اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتے ہیں کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہتے ہیں اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں اور کون ہے امام تیرا کہتا ہے میں نہیں جانتا پس وہ اوسے مارتے ہیں عمود سے ایک ضرب میں تک کہ قبر آگ سے شعلہ مارنے لگتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں یعنے ادھر کی اودھر اور اودھر کی ادھر آجاتی ہیں

حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما

یہ دونوں حدیثیں اوس باب میں گزر چکیں کہ تمیم یہ ذکر کرے کہ میت کے پاس ملائکہ حاضر ہوتے ہیں ✤

حدیث بشیر رضی اللہ عنہ

بزار و طبرانی و ابن سکن نے ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ بشیر نے کہا کہ بنی سعد و بہ میں لڑائی تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے کہ اونکے درمیان میں صلح کرادیں آپ نے ایک قبر کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نے آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجھسے پوچھا جاتا ہے سو اوسنے کہا کہ میں نہیں جانتا

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ

ابو نعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے

مؤمن تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور صدقہ اوسکے داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کے
اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث براء کو اسی طرح اسکو ملیہ مین وارد کیا ہے اور پورا ذکر نہین کیا +

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

امام احمد و طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نے طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہے کہ ابو الزبیر نے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتان قبر کا سوال کیا اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہے پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل
کیا جاتا ہے اور اوسکے پاس سے اوسکے اصحاب پیٹھ پھیر لیتے ہین تو اوسکے پاس ایک فرشتہ سخت چہرہ کرنے
والا آتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہے مین کہتا ہون میں شہادت
وہ رسول ہین اللہ کے اور اوسکے بندے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو دیکھ
طرف تیری مقعد کے جو کہ تیرے لئے آگ سے تھا اللہ نے تجھے اوس سے نجات دی اور بدل دیا تجھکو بہون
تیری اوس مقعد کے جسکو تو دیکھ رہا ہے آگ سے وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سے پس وہ اون
دونون کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سے کہا
جاتا ہے تو ٹھیرا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہے جبکہ اوسکے پاس سے اوسکے گھر والے پیٹھ پھیرنے ہین پس اوس
سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتے ہین کہا جاتا ہے
نہ جانا تو نے یہ تیرا وہ مقعد ہے جو کہ تیرے لئے جنت سے تھا بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض مقعد تیرا آگ سے
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہے ہر بندہ قبر مین
جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر معاویہ بن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت
مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہے اوسکے لئے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس
بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑھون ف صاحب قصد الآمال
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اوسپر مداومت کرنے مین

عذاب القبر من قتان القبر ۱۲

ف نشست جلسہ

راسخ نہادونیا میں ۳ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت میں ہے اوس سے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے بیشک اللہ جبکہ اوسکے پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہے کہ پہ نرق اوسکا لاکھ قدم اور بھلا لاکھ اصل اوسکی لاکھ شقی ہے یا سعید پھر وہ فرشتہ چڑھ جاتا ہے اور چاہتا ہے اللہ کی فرمنبرداری اور اوسکی حفاظت کرتا ہے یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہے پھر وہ فرشتہ چڑھ جاتا ہے پھر مقرر کرتا ہے اللہ اوپر دو فرشتوں کو وہ اوسکے حسنات و سیئات کو لکھتے ہیں پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو یہ دونوں فرشتے چڑھ جاتے ہیں اور آتے ہیں ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کریں پس جبکہ وہ اپنی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو وہ روح کو اور اوسکے جسم میں پھیر دیتے ہیں اور آتے ہیں دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتے ہیں پھر وہ دونوں چڑھ جاتے ہیں پھر جبکہ قیامت قایم ہوگی تو اوترینگا اوپر ہر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کھینچیں گے کتاب یعنے نامۂ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن میں بندھا ہوا ہے پھر وہ دونوں اوسکے ساتھ حاضر رہتے ہیں ایک سائق لینے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے آگے گھاٹی ایک امر عظیم ہے کہ تم اوسکی قدرت نہیں رکھتے ہو پس تم مدد چاہو ساتھ اللہ عظیم کے ۴ ابن ابی عاصم و ابن مردویہ و بیہقی نے طریق ابو سفیان سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ رکھا جاتا ہے مؤمن اپنی قبر میں تو آتے ہیں اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسے جھڑکتے ہیں وہ جاگ اوٹھتا ہے جیسے جاگتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہے میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہیں پس ندا کرتا ہے ایک منادی کہ ابو بکر سچ کہا فرش کرو اوسکا جہت سے اور پہناؤ اوسکو جہت سے وہ کہتا ہے مجھے چھوڑو کہ میں اپنے گھر والوں کو خبر کروں پس اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹھہر جا ✦

کون ہے

میرا کوئی نہیں ہے

۷ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث اوس باب میں گزر چکی ہمیں یہ ذکر ہے کہ میت اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ✦

۸ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث فصل اسماء ملائکہ سوال مین گذر چکی

۹ حدیث عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدنیا نے مسجد مین ابن ضریس نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کھڑا ہوا ایک تمہارا رات سے یعنی نماز پڑہنے ہے پس چاہیے کہ اپنی قرارت کو آواز سے پڑہے کیونکہ وہ بھگاتا ہے اپنی جہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے جو کہ ہوا مین ہین اور گھر کے رہنے والے اوسکی قرارت کو سنتے ہین اور اوسکی نماز کے ساتھہ نماز پڑہتے ہین پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہے تو یہ شب آیندہ کو اوسکی وصیت کرتی ہے پس کہتی ہے تو اوسکو اوس گھڑی بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہو جانا پہر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہے تو قرآن آتا ہے پس اوسکے سر کے نزدیک کھڑا رہتا ہے اور وہ اوسکو غسل دیتے ہین پہر جبکہ اوس سے فراغت ہوتی ہے تو قرآن داخل ہوتا ہے بیمانتک کہ درمیان اوسکے کفن اور اوسکے سینے کے ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے پاس منکر نکیر آتے ہین تو قرآن نکلتا ہے پس درمیان اوسکے اور درمیان اون دونکے ہو جاتا ہے پس وہ دونون قرآن سے کہتے ہین کہ تو ہمسے ہٹ جا ہم چاہتے ہین کہ اوس سے سوال کرین وہ کہتا ہے واللہ مین اوس سے جدا ہونے والا نہین ہون بیمانتک کہ داخل کر دون اوسکو جنت مین پس اگر تم اوسمین کسی چیز کے ساتھہ اوسپر ہو تو ہمارا کام کر دو پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین پہر قرآن اوٹھہ کر اوسکو دیکھتا ہے پس کہتا ہے کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے نہین قرآن کہتا ہے مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار کرتا تھا اور تیرے دن کو پیاسا رکھتا تھا اور روکتا تھا تجھے تیری شہوت و کان و آنکھہ سے پس اب تو مجھے پائیگا ذریعہ درمیان دوستو کے سچا دوست درمیان بھائیونکے سچا بھائی پس خوش ہو جا تمین ہے تجھپر بعد سوال منکر نکیر کے کوئی ہم نہ غم پہر منکر نکیر اوسکے پاس سے نکل جاتے ہین پس قرآن اپنے رب تعالیٰ کی طرف چڑھ جاتا ہے مانگتا ہے اوسکے واسطے چھونا اور ہوا پس حکم کیا جاتا ہے اوسکے لئے بچھونے اوڑھنے کا اور قندیل کا نور جنت سے اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سے پس اوٹھا لیتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سمار دنیا سے سبقت کرتا ہے قرآن اوسکے طرف اوسکے پاس کہتا ہے کیا تجھے

وحشت ہوئی بعد سیرے ہیں تو جب سے تجھسے جدا ہوا ہیں نے زیادہ نہیں کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا بچھو نے اور کہا ہے
چراغ ہیں سویہ ہیں اسکو تیرے پاس لے آیا پس فرشتے اسپر داخل ہوتے ہیں اوسے اوٹھاتے ہیں اور وہ بچھونا
بچھاتے ہیں اور کہتے ہیں اوٹھ اپنے کو نیچے اوسکے دونوں پاؤں کے چھپیلی کو نزدیک اوسکے سینے کے پہر اوسے اوٹھاتے
ہیں یہانتک کہ کہتے ہیں اوسکو اوسکی دہنی کروٹ پر پہر اوسکے پاس سے چڑھ جاتے ہیں پس وہ اوس کروٹ
پر لیٹتا ہے پس وہ فرشتوں کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہانتک کہ آسمان ہیں داخل ہو جاتے ہیں پہر قرآن جانب
قبلہ تہیں دہرکا اٹھاتا ہے تو وہ اوپر کشادہ کر دیجاتی ہے جسقدر کہ اللہ چاہتا ہے اس سے اور کتاب بوساوہ ہیں
ہیں ہے کہ ذاخر کہیجاتی ہے واسطے اوسکے چار سو برس کی راہ کی پہر چھپیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سے اوٹھاتا ہے
پس ارسے اوسکی ناک کے نزدیک کہتا ہے وہ اوسے تر و تازہ سونگھتا رہتا ہے صور پہونکنے کے دن تک پہر وہ
اوسکے گھر والوں کے پاس ہر روز ایک بار یا دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہے اور اونکے لئے دعای خیر و
اقبال کی کرتا ہے اوسکے بچوں ہیں سے اگر کسی نے قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسے دیتا ہے اور اگر اوسکی
اولاد ہیں سے تو صبح و شام اوسکے گھر پر آتا ہے پس اوسپر روتا ہے نفیس صور تک حافظ ابو موسیٰ نے کہا یہ خبر
حسن ہے اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو خیثمہ اور ان دونوں کے طبقہ کے متقدمین میں سے ہیں ابو عبد الرحمن
مقری سے انہوں نے اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہونچایا ہے اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نے
ضعفاء ہیں اور ابن جوزی نے موضوعات ہیں عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہیں ہے

عیسیٰ ہیثمی

۱۰ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

ہیثمی نے کتاب عذاب قبر ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کیا ہو گا تیرا حال اسی عمر جبکہ تجھے پہونچائیں گے طرف زمین کے پس کھودا جائیگا تیرے لئے تین ہاتھہ ایک
ہاتھہ ایک ہاتھہ ایک بالشت بالشت ہیں ہر آئینگے تیرے پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنے بالوں کو کھینچتے ہوئے گویا
آوازا اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکھیں اونکی بجلی چمکنے والی کھودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتوں سے
پس وہ تجھے ہٹا دینگے حالانکہ تو خوفناک ہو گا پہر وہ تجھے ہلا دینگے پچھیں کر دینگے ڈرا دینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہیں اوس حال پہر ہونگا جیسے ہیں اب ہوں فرمایا ہاں کہا تو اب ہیں اوسکو

کفایت کرو تمکا ساتھ اذان اللہ کے یا رسول اللہ ۲ بیہقی نے بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگوں کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے جبکہ بیٹھیہ بھیر تی ہیں کہ پھر وہ بیٹھتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے اسلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے اور کیا ہے علم تیرا وہ کہتا ہے پڑھا ہے میں اللہ کی کتاب پر ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی ساتھ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کہتا ہے پھر ذرا فی کیجاتی ہے واسطے اوسکی قبر میں اوسکی درازی پھر تک اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے علم طرانی نے واسطہ میں بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونوں فرشتوں کے جو قبر میں آتے ہیں منکر و نکیر ہیں ۴ ابن ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں پس اوسپر سلام کرتے ہیں اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہیں پھر جبکہ وہ مرجاتا ہے تو اوسکے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں پھر لوگوں کے ساتھ اوسپر نماز پڑھتے ہیں پس جبکہ وہ دفن ہوجاتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رسول تیرا وہ کہتا ہے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس یہ قول اللہ تعالیٰ کا یثبت اللہ الذین آمنوا کا یہ ہے موسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر میں ۱ یعنی ترک در لیکن کافر سوا وترتے ہیں فرشتے پس وہ اپنے ہاتھوں کو بسط کرتے ہیں بسط کے معنی عرب کے ہیں مارتے ہیں اوسکے منہ کو اور اوسکی پیٹھ کو نزدیک موت کے پس جبکہ وہ اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو بٹھایا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچھ جواب نہیں دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ اوسکو اوسکی یاد اور جبکہ اوس سے کہا جاتا ہے کون رسول ہے جو کہ تم میں مبعوث ہوا تھا تو وہ اوسکی ہدایت نہیں پاتا اور نہ کچھ اونکو جواب دیتا ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا ویضل اللہ الظالمین ۱۲ جو بیان کیا اپنی تفسیر میں ضحاک سے صفی اونکے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حاضر ہوئے اوس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے جنازہ میں انصار سے پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال میں کہ اوسکے لئے لحد نہیں بنائی گئی تھی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھے گویا اونکے سر پر پرندے ہیں یعنے خاموش با ادب بیٹھے پس آپنے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپکے ساتھ تھی اوس سے زمین کو مارنے لگے پھر اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اوٹھایا پھر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار فرمایا یعنی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے پھر فرمایا بیشک بندۂ مومن جبکہ ہوتا ہے اقبال میں آخرت سے اور ادبار میں دنیا سے تو آتا ہے اوسکے پاس ملک الموت پس بیٹھتا ہے نزدیک اوسکے سر کے اور اوترتے ہیں طرف اوسکے فرشتے اونکے ساتھ ٹخطہ ہوتا ہے جیت کے تختوں سے اور حنوط جنت کے حوالہ سے اور لباس اوسکے لباس سے پس وہ بیٹھتے ہیں اوس سے دراز ی بصر تک وہ صفین پس شروع کرتا ہے ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہے پھر بشارت دیتے ہیں فرشتے پس روح ہے جان اوسکی جیسے بہتا ہے قطرہ مشک کے دہانے سے واسطے خوشی کے اوس چیز کے ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لے لیا تو نہیں چھوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوسکو لے لیتے ہیں اور ملا لیتے ہیں اوسکو طرف اپنے ساتھ اون تختوں کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو اوسکی باہیں آسمان زمین کو مہر دیتی ہے فرشتے کہتے ہیں کیا اچھی ہے یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہیں یہ خوشبو فلاں بن فلاں کے نفس کی ہے کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بھیجتے ہیں پھر جب اوسکو طرف آسمان کے لے پہونچتے ہیں تو اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس نہیں ہے کوئی دروازہ مگر وہ مشتاق ہے طرف اوسکے کہ وہ اوس سے داخل ہو یہانتک کہ جسوقت اوسکو اوسکے دروازۂ عمل سے داخل کرتے ہیں تو وہ دروازہ اوسپر روتا ہے پس نہیں گزرتے ہیں اوسکو ملیکر کسی آسمان والوں پر مگر وہ کہتے ہیں مرحبا ہے اس نفس طیبہ کو جسنے اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتے ہیں سدرۃ المنتہیٰ تک پس کہتے ہیں ملک الموت اوسے وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھے یارب ہمنے فلاں بن فلاں مومن کی روح قبض کی اور وہ اسکو اونسے زیادہ تر جانتا ہے پس اللہ فرماتا ہے تم پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کے کیونکہ میں نے اونکو اوس سے پیدا کیا ہے اور اوسمیں اونکو پھیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالوں گا پس بیشک وہ سنتا ہے تمہارے

جوتوں کی آواز کو اور تمہارے ہاتھوں کے جھاڑنے کو جبکہ تم اوس سے پیٹھ پھیر کے جاتے ہو پس آتے ہیں اوسکے
پاس تین فرشتہ دو فرشتے تو جمع کے فرشتوں سے اور ایک لانکہ عذاب سے اور اوسکا عمل صالح اوسکو گھیرے
ہوئے ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونوں پائوں کے اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوٰۃ اوسکے
داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائیں جانب اور نیکو سلوک اوسکے سینے پر ہوتا ہے پس جبکہ آتا ہے اوسکو عذاب
کا فرشتہ ناحیہ قبر سے تو اوسکا عمل صالح اوس سے دفع کرتا ہے پس اشارہ کرتا ہے ساتھ سر مبارک کے اگر
بیٹی والے جمع ہو جاویں تو اوسے نہ اوٹھا سکیں پس کہتا ہے ای بندہ صالح اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ جسنے تجھ
گھیرا ہے نماز روزے زکوٰۃ صدقہ سے تو البتہ میں تجھے اس جزع سے مارتا ایک ایسی ضرب کہ نشکا مارتی
تیری قبر گرگ سے وہ تم دونوں کے لئے ہے اور تم اوسکے لئے پھر عذاب کا فرشتہ چڑھ جاتا ہے پس کہتا ہے
ایک اون دونوں کا اپنے ساتھ سے کہ تو نہ حمی کر ساتھ ولی اللہ کے کیونکہ بیشک وہ آیا ہے ہول شدید سے
پس وہ کہتا ہے کون ہے رب تیرا مومن کہتا ہے اللہ ہے پھر وہ کہتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دین
میرا اسلام ہے پھر کہتا ہے کون ہے یہ نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونوں کہتے
ہیں اور تجھے کس چیز نے معلوم کرایا وہ کہتا ہے پڑھا ہے میں کتاب اللہ کی کتاب کو پڑھا سو میں ایمان لایا ساتھ اوسکے اور
میں نے تصدیق کی اور وہ دونوں جھڑکتے ہیں اوسکو نزدیک اوسکے اور وہ سخت تر فتنہ ہے کہ مومن پر پیش
ہوتا ہے پس ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے کہ مقرر سچ کہا میرے بندے نے سو تم بچھاؤ اوسکے لئے بچھونا جنت
کے بچھونے سے اور پہناؤ اوسکو اوسکے لباس سے اور تو شہ کھولو لگاؤ اوسکو اوسکی خوشبو سے اور فراغ کر دو
اوسکے لئے اوسکی قبر میں دور تک بصر تک اور کھولو اوسکے واسطے ایک دروازہ جنت کے دروازوں سے
نزدیک اوسکے سر کے اور ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونوں پائوں کے پہر اوس سے کہتے ہیں تو سو رہ
مثل سونے دولہن کے اپنے پیارے کہ نہیں سوتا سونے والا مگر اوسی کو محبوب تر کہ اوس وہ کہتا ہے ای رب قائم کر قیامت
کو تاکہ میں رجوع کروں طرف اپنے اہل و مال کے اور جو کچھ کہ تو نے میرے واسطے
تیار کیا ہے پس وہ اپنی قبر سے قیامت کے دن سفید و اوٹھایا جاویگا +

لہ ملائکہ کتب ۱۲
لہ فرشتہ موکل بقبر کتب
ف فرشتہ اعمال الصالحین
ف فرشتہ یتیم عمی تا
اوہی کما فی ہامش ۱۲
شرح العقیدۃ من الحنفی
بتغیر کما فی ہامش ۲۶۲

۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

ابیہقی نے زہدمیں اور ابن عساکر نے بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے ایک آدمی سے کہا ای میرے بھائی کیا تو نے نہ جانا کہ موت تیرے آگے ہے تو نہیں جانتا ہے کہ وہ تجھے کہ آج وا صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پھر قبر ہول مطلع و منکر و نکیر ہیں بعد اسکے قیامت سے جسدن کہ اوسمیں ہیبل لوٹا جائیگا ۱۲ دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لازم کرو اپنی زبانوں کو قول لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وان اللہ ربنا والاسلام دیننا وصلی اللہ علیہ نبینا فالبتہ بیشک تم سوال کیے جاؤ گے اوس سے اپنی قبروں میں اسکی سند میں عثمان بن مطر ہیں حدیث ابن عمر ۱۳ امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی و آجری نے شریعہ میں اور ابن عدی نے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں عقلیں ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہاں مثل میت تمہاری کے آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے مونہ میں پتھر

۱۲ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

طبرانی نے کبیر میں بسند حسن اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر میں اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے قبر میں پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑہی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جب اپنی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو وہ اوسمیں بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا چون پس تنگ کیجاتی ہے اوپر قبر اوسکی اور عذاب کیا جاتا ہے اوسمیں پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑہی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۱۴ بیہقی وابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک ایک تنہا البتہ بٹھایا جاتا ہے

اپنی قبر میں بٹھانے کے پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا تو سوگاوہ مومن ہے تو کہتا ہے میں بندہ ہوں اللہ کا زندہ رہوں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فراغی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر میں جنتی کا چاہے پس وہ دیکھتا ہے اپنے مکان کو جنت سے اور اوترا ہے اوسپر لباس کہ اوسکو اوسکی قسم

اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا پس فراغتی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی تہر میں اوسکی درازی بستر تک پھر اوٹھائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکھی جاتی ہے علیین میں پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑہی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادرٰک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان ہیں اور سجین کا فرپس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑہی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادرٰک ما سجین فرمایا ساتوین زمین ہیں ۔

۱۴ احدیث عثمان رضی اللہ عنہ

ابوداؤد و حاکم و بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے پر نزدیک قبر کے اور قبر الا دفن کیا جاتا تھا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنے بھائی کے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاویگا ۔

۱۵ احدیث عمر رضی اللہ عنہ

ابن ابی داؤد نے بعث میں حاکم نے تاریخ میں بیہقی نے عذاب قبر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ طرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتھ میں جو کہ دو ہاتھ میں ہونگے یعنی قبر میں کہ جسکا طول چار ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا ہوگا اور دیکھیگا تو منکر و نکیر کو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے کہ دو بینگے زمین کو اپنے دانتوں سے اور روندیں گے اپنے بالوں میں یعنے اونکے بال اتنے لمبے ہونگے کہ بالوں میں روندینگے اواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکھیں جیسے بجلی چمکنے والی اونکے ساتھ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر سنتی والے جمع ہو جاویں تو اوسے نہ اوٹھا سکیں وہ اوپر میری اس لکڑی سے بھی زیادہ تر مسل ہوگا پس وہ دونوں تیرا امتحان لینگے پس اگر تو ثابت میں عاجز ہوا یا تو نے زبان موڑ دی تو وہ تجھے ایسی مار مارینگے کہ تو اوسکے سبب سے راکھ ہو جاویگا میں نے کہا یا رسول اللہ اور میں اپنے اس حال پر ہوونگا فرمایا ہاں میں اونکو کفایت کرونگا ۔ ۱۲ ابونعیم و ابن ابی الدنیا و آجری نے شریعت میں اور بیہقی نے عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اہی عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مریگا پھر جیالئی کریں گے

تیرے لئے تین ہاتھ ایک ہاتھ ایک ہاتھ اسکے بالشت تین پہر رجع ہونگے طرف تیرے پس نکیر ان کو کہنائین گے خوشخبر لگائین گے پہر تجھے اونگھائین گے یہانتک کہ تجھے اوسمین رکھدینگے پہر تجھپر مٹی ڈالنگے پس جبکہ تیرے پاس سے چلے جاوینگے تو آئینگے تیرے پاس وہ امتحان لینے والے قبر کے منکر کیر آواز انکی جیسے سخت کرکس بادل کی ہا اور آنکھین انکی جیسے بجلی چمکنے والی پس وہ تجھے ہلائین گے پچھین کرینگے اور تجھسے کلام کی کثرت و تردید کرینگے اور ڈرائین گے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے ای عمر اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتھ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا یہ حدیث مرسل ہے اسکے راوی ثقہ ہین

۱۶ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ تم مجھے دفن کرچکو تو مجھپر مٹی ڈالوا لے کر اور ٹھیرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا جاوے اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتھ انس لون اور دیکھون کہ مین کس چیز کے ساتھ اپنے رب کے قاصدون سے بات چیت کرتا ہون

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ

بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک وہ گھر جسمین قرآن پڑھا جاتا ہے اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتھ اوسکے آسمان والے جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتھ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب قرآن مرجاتا ہے تو وہ خیمہ اوٹھالیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سے اور اوس اوٹھ کو نہین دیکھتے تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کے پس درود بھیجتے ہین فرشتے اوسکی روح پر زمین مین پہر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے اوسدن تک کہ وہ اوٹھایا جاویگا اور نہین ہے کوئی آدمی کہ اوسنے اسکی کتاب کو سیکھا پہر گڑبڑی بہر رات کو مگر بڑھی مگر وصیت کرتی ہے ساتھ اوسکے وہ رات جو گزر گئی شب آیندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسے اوس گڑبڑی بیدار کردے اور اوسپر لاگی پس

یہ ایک نہون کی بابت ہے جو قبر کے پاس کھڑا ہوا تھا جب اسکے پاس سے جنازہ گزرا تو اسنے کہا کہ یہ کیا ہے

جبکہ وہ مرجاتا ہے اور اوسکے گھر والے اوسکی تیاری مین ہوتے ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہے پس
اوسکے سر کے نزدیک کھڑا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہے پس قرآن اوسکے
سینے پر ہوتا ہے کفن کے درست ہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسپر سٹر برابر کر دیجاتی ہے اور اوسکے ہمراہی
اوس سے متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر و نکیر آتے ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹھاتے ہین قرآن آتا ہے
یہانتک کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سے تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سے
سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین
نہین ہون کہ اوسے خوار کرون اوسکی مدد کرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتھ مامور ہو تو کر گزرو جسکا
تمہین حکم ہے اور مجھے اپنی جگہہ چھوڑ دو کیونکہ مین اوس سے جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسے جنت مین داخل
کرونگا پھر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکھتا ہے پس کہتا ہے مین قرآن ہون جسکو تو چلاکے اور آہستہ
پڑہتا تھا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون اللہ اوسکو دوست رکھتا ہے نہین ہے
تجھپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم غم کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین
اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہے البتہ مین بچاؤن گا تیرے لئے زہم بچونگا اور اوڑہاؤنگا تجھے
حسن جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہے
طرف آسمان کے پاک مارنیسے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سے اسکا سوال کرتا ہے وہ اوسکو عنایت کرتا ہے
پس اوترتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین چڑہتے آسمان سے قرآن آتا ہے پس اوسے تحیہ یعنی سلام کرتا ہے
پہر کہتا ہے کیا تجھے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا ہے جب کہ تجھسے جدا ہوا اسپر کہ اللہ سے گفتگو کی یہانتک کہ
لیا مینے تیرے لئے فراش دو فتا[1] اور البتہ مین اوسے تیرے پاس لے آیا سو تو اوٹھہ تاکہ فرشتے تیرا بچھونا کر دین
پس فرشتے اوسے آہستہ سے اوٹھاتے ہین پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چار سو
برس کی راہ کی پہر کہا جاتا ہے اوسکے واسطے بچھونا جسکا استر حریر رہتا ہے اور بہرتی اوسکی مشک
تر بوار کے جاتے ہین اوسکے لئے نزدیک اوسکے سر اور دونون پانؤن کے تکیے سندس و استبرق سے یعنی
باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کئے جاتے ہین اوسکے واسطے دو چراغ جیسے کہ نور سے نزدیک اوسکے سر

[1] سلام کرنا قرآن کا اوسکے اوپر اور اوسکا اوسکو جواب دینا اور اوسکے ساتھ باتین کرنا اور اوسکا اوسکو عنایت کرنا
[2] پس فرشتے اوسکو اوٹھاتے ہین اور اوسکے لئے فراش بچھاتے ہین

اور وہ دونوں باپ ماں کے کہ وہ قیامت کے دن تک روشنی سے بھر دیتے ہیں اور سکو فرشتے اوسکی دہنی کروٹ پر رہتے ہیں اور ایک فرشتہ اوسکی بائیں کروٹ پر رہتا ہے اور اوسکی ماں سے جنت کی جوڑی اور وہ فرشتے اوسکے پاس سے کچھ مہینا پیتے اور کھاتے رہتا ہے وہ اور قرآن پڑھتا کہ وہ اوٹھایا جاوے یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہے قرآن طرف اوسکے گھر والوں کے پس یہ دن رات اونکی خبر اوسے دیتا ہے اور خبر گیران رہتا ہے اوسکا جیسکہ خبر گیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھ خیر کے پھر اگر کسینے اوسکی اولاد میں سے قرآن سیکھ لیا تو اوسے اوسکی بشارت دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد بڑی ہے تو اونکے لئے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہے یہ حدیث غریب ہے اوسکی اسناد میں جہالت وانقطاع ہے ۔

۱۸ حدیث ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث تلقین میں گزر چکی

۱۹ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

ابن مبارک نے زہد میں اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ میں اور بیہقی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اوسے کہا کہ تم مجھے خیر سکھاؤ جس سے اللہ مجھے نفع دے پس فرمایا اگر تو یاد نہیں رہتا ہے تو مجھ کو تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو گی واسطے تیرے زمین سے گرنیکا جا رہا ہے کہ وہ تجھ کو نہیں لگنے دیتا ہے تجھ پر تیرے گھر والے جو کہ تیری بھلائی کو خواہش رکھتے تھے اور تیرے بھائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تھے پس وہ تجھے اوس جگہ میں پہنچا دینگے پھر بند کر دینگے تجھ پر اونمیں سے اور تجھ پر بہت سی مٹی ڈال دینگے پس آج تجھے تیرے پاس دو فرشتے نیلی آنکھوں والے گھونگر یالوں والے اور کالے منکر و نکیر کہتے ہیں پس یوں کہیں گے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا سو اگر تو نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو نے نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نہ رکھیگا کہ ساتھ ثابت رکھنے کے اللہ سے باوجود اوس چیز کے کہ دیکھیگا تو سختی اور ڈر سے اور اگر تو نے کہا میں نہیں جانتا ہوں تو مقرر والد تو نیچے گر پڑا اور تو ہلاک ہو گیا ۔

۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت میں اور ابن مردویہ و بیہقی نے بسند صحیح ابو سعید خدری

علامہ مناوی نے فیض القدیر شرح جامع صغیر میں اس حدیث کو ذکر کیا اور فرمایا کہ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا نے بھی روایت کیا ہے ۱۲

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے میں پس آپ نے فرمایا اسی کو گویا بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق ہو جاتے ہیں اوس سے اور اسکے اصحاب تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اوسکے ہاتھ میں مطراق ہوتا ہے پس وہ اوسے بٹھاتا ہے اوس سے کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص میں سو اگر وہ مؤمن ہے تو کہتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے سچ کہا تو نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس کہتا ہے یہ تھی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنے رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو پس ہے تیری منزل پس اوسکے لئے کھولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اوسکی طرف کہ اچانک فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو ٹھیر جا اور فرحی کیجاتی ہے اوسکے لئے اوسکی قبر میں اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس آدمی میں پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں میں نے لوگوں کو سنا ہے کہ کچھ کہتے ہیں فرشتہ کہتا ہے نہ جانا تو نے نہ پڑھا اور نہ روایت پائی اور کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہتا ہے یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کے ساتھ ایمان لاتا لیکن جبکہ تو نے اوسکے ساتھ کفر کیا تو اللہ نے برا دیا تجھکو اوسکے عوض یہ اور کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پھر اوسکو مطراق سے ایک ایسی مار مارتا ہے کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہے سوائے جن وانس کے پس بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں ہے کوئی کہ اٹھا ہو اوسپر فرشتہ اوسکے ہاتھ میں مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈھا دیگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو نکو جو کہ ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے +

۱۴ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

طبرانی وابونعیم نے دلائل النبوۃ میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اُفّ اُفّ اُفّ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں ماں باپ میرے آپ پر سو آپ نہیں ہے آپکے ساتھ سو امیرے پس آپنے مجھے اُف کیا فرمایا نہیں ولیکن میں نے اُف کیا اس قبر والے سے جو کہ مجھے پوچھا گیا سو اوسنے مجھ میں شک کیا ۱۲ ہزار و طبرانی و بیہقی نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقیع غرقد میں تھا اور میں آپکے پیچھے چلتا تھا اچانک آپنے

فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تو نے ہدایت پائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا ہے فرمایا میں نے تجھکو وہ نہیں کیا ولکن میں ارادہ کرتا ہوں صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسے سوال کیا گیا پس اوسنے زعم کیا کہ وہ مجھے نہیں پہچانتا ہے پس ناگاہ ایک قبر تھی کہ اوسپر پانی چھڑکا گیا تھا جو وقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تھا +

۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حاتم و طبرانی نے اوسطمیں اور ابن مندہ نے اور قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہے تو وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اوس سے یہ تین بار کہا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کے اگر تو اوس سے ڈرتا پھر کہا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کے جنت میں جبکہ تو ثابت رہا اور جو وقت کہ فوت ہوتا ہے تو وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں میں لوگوں کو سنتا تھا کہ کچھ کہتے ہیں پس کہا جاتا ہے کہ نہ جانا تو نے پھر اوسکے لئے ایک دروازہ کھولا جاتا ہے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کے اگر تو ثابت رہتا پھر اوسکے لئے ایک دروازہ نار کی طرف کھولا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری منزل کے جبکہ تو نے میل کیا پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا کما لا الہ الا اللہ و فی الاخرۃ کما سوال قبر میں +

۲۳ حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

بیہقی نے اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد اخراج کیا ہے اور اسکے لفظ بیان نہیں کئے بلکہ اسکا حوالہ اوسپر کر دیا ہے

۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہے

میت تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو نکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے پس کہتے ہین تو کیا کہتا تہا اس شخص ہین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تہا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ پس کہتے ہین ہمکو ہم جانتے تہے کہ تو یہ کہیگا پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز مین پہر اوسکے لئے اوسمین روشنی کیجاتی ہے پس اوسسے کہا جاتا ہے تو سو رہ وہ کہتا ہے مین لوٹ جاؤن طرف اپنے گہر والون کے کہ اونکو خبر دون وہ کہتے ہین تو سو جا مثل سونے دولہا کے کہ جسکو پیارا نکرسے مگر جو اوسکے گہر والون مین سے اوسکو زیادہ تر محبوب ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکے خوابگاہ سے جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کہ کہتے ہین سو مینے مثل اوسکے کہا مین جانتا نہین ہون پس وہ کہتے ہین ہم قبر ہم جانتے تہے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسپر مجتمع ہو سو وہ اوسپر ملجاتی ہے پس اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین پس وہ ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہے یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکے اس خوابگاہ سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نے اور آجری نے شریعہ مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نے عذاب القبر مین طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا کہ ہم حاضر ہوئے ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے تو آپنے فرمایا بیشک وہ اب ستاتا ہے تمہارے جوتونکی آواز کو آنے اوسکے پاس منکر و نکیر کہ تکمین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ اوسے بٹہاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین کہ کیسکو پوجتا تہا اور کون اوسکا نبی تہا پس اگر وہ اونہین سے ہے جو کہ اللہ کو پوجتے ہین تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تہا اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان پس ہم ایمان لائے ساتھہ اونکے اور ہمنے اونکی پیروی کی پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الخ پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک والون مین سے ہے تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچھہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا

پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو شک ہی پر جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر اوٹھایا جاویگا پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس مسلط کیے جاتے ہیں اوپر بچھو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمیں کا دنیا میں ہو تو کبھی نہ اگائے وہ اوسکو کاٹتے ہیں اور زمین کو حکم ہوتا ہے سو وہ اوسپر لچائی ہے یہانتک کہ اوسکی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں ۱۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میت جبکہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر میں تو بیشک البتہ وہ سنتا ہے لوگوں کے جوتوں کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں پس جبکہ وہ مومن ہے تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور زکوٰۃ اور اسکے داہنی طرف اور روزہ بائیں طرف اور فعل خیرات و معروف اور احسان طرف لوگوں کے اوسکے دونوں پاؤں کی جانب پس وہ لایا جاتا ہے اپنے سر کی طرف سے پس ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہیں ہے طرف میرے داخل ہونیکے جگہہ پھر اوسکے داہنی جانب سے لایا جاتا ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف مدخل نہیں ہے اور بائیں جانب سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف مدخل نہیں ہے پھر پاؤں کی طرف سے لایا جاتا ہے تو فعل خیرات و معروف و احسان الی الناس کہتا ہے میری طرف مدخل نہیں ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے بیٹھ جا وہ بیٹھ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکے سورج کے عنقریب غروب ہوا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو کہو خبر دے اوس چیز سے جو کہ ہم تجھے سوال کرتے ہیں وہ کہتا ہے تم مجھے چھوڑ دو تا کہ نماز پڑھ لوں پس کہا جاتا ہے بیشک تو ابھی کریگا تو کہو خبر دے اس سے جسکا ہم تجھے سوال کرتے ہیں پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجھے سوال کرتے ہو پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص میں جو کہ تم میں تھا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ رسول ہیں اللہ کے لائے ہمارے پاس کھلی نشانیاں نزدیک سے ہمارے رب کے سو ہمنے تصدیق کی اوسکی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالیٰ پس اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر میں اوسکے دور تک بصر تک پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا یثبت اللہ الذین آمنوا کا یہ اور کہا جاتا ہے کہ کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے پس کہا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل اگر

اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ کرتا ہے غصہ اور سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کہو لہ واسکے لئے ایک دروازہ جنت کے پس وہ اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے تیری منزل ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے تیرے لئے تیار رکھا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غصہ اور سرور کو پھر خود کہا جاتا ہے جسم طرف مٹی کے جس سے اوسکی ابتدا ہوئی تھی اور کر دیا جاتی ہے روح اوسکی پاک روحوں میں اور وہ سبز پرندے ہیں کہ جنت کے درختوں میں چرتے ہیں اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہے اپنی قبر میں اور اوسکے سر کی طرف سے پس بائیں نہیں جاتی ہے کوئی چیز پھر وہ دونوں پاؤں کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہیں پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹھتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں جو کہ تم میں تھا اور کیا گواہی دیتا ہے تو اسانہ اوسکے پس وہ اونکے نام کی راہ نہیں پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہتا ہے سنے لوگوں کو سنا ہے کہ کچھ کہتے ہیں سو میں نے کہا جیسا کہ اونہوں نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر مرا اور اسی پر تو اٹھایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں پس نہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا پھر کہا جاتا ہے کہولو اوسکے لئے دروازہ طرف جنت کے پس کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تھی تیری منزل اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا پس وہ حسرت و شہور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پھر کہا جاتا ہے کہولو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے طرف اوسکے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے تیار کیا پس وہ حسرت و شہور کو اور زیادہ کرتا ہے ابوعمر وضریر نے کہا کہ کہتے ہیں محمد ابن سلمہ سے کہ کہا کہ یہ اہل قبلہ سے تھا کہا ہاں ابوعمرو نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تھا یقین اوسکے قلب تک نہیں پہونچا تھا جیسا کہ وہ لوگوں کو سنتا تھا کہ کچھ کہتے ہیں فیسا وہ بھی کہتا تھا اسکو ہناد نے زہیر بن ابن شیبہ نے ابن جریر و ابن منذر نے ابن حبان نے اپنے صحیح میں طبرانی نے اوسط میں ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ہم ابن منذہ و طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ کہا لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر میں یعنے اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکے سر کے

طرف سے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتھوں کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ دفع کرتا ہے اور جبکہ اوسکے پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو وضو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اور سکا طرف مساجد کے اور یہ ہر ایک کنارے میں ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر میں کوئی خلل نہیں دراز دیکھتا تو میں اوسکا صاحب ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے نیک عمل آتے ہیں پس وہ اوسے گھیر لیتے ہیں پس اگر اوسکے سر کے طرف سے آیا تو اوسکی تلاوت قرآن آتی ہے اور اگر پاؤں کی طرف سے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتھوں کی جانب سے آیا تو ہاتھ کہتے ہیں واللہ وہ چکو صدقہ و دعا کے واسطے پہلے آتا تھا تمہارے لئے کوئی راہ نہیں ہے طرف اوسکے ہماری طرف سے اور اگر وہ اوسکے سونے کی جانب سے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے میں ہوتا ہے پس کہتا ہے خبردار بیشک میں اگر کوئی نسل دیکھتا تو میں اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ اوسکی طرف سے دفع کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے بھائی اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو محمود و اللہ برکت دے تیرے لئے تیری خوابگاہ میں پس اچھے دوست تیرے دوست ہیں اور اچھے اصحاب تیرے اصحاب ہیں ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مؤمن محتضر ہوتا ہے یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ایک روح پاکیزہ جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گھر سے طرف قبر کے لیجا لا جاتا ہے تو وہ دوست رکھتا ہے جسقدر کہ اوسکے ساتھ جلدی کیجائے پھر جب وہ اپنی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اوس کے پاس ایک آنے والا آتا ہے تاکہ اوسکا سر کپڑے تو اوسکا سجود اوسکے اور ایکے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پیٹ کو پکڑے تو اوسکا روزہ اوسکے اور اوسکے آڑے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکا ہاتھ پکڑے پس اوسکا صدقہ درمیان اوسکے اور اوسکے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پاؤں کو پکڑے پس اوسکا قیام اوپر اور اوسکا چلنا اوپر طرف نماز کے درمیان اوسکے اور ایکے حائل ہو جاتا ہے پس نگہبانی مؤمن بواسکے کبھی اور بیشک جسکو اللہ چاہے خلق سے تو وہ الیتہ گھبراتا ہے پس جبکہ مؤمن اپنے قرارگاہ کو دیکھتا ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے اوسکے لئے مہیا کیا ہے تو کہتا ہے یارب تو مجھے میری منزل کی طرف پہونچا دے اوس سے

صاحب الدر المنثور

کہا جاتا ہے کہ بیشک تیرے لئے بھائی بہن ہیں کرہ تجھے نہیں ملے ہیں پس تو تنگ چشم سورہ اور بیشک کافر جسکے
تحضہ ہوتا ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں روح خبیث جسم خبیث سے نکلی پس جبکہ وہ اپنے گھر
سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکھتا ہے جسقدر اوسکے ساتھ دیر کیجائے اور چیختا ہے کہ تم مجھے کہاں لئے
جاتے ہو پھر جب اپنی قبر میں داخل کیا جاتا ہے اور دیکھتا ہے اوسکو جو کہ اللہ نے اوسکے لئے تیار کرکھا ہے تو کہتا ہے
اے رب تم مجھے پھیر دو میں توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر تو عہد دیا گیا اور سقد کو
تو معمر ہو گیا تھا پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہیں اور پسلیاں اوسکی پس وہ مثل
سانپ کے کاٹے ہوئے کے سوتا ہے اور گھبراتا ہے اور جھک پڑے ہیں طرف اوسکے ہوام زمین کے اوسکے سانپ و
بچھو بزار نے اور ابن حبیر نے تہذیب الآثار میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بیشک مومن
اوترتی ہے اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہے جو کچھ کہ معاینہ کرتا ہے پس دوست رکھتا ہے کاش نکلجاوے اپنی اوسکی جان
اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور بیشک یہ مومن چڑھائی جاتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے پس آتی ہے
ہیں اوسکے پاس روحیں مومنین کی زمین والوں میں جو اونکی پہچان والے ہیں اوس سے اونکی خبر پوچھتی ہیں پس
جب کہتا ہے کہ فلاں کو چھوڑے دنیا میں چھوڑا ہے تو یہ اوسکو خوش آتا ہے اور جب کہتا ہے کہ فلاں مر چکا ہے تو
وہ کہتی ہیں کہ اوسکی روح ہمارے طرف نہیں لائی گئی مقرر اوسکی روح کو روح اہل نار کی طرف لیگئے اور بیشک
مومن اپنی قبر میں بیٹھتا ہے پس اوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتا ہے دین فرشتہ کون ہے
نبی تیرا وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہتا ہے کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
پس کہا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ اوسکی قبر میں پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ طرف تیری مجلس کے تو محمود
تنگ چشم پس اوٹھا دیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تھی اور جیکہ اللہ کے دشمن پر موت نازل ہوتی ہے آ
معاینہ کرتا ہے جو کچھ کہ معاینہ کرتا ہے تو بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ہے کہ اوسکی روح کبھی نکلے والتہ ناخوش رکھتا ہے
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا
ہوں پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے
کیا پھر میں نہ کہتا ہوں میں جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے پس کہا جاتا ہے اوسکے لئے اوسکی قبر میں ایک دروازہ جہنم کا پھر اوس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ

سنتا ہے مگر جن والس بہرا اوس سے کہا جاتا ہے تو سو جیسے منہوس سنتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ سموس کیا ہے کہا وہ ہے جسکو دو آدمی سانپ کا مُن پہر تنگ کیجاتی ہے اوپر قبر اوسکی بہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر سے فرمایا کہ اسطرح ہوگا تو جسوقت کہ منکر و نکیر کو دیکھیگا اونہون نے کہا مکر و نکیر کیا ہین فرمایا وہ فتان ہین قبر کے آوازا ونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بیانکی آنکھین جیسے برق خاطف رو ندتے ہین اپنے بالون مین اور کہودتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے اونکے پاس لوہے کے عصی ہین کہ اگر اونپر اہل منی جمع ہو جاوین تو نہ اوٹھا سکین ۹ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک میت جاتا ہے طرف قبر کے پس جٹھایا جاتا ہے نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا مگہبراہٹ اوسکے دل تک پہونچتی ہے پہر کہا جاتا ہے اوس سے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ مین اسلام مین تھا پس کہا جاتا ہے کیا ہے یہ شخص وہ کہتا ہے محمد ﷺ مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہمارے پاس کھلی نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سے پس ہمنے اونکی تصدیق کی پس کہا جاتا ہے کیا تونے اللہ کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ وہ اللہ کو دیکہے پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتا ہے طرف اوسکے کہ توڑ رہا ہے بعض اوسکا بعض کو پس اوس سے کہا جاتا ہے وہ کہ طرف اوسکے جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچایا پہر کشادہ کیا جاتا ہے اوسکے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور بٹھایا جاتا ہے بد آدمی اپنی قبر مین گہبراتا ہوا مشئوم پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے یہ آدمی وہ کہتا ہے مینے لوگون کو ایک بات کہتے سنا پس مینے اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہے طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے پس کہا جاتا ہے کہ دیکہ طرف اوسکے جسکو اللہ نے تجھے پہیر دیا پہر اوسکے لئے کشادہ

مشئوم وہ ہے کہ جسکو قبر مین گہبراہٹ اور سختی دل کو پہونچے اور سیاہ ہو

کیا جاتا ہے ایک جہنم کا طرف آگ کے پس وہ اوسکی طرف دیکھتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک ہی پر تھا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

۲۵ حدیث اسمار رضی اللہ عنہا

ابن ابی شیبہ و بخاری نے اسمار بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میرے کہ تم آزمائے جاؤ گے قبروں میں پس کما جاتا ہے کیا علم ہے تیرا ساتھ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہیں اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر ہمنے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تھا تو اچھی طرح صورہ اور لیکن منافق اور شک کرنے والا پس کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں میںنے لوگوں کو سنا کہ کچھ کہتے ہیں پس میںنے کہا ۱۲ امام احمد نے اسمار رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہے انسان اپنی قبر میں پس اگر وہ مومن ہے تو گھیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہے اوسکے پاس قریشتہ نماز کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتی ہے اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہے پس وہ اوسکو پکارتا ہے کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہے کون فرشتہ کہتا ہے محمد مومن کہتا ہے ہیں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتہ کہتا ہے تجھے کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشھد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور اگر وہ فاجر یا کافر ہے تو اوسکے پاس فرشتہ آتا ہے اوسکے اور اوسکے درمیان میں کوئی چیز نہیں ہوتی ہے کہ اوسکو رد کرے پس وہ اوسکو ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے ولسد میں نہیں جانتا ہوں میںنے تو لوگوں کو سنا کہ کچھ کہتے ہیں سو میںنے اوسکو کہا فرشتہ اوس سے کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہے اوپر اوسکی قبر میں ایک اژدہا اوسکے پاس ایک کوڑا ہے کہ اوسکا شرہ یعنی پہند نا انگارہ ہے مثل عرصہ بھیڑ کے مارتا ہے اوسکو اوسقدر کہ

۱۲ قولہ قال فی الاصابح
۱۲ قولہ اشھد انک رسول اللہ الخ
۱۲ قولہ عرض الجواہر والدرر
۱۲ قولہ ھذا الانسان ما کنت فیکم
۱۲ قولہ یعنی جو اہل کبائر کو اوترے
۱۲ قولہ اور اسکو مومن کے لئے ایذا
۱۲ قولہ جبکہ اوسکو فن کرکے آتے ہیں

الله رحمت ہے وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہے کہ اوسپر رحم کرے +

۲۶ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

۱ امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس اوسنے میرے دروازے پر کہنا مانگا کہا کہ تم مجکو کہا کہا لاؤ۔ اللہ تمکو پناہ دے مسیح دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے پس مین اوسے روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہے مینے عرض کیا وہ کہتی ہے کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے بی بی عائشہ نے کہا پس کہرے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے دونون ہاتھہ اوٹھائے دراز کر کے پناہ مانگتے تھے ساتھہ اللہ کے فتنۂ دجال اور فتنۂ عذاب قبر سے پھر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتھہ ایسی بات کے کہ نہین ڈرایا اوس سے کسی نبی نے اپنی امت کو بیشک وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین ہے اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین کافر لکھا ہوا ہے کہ اوسکو ہر مومن پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میرے ساتھہ آزمائے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو پس اگر وہ نیک آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے اس حال مین کہ وہ خوفناک نہوگا نہ شوش ہوا اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے اسلام مین کہا جاتا ہے کیا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سو ہمنے اونکی تصدیق کی پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکہتا ہے کہ بعض اوسکے بعض کو توڑ رہا ہے اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجھے بچایا پھر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی و آرائش و تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچھہ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے اور کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر وہ بدآدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے خوفناک و منحوس پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پھر کہا

جاتا ہے کیا ہے یہ مرجو کہ تم مین تمہارا پس کہتا ہے پینے لوگون کو سنا کہ کوئی بات کہتے ہین سو پینے کہی جیسے اونہون
نے کہی پس کہو لاجاتا ہے اوس کے لئے ایک جہرو کا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی وتازگی کی طرف
دیکہتا ہے اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہسے
اوسکو پہیر دیا پہر اوسکے لئے ایک جہرو کا طرف آگ کے کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکہتا ہے کہ بعض
اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ پیتیر اٹہگانا ہے اوس سے تو شک ہی پر تہا اور
اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پہر وہ عذاب کیا جاتا ہے پہر روایت کیا ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۲ بزار نے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آدمائی جاتی ہے یہ امت اپنی قبرون مین اور میری کیا کیفیت ہوگی
حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت
کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین رہم ہیقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہے یہ آیت
یثبت اللہ الذین اٰمنوا الآیۃ ہم ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جسکہ
نکالا جاتا ہے مؤمن کا جنازہ تو وہ نہ اکرتا ہے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جسکہ اپنی
قبر مین داخل کردیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہے وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہے روزہ
آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہے وہ اوسکے دونون پاؤن کے نزدیک
ہوتا ہے نماز کہتی ہے تنہارے لئے میری طرف سے دخل نہین ہے وہ مجہے پڑہا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے
بائین طرف سے تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تجہے رکہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتے ہین کوئی جگہہ پہر
آتے ہین طرف سے اوسکے دونون پاؤن کے تو جگڑتے ہین اوسکی طرف سے اعمال اوسکے پس نہین پاتے
ہین کوئی راہ اور جسکے ہے وہ اور کوئی لینے مؤمن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سے کہ اوسکو ہر شئی سنتی ہے
مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لے تو بیہوش ہوجائے یا گہبرا جائے ف اس باب مین چھبیس آدمیون
کی روایتین لکہی گئین اجمال مین ۴۰ نام تہے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رکہی شرح الصدور

کے چار نحوں میں ہے روایت نہیں ہے شاید راوی سے رہ گئی ہو اصل ہی میں نہیں ہے واللہ اعلم ۔

فصل سوال صلی وقت شیطان آتا ہے

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جس وقت میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکھائی دیتا ہے اپنی صورت میں پس اشارہ کرتا ہے اپنے نفس کی طرف کہ میں شک میں ہی ہوں تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہے اسکی حدیثوں میں سے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے اللھم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دے اوسکو شیطان سے میرا کہا یا یقال عند الدفن میں گزر چکا پس اگر شیطان کے لئے وہاں کوئی راہ نہ ہوتی

تو آپ یہ دعا نہ فرماتے

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت نے کئی مقرر ہیں کہ وہ قبر میں رہے جاویں تو اوسکو حجت کی تلقین کریں

الکافی نے سنت میں لسنہ خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا آگے میرے والد یعنی نصر صائغ جنازوں پر نماز پڑھنے کے بہت شائق تھے میت سے پہچان ہو یا نہ ہو نہ جانے کہا بیٹا کسی دن میں ایک جنازہ میں حاضر ہوا پس جب دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پھر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگوں نے مٹی ڈالدی میں نے کہا اسی لوگوں نہ مردے کے ساتھ رہو جاتا ہے اونہوں نے کہا میاں تو کوئی ہے نہیں ہے میں نے کہا شاید مجھے شبہ ہوا ہو پھر میں لوٹا میں نے کہا کہ نہیں دیکھے میں نے گرد آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ کشف کردے اللہ میرے لئے جو میں نے دیکھا ہے پس میں قبر کی طرف آیا دس بار سورۂ تبارک کو پڑھا اور رویا اور میں نے کہا یا رب تو کشف کردے میرے لئے جو کہ میں نے دیکھا ہے اسلئے کہ میں اپنے عقل و دین پر قربان ہوں پس قبر پھٹ گئی اور اوسمیں سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کے جلدی سے بھاگا میں نے کہا ای شخص تجھے تم تیرے سپرد کی کہ تو میرے جانا کہ میں تجھ سے پوچھوں اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار میں یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے میں نے کہا ہاں کہا تو تجھے نہیں پہچانتا ہے

پیچے کہا نہیں کہا ہم دو فرشتے ہیں ملائکہ حجت سے کہ اہل سنت پر مقرر کئے گئے ہیں جو وقت کہ وہ اپنی قبروں میں کئے جاتے ہیں تو ہم اوترتے ہیں تاکہ اونکو حجت کی تلقین کریں اور مجھے غالب ہوگیا **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور میں ذکر کیا ہے اور خاتمہ ابیات تثبیت میں یوں فرمایا ہے کہ لالکائی نے سنت میں بعض اہل کشف اہل روایت سے نقل کیا ہے کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت کے لئے اوترتے ہیں سید محمد بن اسمٰعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات میں فرماتے ہیں کہ ناظم یعنی علامہ سیوطی نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹھہرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکھتے ہیں مگر اتنی بات ہے کہ کشف والہام کے ساتھ احکام میں استدلال نہیں کیا جاتا ہے علامہ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب منہاج الاعتدال میں فرمایا ہے حاصل اونکے قول کا یہ ہے کہ کشف والہام ادیان واحکام میں ملتفت الیہ نہیں ہیں اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ تر حقدار تھے اون لوگوں سے جو اوسکے ساتھ حکم کرتے ہیں اور خود آپنے فرمایا ہے کہ مقرا ستون میں محدثین یعنی ایسے لوگ تھے جنکو الہام ہوتا تھا پس اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام کے ساتھ حکم نہیں دیتے تھے بالجملہ دو اس چیز کے کہ اونکے قائل واقع ہوئے ہیں تا تک کہ اوسکو کتاب وسنت پر پیش کرتے پس اگر اوسکے موافق ہوا تو قبول کرتے ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت میں یہ ہے کہ ڈالنا کسی چیز کا دل میں جیسے کہ محاورے میں بولتے ہیں کہ اللہ نے اوسکا دل میں الہام کیا یعنی صبر کو اوسکے دل میں ڈالدیا اور عرف میں الہام یہ ہے کہ واقع کرنا شی کا دل میں کہ جس سے سینہ مطمئن ہو جاوے اللہ تعالیٰ اپنے بعض برگزیدہ لوگوں کو اور سکے ساتھ خاص فرماتا ہے اور الہام اگر غیر معصوم سے ظاہر ہو تو حجت نہیں ہے کیونکہ اوسکی خواطر کا اعتماد نہیں ہے اسلئے کہ وہ شیطان کے دھوکے سے مامون نہیں رہ سکتا ہے بعض نے کہا کہ الہام فقط نفس ملہم میں حجت ہے بعض نے کہا کہ مطلقاً حجت ہے مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہیں ہیں اسکو قاضی زکریا نے شرح لب میں کہا ہے یہ ائمہ شافعیہ سے ہیں عقائد نسفیہ میں ہے کہ الہام اسباب علم سے نہیں ہے اسکے مؤلف حنفیہ سے ہیں علامہ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکی شرح میں اس قول کو قوت دی ہے اور کشف والہام میں سوا دعوی کے اور کچھ فرق نہیں ہے ؂

فصل اس امر کی بیان میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منکر و نکیر کا ذکر کیا فرمایا ہے

ابن شاہین نے سنت میں فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبید اللہ بن سلیمان نے عبید اللہ نے کہا ہمکو حدیث کی ہمکو عمرو بن فضان نے عمرو نے کہا ہمکو حدیث کی ہمکو لقیہ نے لقیہ نے کہا ہمکو حدیث کی ہمکو صفوان نے صفوان نے کہا ہمکو حدیث کی ہمکو راشد نے راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ کیا کہہ لو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھے جاؤ گے یہانتک کہ بیشک تمہارے گھر والے انصار سے کہ حاضر ہوتی آدمی کو اور سمجھاؤ موت تو وہ اسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسے عقل آتی تو اوس سے کہتے کہ جو تجھ وہ تجھسے پوچھیں کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہے اور کہ دین ہے تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہے اور کون ہے نبی تیرا تو کہنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نبی ہمارے ہیں ناس سے معلوم ہوا کہ بہ شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار محضر کو اور لڑکے تمیز دار کو سوال جواب کی تعلیم کرتے تھے محضر وہ ہے جو کہ جان کندنی کی حالت میں ہو ہرچند اوسکو تعلیم سے پہلے بھی سوال جواب کا علم تھا مگر پھر بھی اوسکو اوسکی یاد دہی کر دیتے تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں غلام کا لفظ لڑکے پر پیدائش سے بلوغ تک ساری حالتوں میں بولا جاتا ہے اور تمیز لڑکے کا یہ ہے کہ تنہا کھانے لگے بغیر استنجا کرے بغیر ایسے غلام کی جو سات برس کا بتائی ہے اسلئے کہ غالب یہی ہے اور قاعدہ دہی ہے جو ذکر کیا گیا +

فصل بعضوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے سوال و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات میں سہیل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے زید بن رباح نے کہا کہ ابو ایوب کو اونکے مرنیکے بعد خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا آئے میرے پاس میری قبر میں دو فرشتے نہایت غلیظ یعنی بدخو سخت دل درشت سخن پس ابو ایوب نے کہا کیا ہے بیشک تیرا اور کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا میں نے اپنی سفید داڑھی کی طرف اور کہا مجھ جیسے کے لئے یہ کہا جائے حال میں اسی برس لوگوں کو تنہا جواب تعلیم کیا ہے پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تو نے جریر بن عثمان سے

لگا ہے یعنی صریت کو بیٹے کہا ہاں کہا بیشک وہ عثمان سے بغض رکھتا ہے پس اللہ نے اوس سے بغض کہا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے بغض رکھتا ہے

حکایت لالکائی نے سنت میں حوشرہ بن محمد منقری سے حکایت مذکور کو یوں روایت کیا ہے کہ حوشرہ نے کہا میں نے یزید بن ہارون کو خواب میں دیکھا میں نے یزید سے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئے پس اونہوں نے مجھے بٹھایا اور مجھ سے سوال کیا اور کہا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس میں اپنی سفید داڑھی ہلی سے مارنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھ سا آدمی پوچھا جاوے میں تو یزید بن ہارون ہوں اور میں دار دنیا میں ساٹھ برس لوگوں کو تعلیم کرتا رہا یعنی ہمارا جواب پس ایک نے اونمیں سے کہا کہ سچ کہا تو سورہ مثل سونے نوشتہ کے پس آرچ کے بند مجھ پر کسی طرح کا خوف نہیں ہے **حکایت** تاریخ ابن نجار میں ہے کہ اونہوں نے اپنی سند سے ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر سے روایت کیا ہے کہ ہمارے ایک شیخ تھے ہم اونپر قرأت کرتے تھے پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نے اونکو خواب میں دیکھا شیخ نے اونسے کہا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا شیخ نے کہا منکر و نکیر کے ساتھ تیرا کیا حال ہوا کہا ای استاد جبکہ اونہوں نے مجھے بٹھایا تو والد نے مجھکو یہ الہام کیا کہ میں نے کہا بیچ ابی بکر عمر تم مجھے چھوڑ دو رضی اللہ تعالیٰ عنہم پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ مقرر اوسنے قسم کھائی ہے ہمارے ساتھ عظیم کے تو اوسنے چھوڑ دے پھر اونہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور چلے گئے ۔

فصل نہ دوں نے اپنی کانوں سے عالم میں منکر نکیر کی سوال کو اور مردے کی جواب کو سُنا

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن حمید نے اپنی تہذیب میں یزید بن ابی لیلیٰ عجلی سے روایت کیا ہے کہ میرا بھائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہو چکا تو میں اپنا سر اوسکی قبر پر رکھا پس شبیک میرا یا ان کان قبر پر تھا جبکہ میں نے اپنے بھائی کی آواز کو سنا میں اوسکو پہچانتا ہوں آواز ضعیف تھا پس میں نے اوسے سنا کہ وہ کہتا ہے میرا اللہ دوسرے نے کہا کیا ہے دین تیرا اوسنے کہا اسلام **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں ابن جریر نے تہذیب میں طریق علاء بن عبدالحکیم سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بھائی تھا

شیخ البسر اور کے بھائی نے کہا کہ جب اوسکو دفن کر دیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سے چلے گئے تو میت نے اپنا سر قبر پر کہا پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہے من دینك وما دینك ومن نبیك یعنے اپنے بھائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور میت نے اوسکو اور اوسکی آواز کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہے اور محمد میرے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کوئی چیز قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف مرتفع ہوئے پس میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں چلا آیا **حکایت** ابوالحسن بن ابراہیم عبدی نے کتاب الروضہ میں کہا ہے کہ حدیث کی مجھکو فضل بن سہل الاعرج نے کہا حدیث کی مجھکو احمد بن نصیر نے کہا حدیث کی مجھکو ایک آدمی نے اوسنے حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا اوسکو پہلے اس سے کہ میں اوسکے جنازے میں ملوں دفن کر دیا پس میں اوسکی قبر پر آیا اور سپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہے **حکایت** شیخ عبدالغفار قوصی نے توحید میں کہا ہے کہ میں شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاؤالدین اقصیس کے گھر کے نزدیک تھا کہ ایک فقیر ہمپر وارد ہوا پس میں نے اوس کا پوستین اپنے کندھے پر لیلیا اور اوس نے مجھے خبر دی کہ شیخ ابویزید کا دادا نانی اوسکے پوستین کو اپنے کاندھے پر اوڑھایا کرتا تھا اور وہ صالح آدمی تھا پس منکر نکیر کے سوال میں فیما یمن اونکے بات ہونے لگی تو اوس فقیر نے کہا اور وہ مغرب تھا کہ والد اگر وہ مجھسے سوال کرینگے تو البتہ میں اونکو جواب دونگا لوگوں نے اوس سے کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹھنا تاکہ سنو پھر جبکہ مغربی کا انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹھے پس اونہوں نے سوال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجھسے سوال کرتے ہو حالانکہ میں ابویزید کا پوستین اپنی گردن پر اوڑھایا ہے پھر وہ چلے گئے اور اوسکو چھوڑ دیا ؛

فصل جمع روایات کے بیان میں جو کہ ملائکہ کے سوال میں وارد ہوئے ہیں

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت میں تو سوال دو فرشتوں کا آیا ہے اور دوسری میں ایک کا پس اسمیں کسی طرح کا تعارض نہیں ہے بلکہ یہ بہ نسبت اشخاص کے ہے بعض کے پاس دو فرشتے مؤکل آتے ہیں اور معاً سوال کرتے ہیں جبکہ لوگ چلے جاتے ہیں تاکہ اوسکے حق میں زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر سخت ہو بقدر اون گناہوں کے جو اوسنے کئے ہیں اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگوں کے جانیسے

پہلے آتے ہیں اسلئے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کے ساتھ لوگوں کے اور کسی کے پاس ایک آتا ہے تاکہ اوسپر
زیادہ تخفیف ہو واور بکثرت مراجعت ہیں اسلئے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کر چکا ہے کہا اور یہ احتمال بھی ہو کہ دو آدمی
اور سائل اونمیں سے ایک اگر چہ آتے ہیں دونوں شریک ہوں پس روایت ایک فرشتہ کی اسپر محمول ہوگی علامہ
سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صواب یہی قول ثانی ہے کیونکہ ذکر دو فرشتوں کا اکثر حدیثوں میں موجود ہے
جناب توفیق مجدد فرماتے ہیں کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتوں کے آنے کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس
رضی اللہ عنہما میں آیا ہے گویا اسکا جواب بھی دو کا جواب ہے کہ تین فرشتوں کا آنا زیادت تہویل کے لئے

بعض بندوں پر

فصل جمع روایات کے بیانمیں جو کہ سوال وجواب کی کیفیت میں ہیں

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال وجواب میں حدیثیں مختلف آئی ہیں یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص ہے
پس اونمیں سے کوئی تو اپنے بعض اعتقادات سے سوال کیا جاتا ہے اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہے کما اور اختصار
ہے کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویوں سے ہو اور اوسکے سوا اور راویوں نے اوسکو پورا بیان کیا پھر علامہ
سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صواب یہی ثانی قول ہے کیونکہ اکثر حدیثیں اسی پر متفق ہیں ہاں اول
حدیثوں سے یہ بات لیجاتی ہے خصوصاً روایت ابوداؤد عن انس سے پس نہیں پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے
بعد اوسکے اور ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے پس نہیں پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوسکے کہ بیشک میت
سوای اعتقاد کے خاصتہ اور کسی شی سے سوال نہیں کیا جاتا ہے یعنی تکلیفات سے روایت بیہقی میں
عن طریق علامہ عکرمہ علامہ ابن عباس سے آیت تثبیت کی تفسیر میں تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے
بعد موت کے اپنی قبروں میں پوچھے جاوینگے اور عکرمہ سے کہا گیا وہ کیا ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ ایمان لانے اور اور توحید سے سوال کئے جاتے ہیں

فصل اس امر کی بیانمیں کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں فرمایا ہے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس میں
تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتیں اس سے ساکت ہیں پس وہ روایت اسپر محمول ہوگی باعتبار مختلف

ہے بہ نسبت اشخاص کے یعنی کسی سے ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سے تین بار ایک مجلس میں واسطے سنت ہونے کے طاؤس سے مروی ہے کہ مردے سات روز مفتون ہوتے ہیں امام احمد نے زہد میں ابو نعیم نے حلیہ میں طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہیں اپنی قبروں میں سات دن پس تھے یعنی صحابہ مستحب جانتے تھے کہ ان دنوں میں اونکی طرف سے کھانا کھلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنوں میں مردوں سے سوال ہوتا ہے تو یہ کھانا کھلانا اونکے لئے مدد ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو پہونچتا ہے اور قبر میں اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر در منثور میں بھی ذکر کیا ہے اور آیات تعجب میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی اسناد صحیح ہے اور ایک جہت سے متصل ہے اور حکم اسکا رفع ہے یعنی یہ حدیث موقوف حکماً مرفوع میں ہے جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمیں رائے کو کسی طرح کا مجال نہیں ہے نہ قیاس کو کوئی مثل اسمیں تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلئے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہے لیکن غور کرنے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہے اس جہت سے کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہیں انہوں نے صحابہ سے اوسکو نقل کیا ہے اور ان دونوں میں طعام کو مستحب جانتا اس بات کو مستلزم ہے کہ یہ عمل صحابہ کے نزدیک معلوم تھا پس اس جہت سے اتصال کا حکم کریں تو یہ طعام جو صحابہ سے منقول ہے پس اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جس وجوہ سے مرسل کو قوت ہوتی ہے اونمیں سے ایک یہ وجہ ہے کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھ موافق ہو اسوقت بالاتفاق متقبل ہو جاویگا دوسری یہ ہے کہ اصول فقہیں ثابت ہو چکا ہے کہ جو بات صحابہ کو کہنا تابعین سے وارد ہو اور اوسمیں اجتہاد کو دخل نہ ہو وہ حکماً مرفوع ہوتی ہے پھر وہ دلیل تیسرا باقی ہے یہ اسلئے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت بہ ترجیح کے اوس قسم سے ہیں کہ اوسمیں اجتہاد کو کسی طرح کا دخل نہیں ہے بلکہ وہ توقیفی نبویہ یا وحی سے معلوم ہوتے ہیں امام رازی نے محصول میں فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہے اور اوسمیں اجتہاد کو مجال نہ ہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سنی پر محمول ہوتی ہے اور طاؤس سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہے اسی کے مثل مجاہد سے بھی آیا ہے یہ اور سکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ سات دن تک روحیں اپنی قبروں میں ٹھیرتی ہیں یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوے اس سبب کر

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب القبور میں روایت کیا ہے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس اثر کی تشریح ابن جریج نے کی ہے یہ ابن جریج معتبر آدمی ہیں ابن خلکان نے انکی شاکی ہے سنہ ۱۵۰ھ بڑھاپہ سو سو برس میں انکی وفات ہوئی ہے تالیف کتب اور تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہیں اور بہت ائمہ نے اس بات کو اپنی کتب میں نقل کیا ہے جیسے حافظ مغرب ابن عبد البر نے کتاب تمہید میں اور بہت لوگوں نے انکی پیروی کی ہے درمنثور میں روایت ابن عمیر سے ابن لفظ ہے کہ اخراج کیا ابن جریر نے اپنی مصنف میں حارث بن ابی الحارث سے حارث نے عبید بن عمیر سے کہا وہی مفتون ہوتے ہیں مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابیات میں تو ابن جریج کہا ہے اور درمنثور میں ابن جریر و اللہ اعلم ان دونوں سے علحدہ علحدہ روایت ہے یا نقل میں غلطی واقع ہوئی ابن رشید نے شرح موطا میں اور ابن رجب نے مثل روایت ابن عمیر کو نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کے تھی اسلئے حافظ سیوطی نے ان دونوں راویوں میں تصحیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سے رتبہ میں بڑے ہیں کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں پیدا ہوئے اور آپ کے دیار فائض الانوار سے مشرف ہوئے پس صحابی ٹھہرے اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سے ارجح ہے بعد اسکے تصحیح دی کہ یہ صحابی نہیں ہیں کبار تابعین سے ہیں پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ میں انہیں نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کئے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعدہ وعید بیان فرمائے سید محمد بن اسمٰعیل مرحوم شرح ابیات میں فرماتے ہیں کہ تصحیح کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر میں کسی طرح کی منافات نہیں ہے کیونکہ ابن عمیر سات دن مانتے ہیں تو ان دونوں کے موافق ہیں لیکن ان دونوں نے اتنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کے ساتھ ہیں اور منافق ۳۴ دن زیادہ مومن سے مفتون ہوتا ہے پس انکی روایت میں زیادت ہے اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہ ہو تو مقبول ہے جیسا کہ علم اصول اور علوم حدیث میں معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتوں میں جو کہ ذکر سابق میں ہو چکا ان میں سے کسی میں

تکرر سوال کا ذکر نہیں ہے مگر ایک روایت میں تین بار کی تکرار ایک مجلس میں آئی ہے چنانچہ یہ روایت پہلے گر چکی
قولہ کا یہ جواب ہے کہ جن روایتوں میں تکرار کا ذکر نہیں ہے وہ نہ تکرار کو ثابت کرتے ہیں نہ اوسکی نفی کرتے ہیں
بلکہ وہ مطلق ہیں ایک بار اور چند بار دونوں پر صادق آتے ہیں پس جنمیں تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہیں ہے وہ
مطلق ہیں اور جنمیں قید تکرار کی ہے وہ زیادت ثقہ ہیں اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہ ہو تو مقبول ہے واللہ اعلم

فائدہ بیانیہ بعض احوال راویان اثر مذکور کے

طاؤس انکے والد کا نام کیسان ہے یہ یمن کے سالم مخے فارسی ہمدانی جندی الاصل فرس سے تھے جنکو
کسریٰ نے یمن کی طرف بھیجا تھا انہوں نے زید بن ثابت و عائشہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے سنا ہے اور اسنے
ابن شہاب، مخلق کثیر نے سنا ہے علم و عمل میں سردار تھے انکی شہرت انکے وصف سے کافی ہے جبکہ عمر بن عبدالعزیز
رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو طاؤس نے اونکو لکھا کہ تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر پر ہو تو اہل خیر کو مال بٹاؤ پس عمر نے فرمایا کہ
یہی نصیحت کافی ہے انکی وفات سنہ ایک سو چھ ۱۰۶ میں ہوئی **رضی اللہ عنہ مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکہ کے مولی سائب
بن ابی السائب کے ہیں انہوں نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا ہے قرآن شریف کو حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹھیرتے اور اونسے پوچھتے کہ کس باب
میں اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تھی انہوں نے سفر بیت کئے تھے یہانتک کہ بابل کی زمین میں پہونچے
ہاروت و ماروت کو دیکھا کہ وہ دونوں مثل دو پہاڑوں کے اوندھے لٹکے ہوئے ہیں انہوں نے اونکو
دیکھتے ہی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی اور عرش کہا کے گر پڑے انکی وفات سنہ ایک سو ۱۰۳ تین میں ہوئی **عبید بن عمیر** بن قتادہ لیثی ابو عاصم کی ولادت حمد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہوئی یہ مسلم نے کہا ہے اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سے شمار کیا ہے یہ مکے والوں کے قاضی تھے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ عنہ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام السنت قطب امت حجت فقہا رسید
محدثین ہیں انہوں نے حجاز شام یمن عراق میں ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہیں
بخاری و مسلم نے انسے روایت کی ہے یہ بڑے متورع پرہیزگار تھے کبھی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہ وہوں کے
مال سے لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موی پاک سے تین بال تھے وصیت کی تھی کہ ایک بال

ان کے سینہ پر اور دونوں آنکھوں پر کھیں ہیں ہیں اور جزری نے انکے احوال میں ایک جلد تالیف کی ہے انکی وفات بارہویں تاریخ ربیع الاول ۸۳۳ھ ہجری کو بغداد میں ہوئی جزاہ اللہ خیر محمد نے انکا ترجمہ اتحاف النبلاء اور تاج مکلل وغیرہ میں بہت لمبسط سے لکھا ہے **ابونعیم** رضی اللہ عنہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبداللہ کی ہے انکی کتاب حلیۃ الاولیا اکتاب نفیس بے نظیر جامع ہر معنی حسن ہے احوال افاضل سلف پر مشتمل ہے بسبب حال شرح ابیات تشنیب کے لکھا گیا

فصل اس کی بیان میں کہ سوال فرشتوں کا اس امت کی ساتھ خاص ہے یا نہیں

جاننا چاہیے کہ اس مسئلے میں علماء کے تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابوعمر بن عبدالبر رحمہما اللہ تعالیٰ اسے اس قول کی تصریح کی ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں ذکر کیا ہے کہ حکیم ترمذی نے وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہے کہ یہ ہے پہلے جو امتیں ہیں انکے پاس رسول سوال لیکے آتے تھے جبکہ رسولوں کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول رکھ جاتے اور انسے کنارہ کرتے جلدی سے عذاب آجاتا وہ ہلاک کردیے جاتے پھر جبکہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ بھیجا اور انکو خلق کے لئے امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنی اور نہیں بھیجا ہے تجھکو مگر عالمین کے رحمت کیلئے تو اونسے عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی الڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہو دین اسلام میں جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پھر ایمان اونکے دل میں جم جاویگا پس اونکو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سے نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چھپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانوں میں چھپے چھپانے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نے قبر میں دو فرشتے امتحان لینے والے اونکے لئے مقرر فرمائے تاکہ سوال کرکے اونکے دل کا بھید نکالیں اور الٰہی پاک نسبت کو ظاہر کردیں پھر جو سچے ہیں اونکو قول ثابت کے ساتھ زندگی دنیا اور آخرت میں ثابت رکھے اور جو ظالم ہیں اونکو بہکا دے اس قول کی تین دلیلیں ہیں ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے زید بیشک یہ امت اپنی قبروں میں مبتلا کیجاتی ہے ۲ آپ نے فرمایا بیشک تم اپنی قبروں میں جانچے جاتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے ۳ فرشتے سے کہتے ہیں تو کیا

کہتا تھا اس شخص کے حق میں جو تم میں بھیجا گیا تھا پس تم سب کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے
رسول ہیں اور یہ خاص ہے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ تم جانچے
جاتے ہو اور مجھے پوچھے جاتے ہو دوسرا **اقول** یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اسمیں
اور دوسری امتوں میں عام ہے اس قول والوں میں سے عبدالحق اشبیلی اور قرطبی ہیں انہوں نے پہلے قول
کی دلیلوں کا کئی طرح سے جواب دیا ہے اکثر ہیں آپنے جو لفظ ھذہ الامۃ کا فرمایا ہے اس سے یہ بات
معلوم نہیں ہوتی کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہے اور امتوں کے لئے نہیں ہے اسلئے کہ امت سے
مراد یا تو آدمیوں کی جماعت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم عربی زبان میں ہر جنس کو اجناس حیوان سے امت کہتے ہیں حدیث
شریف میں آیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کہتے ایک امت ہیں امتوں سے تو میں اونکے قتل کا امر کرتا اسی طرح
اوس حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تھا اونہوں نے قریہ نمل کے جلانیکا حکم زیادہ جلایا
دیا گیا اللہ تعالیٰ نے اونکی طرف وحی بھیجی کہ تو نے اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نے تجھے کاٹا ایک امت کو امتوں سے
جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت وگروہ کے ہیں اور اگر امت سے مراد وہ
امت ہے جسمیں آپ مبعوث ہوئے ہیں تو بھی اوس سے اور امتوں کے سوال کی نفی معلوم نہیں ہوتی ہے
بلکہ اس امت کا ذکر بہتر ہونے کے لئے ہوا کرہ سوال کیجاتی ہے اور سوال اگلی امتوں کے ساتھ خاص نہیں ہے
کیونکہ یہ امت سارے امتوں پر فضیلت وشرف رکھتی ہے رہا باقی دو دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپنے اپنی امت
کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور میں امتحان کیجاتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کے ساتھ
اسی طرح ہے اور وہ بعد سوال واقامت حجت کے اپنی قبور میں عذاب کیجاتی ہے جیسے کہ آخرت میں سوال و
اقامت حجت کے بعد عذاب کیجائیگی واللہ اعلم تیسرا **اقول** توقف ہے یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے
ہیں نہ یقینی عام بتاتے ہیں بلکہ توقف کرتے ہیں نہ خاص کہیں نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں
میں سے ابو عمر بن عبدالبر ہیں انہوں نے کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں وارد ہوا ہے آپ نے
فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور میں جانچی جاتی ہے اونہوں نے یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہے اس لفظ

کی بنا پر احتمال ہے کہ یہ امت سوال کے ساتھ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ ہم اسکو قطعی نہیں کہہ سکتے سعید محمد بن سمیعیل رحمہ اللہ سے نے فرمایا ہے کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہے کیونکہ انہوں نے اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبد البر کی طرف کی ہے اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقیف کے ہیں لیکن مضبوط ابن قیم ہی کا کلام ہے کیونکہ انہوں نے ابن عبد البر کے لفظ نقل کئے ہیں ان آتین قولوں میں سے اسلم قول توقف ہے کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہے اجتہاد کو اسمیں دخل نہیں ہے زیادہ سہل قول سو کوئی دلیل بظاہر اس بات پر وارد نہیں ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتوں سے بھی سوال ہوتا ہے اور قول معتمد پہلا ہی قول ہے سیوطی رحمہ اللہ نے بتائید حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہے اور شرح الصدور میں بعد نقل قول حکیم ترمذی کے فرمایا ہے کہ اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے پس کہا کہ سوال اس امت کے لئے اور بدکے غیر کے لئے ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیشک یہ امت اپنی قبور میں مبتلا کی جاتی ہے اور قول آپ کا کہ تم پر میرے کرتم اپنی قبور میں مفتون ہوتے ہو تے ہو اور قول آپ کا کہ تم پر سے ساتھ آزمائے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو انتہی قرطبی الاموال میں کہا ہے کہ بعض علماء نے وجہ تخصیص میں یہ کہا ہے کہ حکمت اس امت کی تحمیل عذاب میں گناہوں کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کو سارے گناہوں سے پاک اوٹھیں

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر نکیر کہتے ہیں

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اونکو فتان اسلئے کہتے ہیں کہ اونکا سوال کرنا زجر ہے اور اونکی خلق میں صعوبت ہے اور منکر نکیر اسلئے نام رکھا کہ اونکی خلق اپنی صورت مشکل نہ تو آدمیونکی خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتوں کے نہ بہائم و حوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہیں یہ قول پورا مع تفصیل کے فصل ملائکہ سوال میں گزر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں قرطبی سے نقل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ وہ فرشتے سارے مردوں سے دور دور مکانوں میں ایک وقت میں بایک بار میں کسطرح خطاب کرتے ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اونکے جسموں کی عظمت اسکی مقتضی ہے پس وہ خلق کثیر سے ایک جہت میں ایک بار میں ایک خطاب کر سکتے ہیں اسطرح پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ مخاطب وہی ہے نہ اوسکے سوا اور کوئی اور باقی مردوں کے جواب سننے سے اللہ تعالیٰ اوسکو روکدیتا ہے

سیوطی فرماتے ہیں اور احتمال ہے جو وہ لوگ کہا جو کہ سوال کے وقت یہ کہتے گئے ہیں جیسے کہ ملائکہ مقربین وغیرہم ہیں سے ہو
یعنی علیین کی جماعت اصحاب یمین سے دیکھا کہ وہ اس طرف گئے ہیں پس انھوں نے اپنی کتاب منہاج میں کہا ہے اور نیز
کہتا ہے یہ کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہیں انھیں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہے اور انھیں
سے ہر بستہ کی طرف دو فرشتے جانبین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اور پر مقرر کئے گئے ہیں اور روایات تثبیت میں
یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والوں سے سوال کرتے ہیں جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کے قرطبی
نے اس پر تصریح کی ہے اور میں بھی اسی کو اختیار کرتا ہوں اور بسند صحیح محمد بن اسمٰعیل نے صحیح روایات
میں قرطبی کا بلفظہ نقل کر کے یہ فرمایا کہ جب تم نے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ سوال منکر و نکیر کا
مثل حال ملک الموت کے ہے قرطبی کی عبارت کا مفاد نہیں ہے اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو اور فتح کو
جواب حقیقی یہ ہے کہ یہ بات اوس قسم میں سے ہے کہ اوپر ایمان لانا واجب ہے اور اوسکی تفصیل کو علم الٰہی کی طرف
سپرد کرے کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتھ نہیں آیا علاوہ یہ کہ قرطبی نے اپنے سوال کی بنا اس پر کی ہے کہ اوس
شخص واحد کا دو مکانوں میں ایک وقت میں جانا نہیں ہے اور یہ قیاس اولیٰ ہے واسطے ملائکہ کے
اونکے احکام ابدان میں نئی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے
اونکو وہ قوت دی ہے جسکی معرفت ہم بنی آدم کو قدرت نہیں ہے تو اوسکے عمل پر وہ کیا قادر ہونگے نہیں
سے ایک کا تو یہ حال ہے کہ وہ مابین آسمان اور زمین کو پھاڑنے سے بھی زیادہ جلدی قطع کرتا ہے پھر یہ بات
ہے کہ خود جمال سیوطی اسکے قائل ہیں کہ یہ باتیں جو ذکر ہوئی ہیں بنی آدم کی قدرت میں ہیں اوپر محال
نہیں ہیں دو مکانوں میں آن واحد میں ہونا اونکے نزدیک محال نہیں ہے چنانچہ اونھوں نے اس باب
میں ایک مستقل لطیف کیا جسکا نام القول المنجلی فی تطورات الولی رکھا ہے
سید سمہودی مرحوم کہتے ہیں اگرچہ یہ کلام باطل اور بے دلیل سے عاطل ہے اسنتے کہ کاتب حروف بفضلہ عدیدہ عرض
کرتا ہے کہ غرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام سے رد ہے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہے
کہ اونھوں نے نظم میں یہ کہا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والوں سے سوال کرتے ہیں جیسے حال عزرائیل علیہ السلام
کا ہے وقت قبض ارواح کے قرطبی نے اسپر نقل کی ہے اور میں بھی اسی کو اختیار و پسند کرتا ہوں پس

اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہے کہ قرطبی کے کلام میں پہلے تصریح نہیں ہے کہ ممتنکر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی کہتے ہیں کہ قرطبی نے تصریح کی ہے مثال اس اعتراض کا یہ ہے کہ سید صاحب نے یہ کہا کہ سیوطی سارے کلام کو کہتے ہیں کہ اوپر قرطبی نے تصریح کی ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ انکی غرض یہ ہے کہ قرطبی نے اوپر تصریح کی ہے کہ وہی فرشتہ ساری خلق سے سوال کرتے ہیں جیسا کہ قرطبی کے سوال وجواب سے ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی نے سوال وجواب دونوں کو شرح الصدور میں نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گزر چکی ہے یہ مثال کہ ممتنکر کا حال مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہے سو بیشک یہ قرطبی کے کلام میں نہیں ہے اور کیوں ہو تو خود سیوطی نے اپنی طرف سے مثال بیان کی ہے یعنی جیسے عزرائیل ایک ہیں اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والوں کی جان قبض کرتے ہیں اسی طرح ممتنکر نکیر کا حال ہے کہ یہی وہ وجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف امصار وتباعد اقطار کے ان واحد میں خطاب کرتے ہیں دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اس پر کی ہے کہ خلول شخص واحد کا ذوات کثیرہ میں آن واحد میں جائز نہیں ہے مگر جواب میں تو یہی کہا ہے کہ ممتنکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہوئی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات اوپر محال نہیں وہ تو مختلف مکانوں اور دور دور قبروں میں خلق کثیر سے آن واحد میں ایک خطاب کرسکتے ہیں پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتوں کا قیاس بنی آدم پر نہیں ہوسکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتے ہیں کہ یہ قیاس فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہاں اگر کہیں کہ سرے ہی سے سوال کی بنا اس پر نہ ہوتی تو یہ اور بات ہے پھر سیوطی پر اعتراض جما کیا کہ وہ اسکے قائل ہیں کہ فرشتہ تو فرشتہ ہی آدم پر یہ بات محال نہیں ہے کہ شخص واحد آن واحد میں دو مکانوں میں ہو حال آنکہ فرشتوں کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہے اسکا یہ جواب ہے کہ بیشک وہ اسکے قائل ہیں اسی لئے شرح الصدور میں جہاں قرطبی کا کلام ذکر کیا ہے وہاں اس جملے کا ذکر نہیں کیا ہے یہ ایک مقام ہے مقامات اولیاء کرام سے نرے سید وطی ہی اسکے قائل نہیں ہیں بلکہ ایک جم غفیر اولیاء عظام کا اسکے قائل ہے یہ اونکے نزدیک بڑی بات نہیں ہے بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سے بڑھی ہوئی ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود ایک فرد کامل ہیں اس زمرۂ پاک سے اسی لئے اونہوں نے رسالہ قول مجلی اس باب میں تالیف فرمایا ہے گو سید صاحب مرحوم یہ فرمائیں کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے چند کتابیں اس باب کی محاسن الدین میں

لکھی گئی ہیں اونسے صاف طور پر تطویلات اولیا اللہ کا معلوم ہوتا ہے حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ النحیرہ
میں کئی حکایتیں اس باب کی تحریر فرمائی ہیں چنانچہ ایک حکایت یہ بیان کیا ہے کہ ایک ولی اللہ کو وقت دام مرض
تیس جگہ نماز پڑھتے دیکھا سید صاحب مرحوم نے روش الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمیں جنیہ حکایات اس باب
کی ہیں شرح ابیات میں خود سید صاحب نے بعض حکایات مدعی کو ذکر فرمایا ہے مگر وہ دلیل جو کہ اونکی مرکوز خاطر طاہر
ہوگئی نہ ملی اسی لئے کلام سیوطی رحمۃ اللہ کو باطل ہر دلیل سے عاطل ٹھیرایا غرض یہ ہے کہ سید صاحب مرحوم مستقل
و مستفسلہ کے قائل ہیں یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اونکے خواب میں مرد سے آیا کرتے ہیں
جو کچھ مردوں کے وہ تھا کو کہنا سنتا ہوتا ہے وہ اونسے کہتے ہیں پھر وہ مردوں سے جواب لادیتے ہیں اور یہ لوگ سن
ہیں صرف مشہور ہیں پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تسلیم ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین اولیا محبین
کا فرمودہ قول باطل ٹھیرا یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر بدظنی کرنا منظور تھا واللہ اعلم
رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے جو نقل کلام قرطبی کے کیا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ علاکہ مستفید دہون پھر اس
احتمال کی تائید قول حلیمی سے ہوئی چنانچہ سابق گزر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ بڑا دعوی ہے حلیمی
کا اسپر کوئی دلیل نہیں ہے یہ تو قیاس شبیہی ہے چنانچہ حلیمی نے شبہ کا لفظ کہا ہے حالانکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس
کیا ہے اور قیاس کو میان کچھ دخل نہیں ہے کیونکہ احوال آخرت میں احوال دنیا پر قیاس جاری نہیں ہوتا ہے اور
ہم مذکور کلام قرطبی کے کہہ چکے ہیں کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہیں کیا جواب یہی ہے کہ جسکے ساتھ نفس ملوث
ہوئی ہے اوسپر ایمان لانا چاہئے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کے کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت
ٹھیک ہے لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہیں کیونکہ اونہوں نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پھر حلیمی
کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہے کہ علاکہ سوال دو ہی ہیں یہی ساری میں الوانسے سوال کرتے ہیں

فصل تجدد اعمال کے بیان میں

جاننا چاہئے کہ اعمال صالحہ و سیئہ تجسم ہونے کے اپنے صاحب کو تبعہ و خوشی میں راحت و تکلیف دینگے چنانچہ کیفیت
اسکی فصل احادیث میں گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ میں کہا ہے اگر کوئی قائل کہے کہ اعمال منقلب یا شخاص ممیز نہ
ہونگے حالانکہ اعمال تو ہی نفسہا غرض ہیں تو جواب یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی الی اعمال کے ثواب سے خوبصورت بدصورت

اشخاص پیدا فرماویگا اسلئے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہیں ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو حدیث میں ثابت ہوا ہے
کہ موت لائی جائیگی گویا وہ چیت کبرمینڈھا ہے پس اہوے پل صراط پر کہ اکر بیٹھینگے پہر اوسکو ذبح کر دینگے اور یہ
محال ہے کہ موت مینڈھا ہو جاوے کیونکہ عرض ہے معنی یہی ہیں کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اور مکانا موت
کہ دیگا پس وہ جنت و نار کے درمیان میں ذبح کیجاویگی اسی طرح جو کچھ اس باب سے متجر وارد ہوا تو اسکی تاویل
وہی ہے جو میں نے ذکر کی انتہے قرطبی نے دوسری جملہ مذکرہ میں اس جواب کی بابت بسط کیا ہے جہان پر ذکر
ہے کہ قرآن شریف مومن کی شفاعت کریگا پہر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپنے فرمایا آویگا قرآن قیامت
کے دن جوان پس کہیگا میں وہ ہوں کہ میںنے تیری رات کو بیدار رکھا تیرے دن کو پیاسا رکھا اور ہر دن تجارت
کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے والے کا ثواب آویگا دوسری حدیث مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ
عنہ کی ذکر کی کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے قرآن لایا جاویگا دن قیامت کے
اور اوسکے لوگ جو اوسکے ساتھ عمل کرتے تھے آگے آگے اوسکے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپنے ان
دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں الخر اسکے آخر میں یہ ہے کہ وہ دونوں اپنے پڑہنے والوں کی طرف
سے جھگڑینگی قرطبی نے کہا ہے علماء فرماتے ہیں یعنی اللہ تعالی ان کے ثواب سے فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اوسکی
طرف جھگڑینگے جیسا کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو کو پڑہیگا تو اللہ
ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اوسکے لئے قیامت کے دن تک مغفرت مانگتے رہینگے قرطبی نے کہا پس اسی
طرح اللہ ثواب قرآن و روزے سے دو فرشتے کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لئے شفاعت کرینگے اور ایسے ہی اور
اعمال صالحہ کا حال ہے جیسا کہ ابن مبارک نے اپنے رقائق میں ذکر کیا ہے کہا ایک آدمی زید بن اسلم کے
پاس آیا کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کے لئے اوسکا عمل قیامت کے دن اچھی سی اچھی صورت میں متمثل
ہوگا اور اوسکا موئنہ اور جوانی بہت اچھی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹھے
گا جبکہ کوئی چیز اوسے گھبراوے گی تو وہ اوسے اس دریگا اور جبکہ وہ کسی چیز سے ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی
کریگا پس مومن کہیگا جزاک اللہ تجھکو مصاحب خیر سے تو کون ہے وہ کہیگا کیا تو مجھے نہیں پہچانتا حالانکہ
میں تو تیرے ہمراہ ہا تیری قبر میں اور تیری دنیا میں میں تیرا عمل ہوں والمدد وہ اچھا ساتھ اسواسی لئے تو مجھے

ہما دیکھتا ہے وہ تمام خوشبودار سواریاں لے کر تجھ کو خوشبودار دیکھتا ہے آپس تو تجھ پر سوار ہو جا کیونکہ تیرا یہ زمانہ دراز دنیا
میں تجھ پر سوار ہوا ہوں اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا وہ تجھ کو اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یا تک کہ وہ اوس
اوسکے سب کی طرف لاویگا پس کہیگا یا رب بیشک ہر صاحب عمل نے یا اپنے عمل میں اور ہر صاحب تجارت
وصنائع نے یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میرے صاحب کے کہ اسنے اپنے نفس کو میرے ساتھ مشغول کیا
اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماویگا تو کیا مانگتا ہے پس کہیگا مغفرت و رحمت یا شامل اسکے پس اللہ فرماویگا مقربین سے
اوسکے لئے مغفرت کی پھر وہ ملائکہ اسکو اپنا سا بنا لیگا اور اوسکے سر پر تاج وقار رکھا جاویگا اور سین ایک قوی
ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سے چلے گا یا رب عرض کریگا یا رب وہ اپنے ان باپ سے مشغول ہو گیا تھا اور ہر صاحب
عمل و تجارت اپنے عمل سے ماں باپ پر دلائل کرتا تھا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سے کچھ دیتا تھا پس اوسکے ماں باپ
دوڑے جاوینگے مثل اوسکے چہرہ دیا گیا اور متمثل کیا جاویگی واسطے کافر کے اوسکے عمل سے ایک صورت بدتر اوس چیز
میں کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے از روی مخلوقات کے اور نہایت بدبودار اوسکی انتہا درجہ بدبو کے پس وہ بدصورت شخص بیٹھیگا
طرف اوسکے سہلے کے جبکہ کوئی چیز اوسے گھبرا دیگی تو وہ اور زیادہ کریگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسے اور ڈرا دیگا
پس کہا کہ تجھے تو برا صاحب ہے اور تو کون ہے تجھ کو کیا ہے تجھے کیا تو نہیں پہچانتا ہے وہ کہیگا نہیں پس کہیگا
میں تیرا عمل ہوں وہ پرانتا سوا سی لئے تو مجھ بدصورت دیکھتا ہے اور وہ بدبودار تھا سو اسی لئے تو مجھ بدبو
دار دیکھتا ہے پس تو اپنا سر چیرتا کہ میں تجھ پر سوار ہوں کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا میں مجھ پر سوار ہوا ہے اور وہ یہ
قول ہے اللہ تعالیٰ کا ولیحملن اثقالھم واثقالا مع اثقالھم اور یہ قول ولیحملوا اوزارھم کاملۃ
یوم القیامۃ قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اسکی مثل اسکی رای سے نہیں کہا جاتا ہے اور معنی اسکے حدیث قیس بن
عاصم منقری سے لئے جاتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے کہا ای قیس چاہتا نہیں ہے تیرے
لئے ایک قرین بیٹھے ساتھی سے کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکے ہمراہ مدفون
ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہے تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجھے سونپ دیگا یعنی تیری مدد
نہ کریگا پھر وہ محشور نہ ہوگا مگر ہمراہ تیرے اور تو مبعوث نہ ہوگا مگر ہمراہ اوسکے اور تو نہ پوچھا جاویگا مگر اوس سے سو
تو نہ کہا جاویگا مگر صالح کہ بیشک اگر وہ صالح ہے تو لائق نہ پکڑیگا گر ساتھ اوسکے اور اگر وہ فاسق ہے تو تو وحشت نہ کریگا

مگر دس سے اور وہ تیسرا فصل ہے ابو الفتح بن البوبی رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب روضۃ المشتاق والطریق فی المعالف الخلائق میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لائی جاوینگی قیامت کے دن تو بہ خوش صورت اور خوشبو میں پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ پائیں گے بسبب اوسکے خوشبو اور انس کو کہا فرود عاصی و مصر کہیں گے کیا ہے ہمارے لئے کہ ہمنے نہیں پایا جو تمنے پایا تو بہ اوسنے کہے گی کہ میں تو زمانہ دراز تک تمہارے لئے پیش ہوئی اور دنیا میں پس تمنے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول کرتے تو البتہ تم آج مجھے پاتے پس کہینگے ہم آج تو بہ کرتے ہیں پس بنا کر لیگا ایک منادی عرش کے نیچے سے ہیبات ہیبات مہلت کے دن گئے اور تو بہ کا کام تمام ہو چکا الحدیث قرطبی کا کلام اوپر ادا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ کہلی جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ خلاف ہے اوسکے جو قرطبی نے کہی کہ اول اعمال کے ثواب سے فرشتے پیدا کئے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اعراض لینے اعمال خود جسم ہو جاوینگے اور یہی ظاہر ہے اس قول سے کہ سہراوین یعنی بقرہ و آل عمران دو صفین ملیکہ کی ہو جاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونوں سے اور مقدار کمالات خلاف اصل ہے اور ایسا ہی حال ہے عمل صالح کا اور اوسکے جمال کا قبر میں قدرت آلہیہ میں اس سے کوئی مانع نہیں ہے اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہیں عقل اونکو نہ پہچانتی ہے نہ اونکی کیفیت پاتی ہے پس بکلو کیا ہے کہ ہم سہر ایمان نہ لائیں کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہو جاتے ہیں سبیل الرشاد میں کہا ہے کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ سے ایک سائل نے پوچھا ہے جسکا نام المعافی الدقیقۃ فی ادراک الحقیقۃ رکھا ہے بعض علمائے متجددین اعمال کا متجسد ہونا کو مشکل سمجھا تھا اونہوں نے اوس سوال کے جواب دیا ہے فرماتے ہیں کہ تحقیق اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہے یہ ہے کہ سارے معانی جو ہمارے نزدیک معقول ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک متصور بصورت اجسام ہیں اور مخصص بصورت اشخاص ہیں اگرچہ ہم اونکو محسوس نہیں پاتے کیونکہ ہم اونسے محجوب ہیں فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے ناطق و شاہد ہیں اور یہ بھی ذکر کیا خواب یکسنا اسی باب سے ہے اسلئے کہ دیکھنے والا اپنی خواب میں دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل اعراض کے ساتھ کیجاتی ہے پس وہ اجسام جو کہ خواب میں دکھائی دئے ہیں وہ اون اعراض کی صورت ہیں جنسے عالم ملکوت میں تعبیر کی گئی ہے پھر فرمایا میں اسمجگہ حدیثوں کو ایک ایک حدیث کر کے بیان کرتا ہوں اس جزء میں تاکہ

نفع لیوے اوس سے جو اوپر واقف ہووے واللہ التوفیق پھر صیشن بیان کرون بحمد اللہ بیان سکینہ صلاۃ وصیام وغیرہ فطایا رحم اوزکوۃ رقعت معروف منکر ایام وغیرہ میں فیحیی ما اللہ عنا وعن المسلمین جو اسے رساحب مرحوم فرماتے ہیں جو شخص غور کریگا ان حدیثوں کو اور جواوسکے معنی ہیں میرے جو کچھ سیوطی نے اوس رسالے میں ذکر نہیں کیا ہے اور باقی کتابیں ذکر فرمایا ہے اوسے لائق نہیں ہے کہ تعجب اعمال کی تصدیق میں کبھی توقف کرے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم تصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھے پس ایک شخص آیا یہانتک کہ صف میں داخل ہوگیا اوسنے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ ایسا سقرسینے دیکھا میرے کلام کو کہ کہاں پہنچتا ہے طرف آسمان کے یہانتک کہ دروازہ کھولا گیا سو وہ اوس میں داخل ہوگیا پس یہ روایت بکاشف معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض میں متعمد ہوگئے انتہے درمنثور میں الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی تفسیر میں کئی حدیثیں ہیں اور جامع کبیر وغیرہ کتب سیوطی میں ہیں اور احادیث میں جس شخص کو اوسکی معرفت حاصل ہوگی وہ یقیناً تجسد اعراض کا باخبار صادق معلوم کریگا اور میں سے ایک یہ قول ہے آپ کا کہ نہیں کہتا سوائے اللہ الا اللہ مگر اوسکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ پہونچتا ہے طرف عرش کے سبیل الرشاد میں تقریر تجسد اعراض میں میزان آخرت کی بحث میں طول کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ موزون اعمال ہی کی صورتیں ہیں حافظ ابن حجر حمداللہ نے فرمایا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابوداؤد وابن حبان وترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں رکھی جاویگی میزان میں دن قیامت کے کوئی چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان دن قیامت کے پس حسنات وسیئات تولے جاوینگے پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک انے کے برابر بھاری ہوجاوینگے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جسکے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک انے کے بڑھ جاوینگے وہ دوزخ میں داخل ہوگا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات وسیئات برابر ہونگے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہیں اسکو بیہقی نے اپنے فوائد میں اور عبداللہ بن مبارک نے زہد میں روایت کیا ہے اور مسئل اسکے مرفوعاً بھی مروی ہے +

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کی وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیہات مین فرماتے ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متمثل کیے جاتے ہین تو بیحاص نے کہا ہے کہ یہ قول پسندیدہ نہین ہے شرح الصدور مین ہین لیکن فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لئے کشف کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما اعتاد علیہ بعض من لا یحتج بہ بخلاف سؤال میت فی قولہ فی ھذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذھن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین یہنے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کے وقت قبر مین متمثل کیے جاتے ہین ۔

فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے

ابیات مین کہا ہے کہ منجیانادر کے حق مین کہ تلقین نہین کیجاتی ہین یہ ہے کہ سوال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بالتعیین ہمارے شیخ نے اور سنیے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکھ سے اوسکے غیر کے لئے اور شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین البلقینی مین واقع ہوا ہے کہ میت جواب دیتا ہے سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لئے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ عربی مین ہے فرمایا اور باوجود اسکے یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہوا شیخ جناب توفیق مدجدہ فرماتے ہین کہ یہ بہت نیک ہے ۔

فصل بیان مین سوال مؤمن منافق کافر و اطفال مشرکین کے

اس مسئلے مین علماء کا اختلاف ہے سیوطی رحمۃ اللہ بیہات مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہے کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لئے ہے جو کہ کفار مین سے ہے جیسے کہ اوپر حدیث صادق کی دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اسکے مخالف ہین اور راجح میرے نزدیک اول قول ہے یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین

ہوتا اگر مؤمن یا منافق سے رہا کافر جو حد مبطل سود وہ اونہیں سے نہیں جنسے رب دین و نبی کا سوال ہوتا ہے
حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف
پر دلالت کرتے ہیں اور سوال مؤمن کا و فوز دونوں کے لئے ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یثبت اللہ الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ
ما یشاء صحیح میں ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر میں ہے جبکہ میت پوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کیا ہے دین
تیرا کون ہے نبی تیرا صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ رکھا جاتا ہے میت اپنی قبر میں اور چلے جاتے ہیں اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ
سنتا ہے اونکے جوتوں کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے یہ زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص میں وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا میں تو کہتا تھا جیسا لوگ کہتے تھے پس کہا
جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑھا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑے سے اور ایک چیخ مارتا ہے کہ اوسکے ارد گرد
والے اوسکو سنتے ہیں مگر جن و انس اور بخاری میں اسطرح ہے واما الکافر و المنافق واوکے ساتھ انتہا
سید صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنا
والکافر پس اسی طرح ہے واو عطف کے ساتھ اور باب خفق نعل میں یوں گذر چکا ہے واما المنافق
او الکافر شک کے ساتھ اور روایت ابو داؤد میں یوں ہے کہ کافر جبکہ کہا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نے
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یوں ہی حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ میں آیا ہے اور حدیث
ابو سعید رضی اللہ عنہ میں نزدیک امام احمد کے یوں ہے اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتھ شک کے اور امام احمد کے
نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا میں یوں ہے پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین میں انکی حدیث سے یوں ہے
واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر میں نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ میں نزدیک ترمذی کے
یہ ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ میں نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ میں نزدیک ابن ماجہ کے
یوں ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے اور اگر
وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتیں لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہیں کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہے سو

اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لئے جو کہ ایمان کا دعویٰ کرتا ہے خواہ حق سمجھکے یا باطل جانکر اور سنتہ اور کاینی دلیل اوسکی اس باب مین وہ ہے جسکو عبدالرزاق نے بطریق عبید بن عمیر سے جو کہ کبار تابعین سے ہین روایت کیا ہے کہ کافتون دو ہی آدمی ہوتے ہین مؤمن و منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال نہین کیا جاتا ہے نہ وہ اونکو پہچانتا ہے حال آنکہ وہ موقوف ہے اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سے سوال ہوتا ہے باوجود کثرت اونکے طرق صحیحہ کے مرفوع نہین پس وہ لائق تر ہین ساتھہ قبول کے اور حکیم ترمذی نے جزم کیا ہے ساتھہ اسکے کہ کافر سے سوال ہوتا ہے پھر حافظ ابن حجر نے کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سے اونہون نے ابن عبدالبر کے کلام کا تعقب کیا تھا اور اوسکو ثابت رکھا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سے تعجب ہے کہ اونہون نے اپنی ابیات مین کلام ابن عبدالبر کو جو صحیح دہی دلالہ کہ دلیل کلام ابن عبدالبر کے خلاف پر قائم ہے اور شرح الصدور کی یہ عبارت کہ ابن عبدالبر کے کلام کا سوال نہین ہوتا ہے مگر واسطے مؤمن کے یا منافق کے جو کہ منسوب ہے طرف دین اسلام کے ظاہر شہادت کے ساتھہ بخلاف کافر کے کہ اوس سے سوال نہین ہوتا ہے اور قرطبی و ابن قیم نے اوسکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہے کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ جو اون دونون نے کہا ممنوع ہے اسلئے کہ کافر و منافق کے درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سے اور سوا اسکے نہین ہے کہ بعض حدیثون مین ذکر منافق کا ہے اور بعض مین منافق کے بدل کافر ہے اور یہ اسپر محمول ہے کہ مراد کافر سے منافق ہے بدلیل آپکے قول کے حدیث انصار رضی اللہ عنہا مین وامّا المنافق والمرتاب اور کافر کا ذکر نہین کیا اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد ابوبکر عن بریہ سے وہ چیز ہے جو اسکی تصریح کرتی ہے استاذی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سے یہ بات جان ہی چکے ہو کہ حدیثون کے لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہے جیسا کہ حافظ صاحب نے اونکو نقل فرمایا ہے انتہے حاصل یہ ہے کہ جیسے کچھہ کافر و منکلف کے بارے مین ہے کسی ملت پر کیون نہو ہے الطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ وقف سوال طفل مشرک سے کہتے ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہے یعنی حضرت امام صاحب نے اس مین توقف فرمایا ہے

نہ یکا کہ سوال ہوتا ہے یہ فرمایا کہ نہیں ہوتا اسکی تفصیل آئندہ آویگی انشاء اللہ تعالیٰ

فصل بیان میں سوال اُن لوگوں کے جو فن نہیں کئے گئے یا اونکو سوالی دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئے یا اونکو درندوں نے کھالیا

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بیتابوت کیا گیا اور وہ جسکو سولی دیگئی ان دونوں سے سوال ہوتا ہے اور زندہ اوسکے دیکھنے سے حجاب میں ہے اسلئے کہ اگر ہم اون کو اوس مقام میں بیٹھا ہوا دیکھیں تو وہ اصل جو کہ عقد کی گئی ہے باطل ہوجاوے وہ اصل یہ ہے کہ جو اوسجگہ کے احکام غائب ہیں اونکے ساتھ خلق پر ایمان فرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق پر فرض کیا ہے کہ امور برزخ پر ایمان بالغیب لاویں بے دیکھے اونکی تصدیق کریں پس اگر مردے کو اپنی قبر میں یا پھینکے ہوئے کو اپنی جگہ میں یا سولی دیئے ہوئے کو سولی پر بیٹھا ہوا آنکھوں سے دیکھ لیں تو ایمان بالغیب جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے فوت ہوجاوے اس لئے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکھوں سے مستور کردیا ہے پھر جب کوئی چاہتا ہے تو واسطے اظہار اپنی قدرت کے بعض خالص بندوں کو کسی امر پر مطلع کردیتا ہے جیسا کہ بعض حکایات میں گزر چکا اور بعض کا ذکر آئندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں سوال عام ہے ہر مرنے والے کے لئے کسی طرح کیوں نہ مرے اوسکو پھینکدیں یا دبودیں یا آگ میں ڈالدیں یا درندے اوسکو کھالیں یا پرند اوسے جیسا کہ اسلئے کہ سوال کی دلیلیں عام ہیں انتہے جناب سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں یوں فرمایا ہے قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہیں کیا گیا اون لوگوں میں سے جو کہ روی زمین پر باقی رہے ہیں اونکے لئے سوال و جواب واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے دیکھنے سے ابصار مکلفین کو باز رکھتا ہے جیسا کہ باز رکھا ہے اونکو ملائکہ و شیاطین کے دیکھنے سے بعض نے کہا ہے کہ جسکو سولی دیجاتی ہے اوسکی طرف حیات پھیری جاتی ہے جلالانکہ یہ اوسکا مشہور نہیں ہوتا ہے جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہیں جسپر بیہوشی طاری ہوگئی ہے اور اسی طرح اوسپر چونگ کردیجاتی ہے واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کے دل میں ایمان رل مل گیا ہے وہ ان امور میں سے کسی چیز کو انکی نہیں جانتا ہے اور اسی طرح وہ شخص ہے جسکے اجزا متفرق ہوگئے اللہ تعالیٰ بعض یا کل اجزا ان حیات کو پیدا فرمادیتا ہے اور اوپر سوال متوجہ کیا جاتا ہے ایسا کہ امام الحرمین نے

لہ یعنی بابی ہوئی اور دفن نہ کیا ہو

کہاہے بعض لوگ کہاہے سوال قبر سے زیادہ تر بعید نہیں ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کی پشت سے نکالا اور اونکو اونکی جانوں پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلیٰ انتھیٰ اسید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کہ عذاب قبر اور احوال قبر کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ یہ مخلوقات کی طرف اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مردن کو دفن نکرو تو میں تمکو سنوا دیتا یا مثل اسکے فرمایا بہت سے سچے خواب ہوا تر سنقول ہیں کہ اونمیں کچھ احوال موتی کا ذکر ہے اور ہم تھوڑی سی کتاب الروح سے ذکر کرتے ہیں پہر جو چاہے خود فکر کرلے حضرت عباس نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھا ۱ عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغ میں ہیں اور انہوں نے مجھے چند تفاح دیئے میںنے اونکی تعبیر اولاد کی کی ۳ سلیمہ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز کو خواب میں دیکھا ۴ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن یسار کو خواب میں دیکھا ۵ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ عوف نے صعب بن جثامہ کو خواب میں دیکھا حافظ ابن تیمیہ نے بعد ذکر اس خواب کے فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہے کہ اونہوں نے صعب کی وصیت کو بدلا اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو نہیں کیا بسبب قرائن کے جسکی اونہوں نے اونکو خبر دی تھی کہ دینار دس ہیں اور وہ ترکش میں رکھے ہیں پہر یہودی سے پوچھا اور اوسکے قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کے ساتھ جزم کیا یہودی کو دینار دیدیئے یہ ایسی فقہ ہے کہ فقیہ واعظ اناس ہی کو لائق ہے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں شاید اکثر متاخرین اسکا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عوف کو یہ کو نکر جائز ہوا کہ وہ دیناروں کو صعب کے ترکہ سے نقل کریں اور ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدیں حال انکہ وہ اونکے یتیموں اور وارثوں کے تھے ۱۲ نظیر اس قصے کا قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہے ابن عبدالبر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہے پہر اوسکو بیان کیا اسمیں یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تھی اور اونہوں نے ایک اور شخص کے خواب میں آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکے بعد راقم ابن قیم رحمہ اللہ نے زوال کا خیال کرکے فیصلہ اول رضی اللہ عنہا اور اونکے ساتھ صحابہ نے اس صحت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کے ساتھ عمل کرنے پر اور زرہ جسکے پاس تھی اوس سے چھیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہے پہر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کئے

بلکہ ملہا مقابل ہوئے ہیں قرائن کی طرف رجوع کرکے اسنے سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں حاصل یہ ہے کہ علم رؤیا علم شریف ہے اور اسکا صادق یقینی ہے بسبب کثرت وقوع خواب کے اوس قسم سے کہ ہمیں ہمکو اور ہمارے غیر کو تشکیک کا دخل نہیں ہے **حکایت** سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھسے شیخ زین محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تھیں اونکے تین لڑکے تھے انمیں سے ایک لڑکا مرگیا شیخ نے اوسکو خواب میں دیکھا اوس سے پوچھا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے لئے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تھا اور اوس نے اونکے گھر کی طرف تہہ پہنچنے کا تھا پس اوسنے ایک قرص کو توڑ ڈالا اوسکے دونوں بھائی نکلے تاکہ فقیر کو مانیں پس وہ اوس سے دفع کرنیکے لئے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا بعد موت کے شیخ فرماتے ہیں کہ میں نکلا اس مینے دیکھا کہ مکان میں بہن کے مکانوں میں سے وہ قریہ ٹوٹی ہوئی پڑی تھی اونسے پوچھا کہ اوسکو کسنے توڑا اونہوں نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تھا انتہی جاننا چاہئے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے قبرستان والوں کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ انمیں سے جسپر خدا ہمزا ہے اور جو عیش و آرام میں ہے ہم اونکو نہیں دیکھتے تو اوسنے اپنے بعض بندوں کو اونکے احوال کی اطلاع خواب میں عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کے نزدیک سچے ہیں اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی مردیا عورت کو اس بات کے ساتھ خاص فرماتا ہے اور وہ عورت اس امر کے ساتھ مشہور و معروف ہو جاتی ہے کہ مردے اوسکے خواب میں آتے ہیں اور وہ اونکی طرف سے ایسی خبریں لاتے ہیں جنکی تصدیق اونکی قرابت والے کرتے ہیں یا جو لوگ اونکے پاس اوسکے بیٹے بیٹھتے تھے وہ اون خبروں کو سچ بتاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص مردوں کے اخبار لانے کے ساتھ معروف ہوتا ہے تو میت کے بعض عزیز قریب جو کہ زندہ ہیں اوس شخص کو اپنی جس میت کے پاس بھیجنا چاہتے ہیں بھیجتے ہیں اور میت جو کچھ وصیت کرتا ہے وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہے نیک لوگوں میں سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اوسکے وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے اس امر کا یقین ہوگیا اور جو امر عورت کہ مردوں کے پاس آتا جاتا ہے اوسکو مستقل و مستقلہ کہتے ہیں

گویا اونہون نے اس نام کو مشتق سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوس کے بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پھر چلے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پھیری جاتی ہے اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم قوی ہے کہ روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کے لفظون سے ظاہر یہ ہے کہ روح قبل دفن کے پھیری جاتی ہر چند شرح الصدور سے وہ باب نقل کیا جسمین یہ بیان ہے کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جبکہ یہ لوگ بھلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسے سنتا ہے اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین ابن ابی الدنیا نے ثوبین سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کھاٹ پر رکھا جاوے پھر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کو سنتا ہے سنتا ہے اللہ اوسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن و انس الحدیث صحیح بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکھا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹھا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو الحدیث صحیح امام احمد و ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین و ابی مردویہ و ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور کفناتا ہے اور اوسکو چواوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے یہ سب حدیثین پہلے گزر چکی ہین اس لئے بقدر حاجت لکھی گئین پھر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پھرآنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہے قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتھ مین ہوتی ہے پس اگر اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکھتا ہے جو اوسکے گھر والے کرتے ہین اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کما بیشک مون فرشتے کے باتھ مین ہوتی ہے اور جب مرجاتا ہے پس جب اوسکو اوٹھاتا ہے اوسکو اوٹھاتا ہے اور اوسکے ساتھ
ہولیتا ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پہنچا دیتا ہے مگر مزمن تابع ہین اور
دوسری حدیث موقوف ہے پس اگر یہ آثار بوجہ صحت پہونچنے قرین ہون تو ہین ورنہ یہ بات کہ میت اپنے تمکمل
ضمیر کو پہچانتا ہے اور اپنے دفنانے والون کے بخلاف کرتا ہے یہ آثار مان حدیثون کو تقویت روح کے ساتھ مقید کرینگے اور
قول ناظم کا کہ روح کا بعد دفن کے ہوتا ہے یہ بھی تمام ہوجاویگا ✦

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہوجاتا ہے یا نہین

حافظ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ میت پورا زندہ ہوجاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلئے کہ ظاہر
ماثور یعنی منقول یہی ہے نہ جزا اور مکاسید صاحب مولف شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد
ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہے اور وہ اوسی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہے
اور یہ ظاہر ہے اس بات سے کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزاء شرح الصدور مین نقادی حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ سے یون نقل فرمایا ہے کہ اوسنے کہا ہے پوچھا گیا میت وقت سوال کے بیٹھتا ہے یا اوس سے سوال
کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے ارسے پوچھا آیا روح اوسوقت
جسم سے متلبس ہوتی ہے جیسے کہ حی پس جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہے کہ روح میت کی اوپر کے آدھے
بدن مین حلول کرتی ہے انتہے سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی
طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین
کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہے لیکن اس اعادہ سے حیات معہود حاصل نہین
ہوتی ہے کہ جس سے روح بدن کی اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اوسکے ہوتے ہوئے
طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہے اوس سے تو بدن کے لئے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہے کہ
جس سے سوال کے ساتھ استھان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سونے کی اور وہ زندہ ہے
تحقیق ہے حیات جاگنے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہے اور سونے سے اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہے
ویسی ہی حیات میت کی قبر مادہ کے حیات حی کی غیر ہے اور وہ ایسی حیات ہے کہ میت سے اطلاق موت کی نفی

نہیں کرتی ہے بلکہ ایسا امر متوسط ہے درمیان موت وحیات کے جیسے نیند دونوں کے درمیان میں متوسط ہے اور حدیثیں اس پر دلالت نہیں ہے کہ روح مستقر رہتی ہے وہ تو صرف اس پر دلالت کرتی ہے کہ روح کو بدن کے ساتھ ایک تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سے متعلق رہا کرتی ہے گو جسم پوسیدہ و پارہ پارہ و متقسم و متفرق کیوں نہ ہو جائے انتہٰی ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیثیں اس پر متواتر ہیں کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہے اور سوال بدن کا بدون روح کے ایک گروہ کا قول ہے اور ہیں ابن حزم اور ابن قیم اور ابن جریر سے بھی حکایت کیا گیا ہے جمہور نے اسکا انکار کیا ہے اور دوسروں نے انکا مقابلہ کیا پس کہا ہے کہ سوال روح کے لئے ہے بدن پر ان کے یہ قول ابن حزم اور اور لوگوں کا ہے اور ہیں سے ابن عقیل و ابن جوزی ہیں اور یہ قول غلط ہے ورنہ قبر کے لئے اسکے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہوتی انتہٰی اسید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ حدیثیں جیسا کہ ان سے لئے کہا اس پر دلالت کرتی ہیں کہ روح بدن کی طرف عود کی جاتی ہے پھر سوال کیا جاتا ہے پس سوال روح کے لئے ہے بدن پر نہیں

فصل ابن میاں میں کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہو گئی ہیں اعادہ روح کا اور سکے کل اجزا میں ہونا یا بعض میں

علامہ سید طی رضی اللہ عنہ ابیات میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہو گئے ہیں الی القیامۃ اوس شخص میں حیات کو پیدا فرماتا ہے پھر بلاشک سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر تصریح کی ہے اور جزولی نے اپنی شرح میں اصحاب نقول سے اس باب میں اختلاف نقل کیا ہے پس بعض کہتے ہیں کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہے کسی نے کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہے جو کہ سنتا ہے کسی نے کہا جزو قلب میں کیسنے کہا جزو دماغ میں روح کا حلول ہوتا ہے کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علحدہ جزو ہے کہ میت کے لئے اوسوقت روح اوسمیں حلول کرتی ہے پس یہ مذاہب مردود ہیں جبکہ یہ اقوال معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہیے کہ میت کی روح قبر میں عود کرتی ہے اسلئے کہ اسپر دلیل قائم ہے کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر میں اوٹھکر بیٹھتا ہے چنانچہ احادیث و اخبار نبویہ میں متواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہے صحابہ کرام ان حدیثوں کے راوی ہیں اور جمیع صحابہ کی حدیثیں جبکا ذکر پہلے ہو چکا ہے وہ سب اسپر متفق ہیں کہ مردہ قبر میں زندہ ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے

یہانتک کہ حدیث جابر میں ہے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو اوسکے لئے سورج ایسا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہے پھر وہ بیٹھ جاتا ہے اپنی آنکھیں کو ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ میں نماز پڑھ لوں اس حدیث کو ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا نے بروایت کیا ہے بعض حدیثوں میں ہے مذکور ہے کہ مؤمن جب کہ گھر کو غیر مؤمن دوزخ کے گھر کو دیکھتا ہے مؤمن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تا کہ میں اپنے گھر والوں کی طرف جاؤں اونکو خوشخبری سناؤں پس بیشک یہ حال اوسی شخص کا ہوتا ہے کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پھر آئی ہو جیسے کہ پہلے تمہی نے یہ کہا جس سے ساری روح کا اعادہ ہو اور جس بدن میں حلول کیا ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق صراحت یا خبر بہ حدیث سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہے کہ جسمیں روح ہو مگر پہلے گزر چکا ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حلول روح کا نصف اہل جنت ہوتا ہے حالانکہ ادلہ اسپر دال ہیں کہ میت کے سارے بدن میں ہوتا ہے جیسا کہ جمہور کہتے ہیں حدیث براء میں عاذب یعنی اللہ سے جو کہ ساری حدیثوں سے احوال موتی میں زیادہ تر جامع ہے اوسمیں تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹھاتے ہیں اوس سے سوال کرتے ہیں یہ ظاہر ہے اس بات میں کہ میت زندہ ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہارا ہاتھی بات کے کہ اوسکے جسقدر ہیں وہ اوس شخص کے حق میں ہیں جو کہ اپنے حال پر باقی ہے اور احتمال اوس شخص میں ہے جسکے اعضا متفرق ہو گئے ہیں مگر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ احوال موتی سے خبر دینا ایک ایسا امر ہے کہ سوائے نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے کیونکہ عقل کو اوسمیں کسی طرح کا مجال نہیں ہے پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ میت متفرق الاجزاء کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو میں حیات ہوتی ہے اوسکے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہے کہ وہ اس تقسیم کے لایق ہو تو اولی یہ ہے بات ٹھیری کہ میت متفرق الاجزاء کو بھی عموم احادیث حیات میت میں داخل کریں کیونکہ تخصیص موجود نہیں ہے یا یہ کہ توقف کریں اور اسکا علم اللہ عزوجل کو سونپیں **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزاء مردوں میں سے بعض کو مستثنی کیا اور فرمایا کہ جس مردے کو درندے پرندے کھا جاتے ہیں اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ اونکے پیٹوں میں قرار پکڑے اور یہ بات مجازاً نہیں ہے بلکہ حقیقۃ ہے اسی طرح برزخ نے

اسپر تقریح کی ہے سید صاحب مرحوم شرح میں فرماتے ہیں کہ نہ ظاہر الحنفیہ سے ہیں اونہوں نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے کہ سوال اوسمیں ہوتا ہے جسمیں میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کھالیا ہے تو سوال اوسکے پیٹ میں ہوگا پھر سید صاحب مرحوم نے کئی وجہ سے اس قول کو رد کیا ہے ؛

فصل بیان میں اوس شخص کی جو کہ تابوت میں کھا گیا ہے

نزاری رحمۃ اللہ نے اپنے فتاوی میں کہا ہے کہ جو شخص تابوت میں دفن ہوکر کھا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہ لے اوٹھا لیجاویں تو اوس سے سوال نہیں کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دفن نہیں کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات وشرح الصدور دونوں میں اس قول کو نقل فرمایا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں گویا دلیل اس قول کی ظواہر احادیث ہیں جو یہ بولیں آیا ہے کہ جب کہ میت کو دفن کیا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیق حکم لینے سوال کے دفن پر فرمائی ہے

فصل سوال غرق کے بیان میں

نیکساری رحمۃ اللہ نے تصریح کی ہے کہ جو شخص دریا میں ڈوب جاتا ہے اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ غائب ہوجاتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات میں نقل کیا ہے سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہے کہ ان چیزوں میں توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادہ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہے ؛

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکھ سے دیکھکر مصحف میں پڑھتا ہے اوسکو قرات قرآن تلقین حجت کرتی ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ میں نے روایت شقیق کو بلفظہا نہیں پایا البتہ یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمیں کئی آثار آئے ہیں اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہے کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہیں فرمایا اور سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو در وض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہے کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ سمجھے پانچ چیزوں کو طلب کیا پس اونکو پانچ چیزوں میں پایا ہے برکت کو قوت کو طلب کیا تو اوسے بھی کی نماز میں پایا اور ہمنے قبر کی روشنی کو طلب کیا تھا تو اوسکو رات کی نماز میں پایا جو اب سکرات کو کو

طلب کیا تو اسے قرارت قرآن میں پایا پھر احراط کے عبور کو طلب کیا تو اسکو وضو سے اور مسح قدمین پایا اسی طرح سر کو طلب کیا تو اسکو طہارت میں پایا یہ حکایت محاسن المومنین میں بھی لکھی گئی ہے

فصل اس کے اہم میں کہ حق تعالیٰ نے ہیئت کے سوال اور جواب میں کیا حکمت رکھی ہے

اول یہ سمجھنا چاہئے کہ حکمت کیا چیز ہے اور اسکے کیا معنی ہیں سید محدث ابراہیم فزیر رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الحق علی الخلق میں فرماتے ہیں کہ حکمت کے معنی ہیں کہ افعال اعمال کو جانتا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلاً یہ بات جاننا کہ عدد اول ہی ہے کہ دست اور عدل اولیٰ ہے جو یہ سب اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جھوٹ چھوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سے بچنا اس بات میں کسی کا خلاف نہیں ہے کہ یہ بات جو ذکر ہوئی اون لوگوں کے حق میں حکمت ہے جو کہ خلق میں سے علماء حکماء ہیں اشعریہ نے اس حکمت کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے لئے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اقوال و افعال میں حکمت کی نفی کرتے ہیں انکے اور اونکے درمیان میں جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہیں طول طویل لمبائی چوڑائی واقع ہوئے ہے محمت اونمیں کے ساتھ ہے جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہیں حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہیں یہ حکمت کا اثبات کرتے ہیں حافظ ابن تیمیہ مرحوم جلیل نے حادی الارواح میں فرمایا ہے کہ احکم الحاکمین عالم العالمین یہ بات محال ہے کہ اوسکے افعال حکمت و مصالح یا غایات حمیدہ سے معطل ہو یکا رسول قرآن و سنت و معقول و فطرۃ اس بات اور اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہیں اور جواب شافی میں یہ فرمایا ہے کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالیٰ کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکے فعل سے مقصود ہیں اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر مثل جیسا کہ حق تھا اوسکی قدر نہ کی یہ حافظ مناقب مرحوم سے پہلے اس قول کو اونکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کہا ہے اور اثبات حکمت میں اور اوسکے رد میں جسنے حکمت کی نفی کی ہے عالمہ فرمایا ہے یہ مسئلہ ایثار الحق علی نفسہ میں بسط سے مرقوم ہے سید محدث امیر مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکر کا بعد اجتماعہ القطر میں اسکا بسط کیا ہے اور اثبات دنفی والوں کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مآب شرح ابیات میں فرماتے ہیں کہ وہ ربانی اشعریہ وحنابلہ کے مسائل اعتقادیہ میں قریب بارہ مسئلوں کے اختلاف ہے منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہے اور یہ واب اس مقام میں ہر اوہ حنابلہ کے یہ نا شعریہ کے جو کہ انسان حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے تو ہر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہوئے لگا جلت حکمتہ وعمت نعمتہ وتمت دولتہ وعزت

عظمت جبکہ حکمت کے معنی معلوم ہو چکے تو اب سمجھنا چاہئے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال و جواب میں کیا حکمت کبھی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہوتا ہے پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے بیانات بین حلیمی شافعی رحمہ اللہ سے یہ حکمت نقل کی ہے کہ قبر میت کے انسان کے لئے طریق ہے واسطے دوسرے قرارگاہ کے قبر میں میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہے اسلئے کہ اگر وہ ابرار میں معدود ہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج ہو اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی سی نیچی زمین میں ڈالدی جاوے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لئے تین گھر مقرر فرمائے ہیں ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا دار القرار دنیا تو وہی ہے جسمیں رہتے بستے ہیں برزخ کہتے ہیں پردے کو جو کہ درمیان روشنی کے حائل ہو مراد اوس سے وہ زمانہ ہے جو کہ مرنیسے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر اور حقیقت میں نفوس کے لئے چار گھر ہیں ہر گھر دوسرے سے زیادہ تر وسیع ہے اول جان کا پیٹ ہے اسمیں تنگی اور روک اور تین تاریکیاں ہیں تاریکی رحم کی ظلمت مشیمہ کے اندھیرے پیٹ کی ابن عباس و عکرمہ و سعید جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گھر جسمیں نفوس ہوتے ہیں دنیا ہے اوس سے ملوث ہوا اوسمیں خیر و شر اسباب معاونت و شقاوت کو کمایا محبوب کر دو سے ملا سیر اگر ہر برزخ سے دنیا سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا و برزخ میں وہ نسبت ہے جو کہ درمیان دنیا اور رحم کے پیٹ کے ہے چوتھا دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پھر اور کوئی گھر نہیں ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی قدرت و حکمت سے نفوس انسانیہ کو ان تین گھروں میں یکے بعد دیگرے نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گھر کی طرف پہونچیں گے کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہیں رکھتے ہیں اوسی میں اونکا ٹھکانا ہے اوس سے پہلے اور گھروں میں ساقط ہوتے ہر وقت اپنے گھروں سے منزلین قطع کرتے رہے ہر طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لئے اللہ تعالیٰ کی حکمت سے ہر گھر میں ایک شان و حکم ہے کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گھر کی شان کی فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کا سوال و جواب میں ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح ناپاک کی روح پاک سے تیز ہو جاوے اور پاک کا عروج جنتوں کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکھی جاوے مستقر ارواح کی تفصیل باب علیحدہ میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسکے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا حال نظیر ہے وقعہ کا جو کہ حشر میں وہ گا اس حال میں کہ مکلف کی اعمال

پل صراط میں اوسپر پیش کئے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کھڑا کر دینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کر دینگے جسکے اچھے عمل ہونگے وہ نجات پاویگا جسکے بُرے ہونگے وہ ڈگمگا کر جہنم میں گریگا پس جو حکمت کہ مکلف کے آمد و رفت کے لئے میں ہے پل صراط یعنی تمیز خبیث کی لیے ہے وہی حکمت سوال قبر میں ہے ف ابن فلکان نے کہا ہے کہ حلیمی فقیہ شافعی حامل مرتبہ ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تھے ابو عبداللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم فقیہ شافعی معروف بحلیمی جرجانی ہیں انہوں نے طلب علم کی یہاں تک کہ امام معظم ہو گئے اور ماوراء النہر میں لوگوں کے مرجع بڑے انکے لئے مذہب میں وجوہ حسنہ ہیں ف ابرار جمع بر ہے بر کہتے ہیں کثیر الخیر کو جیسا کہ قاموس میں ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بر کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم ف پل صراط جہنم کی پشت پر کہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلیٰ اوسکا طرف جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ سلف نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک پُل ہے جہنم کی پشت پر سارے لوگ اوسپر سے گذر کرینگے پس مؤمن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے اور دوسرے لوگ گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہے صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے کلام میں اسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گذریں گے مومن ہوں یا منافق جیسے کہ قبر میں سوال یہی انہیں سے ہوتا ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اونہوں نے حکمت سوال قبر اور جو پل صراط کی ایک چیز مقرر کی وہ یہ ہے کہ پاک ناپاک سے تمیز ہو جاوے اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضی بھی ہے کیونکہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے اور جلال سیوطی رحمہ اللہ نے کتاب بدور سافرہ میں اوسکو ذکر کیا ہے کہ السدی قیامت کے لوگوں کو جمع کریگا پھر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تھا تو چاہیے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کا تابع ہوگا اور جو است باقی رہ جاویگی اور اسمیں اسکے منافق ہونگے پس آویگا اللہ اونکے پاس غیر اوس صورت میں کہ وہ پہچانتے ہیں پس کہیگا میں تمہارا رب ہوں پس کہینگے ہم اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتے ہیں یہ ہماری جگہ ہے یہاں تک کہ آئے ہمارے پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آویگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پھر آویگا اونکے پاس اوس صورت میں جسکو وہ پہچانتے ہیں کہیگا میں تمہارا رب ہوں وہ کہینگے تو ہمارا رب ہے پس اوسکے تابع ہو جاوینگے

اور بچایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مین ہونگا اول اون لوگون کا جو کہ گذرینگے اور عام رسولون کی قیامت کے دن اللھم سلم وسلم ہوگی یعنی الٰہی سلامت رکھ اور پل صراط مین آنکڑے ہونگے مثل کانٹون سعدان کے سوا اسکے کہ اوسکی بڑائی کے اندازے کو نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پس وہ آنکڑے جھپٹ لینگے لوگون کو بسبب اون کے اعمال کے اونمین سے بعضے تو اپنے عمل کے ساتھ موثوق ہونگے اور بعض مخردل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے پھر نجات پاوینگے الحدیث اسکے سوا اور چند حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سے یہ ثابت ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری مین فرمایا ہے کہ سعید بن ہلال سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک ہے بعضے لوگون کے لئے اور بعض کے واسطے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک و ابن ابی الدنیا نے اخراج کیا ہے مگر یہ مرسل یا معضل ہے صحیح نہین ہے ابو نعیم نے سہل بن عبد اللہ التستری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے بدور سافرہ مین ذکر کیا ہے مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دی گئی اور وہ سالک مسالک ہدی وسنت ہوا اوسکے لئے صراط وسیع ہوجاویگی اور جسنے غیر مرضی الٰہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **فائدہ** علامہ کرمانی رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال وجواب کی صلیبی سے نقل کی دوسری اور لوگون سے نقل کی کہ ایک اونمین سے حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہے کہ اس امت سے پہلے جو امتین تہین اونکے پاس رسول آتے اگر اونہون نے رسول کا کہا مانا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسے علیحدہ ہوجاتے اور اونپر جلد عذاب آجاتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکے رحمۃ للعالمین کیا تو لوگون سے عذاب کو روکدیا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے کفر کو پوشیدہ کیا یا نہین پھر جبکہ وہ مرے تو اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے قبر مین امتحان لینے والا مقرر کیا سوال کرکے اونکے دل کا بھید نکالے تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سے تمیز کرے اور ثابت رکھے اللہ اوون لوگو کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے اور گمراہ کرے اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے ہی گزر چکی ہے سید صاحب مرحوم

فرماتے ہین کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائین اول یہ امر کہ آپ سے پہلے کوئی نبی ہوا ہو علیہ السلام سے قتال کے ساتھ مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سوال قبر کا فاصلہ امامت محمدیہ کا تہیرے اسکی بحث پہلے گزر چکی ہے امر اول کے ثبوت مین کلام ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو قتال جبابرین کا حکم دیا تھا جیسا کہ قرآن پاک مین فرمایا ہے ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم الی قولہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یہ آیت صریح ہے اس بات مین کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر گروہ اسلام لاتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اونسے قتال نہ کرتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ایک نبی نے انبیاء سے اہل ایک شہر سے قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوئے اسکے کہ اوسکو فتح کرین قوم آفتاب کے غروب ہونیسے ڈوبے پس کہا اسی سورج مینیک تو مامور ہے اور مین امور ہون مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو گھڑی بھر مجھپر جا اللہ تعالیٰ نے اوسکو روکدیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کر لیا الحدیث اسکو عبدالرزاق نے مصنف مین اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جنہون نے جبابرین سے قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کر لیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہے اسی رد شمس کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے ؎

فردت علیہ الشمس واللیل داغم	شمس لھا من جانب الخدر مطلع
فیا للہ ما ادری اا حلام نائم	المت بنا ام کان فی الرکب یوشع

پھر یہ بات ہے کہ حکمت سوال قبر مین یہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹھہری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ماضی و مستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد کے بعض منافقون کو جانتے تھے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تھا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالیٰ نے آپ سے مستور رکھا تھا جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین رہے وہ منافق جو کہ آپ کی وفات کے بعد باقی رہے سو آپ کو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ آپ کو تو مین معلوم کہ آپکے بعد اصحاب نے کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگ آپ کے حوض سے

ہنکالے جاوینگے کہ آپ اونکو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگے اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نے احداث کیا آپ فرماوینگے سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے پس فائدہ اس تمہید کا جسکے حکیم ترمذی رحمہ اللہ مدعی ہین باقی نہین ہا اگرچہ واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندۂ تقی کو بندۂ شقی سے جان چکے ہین کیونکہ وہ شقی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الآیہ اور تقی سے کہتے ہین سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیۃ جبکہ معلوم ہو چکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہو سکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم ملاقی کلام علیمی ہے معنی مین تو اولی یہ ہے کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنیسے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال وجواب قبر کا واسطے کسی حکمت کے ہے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہمارے عقول کو ہانتک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لئے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرح کا علم نہین مگر جو تو نے ہمکو سکھایا ✦

باب ۲۹ بیان مین اون لوگون کے جنسے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین

ابو القاسم سعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنۂ قبر نہین پہونچتا اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہین اور نہ فتنۂ قبر کا تعین طرح پر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلاء کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہائے جناب سید طوی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین

فصل شہید کے بیان مین

شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سے سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبورمین مفتون

ہوتے ہیں مگر شہید آپ لے فرمایا کافی ہے چمک تلواروں کی اوسکے سر پر ازروی فتنہ کے اخرجہ النسائی
ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملقان کی دشمن کی جہت
کیا یا اسکو کہا یا وے یا لب ہووہ اپنی قبر میں منقوش نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ف
قرطبی نے تذکرہ میں حدیث اول کے یہ معنی کہے ہیں کہ اگر ان منقولوں میں نفاق ہوتا تو ہیبت سے دلوں
لشکر کے اور تلواریں چمکیں یہ لوگ بھاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سے بھاگنا چھپنا ہے اور مومن کی
شان اللہ کے لئے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم سوا اسے اپنے افانی الضمیر کے صدق کو ظاہر کرنا جب
تو حرب وقتال کے لئے ظاہر ہوا پھر کیوں اوسپر قبر میں سوال کا ارادہ ہوا اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لئے
نزدیک اللہ کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ میں یعنی خون کے اول قطرہ
گرنے میں اور دکھایا جاتا ہے اپنے مکان کے کو جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں ہوتا
ہے فزع اکبر یعنی نفخہ اولی سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج کہ عزت و عظمت کا سبب
ہے ایک یاقوت اوس سے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہا جاتا ہے بہتر بی میوں حور عین سے اور
شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیوں میں اوسکے اقارب سے اسکو ابن ماجہ نے اپنے سنن میں
اور ترمذی نے اپنے جامع میں روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے
اور ابن ماجہ نے کما یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویجلی حلیتہ الایمان بعوض
اس قول کے ویضع علی راسہ تاج الوقار ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ترمذی و ابن ماجہ
کے سارے لفظوں میں چھ خصلتیں ہیں اور وہ متن حدیث میں سات ہیں اور اس بنا پر کہا ابن ماجہ نے وہ محلی
حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹھ ہو گئے اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نے بسند خود مقدام بن معدی کرب
سے اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے
آٹھ خصال ہیں مرقات میں چھ سات کی یوں تطبیق دی ہے لایق یہ ہے کہ یجلی مقعدہ کو تفسیر
یغفر کا ٹھہرایا ہیں تا کہ خصال چھ سے زیادہ نہو جاویں فائدہ اس بات میں کسی کا خلاف نہیں ہے

للشہید عند اللہ ست خصال اول دمی میں مغفرت ہے ۱۲

کرشہید سے سوال نہیں ہوتا ہے کیونکہ صحیح صحیح ولیکن اس باب میں وارد ہوئیں ہیں لیکن امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں فرمایا ہے کہ جزدلی نے خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر یہ مخالف کا ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہے نہ اونہوں نے اس قول کو شرح الصدور میں ذکر فرمایا پس اس جگہ جمہور ہی کا قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی یہ تفسیر کی ہے کہ راہ خدا میں مارا جاوے اس سے اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہے جو کہ راہ خدا میں مارا گیا ہو نہ اور کوئی گو ایک ہی آدمی کیوں نہ ہو اور گو قتال جائز ہی کیوں نہ ہو جیسے باغیوں کے ساتھ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہ ہو اور طرف ثانی والے اہل حرب ہوں یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کے تیر نے پھر کر اوسکو ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتھیار ہو کے سے اوپر آ لگا ہو یا کسی گڑھے میں گر پڑا ہو یا اوسکی سواری نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بھاگنے کی حالت میں اوسکو مار ڈالیں یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دے یا معرکہ میں پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر نہ ہو ان سب باتوں میں کسی طرح کا فرق نہیں ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اوسکے ساتھ جزم کیا ہے ایسا شخص شرعاً شہید ہے اوسکو غسل نہ دیں اوسپر نماز جنازہ نہ پڑھیں اور وہ سب شہیدوں سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں کا شہید ہے اور جو شخص کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مر جاوے اور اوسمیں حیات مستقر ہو جو حتی وہ اظہر اقوال میں شہید نہیں ہے خواہ اوسکی حیات کا زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ موت اوس موت کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو یہاں اگر معرکہ قتال کا منقضی ہو گیا اور جنگی ہتھیار حرکت مذبوحی سے نہ ہو تو وہ بالجزم شہید ہوگا اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہ ہوگا **فائدہ** نبی شہید اوسے افضل ہیں یا ان جیسا اونکو غسل دینا اوپر نماز پڑھنا جائز ہے بخلاف شہید کے کہ یہ دونوں کام اوسکے لئے جائز نہیں ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت کا رتبہ اعلیٰ ہے اکتساب سے میسر نہیں ہو سکتا ہے یہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لئے اسمیں رشحت دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم میں فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہیں گویا

وہ یہاں ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر نماز نہیں پڑھی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیریں کہیں سو یہ روایت صحیح نہیں ہے جو شخص کہ اس روایت کے ساتھ ان مدنیین کا معارضہ کرتا ہے اولیٰ ہے کہ اپنے نفس پر حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود بنفس حدیث میں واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹھ برس کے یعنی مخالف یوں کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑھی جاوے جیکہ مدت دراز گزر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے لئے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جیکہ اپنی اجل کا قرب معلوم ہوا اس حال میں کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تھے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت نہیں کرتی ہے احکام مختصر شہدا کی تفصیل روضۃ ندیہ و مسک الختام وغیرہ میں خوب بسط سے لکھی ہے جو چاہے اونکی مراجعت فرمائے **فائدہ** شہدا تین قسم ہیں ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اخوا اللہ تعالیٰ کے کلمے کے بلند کرنیکے لئے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کے تیس اور کئی آدمی ہیں اونکی تفصیل آیندہ آویگی ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوسے غنیمت کے لئے قتال کیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی

فصل تعداد شہدا کے بیان میں

سید محمد بن اسمٰعیل امیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض آثار میں وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی خصوصیت اس امت کی ہے اگلی امتوں میں کوئی شہید نہ تھا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ میں مارا جاوے خاصۃً یہ اسی امت کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک جماعت کو مثل شہدا کے بفضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنے صحیح میں امام مالک نے موطا میں اور ترمذی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم میں کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ مارا جاوے فی راہ خدا میں فرمایا بیشک شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہیں عرض کیا پس وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا جو مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مر جاوے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مر پس وہ شہید ہے اور غریق میں مر جاوے ۴ غریق یعنے وہ شخص کہ پانی میں ڈوب کر مر جاوے ۴ وہ ہے کہ طاعون سے مرے ۴ وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری میں مرے ۵ حریق یعنی وہ ہے

کہ آگ میں جل کر مرے اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول میں روایت کیا ہے لیکن ابو داؤد کی نسبت کسی کی طرف نہیں کی ۶ وہ عورت ہے کہ نفاس میں مرے اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن اُمیہ کی حدیث سے روایت کیا ہے ۷ وہ ہے کہ مکان میں دبکر مرے سوطا و ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہداء پانچ ہیں مطعون یعنی جو طاعون میں مرے اور مبطون یعنے جو پیٹ کی بیماری میں مرے اور غریق یعنی جو پانی میں ڈوب کر مرے اور صاحب ہدم یعنی جو مکان میں دبکر مرے اور شہید فی سبیل اللہ یعنے جو کہ اللہ کی راہ میں مارا جاوے ۸ وہ ہے جو کہ مرض ذات الجنب میں مرے اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول میں روایت کیا ہے اور اسکے لئے بیاض چہرہ کی ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے جامع صغیر میں راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم کی طرف منسوب کیا ہے ۹ وہ شخص ہے کہ سل کی بیماری میں مرے اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ سل شہادت ہے اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد نے انس بن فضیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۰ وہ ہے کہ بے جرم قید کیا جاوے اور قید ہی میں مرجاوے اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے کہ اپنے اہل کے بچانے میں مارا جاوے ۱۲ وہ ہے کہ وہ اپنے دین بچانے کے سبب سے مارا جاوے ۱۳ وہ ہے کہ اپنا مال بچانے کے لئے قتل کیا جاوے ۱۴ وہ ہے کہ اپنے خون بچانے میں مارا جاوے ان چاروں کو ابو داؤد و ترمذی و نسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے سعید کہتے ہیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص اپنے مال بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنے خون کی حفاظت میں مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنا دین بچانیکے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کے بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے ۱۵ وہ ہے کہ اونٹ یا گائے یا مارا ڈالے ۱۶ وہ ہے کہ سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرجاوے ۱۷ وہ ہے کہ اوسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو ۱۸ وہ ہے کہ جانور سے گر کے مرگیا ہو ۱۹ غریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق میں تھوک اٹکنے کے سبب سے مرگیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہے کہ اپنے معشوق سے پرہیزگار ہو ان چند

شہیدوں کو طبرانی نے ابن عباس اور عبد بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے اور نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی نے مسند فردوس میں اور خطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مرگیا وہ شہید ہے اما حفاظ ابن قیم حمد اللہ نے فرمایا کہ اس مدعیٰ کو سوید بن سعید روایت کرتے ہیں اور حفاظ اسلام نے اسکو اور نیز انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل میں کہا ہے کہ سوید پر جن حدیثوں کا انکار کیا گیا ہے اونمیں سے ایک یہ حدیث ہے اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات میں گنا ہے سید صاحب مجموعہ فرماتے ہیں کہ صواب اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے میں غلطی کی ہے اشہلے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں بہ تفصیل و اطناب اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعویٰ کیا ہے اسی طرح حدیث عائشہ میں کہا ہے کہ ہم اسکو گواہ کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کے ساتھ کبھی حدیث نہیں کی اسکے بعد حدیث کے مرفوع ہونیکا ضعف جیسی طرق سے ذکر کیا ہے پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس سے صحیح ہو جاوے تو وہ عاشق اسکے تحت میں داخل ہوگا یہانتک کہ اللہ کے لئے صبر کرے اللہ کے لئے عفت کرے اللہ کے لئے چھپاوے اور اللہ کی محبت اور اسکی خوف اور اسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سب کے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگوں سے زیادہ تر مقدار ہے جو کہ اس باب کے تحت میں داخل ہیں واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اس باب کے تحت میں ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۲۱ وہ شخص ہے کہ کسی مظلمین قتل کیا جاوے اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سے اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۲۲ وہ ہے کہ اپنے پڑوسی کے بچانے میں مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے وحدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم میں مرگیا ہو اسکو ابو نعیم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سے نکل کے حالت سفر میں مرگیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دارقطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

ت روایت کیا ہے اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے اور ابوبکر جوزالطلی نے حدیث انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے
اور صابونی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عشرہ سے روایت کیا ہے ۲۵ وہ ہے
کہ تب میں مرجاوے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۶
وہ شخص ہے کہ کنوئیں تیرہیں گر کے مرجاوے اسکو طبرانی نے حدیث عشرہ سے روایت کیا ہے ۲۷ عورت خیرات دار ہے
اپنے خاوند پر کہ خیرات سے مرجاوے ۲۸ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اسکو ابن عساکر نے
حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جو شخص کہ صدق سے شہادت کا سوال کرے اسکو مسلم
نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ سے صدق کے ساتھ شہادت
کا سوال کرتا ہے اللہ اوسکو منازل شہداء کی پہونچا دیتا ہے ۳۰ وہ شخص ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے
رکھتا ہے اور صلوٰۃ صبح اور وتر پر محافظت کرتا ہے اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں بسند حسن حدیث ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص صبح اٹھ پڑتا ہے اور تین روزے مہینے میں رکھتا ہے
اور وتر کو حضر سفر میں نہیں چھوڑتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے ۳۱ وہ شخص ہے کہ صبح و شام اللہ
تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہے اور آخر سورۂ حشر کی تین آیتیں پڑھا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ
عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ جبکہ صبح
کرے تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑھے تین آیتیں آخر سورۂ
حشر سے تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہیں یہانتک کہ شام کرے اور اگر
اوسدن مرگیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کرے تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی
نے انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص پڑھے آخر سورۂ حشر کو الحدیث ۳۲ وہ ہے
کہ مرابطت کی حالت میں گھوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اسکو مسلم نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے
روایت کیا ہے ۳۳ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مرگیا اور وہ حالت موت میں راضی تھا اسکو آجری نے
حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳۴ وہ ہے کہ مرض موت میں لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین پڑھا کرتا ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم ماسی الیس ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت میں چالیس بار اسکو پڑھے گا اور اوسی مرض میں مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کی جاویگی ۳۵ وہ ہے کہ بنیت طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب مرحوم نے تتبع کرکے نظم فرمایا ہے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے اسباب میں ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہے مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہیں ملا اور ہمنوں نے خود اپنی تلاش سے ۴۵ شہید جمع کئے جناب توفیق مجددہ ثمارین فرماتے ہیں کہ میں اوس رسالہ پر مطلع ہوا اور اسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ ہے سیوطی رحمۃ اللہ نے اوس کتاب میں شہادت مبطون و مطعون و غریق و صاحب ہدم و شہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق کو اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک نے موطا میں اور امام احمد ابوداؤد و نسائی و حاکم نے مستدرک میں اور ابن حبان و بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث جابر بن عتیک سے روایت کیا اور حدیث بطن میں جو کہ نزدیک طبرانی کے مسلمان رضی اللہ عنہ سے ہے کہا کہ قرطبی نے کہا کہ اسمیں اختلاف ہے کہ مراد بطن سے کیا ہے استسقا ہے یا اسہال علما کے دو قول ہیں اور یہ کہا ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر میں حدیث عتبہ بن عبدالسد سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آئیں گے شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہیں پس کہینگے طاعون والے ہم شہید ہیں پس کہا جاویگا دیکھو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہیں کہ اوسسے خون بہتا ہے مثل خون شہید مشک کے تو وہ شہید ہیں پس اونکو ایسا ہی پاوینگے اور ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عورت اپنے حمل میں جنے دو وہ چھوڑانے تک مثل مرابط کے ہے اللہ کی راہ میں پس اگر وہ اسکے درمیان میں مرگئی تو اوسکے لئے اجر شہید کا ہے اور کہا میں گمان کرتا ہوں کہ اسکو مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ موت غربت کی یعنی مسافر کی شہادت ہے جناب توفیق مجددہ فرماتے ہیں کہ بیہقی نے کہا بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ بذیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ

متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے بیہقی نے کہا ایک اور وجہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غریب مراد شہید مراد لیکن شہادت غربت کی حدیث علی کرم اللہ وجہہ میں نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہما میں آئی ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ حدیث کی کچھ اصل ہے صابونی نے مائین میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ تپ شہادت ہے امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنے مظلمے کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی رکھوالہ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھ طیب النفس تھا ارادہ کرتا تھا ساتھ اوسکے وجہ اللہ تعالیٰ کا اور دار آخرت کا تو غالب ہونگی اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سے پھر ظلم کیا گیا اوسپر حق میں پس اوسنے اپنے تئہیں روک لیا اور لڑا پھر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آفت و ہلکت والا ہے اوسپر فرمایا وہ آدمی ہے کہ لڑا ہوا طرف امام ظالم کے پھر اوسکو نیک بات کا حکم دیا اور بری بات سے روکا پس اوسنے اوسکو مار ڈالا بزار و طبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا بیشک اللہ نے لکھا ہے غیرت کو عورتوں پر اور لڑائی کو مردوں پر پس جو عورت اونمیں سے صبر کرے ہوگا اوسکے لئے اجر شہید کا حمید بن ہمیونہ نے فضل اعمال میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکھا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے مسلم نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص نے شہادت کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تھا تو وہ اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا لیوے شہید ہونوا رسی کے مثل نزدیک امام احمد و نسائی و حاکم و طبرانی کے ہے جسکو کہ میں طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب لینے طالب اجر و ثواب مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون میں آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر میں مندب نہوگا حدیث طویل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں نزدیک

بیہقی کے مرفوعاً آیا ہے کہ گرنے والا اپنے جانور سے اللہ کی راہ میں شہید ہے یہ شہید العینہ وہی ہیں جنکا ذکر سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بھی ہیں کہ رسالۂ حافظ سیوطی رحمہ اللہ میں ہیں اور سید صاحب نے اونکا ذکر نہیں کیا وہ یہ ہیں ۳۶ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ محبوب شہید ہے یعنی جسکا ذکر کیا گیا ۳۷ ابوداؤد نے ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مائد فی البحر شہید ہے یعنی وہ شخص جسکو دریا میں قی ہوتی ہے اوسکا سر پھرتا ہے اوسکے لئے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت کہے پروردگار اپنے محبوب پر مہربان ہوگا اور اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک موت میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہے ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدوں کے ساتھ ہے اخرجہ الحاکم وصححہ عن ابی سعید ایضاً ۴۱ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی طعام کینہ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانوں کے شہروں سے اوسکے لئے اجر شہید کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک شخص کا حال پوچھا کہ اوسنے برف میں غسل کیا اور اوسکی سردی سے مرگیا فرمایا کیا اچھی شہادت ہے ۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حلاق نے ابوسفیان بن حرب کا ستہ کاٹ ڈالا وہ اوسمیں مرگئے پس لوگوں نے گمان کیا کہ وہ شہید ہیں جناب توفیق مدجرہ فرماتے ہیں کہ معتبر اس مقام میں اخبار مرفوعہ ہیں نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیوں نہ سرمہ شہادت ہے ابن مندہ نے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ بادشاہ کا محبوس و مضروب اور بیہوش مرنے والا شہید ہے ۴۴ طبرانی نے اوسط و صغیر میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص ایک بار جمعہ کے روز دیکھے توفیق تعالیٰ اوسکے حوض میں اوسپر پچاس بار درود بھیجے اور جو کوئی مجھ پر پچاس بار درود

پہنچے حق تعالیٰ اوسکے عوض میں اوپر سو مرتبہ درود بھیجے اور جو کوئی سو بار مجھ پر درود بھیجے تو حق تعالیٰ نے اوسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک برات نفاق سے اور ایک برات دوزخ سے لکھتا ہے اور قیامت کے دن ہم سکن شہدا کا اسکو کریگا ۴۵ حدیث ظریف بن بیان میں آیا ہے کہ جو شخص اول صبح و شام میں کہے اللھم انی اصبحت بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابوء بنعمتک علیّ وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور اوسدن یارت میں مرے تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب میں روایت کیا ہے ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں مرفوعاً آیا ہے کہ برزخ شہید ہے یعنی وہ شخص کہ بجان سے مرجاوے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالہ مذکور میں اسکے سوا اور بھی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہے کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہدا امت مرحومہ بہت سے نقل کئے ہیں اگرچہ افضل و اکمل ان سب سے وہی شخص ہے کہ راہ خدا میں مارا گیا ہے لیکن باقی شہیدوں کو بھی ایک حصہ ہے اجر سے کہ وہ عام مردوں کو نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا فضل واسع ہے اور اوسکی رحمت قریب ہے ف قصر الآمال میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوے ملک الموت اور وہ باوضو ہے دیا جاویگا ثواب شہید کا ✣

فصل مرابط کے بیان میں

یعنی جن لوگوں سے قبر میں سوال نہیں ہوتا ہے اونمیں سے مرابط بھی ہے قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رباط راہ خدا میں ملازمت کرنیکو کہتے ہیں یہ لفظ ربط الخیل یعنے گھوڑے کی باندھنے سے لیا گیا ہے پھر اس شخص کا نام مرابط رکھا گیا ہے جسنے اسلام کی سرحدوں میں سے کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کے حق میں یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتھ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہیں یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کے سرحدوں سے کسی سرحد کی حفاظت کے لئے ایک مدت وہاں رہے وہ لوگ جو کہ سرحدوں میں رہتے بستے ہیں ہمیشہ مع اپنے اہل و عیال کے سرحد اسلام میں مقیم ہیں کماتے کھاتے ہیں

اوٹھتے بیٹھتے نہیں ہیں سو یہ لوگ گو حمایت و مناظمت کرنیوالے ہیں لیکن مرابط نہیں ہیں ہمارے زمانے میں کہا ہے انتظار باطنی فی سبیل اللہ فصل اعمال ہے کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہے اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہے فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیث ہے مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مسلمان کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے باطابق دن رات کی بہتر ہے مہینے بھر کے صیام و قیام سے اور اگر مرجاوے تو جو عمل وہ کرتا تھا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکھا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور اوس میں رہتا ہے فتانین یعنے منکر و نکیر سے ف شرح السنہ میں کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ میں یوں کہا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو باندھا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ میں اوسکے دشمنوں کے لڑنے کے لئے حبس کر دیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو بیشک اوسکے مانی نظم کا صدق ظاہر ہوگیا یا سو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہا ۲ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ میں پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور فتنہ قبر سے امن میں ہوتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں مرابط مرا اور اوسکا عمل صالح جاری رکھا جاتا ہے جیسکو وہ کیا کرتا تھا اور جاری رکھا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور اوس میں رہتا ہے فتان سے اور اوٹھائیگا اللہ اسکو بے خوف گھبراہٹ سے اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اور اوسمیں جو اس سے پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط میں ہو ۴ امام احمد طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک اوسکی رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹھاوے اوسکو اللہ اور اوس میں رکھا جاتا ہے وہ فتان قبر سے ۵ ابزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ میں مرابط مرجاتا ہے کہا جاتا ہے اوسپر اجراوسکے عمل صالح کا اور جاری کہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن دیا جاتا ہے وہ فتان قبر سے اور اوٹھایا جیگا اوسکو اسطرح جیسوں فزع اکبر سے طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ میں اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۱۲ طبرانی نے اوسط میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وفات دیا گیا حالت رباط میں وہ بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۱۲ طبرانی نے کبیر میں سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تھے رباط ایک دن کی اللہ کی راہ میں مثل صیام وقیام مہینے بھر کے ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط میں جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور اوٹھایا جاویگا امن قیامت کے شہید ۱۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ کی راہ میں ہوگی مثل صیام وقیام ایک ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۱۲ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مریض مراوہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور صبح وشام لایا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا جنت سے ۱۲ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ساری بیماریوں میں عام ہے لیکن دوسری حدیث کے ساتھ مقید ہے وہ حدیث یہ ہے کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر میں معذب ہوگا اسکو نسائی وغیرہ نے روایت کیا ہے مراد اس سے مرض استسقا ہے بعض نے کہا مراد مرض اسہال ہے حکمت اسمیں یہ ہے کہ اس بیماری دالا حاضر العقل اللہ تعالیٰ کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہیں ہے کہ اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اوسکے جو کہ اور بیماریوں سے مرتا ہے کیونکہ اوسکی عقل غائب ہوجاتی ہے استثنی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس قید کی طرف کچھ حاجت نہیں ہے اسلئے کہ اس حدیث میں باتفاق حفاظ کے اوسنے غلطی کی ہے وہ تو من مات مرابطا ہے من مات مریضا

نہیں ہے اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات میں وارد کیا ہے انتہے سید محمد بن اسمٰعیل مرحوم فرماتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ میں کہا ہے کہ یہ حدیث اونکی افراد سے ہے اور اہ نکی افراد میں غرائب و مسکرات ہیں اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمیں توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دی جاوے ف امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں فرمایا ہے کہ احادیث مرابط کے راوی ضابط ہیں سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابطیت سے عادل ہیں کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت میں کافی نہیں ہے یہ بات علوم حدیث میں مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثوں کے راوی امام ثقہ ہیں جنسے صحیح میں حجت لیجاتی ہے راوی کا عادل ہونا علم اصول حدیث کی معروف اصطلاح ہے جواب اس مقام میں صدق و ضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ سارے اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر متفق ہیں منہج الوصول وغیرہ میں اوسکی نہایت عمدہ تفصیل ہے **فائدہ** جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا عمل بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن دس چیزیں ایسی ہیں کہ اونکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہتا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مؤلفات میں اونکو نظم فرمایا ہے ؎

اذا مات ابن آدم لیس یجری	علیہ من فعال غیر عشر
علوم بثها او دعاء نجل	وغرس النخل والصدقات تجری
وراثة مصحف ورباط ثغر	وحفر البئر او اجراء نهر
وبیت للغریب بناه یاوی	الیه او بناء محل ذکر

یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو کوئی عمل اوسپر جاری نہیں رہتا ہے سوای دس کاموں کے کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہے اونمیں سے ایک تو علوم ہیں جنکو وہ شائع کرگیا ہے لوگ اوسسے نفع پاتے ہیں راہ حق اختیار کرتے ہیں شرک و بدعت سے بچتے ہیں خدا اور رسول کی اطاعت حاصل کرتے ہیں دوسرا دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لئے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جب تک درخت باقی رہیگا لگانے والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا

یہ ہے کہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ مرے جس سے لوگ نفع پاتے ہیں یا قرآن یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث میں چھوڑ گیا ہے یا تیسرا یہ ہے کہ کسی مرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتواں یہ ہے کہ کنواں کھدوا دیا ہے جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہیں آٹھواں یہ ہے کہ کسی سنہ کو جاری کر گیا ہے نواں یہ ہے کہ مسافروں کے لئے سرائے بنوایا گیا ہے دسواں یہ ہے کہ خدا کے لئے کوئی مکان بنا گیا ہے جیسے مدرسہ خانقاہ جس میں لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں قرآن و حدیث پڑھتے پڑھاتے ہیں دینی علوم کا درس دیتے ہیں ذکر کرنے میں مشغول رہتے ہیں انہیں سے چار کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎

تو مردا کہ نادیس ازو سے بجای	پل و مسجد و چاہ و مہمانسرای

فصل مطعون کے بیان میں

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ادبیات میں فرماتے ہیں کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلئے کہ وہ حدیث میں شہید کے ساتھ مخبر ہے یعنی جیسے قبر میں سوال نہیں ہوتا اونہیں سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچھ روایت کیا ہے اوسکا مقتضی یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف میں جن لوگوں کو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر و ثواب میں محق شہید ہیں وہ چالیس سے زیادہ ہیں ذکر اوپر کا چکے ہو چکا ف طاعون کے بیان میں علما کا کلام مختلف ہے امام نووی نے تہذیب میں فرمایا ہے کہ وہ پھوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھ نکلتا ہے اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید بنفسجی گہرا ہو جاتا ہے اور اس سے خفقان وقی ہوتی ہے اکثر جلد شکم کے نیچے کی جلی میں اور رنجلوں میں نکلتا ہے کبھی ہاتھوں انگلیوں اور سارے جسم میں پیدا ہوتا ہے قاضی ابوبکر بن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بوجھ دیتا ہے طاعون اسی لئے اسکا نام رکھا ہے کہ سب بدن میں اثر کر جاتا ہے جلد مار ڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ طاعون قروح اور ورام ہیں جو کہ جسم میں پیدا ہوتے ہیں اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھ دی گئی اسکے ہلاک کرنے میں حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد میں کہتے ہیں یہ قروح اور ورام وہ جراحات طاعون کا اثر ہیں نفس طاعون نہیں ہیں لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سے یہی اثر ظاہر اور ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹھہرا لیا طاعون تین چیزوں سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعریف کیا ہے دوسری موت جو کہ اس سے پیدا ہوتی ہے حدیث صحیح

مین حوالہ ہے کہ طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے سو اس سے وہی موت مراد ہے جو تیر سے سبب فاعل الہٰی کی
کایہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بمنزلہ رجز یعنے عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا
اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ رُوحِ مومن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی۔ تو علما کا کلام ہے کہ یہ کلیم طبیب سو
شارح اسباب نے تبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طیلسون لفظ یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین
اسکی تفسیر کی ہے اور بقائی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتھ کی ہے ابن سینا نے کہا کہ جو دشوار طاعون
کا وہی خون سے ہے کہ جوہر ہستی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے جسکو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف روحی نسبت
ہو جاتا ہے ہر قوی و مثل ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سے اسکو وہی عضو قبول کرتا ہے جو کہ باطبع
ضعیف ہے۔ وقت وبا کے بلاد و بلا میں طواعین کی کثرت سے ہوتے ہین ہر طاعون ہر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا
ہر طاعون کا اور وبا فساد ہے جوہر ہوا کا جو کہ ادہ۔ ریح کا اور اوسکی ردہ ہے انتہی اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے
نقل فرمایا ہے صاحب اس باب مین رہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے جیسا کہ عائشہ
وانسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے
اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تھا بھیجا اوسکو اللہ نے جس پر چاہا پس اوسکو مسلمانون کے لئے رحمت ٹھیرایا
سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہووے اوسکو طاعون ہو رہ وہ اپنے شہر مین صابر ٹھیرا رہے جانے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی
اوسکو مگر وہی جو کہ اللہ نے اوسکے لئے لکھ رکھی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے ف حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث سے یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ جو شخص ان صفتون کے ساتھ متصف
نہین ہے وہ شہید نہ ہوگا اور اوسکو طاعون واقع ہوا اور وہ اوس سے رہا وے اور یہ بسبب شومی اشرار کے
ہے کہ جس سے گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کراہت اوسکی ممانعات سے پیدا ہوتی ہے
اس جگہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہو چکا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرا وہ شہید ہے
احتمال ہے کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے مرا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہوگا اوسکو درجہ شہادت
کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہونیکے ساتھ متصف ہے وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سے جسکو
وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا یہی یہ بات کہ اس لفظ سے جو کہ مرکب کیا ہے اوسکے لئے

طاعون رحمت وشہادت ہوگی یا نہیں سوال کا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب میں حدیثیں عام ہیں اور بلاشک وہ مومن ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تھا اور درمیان کامل وناقص کے درجہ میں مساوات لازم نہیں آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے متفاوت ہیں پس اوسکے لئے بھی ایک نوع کی شہادت حاصل ہوگی ف مطعون کے شہید ہونے کی دلیل یہ حدیثیں ہیں ۱ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے ۲ امام احمد و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ طاعون ایک عذاب تھا اللہ جس پر چاہتا اوسکو بھیجتا تھا اور بیشک اللہ نے مومنین کے لئے اوسکو رحمت کیا ہے پس نہیں ہے کوئی شخص کہ طاعون میں واقع ہو پھر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر میں ٹھیرا رہے یہ جانتے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اللہ نے اوسکے لئے لکھدی ہے مگر یہ کہ ٹھیرا رہنا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے ۳ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک غدہ ہے مثل غدہ بعیر کے اوسمیں ٹھیرا رہنے والا مثل شہید کے ہے اور اوس سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بھاگنے والا ۴ ابو موسیٰ نعمی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ طاعون وغدہ یعنے چوٹکا ہے تمہارے دشمنوں کا جن جسمی اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا ہے ۵ حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ طاعون شہادت ہے میری امت کے لئے اور چوٹکا ہے تمہارے دشمنوں کا جن سے ایک غدہ ہے مثل غدہ بعیر کے نکلتا ہے بغلوں اور مراق میں جو شخص اسمیں مرجاوے وہ شہید ہے اور جو اسمیں ٹھیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ کے ہے اور جو اس سے بھاگے وہ مثل بھاگنے والے کے ہے لڑائی سے یہ سب حدیثیں حاکم کی ہیں کہ طاعون شہادت ہے ف حدیث شریف میں لفظ طعن ووخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہیں جو نیزے سے ہو اور وخز چوٹکا مارنے کو کہتے ہیں جو کرار پار نہ ہو جاوے اور نیزہ چبھانے کو اور کسی چیز کے لگانے کو اور تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں ف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا میں فرمایا ہے کہ مقتضا حدیث کا یہ ہے کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لئے ہے جو کہ بلدہ طاعون سے باہر نہ جاوے اور حالت

اقامت میں ثواب الٰہی کا قصد اور بہ صدق و مہی کی امید رکھے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوپر اور
اوسکا پھیرنا اوس سے دونوں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں اور بصورت وقوع کے دل تنگ نہو وے بلکہ حالت
صحت و بیماری دونوں میں اپنے رب پر بھروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتوں کے ساتھ یہ متصف ہے اور
طاعون کے سوا اور بیماری میں مر اتو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کے
مثل ہوگا جو کہ بنیت غزوہ خدا میں نکلا اور سواے قتل کے اور کسی سبب سے مر گیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہوتا ہے
اسکی تائید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون میں مرا وہ شہید ہے اس روایت میں یوں فرمایا کہ طاعون میں
مرنے والے مسلمین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص میں یہ صفتیں پائی گئیں اور وفات اوسکی بعد مرور زمانہ
طاعون کے ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ شہید نہو گو طاعون ہی سے کیوں نہ مرے اسلئے جناب تو شیخ
مدحبرہ فرماتے ہیں کہ احادیث مذکورہ سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وہ نہیں ہے
کہ بسبب عداوت کے سنی آرمنی مارتے ہیں اور اس جگہ سے اطبا کا کہنا بگڑ گیا کہ طاعون ایک زہریلا
مادہ ہے جو کہ درم لاتا ہے اور فساد جوہر ہوا کا اور کا سبب ہے طاعون و وبا میں فرق یہ ہے کہ طاعون وبا سے
اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہیں وہ کبھی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبھی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون
وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں ہے عمدہ دلیل الطالب میں اسکی تفصیل خوب بسط سے لکھی ہے **ف** حافظ
سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ سے جو کچھ یہ حدیث تمیمی میں نقل کیا گیا
اوسکا اقتضا یہ ہے کہ انتخاص عدم سوال کا ساتھ شہید مرے کہ وہ لیکن رباط کی حدیثوں کا تقاضہ یعنے اقتضا
تعمیم ہے ہر شہید میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون
میں اس بات کے ساتھ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرتا ہے اوس سے سوال نہیں ہوتا ہے اسلئے
کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ میں مارا جاتا ہے اور اس بات کے ساتھ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون میں
ٹھہرا رہتا ہے معرکہ کرتا ہے حالانکہ وہ طالب ثواب ہے جانتا ہے کہ نہیں ہو سکیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے
لئے لکھی گئی ہے جبکہ وہ ان میں بغیر علمین کے مریگا تو ہمیں مفتون نہو گا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ
نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ نہایت متحقیق ہے **فائدہ** شیخ علی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت اپنے

باپ کے اور ایک جماعت اہل علم کے یہ کہا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لئے قنوت پڑھنا مستحب ہے کیونکہ یہ حوادث عظیمہ سے ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کے واسطے دعا مستحب ہے واقعی ونووی رحمہا اللہ فرماتے ہین کہ قنوت سارے نوازل مین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہے جبکہ قنوت واسطے ازالہ حدوث کے کہ شہادت عظمی کا سبب ہے مستحب ہے تو وبا کے لئے اوسکا مستحب ہونا اولی تر ہے ادویہ و معجزہ رفع طاعون سے کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

فصل صدیق کے بیان مین

یعنی جسنے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونہین سے ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ بہت سچ بولے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی قوت نظریہ بمثل قوت نظریہ انبیاء کے کامل ہو اور ابتدا عمر سے جھوٹ بولنا اور دورویہ بات کرنا اوسکے شایان نہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تام ظاہر ہوگیا ہو اوسمین خط نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات سے یہ ہے کہ اپنے عزم مین تردد نکرے اور شاذ مین ہر چند سخت حادثہ پیش آئے تو وہ دائین بائین التفات نکرے اور ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نکرے علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال نہونے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ جبکہ شہید کو فتنہ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سے مرتبہ واجب مین بڑھکر ہے وہ زیادہ تر اسکے لائق ہے کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہے فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین اور مرابط کے حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو بہرا وسکا کیا کہنا جو کہ مرابط سے اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تھی اس لئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہے دیکھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون کے سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نے

غرض کہ یہ کامین اپنی اصل حالت پر ہیز گار جیسا میں اب ہوں آپ نے فرمایا ان الحدیث اور یہ خاصیت چیکے ساتھ متعدا
مخصوص ہیں لیکن قومین یہ سوال نہ ہوا اس سے یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ اسکے حکم میں صدیق بھی اونکے تبرکہ کا کون
صدیق اونسے رتبے میں اعلیٰ ہی کیوں نہ ٹھہریں کیونکہ شہید کے خواص کبھی اوس شخص سے منتفی ہوتے ہیں
جو کہ شہید سے افضل ہے اگر چہ وہ شہید سے درجے میں مرتبے میں کیوں نہ ہو بلکہ اون علماء کے جو اسکے قائل ہیں
کہ صدیق سے سوال نہیں ہوتا ہے حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بھی ہیں اسکے لفظ یہ ہیں کہ فیفعل اللہ
مایشاء و یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی دلیل واللہ اعلم جو ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکی مشیت سے ایک
بات یہ ہے کہ وہ کسی قوم کو کار مرتبہ سوال سے بلند کر دے یعنی اونسے سوال نہ ہو اور وہ صدیق و شہید ہیں
سید محمد بن اسمٰعیل مرحوم فرماتے ہیں کہ اسمین جو نقصان ہے وہ مخفی نہیں ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بیان فرمایا اسی لئے ثمار المکنت میں فرمایا ہے کہ حجت الحق فیہ من سمع ہے نہ قیاس کیونکہ عقل و اجتہاد کو
اسمیں دخل قطعاً نہیں ہے اور اس معاملہ میں ورود سمع نہیں ہوا ہے پس اور دہر اقتصار کرنا سب
اعتبار طریق سے دین میں لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے قرطبی و حکیم ترمذی کے قولوں کو ابیات و شرح الصدور
میں نقل فرمایا ہے اور کسی طرح کا کلام اوپر نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہیں کہ صدیق سے
سوال نہیں ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان میں سوال حضرت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح میں فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں اختلاف کیا ہے کہ اونسے قبر میں سوال
ہوتا ہے یا نہیں اور قول پر اور یہی وہ وجہ ہیں مذہب امام احمد وغیرہ میں امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے
سوال نہ ہونے کی بنا اسپر کی ہے کہ جب صدیق سے سوال نہیں ہوتا تو نبی سے بالاولیٰ نہ ہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق
سے بڑھکر ہے پس قواعد اس کرامت عظیمہ کے ساتھ زیادہ تر مستحق ہے اور اس جگہ سے قطعاً معلوم ہوا کہ انبیاء و
رسل سے سوال نہیں ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہیں کہا ہے بلکہ بہت سے امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل
ہیں منعمی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام میں انبیاء سے سوال نہ ہونیکے ساتھ جزم کیا ہے عبارت اونکی کتاب مذکور
میں یہ ہے کہ انبیاء اور اطفال و مومنین پر حساب ہے نہ عذاب قبر نہ سوال منکر نکیر انتہی نفسی رحمہ اللہ نے

اس دعوی پر کوئی دلیل ذکر نہیں فرمائی سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے میں اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہیں بعض نے نفی کی ہے سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات میں فرمایا ہے کہ یہ اختلاف مشکل ہے اسلئے کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوتا ہے سید صاحب مرحوم شرح میں فرماتے ہیں کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول کہ رسل سے سوال نہ ہونیکے ساتھ قطع یعنی یقین حاصل ہوگیا عجیب ہے کیونکہ اونہوں نے انبیاء سے سوال نہونے کا قیاس اسپر کیا تھا کہ صدیقین سے سوال نہیں ہوتا ہے اور یہ باب قیاس اولی سے ہے اور مقیس علیہ پر کوئی دلیل ظنی بھی قائم نہیں ہے پس کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہے ہاں یہ قطع بتقدیر وبرہان وہبی ولکتاب منیر کے ہے اگر یوں کہتے کہ نفی سوال کا بھی قول ہے تو یہ قطعی کہنے سے سہل تھا اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہے سو اسمیں کچھ اشکال نہیں ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تھا اور اوسکا حال تمہیں معلوم ہی ہوگیا اب کچھ اشکال خلاف میں نہیں رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال میں ہے اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے کوئی تخصیص نہیں آئی ہے مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہوگیا تعجب یہ ہے کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور میں یہ نہیں ذکر کیا کہ انبیاء اور رسل مسئول نہیں ہوتے باوجود اسکے کہ جن لوگوں سے سوال نہیں ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہے شہید ومطعون وصدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر انبیاء کا ذکر نہیں فرمایا انتہی نیکساری نے نبی سے سوال نہونے کی یہ دلیل ذکر کی ہے کہ قبر میں میت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپکے نفس شریف کا کیا سوال کریں سید صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ مجرد استبعاد ہے کیونکہ سوال تو اسی بات سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہیں پھر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے ہیں اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنیسے کون مانع ہے حالانکہ اللہ تعالی نے رسل سے سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتوں نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اس جواب کو جانتا ہے جیسا کہ انشاء فرمایا ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم کا یہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تشہد میں فرماتے تھے اشھد ان محمدا رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر

ہیں اور دخول انبیاء علیہ السلام کا عموم ہیں ظاہر ہے زیادہ تر قریب یہی میرے نزدیک یہ ہے کہ اس مسئلے میں توقف کریں

وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان میں

فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ میں ظاہر یہ ہے کہ اونسے سوال نہیں ہوتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات میں فاکہانی کا قول صرف اسی قدر رد کر کیا ہے کوئی دلیل اونکی بیان نہیں کی اور شیخ المحدثین دہلوی نے ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتوں سے سوال نہونے کی یہی ہے کہ حدیثوں کے اکثر الفاظ میں الانسان وابن آدم کا ذکر آیا ہے حال آنکہ احادیث میں عبد مؤمن کا لفظ بھی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے ہیں داخل ہیں اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بھی مبعوث ہیں پس وہ بھی آپ کی امت سے ہوئے حلیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کے ہیں سوال و حساب میں اور دخول جنت و نار میں رہے فرشتے سو اشبہ یہ ہے کہ اونکے اعمال لکھے نہیں جاتے ہیں بلکہ کاتب اعمال تو خود بھی فرشتے ہیں اگر اونکے اعمال لکھے جاویں تو چاہئے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہووے و ہلم جرا فرشتوں سے حساب نہونے کی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہیں ہیں اور رہے ہیں بنسبت محاسب کے کمتر نہیں ہیں یہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہیں سو علماء نے کہا ہے کہ انکا ثواب یہی ہے کہ تکلیف انسے اوٹھائی گئی ہے اسلئے کہ یہ کہا ہے پہنچے جماع کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے ہیں کہ جسطرح بنی آدم جنت میں وارد ہونگے اور طرح یہ بھی وارد ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ سواے رفع تکلیف کے کسی اور نعمت کے ساتھ منعم ہوں جسکو اللہ تعالیٰ اونکے لئے تیار کر رکھا ہو ہمارے عقلوں کا وہانتک وصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار رکھی ہے جسکو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقرب اس مسئلے میں توقف ہے خصوصاً جبکہ کسی حدیث میں یہ بات بھی نہ آئی ہو کہ فرشتے بلد موت کے مدفون ہوتے ہیں نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونے کے اونکے لئے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال ہیں شرط نہو پر سینے فتح الباری میں دیکھا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں واما الملائکۃ فلم نر من تعرض لذلک ولا ادری ما حکمہ یعنی ملائکہ کے حق میں نہیں جانتا ہوں کہ کسیسے اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ انسے سوال نہیں کیا جاتا ہے

کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھ خاص ہے جسکی شان سے مدفون ہونا ہوا نتیجے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہوچکا مقبور ہوتے ہین یا وانکی شان وعادت یہی ہوگو اتفاقاً بعض دفعہ نہین ہے مقبور نہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین ٭

وصل سوال جن کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جملہ سوال کی جنون کو شامل ہین سوا دن سب سے سوال ہوتا ہے یعنی اسلئے کہ لفظ عبد وسیت کا اونپر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس الکا حکم سارے احکام مین آپ کی امت کا حکم ہے اور جسطرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بھیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہوچکا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو اسکے اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہے اور جبکہ پھیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کا جن سے سنتے تھے وہ قرآن کو پس سارے جنون سے مثل انس کے سوال ہوتا ہے سو مسلمان ہون یا کافر خواہ منافق ہو لوگ جنون مین سے مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ سارے احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہئے تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد وشد رکھتے علم سیکھتے حال آنکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوا ایک دوبار کے مکہ معظمہ مین اور کبھی آپکے پاس آئے ہون یا وجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکے سے اکثر شرف صحبت نبی ہوگئی تو یہ کہنا ٹھیک نہین ہے کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپکے ساتھ جمع نہوئے ہون اور آپکی مجلس شریف مین حاضر نہوئے ہون اور بدون رؤیت سمجھ مین حاضرین محفل برکت منزل کے آپ کا کلام سنا ہو بعض معتبر اسے جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچھ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کے وجود کا قائل ہے ہی احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن وشیاطین ہین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسیطرح اشعار واخبار عرب وعجم انکے وجود کی شہادت دیتے ہین پس انکے وجود مین نزاع کرنا ایسی چیز ہین کہ نا

کرتا ہے جو کہ ثبوت معلوم ہے دوسرے یہ ایک امر ہے کہ عقل کو اسکا جہل نہیں ہے اور جس اسکی تکذیب نہیں کرتی ہے موئنین جن میں کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ سوائے نجات کے دوزخ سے اور کوئی ثواب اسکے لئے نہیں ہے اسکے بعد مثل چوپایوں کے ہوجائیگا کہ مٹی ہوجاوینگے یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اوسے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دئے جاوینگے پھر اونسے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہوجاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلیٰ امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی اللہ عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ملل و نحل میں کہا ہے کہ جمہور ناس سپر ہیں کہ وہ جنت میں داخل ہونگے ابن ابی حمید رحمہ اللہ نے کہا کہ جن کے لئے ثواب ہے ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ میں پایا ہے وکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لئے درجے ہیں اوس چیز سے جو انہوں نے عمل کیا واللہ اعلم بالصواب +

فصل بیانیمن سوال نابالغ بچوں کے

جاننا چاہئے کہ مسلمانوں کے نیچے جو کہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہیں انمیں علماء کے دو قول ہیں ایک یہ کہ اسے سوال نہیں ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی قول ارجح ہے قشیری رضی اللہ عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سے ہیں اسی قول کے ساتھ جزم کیا ہے چنانچہ انکا قول پیشتر گذر چکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سے سوال نہیں ہوتا ہے یہ بات معلوم ہے کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بھی ہے سو جب بچوں پر عذاب ہی نہیں ہوتا ہے تو اونسے سوال بھی نہونا چاہئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہویں مسئلے میں لکھا ہے کہ اطفال میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ آیا قبر میں اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہیں دو قول پر اور یہی دو وجہ ہیں اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لئے جو لوگ سوال اطفال کے قائل ہیں اونکی دلیلیں یہ ہیں اونپر نماز پڑھنا اونکے لئے دعا کرنا عذاب و فتنہ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونھوں نے ایک چھوٹے بچہ پر نماز پڑھی پس اونکی دعا سے یہ سنا گیا کہ الٰہی

تو اوسے عذاب قبر سے بچا ۲ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکے اوپر سے گذرے تو یہ دعا پڑھے تو کہا گیا اسی امر المؤمنین آپ کیوں روتی ہیں فرمایا میں اس بچے پر رونی خوف سے دعا کرتا ہوں قبر کے اخر حبہ علی بن معبد ۳ حدیث الہدیہ رضی اللہ عنہ میں وارد ہوا ہے کہ وہ منوش پر نماز پڑھتے جسنے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا پھر کہتے اسی اللہ تو اوسے عذاب قبر سے پناہ دے اسکو سہنا دبن السری نے روایت کیا ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی عقلوں کو کامل فرما دیتا ہے تاکہ وہ اپنے منازل کو پہچانیں اور سوال کا جواب اونکو الہام کر دیتا ہے اور کہتے ہیں کہ بہت سی حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آخرت میں اونکا امتحان ہوتا ہے اشعری نے اہل سنت و حدیث سے حکایت کیا ہے کہ جریدہ آخرت میں ممتحن ہوتے ہیں تو تعجب ہیں اونکے امتحان سے کون مانع ہے دوسروں نے جو کہ بعد سوال کے قائل ہیں یہ جواب دیا ہے کہ سوال ایسے آدمی سے ہوتا ہے جو کہ رسول کو جانتا ہے سمجھنے والے کو پہچانتا ہوا اوس سے پوچھتے ہیں کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا اوسکی طاعت قبول کی یا نہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا رہا وہ بچہ جسے کسی طرح کی تمیز نہیں ہے اوس سے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ تو مبعوث کے بارے میں کیا کہتا ہے اور اگر یہ بات ہے کہ تمیز میں اوسکی عقل پہیرائی جاتی ہے تو جس چیز کی معرفت کی اوسکو قدرت نہیں ہے نہ وہ اوسکو جانتا ہے ایسی چیز کا سوال اوس سے کرنا ہی بیفائدہ ہے بخلاف امتحان اطفال کے آخرت میں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ارسول کو اونکی طرف بھیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا امر فرماویگا اور اونکی عقلیں اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی کریگا وہ اگر میں داخل ہو گا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کر سکیں گے نہ یہ کہ اوس امر سے سوال ہو گا جو کہ دنیا میں طاعت و عصیان سے گزر چکا شل سوال فرشتونکے قبر میں۔ یہی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سو قطعاً اوس سے یہ مراد نہیں ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کسیکو عذاب نہیں کرتا ہے مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سے مراد کبھی الم ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہوتا ہے نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہیں کیا ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والونکے

اور سیر یعنی وہ طبیب والے اپنے لوگوں کے رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب اور عذاب ہوتا ہے دنیا میں فرماتا ہے وکذلک واذ اخذ ربک القری وہی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید اس سفر ایک مثال ہے اس عذاب سے پس عذاب الیم ہے عقوبت سے یعنی عذاب بعقوبت درد ناک والم کو شامل ہے اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ قبر میں آلام وہموم وغموم و تکالیف اتنی ہیں کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہے اور وہ طبیب اوسکے مسلم ہوتا ہے سواسی لئے نماز پڑھنے والے کے واسطے شروع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سے بچاوے اور امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار میں فرماتے ہیں کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ تلقین سے پوچھے گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہے پس اونہوں نے اپنے فتاوی میں فرمایا کہ ہم اوسکو افتیار کرتے ہیں اور اوسکے ساتھ عمل کرتے ہیں اور ایک جماعت نے جاوے خراسانی اصحاب سے اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمیں جو کوئی حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور اوسکا اسناد قائم نہیں ہے لیکن شہر اہل شام سے جو کہ قدیماً اوسکو کرتے آئے ہیں حدیث نہ کور قوی ہوگئی ہے رہی تلقین شیر خوار بچے کی سو اوسکے لئے کوئی ایسا مستند نہیں ہے جسپر اعتماد کیا جائے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتے ہیں واللہ اعلم انتہی لیس نووی و ابن الصلاح کے کلام سے معلوم ہوا کہ بھی کو تلقین نکریں اور اوسکا مقتضا یہی ہے کہ بھی سے سوال نو کیونکہ تلقین فرع ہے سوال کی پس اگر سوال کے قائل ہوں تو تلقین کے بھی قائل ہونگے ورنہ خیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقاً تلقین نکریں شیر خوارہ ہو یا اس سے بڑا جبتک کہ بالغ و مکلف نہو جاوے فتح الباری میں کہا ہے کہ طفل غیر ممیز میں اختلاف کیا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ میں سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سے بھی منقول ہے اور بہت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھ جزم کیا ہے اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہے سید صاحب حوم فرماتے ہیں کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ مطلقاً تلقین میں کوئی دلیل نہیں ہے نہ کسی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر میں ہر گز سوال نہیں ہوتا ہے

وصل

بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک طفل سے سوال ہوتا ہے اونکے لئے عقل کامل حاصل ہوتی ہے جو عہد مکلف زمانہ قریب

ہیں ابھا لذ کر دیا گیا تھا اور تعالیٰ اور کا جواب طفال کو الہام فرماتا ہے ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا یہی قول ہے

حکایت حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں لکھا ہے کہ ابن جریر نے جو بیہ سے روایت کیا ہے کہ ضحاک کا ایک بیٹا چھ دن کی عمر کا مر گیا اور انہوں نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد میں رکھے تو اور کا منہ ظاہر کر دینا اور اوسکی گرہ کھول دینا وہ بٹھایا جاویگا اوس سے سوال ہوگا بیٹے کہا اوس سے کس چیز کا سوال ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹھ میں کیا تھا انتہی اور بزار رحمہ اللہ نے جو ائمہ حنفیہ سے ہیں اسی قول کے ساتھ فتویٰ دیا ہے و قطبی فی فاکہانی و ایک جماعت علماء کبار نے اسی کے ساتھ جزم کیا ہے شرح الصدور میں یون ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتھ ہے کہ اطفال کے لئے عقل کامل کیجاتی ہے تاکہ وہ اپنے منزلہ و معاد کو پہچانیں اور جس بات کا اونسے سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات میں یہ کہا ہے کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ میں بزیادۃ قدیم یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سو اوسنے سات مہینے کی عمر میں اونکا انتقال ہوا تھا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ میں اور ابن فورک نے نظامی میں حکایت کی ہے سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہے یعنی کتب علم میں اس اثر سے خبر کا کچھ پتا نہیں چلتا ہے سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لئے کوئی سند نہیں پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے ف

ابن فورک بضم فا و سکون واو و محمد بن حسن بن فورک علامہ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیسا پور میں انہوں نے مسند ابو داؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور انسے بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ قوم کرامیہ پر بہت سخت تھے انکی ایک تالیف بغایت عمدہ ہے ۴۰۶ چار سو چھ میں زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ ٭

وصل

مسئلہ سوال صبی میں درمیان علماء کے خلاف مشہور ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح میں اور نقل کلام نفسی کی بحر الکلام میں پیشتر گزر چکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہیں انہوں نے جزم کیا ہے کہ سوال و حساب اطفال سے نہیں ہوتا ہے نہ اونپر عذاب ہے نووی رحمہ اللہ نے روضہ میں تلقین کو بالغ کے ساتھ خاص فرمایا ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ اطفال سے سوال نہیں ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

بھی اسی کے ساتھ فتوی دیا ہے شیخ ابن شجاع رحمہ اللہ جو کہ ساداتِ حنفیہ سے ہیں کہتے ہیں کہ اطفال سے سوال ہوتا ہے اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق میں صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف و تعظیم کے لئے کیونکر سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ سوال طفل ممیز کے حق میں منع نہیں ہے اور غیر ممیز میں منع ہے جب ہم یہ کہیں کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہے کہ فائدہ اسمیں ادنیٰ کے لئے ہو یا ان حیثیت کر وہ اپنے رب سے سوال کرینگے اور وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑھی جاتی ہے اور آخر اسکے کہ ان کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے ابن شجاع نے اپنے قول میں لفظ سوال کو نہ ذکر کیا ہے یہ تفکیر اسی طرف اشارہ کرتی ہے پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہیں ہے طفل سے سوال کرنے اور وہ نماز پڑھنے میں اوسکے درجے بلند ہوتے ہیں اور یہ احتمال بھی ہے کہ فائدہ اونسے سوال کرنے میں یاد دہانی ہے یا تاکید کی جیسا کہ اقرار عالم ذر میں کیا تھا معتبرات یہ ہے کہ یعلقا اونکے لئے کوئی سوال نہیں ہے ہی تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سودہ ثابت نہیں ہوئی جیسا کہ گذر چکا **ف** واحدی نے بسیط میں کہا کہ جمہور کہتے ہیں طفل کہتے ہیں جب کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونوں کو طفل کہتے ہیں چونکہ یہاں ذکر عمدہ و مشاق کا آگیا اسلئے کچھ ذکر اوسکا بھی کر دینا چاہئے تاکہ فائدہ تام ہو +

ف ترجمان القرآن میں تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہے کہ باقی رہا سوال کہ ایک مسئلہ جسمیں ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے فقیر کا وہ یہ ہے کہ جو لڑکے چھوٹی عمر میں مرگئے اور اونکے آباء کفار تھے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح مجنون اور بہرے اور بڈھے کا جو سٹھیا گیا ہے اور وہ شخص جو کہ فترت میں مرگیا ہے اور اونکو رسول کی دعوت نہیں پہونچی سو اونکی شان میں احادیث آئی ہیں ہم اونکا ذکر اس جگہ کرتے ہیں بعون اللہ وقوتہ فیقہ یہ ایک فصل تلخیص میں کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اوّل** اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کچھ نہیں سنتا دوسرا احمق تیسرا مرد ہرم یعنے بوڑھا جو تھا وہ مرد فترت میں مرگیا ہے بہرا کہیگا الٰہی رب اسلام آیا میں کچھ سنتا نہ تھا احمق کہیگا الٰہی رب اسلام آیا اور بچے مجھکو مینگنیاں مارتے تھے بوڑھا کہیگا الٰہی رب اسلام آیا اور میں کچھ سمجھتا نہ تھا اور جو فترت میں مرگیا ہے وہ کہیگا الٰہی رب تیرا کوئی رسول میرے پاس نہیں آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی

اطاعت کریں پھر اولکو حکم ہیجے گا کہ دوزخ میں جاؤ سو تم سے ہو سکی جسکے ہاتھ میں ہے جان محمدؐ کی اگر وہ دوزخ میں جاتے تو وہ اوپر برد وسلام ہو جاتے رواہ احمد اور دوسری اسناد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہ لفظ آخر میں یا یہ ہے کہ جو کوئی انمیں سے داخل نار ہو گا آگ اوسپر برد وسلام ہو جائیگی اور جو داخل نہ ہو گا وہ طرف آگ کے گھسیٹا جائیگا ولکن ارواہ اسحاق بن راھویہ وروا ہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ وقال ھذا اسناد صحیح ولکن رواہ حماد بن سلمۃ عنہ دعا بلفظ کلھم یدلی علی اللہ بحجتہ فذکرہ نحوہ ورواہ ابن جریر وقال نظر قال ابو ھریرۃ اقرؤا ان شئتم ومالکنا معذبین حتی نبعث رسولا ولکن رواہ معمر عنہ موقوفا فا **حدیث دوم** زید بن اسلم کہتے ہیں ہمنے انس بن مالک سے کہا اے ابا حمزہ تم حق میں اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو کہا حضرتؐ نے فرمایا ہے اونکے لئے سیئات نہیں کہ وہ معذب ہوں اور اہل نار میں ہوں اور نہ اونکے لئے حسنات ہیں کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت میں ہوں رواہ ابو داؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لائیں گے چار شخصوں کو دن قیامت کے مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت میں اور شیخ فانی ہر ایک کلام کریگا اپنی حجت سے رب تبارک وتعالیٰ آگ کی ایک گردن سے فرمائیگا ظاہر ہو اور اولسے فرمائیگا میں اپنے بندوں کی طرف رسول بھیجتا تھا اونہیں میں سے اور اب خود میں اپنا رسول ہوں طرف تمہارے تم داخل ہو اس آگ میں پس جسپر بدبختی لکھی گئی ہے وہ کہیگا میں کیونکر داخل ہوں میں تو اس سے بھاگتا تھا اور جسپر سعادت لکھی گئی ہے وہ چلکر آگ میں جلد گھسے گا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولوں کی سخت تکذیب ومعصیت کرتے پھر اونکو جنت میں اور اونکو دوزخ میں داخل کریگا رواہ ابو یعلی وھکذا رواہ البزار باسناد مثلہ **حدیث چہارم** براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مسلمین کا کیا فرمایا ھم مع اٰبائھم پھر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ھم مع اٰبائھم کہا اے رسول خدا وہ کیا کرتے تھے فرمایا اللہ اعلم بہم رواہ ابو یعلی ورواہ عمر بن شرحبیل عن عائشۃ فذکرہ **حدیث پنجم** ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعظیم کی شان مسلکی کی اور فرمایا جسدن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے اپنے اوزار اپنی پشت پر اوٹھائے ہوئے اونکا رب اولسے سوال کریگا وہ کہینگے اے رب تو نے ہمارے پاس

کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی حاکم ہمارے پاس آیا اگر تو ہمارے پاس رسول بھیجتا تو ہم سب بندوں میں زیادہ
ترمطیع تیرے ہوتے اللہ تعالیٰ فرمائیگا بھلا اگر اب میں تمکو حکم دوں تو تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے ہاں اللہ
تعالیٰ اونکو حکم دیگا کہ تم جاکر جہنم میں داخل ہُو دور وانہ ہوگے جب قریب جہنم کے جائیں گے اونکا غیظ اور جلانا سنیں گے
رب کے پاس واپس آکر کہینگے اسی رب تو نے ہمکو اس سے نکال پانا دوست اللہ تعالیٰ کہیگا کیا تسنے یہ نہیں کہا تھا
کہ اگر میں تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگے پھر اسپر اوسنے عمل کیا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہوجاؤ آگ
میں وہ چلینگے یہانتک کہ جب اوسکو دیکھینگے تو ڈر جینگے اور واپس آکر کہینگے اسی رب اوس سے ڈرسے
ہمکو اوسمیں داخل ہونیکی طاقت نہیں ہے تب اللہ فرمائیگا جاؤ اوسمیں ذلیل ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتے تو وہ نیچ اونپر بردوسلام ہوجاتی رواہ البزار وقال ماتن هذا الحدیث
غیر معروف الا من هذا الوجه **حدیث ششم** ابوسعید رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں ہالک
فترت نہیں اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہیں آئی معتوہ کہیگا اسی رب تو نے مجھے
عقل نہیں دی تھی جس سے میں خیر وشر کو سمجھتا مولود کہیگا میںنے ادراک عقل کا نہیں کیا وہ آگ کہائی جائیگی
اور کہا جائیگا اسمیں جاؤ سو جو شخص اللہ کے علم میں سعید ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمیں جائیگا اور جو شخص اللہ
کے علم میں شقی ہے اگر عمل کرتا وہ مُرک جائیگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تسنے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے
پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذهلی وکذا رواه البزار وقال لا یعرف من
حدیث ابی سعید الا من طریق جعفر عطیة عنه اور آحدیث میں یوں کہا ہے **فیقول** اللہ ایای
عصیتم فکیف برسلی بالغیب **حدیث هفتم** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں دن قیامت کے مسوخ اہل
کو اور ہالک فی الفترت کو اور ہالک فی الصغر کو لائیں گے مسوخ کہینگا اسی رب اگر تو مجھکو عقل دیتا تو میکو
تو سے عقل دی ہے وہ مجھسے زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارہ ہالک فترت اور صغیر کے کہا ہے اللہ
تعالیٰ فرمائیگا میں تمکو ایک حکم دیتا ہوں تم میری اطاعت کروہ کہینگے ہاں فرمائیگا جاؤ نار میں داخل ہوجاؤ
اگر وہ داخل ہوتے تو آگ اونکو کچھ مضرت نہ کرتی پھر اونپر قوائص نکلینگے وہ گمان کرینگے کہ اوسنے ہالک کردیا
وہ جبر جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگے پھر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اوسی طرح پھر آوینگے

کتابخانہ اہل الحدیث
دہلی محلہ شیخ فاضلہ
۲۰ فتح

تب سب عزوجل فرمائیگا قبول اسکے کہ میں تجکو بہیدا کروں میںنے جان لیا تھا کہ تو کیا عمل کروگے اور میںنے اپنے علم پر تجکو پیدا کیا تھا اور اب تیری طرف میرے علم کے بہروسے پر ہزار واہ تجکو پکڑ لیا گیا رواہ ہشام بن عمار وصححہ ابن المبارک

حدیث ہشتم یہ حدیث روایت اسود بن سریع میں مندرج ہے اور گزر چکی صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفعاً آیا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہیں جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعاء جنتا ہے یعنی اوپر اپنا تمام و نہیں کوئی جدعاء یعنے گوش بریدہ دیکھتے ہو یعنی نہیں دوسری روایت میں آیا ہے اسی رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہیں کہ ذراری مسلمین جنت میں ہیں ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے ہیں رواہ احمد صحیح مسلم میں عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ انی خلقت عبادی حنفاء اور روایت غیر میں آیا ہے مسلمین **حدیث نہم** سمرہ رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر لوگوں نے پکار کر کہا اے رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بھی رواہ الحافظ ابوبکر الدرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سے یہ ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا ھم خدم اھل الجنۃ یعنی وہ بہشتیوں کے خدمتگار ہونگے **حدیث دہم** ضباب بن سنۃ معاویہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے عم نے کہا کہ چلو کہا اے رسول خدا جنت میں کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنۃ والشھید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ والوئید رواہ احمد

بعض علماء کا مذہب اسپر وقوف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نے جزم کیا ہے ساتھ جنت کے بدلیل حدیث سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری میں ہے کہ اوس منام میں یہ کہا ہے کہ میں ایک شخص پر گزرا نیچے درخت کے اوسکے گرد و لدان تھے جبریل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ اولاد مسلمین ہے اور اولاد مشرکین کہا اے رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا ہاں اولاد مشرکین اور بعض نے جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث ھم من آبائھم اور بعض کا یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات میں جو اطاعت کریگا وہ بہشت میں جائیگا اللہ کا علم اونکے بارے میں لسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا دلیل ہو کہ اللہ کا علم اوسکے حق میں لسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہیں وھذا القول یجمع بین الادلۃ کلھا وقد

صرحت به الاحادیث المتقدمة المتعاضدة تالشاهد یعضدها البعض پھر کہا ہے کہ اسی قول کو شیخ ابوالحسن اشعری نے اہلسنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابوبکر بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں کی ہے اور محققین علما اور حفاظ نقاد نے بھی یوں ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبدالبر نے بعض احادیث استحان کا ذکر کرکے کہا ہے واحادیث ھذا الباب لیست قویة ولا تقوم بھا حجة واھل العلم لا یکرھون ھذا الا حرجة دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلک فی وسع المخلوقین واللہ لا یکلف نفسا الا وسعھا سو جواب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باب میں بعض صحیح ہیں بہت سے ائمہ علما نے اونپر نص کی ہے اور بعض احادیث حسن ہیں اور بعض ضعیف جو صحیح وحسن سے قوی ہوجاتے ہیں اور جب احادیث باب واحد کی متصل بسیاق ضابطہ اس ضبط پر ہوئیں تو ناظر احادیث کے لئے افادہ حجت کا کرینگے یہی بات کہ آخرت دار جزا ہے سو اسمیں کچھ شک نہیں ہے لیکن ہونا کلیف کا عرصات میں قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہیں ہے جیسطرح کہ شیخ ابوالحسن اشعری نے استحان الطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون وغیرہ میں ثابت ہوچکا ہے کہ موحدین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگے اور منافقین سجدہ نہ کرسکیں گے اونکی پشت مثل صفیحۂ واحدہ کے طبق واحد ہوجاویگی جب سجدہ کرنیکا ارادہ کرینگے پشت کے بل گر پڑینگے صحیحین میں آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص اہل نار میں کا نار سے باہر نکلیگا اللہ تعالی اوسکے عہود ومواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوال سے نہ مانگنا اور یہ امر یاد سے نہ منکر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن آدم ما اغدرک پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبدالبر کا کہ دخول نار اونکے وسع میں نہیں ہے پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی جو سوء کچھ یہ مانع صحت حدیث سے نہیں ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے بندوں کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہے پشت جہنم پر تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک ایماندار لوگ اوس پل پر سے بحسب اعمال خود گذر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ میں جل جائیگا مگر جو کچھ ان اطفال کے حق میں آیا ہے وہ کچھ اس حال سے بڑھکر نہیں ہے بلکہ یہی ماجرا اطم اعظم ہے تیز سنت

سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نے مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ اونہیں سے جو کوئی وہ دجال کو پائے تو اوسمیں سے پیئے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر سرد و سلامت ہو جائیگی سو یہ نظیر ہے اسکی کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کریں چنانچہ بعض نے بعض کو قتل کیا یہانتک کہ کہتے ہیں کہ ایک صبح میں ستر ہزار کو مار ڈالا مرد نے اپنے باپ بھائی کو قتل کیا اور وہ عمالیق میں ایک عالم سے تھے جسکو اللہ نے اونپر بھیجا تھا یہ اونکی عقوبت تھی عبادت گوسالہ پر اور نفس پر یہ بات بہی بہت شاق ہے کچھ مضمون حدیث مذکور سے متقاصر نہیں ہے واللہ اعلم ف جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگوں کا اختلاف ہے مشرکوں کی اولاد میں کسی قول پر ایک یہ کہ وہ جنت میں ہیں بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کے اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکھا اور بدلیل حدیث عم غلام اکہ مولود جنت میں ہے اور استدلال صحیح ہے ولکن احادیث امتحان اخص ہیں اس سے اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہے اوسکی روح بزرخ میں ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فترت پر مرے اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نکریگا اوسکا اختیار اللہ کو ہے وہ قیامت کے دن آگ میں ہوگا احادیث امتحان کی اسی پر دال ہیں اشعری رضی اللہ عنہ اسکے ناقل ہیں اہل سنت سے پہر جو لوگ اونکے جنت میں ہونیکے قائل ہیں اونمیں کوئی انکو مستقل فی الجنۃ کہتا ہے اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہے جسطرح کہ صریح النسر ہیں نزدیک ابوداؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ہمراہ اپنے آباء کے نار میں ہونگے اسپر دلیل روایت امام احمد سے عبداللہ ابن ابی قیس کی کہ اونہوں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ھم تبع لآبائھم ہیںنے کہا اسی رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسکو ابوداؤد نے بہی ابن ابی قیس سے روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ میںنے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہیں کہ میںنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ذراری مؤمنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آباء کے ساتھ ہونگے میںنے کہا ذراری مشرکین کہا ھم مع آبائھم میںنے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ سے یہ ہے کہ اونہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اطفال مشرکین کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک تضاغیھم فی النار اسکی سند میں یحیی بن متوکل متروک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا تجھ

رضی اللہ عنہا نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچوں کا حال پوچھا جو جاہلیت میں مر گئے تھے فرمایا ھما فی النار جب ان کے چہرے میں کراہت دیکھی فرمایا لو رأیت مکانھما لابغضتھما کما میری اولاد سے فرمایا ان الموءمنین واولادھم فی الجنۃ وان المشرکین واولادھم فی النار پھر آیت پڑھی والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم رواہ احمد وھذا حدیث غریب فان فی اسنادہ حسین بن عثمان مجھول الحال وشیخہ زاذان لم یدرك علیا واللہ اعلم

شعبی نے رفعاً کہا ہے الوائد والموءدۃ فی النار پھر کہنے لگا ابن مسعود کے سر واہ ابوداؤد دوسرا لفظ شعبی کا یہ ہے سلمہ بن قیس الشجعی سے کہ میں اور میرا بھائی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے ہمنے کہا ہماری ماں جاہلیت میں مر گئی وہ مہمان کو کھلاتی اور صلہ رحم کرتی تھی اور سنے ہماری ایک بہن کو جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا وہ بلوغ کو نہیں پہنچی تھی فرمایا والدہ وموءدہ ناریں ہیں مگر یہ کہ والدہ اسلام کو پائے مسلمان ہو جائے رواہ جماعۃ وھذا اسناد حسن تیسرا قول توقف ہے اس قول کا اعتماد حدیث کے اس لفظ پر ہے اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین میں آیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اولاد مشرکین کا کیا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسی طرح صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نے انکو اہل اعراف ٹھیرایا ہے یہ قول راجح ہے طرف اوس شخص کے قول کے جو انکو اہل جنت کہتا ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہیں ہے انجام کار اہل اعراف کا جنت ہے جیسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف میں گزر چکی ہے ف معلوم کرنا چاہئے کہ یہ خلاف مخصوص باطفال مشرکین ہے رہے والدان موءمنین سو در میان علماء کے کچھ خلاف نہیں ہے جیسطرح کہ قاضی ابویعلی بن فراء حنبلی نے امام احمد سے حکایت کیا ہے کہ اونہوں نے کہا لا یختلف فیھم انھم من اھل الجنۃ جل حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وھذا ھو المشھور بین الناس وھو الذی نقطع بہ ان شاء اللہ عزوجل اور وہ جو شیخ ابو عمرو عبدالبر نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے اسمیں توقف کیا ہے اور سارے والدان زیر مشیت ہیں پھر کہا ہے کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے از انجملہ حمادبن ابن ابی سلیمان

وابن اسحٰق وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں پھر کہا وھو یشبہ ما رسم مالك فی موطائہ فی ابواب القدر وھذا ورد من الاحادیث فی ذلك وعلی ذلك اکثر الصحابۃ ولیس عن مالك فیہ شئ منصوص لان المتاخرین من اصحابہ ذھبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ انتھی کلامہ سبحانہ کلام سویہ کلام انکا منصف غریب ہے اور قرطبی نے بھی اپنے تذکرے میں ایسی لگی لپٹی ہاگ ذکر کیا ہے والله اعلم اور اس باب میں حدیث حضرت عائشہ ذکر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے میں بلا لیگئے انصار میں سے میں نے کہا ای رسول اللہ اطوبی لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ۔ فرمایا او غیر ذلك یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب ابائھم وخلق النار وخلق لھا اھلا وھم فی اصلاب ابائھم رواہ مسلم واحمد وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے میں محتاج ہے دلائل صحیحہ وجیدہ کا اور کبھی ایسا شغل حسین گفتگو کرنے لگتا ہے جسکے پاس علم شرع نہیں ہے اسلئے ایک جماعت علماء نے کلام کرنا اس مسئلے میں مکروہ رکھا ہے حضرت ابن عباس وقاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق ومحمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے ایسی طرح مروی ہے حضرت ابن عباس نے منبر پر کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایزال امر ھذہ الامۃ مواتیا او مقاربا ما لم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین وھکذا رواہ البزار وقال وقد روی ہ جماعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما موقوفا تمام ہوا کلام مترجمان کا۔

وصل عہد و میثاق کے بیان میں

فرمایا اللہ پاک نے واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی کذا یۃ عبد بن حمید نے حسن بن جزام سے استقامہ میں ابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کیا ہے کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسے عہد لیا اسبات کا کہ بیشک وہ اونکا رب ہے اور اونکی اجل و رزق و مصیبت کو لکھ رہا ہے اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سے مثل ہیئت ذر کے کہ اللہ اور اونسے اسبات کا عہد لیا کہ وہ بیشک اونکا رب ہے اور اونکے آجال و ارزاق و معاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیۂ مذکورہ میں روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتیں بنیں جوڑ جوڑہ کر دیا پھر اونسے نطق چاہا اور انہوں نے کلام کیا پھر اونپر عہد و میثاق لیا پھر اونکو اپنے نفسوں پر گواہ کیا کیا نہیں ہوں میں رب تمہارا وہ بولے ہاں یعنی تو ہمارا رب ہے فرمایا پس میں

گواہ کرتا ہوں تیرا تو آسمانوں کو اور گواہ کرتا ہوں تیرے باپ آدم کو اس خوف سے کہ قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم کو نہیں خبر تھی اور جان رکھو کہ نہیں ہے کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میرے اور شریک نہ کرو میرے ساتھ کسی چیز کو شک میں تب اب بھیجونگا تمہارے واسطے اپنے رسولوں کو وہ میرے عہد و میثاق کو تمہیں یاد دلاوینگے اور اپنی کتابیں تیرے اوپر اتارونگا وہ سب بولے ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی بیشک تو ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے نہیں ہے کوئی رب ہمارے لئے سوا تیرے اور نہیں ہے کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوائی پس اوہوں نے اقرار کیا اور اوہ ٹالائے گئے آدم علیہ السلام اور انکی طرف دیکھنے لگے پس آدم علیہ السلام نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکھا عرض کیا یارب تو نے اپنے بندوں کے درمیان میں برابری کیوں نہیں فرمائی فرمایا میں نے دوست رکھا کہ میں شکر کیا جاؤں اور انبیا کو اور غنیوں مثل چراغوں کے دیکھا اوپر نور تھا پایا ایک اور میثاق کے ساتھ خاص کئے گئے رسالت و نبوت میں کہ اوسکو ہو پچانیں وہ عہد یہ ہے واذ اخذ ربک من بنی ادم الی قولہ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا اور اسی آیہ میں فرمایا ہے وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفاسقین اور اسی باب میں فرمایا ہے فمکانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل الی آخر کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالیٰ کے علم میں جو شخص تھا جاوا سکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جاوا سکی تصدیق کریگا مسیح روح عیسیٰ علیہ السلام کی اون دونوں سے تھی جیسے زیادہ آدم میں عہد و میثاق لیا گیا تھا اسی اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صوت بشر میں بھیجا پس وہ اونکے لئے بہتر ہوئی گئی کہ آگ وہ آئی اور اوفیں مجتمع ہو گئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند میں اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اور ابن مندہ نے روح جہیں اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات میں اور ضیاء نے مختارہ میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس مالکی نے تفسیر مشہور میں کہ فرمایا ہے میں

فصل بیانمیں سوال ابلہ و مجنوں کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت میں مرا

البہ صفت متصدین کی ہے کہ ابلہ وہ ہے آخرت کی اوپر غالب ہو گئی دنیا کے وسائل و اسباب سے غفلت اختیار کی اوسنے کے کاموں سے بے خبر پڑے رہے امور آخرت میں ہوشیار و اندیشہ مند نہ ہوئے سید جمیں اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابلہ غافل ہے جسکو کسی طرح کی تمیز نہیں ہوتی ہے یا قلیل الفطنت امور میں یا وہ ہے جسپر سلامت صدر غالب ہو گئی ہے یعنی سیدھا سادہ لوح جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہے انتہے اہل فترت وہ لوگ ہیں

جنہوں نے نبوت کا زمانہ نہیں پایا اور اونکے پاس انکی شرع بھی نہ تھی مگر اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ نبوت کا مدعیان عیسیٰ علیہ السلام اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب چھ سو برس کا تھا ساری زمین شرقاً و غرباً جہل سے بھری تھی سوائے شاذ کے کچھ جانتے والا عرب کا یہود پہچانیوالا روی زمین پر مفقود تھا مگر تھوڑے سے لوگ اصحابِ اہل کتاب سے اطراف زمین میں جیسے شام وغیرہ متفرق موجود تھے ف بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ اہل فترت تین قسم ہیں اپہلی قسم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی بصیرت سے توحید کو دریافت کیا انہیں سے وہ ہے کہ کسی شریعت میں شامل سے داخل نہیں ہوا جیسے قس بن ساعدہ اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہیں کہ شریعت حقہ میں داخل ہو گئے جسکی سمت قائم تھی جیسے تبع اور اوسکی قوم ۲ دوسری قسم وہ لوگ ہیں کہ اونہوں نے تبدیل و تغییر و شرک کی توحید نہ کی اپنے نفس کے لئے عبادت انکی حلال حرام مقرر کیا یہ لوگ سمت عرب جیسے عمرو بن لحی پہلے پہل اسی نے عرب کے لئے بتوں کی پوجا کی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر کی قسم میں تین کہ معاشی میں کوئی سچا نہ بنا نہ کتب کی تو اوسکا کا نام پہاڑ دیئے نہ نشان کا اور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور تب تک نام پر آزاد کرتے اوسکو اوسکے اعضا پر چھوڑ دیتے وہ عائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھیرایا کہ جو بچہ زندہ وہ تب کی نیاز نہ کروں اور جو مادہ ہو میں رکھوں پھر اگر زندہ مادہ ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ یہ وصیلہ تھا اور نر اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے لیا ان سواری کے کہ اوپر جھ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر بھیجنا نہ تھا کہتے وہ حامی تھا یوسف خاطر حسین ڈال کے اوسکو کفر شرعی سمجھتے تھے یہ فائدہ موضح قرآن کا ہے عرب کا ایک اور گروہ تھا یا دستور تھا جو شرع پر جو ملا کی عبادت بڑھائی اگر اور دیر بنا کے وہ کے خادم و دربان بن بیٹھے کہ دیکھ کر بھی شباہت چاہی جیسے لات عزیٰ منات اور جو سطح یہود تھے عزیر کو اوسکا بیٹا اور نصاریٰ مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں اسطرح عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا ۳ تیسری قسم وہ لوگ ہیں کہ اونہوں نے نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت میں داخل ہوئے نہ کوئی نئی شریعت نکالی بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول امر سے بسر کی نہ جانا کہ کون ہے کہاں سے آیا ہے کیا کام کیا ہے اس قسم کے لوگ جاہلیت میں بہت تھے حقیقتاً اہل فترت یہی لوگ ہیں یہ معذب نہ ہونگے اسلئے کہ اللہ پاک نے یوں فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً کہ الٰہی عذاب کے نہ والے نہیں ہیں یہاں تک کہ بھیجیں کسی رسول کو اور ہے پہلی قسم کے لوگ سو بعض روایتوں میں ہے کہ ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو بن نفیل یہ دونوں قس کی طرح ایک امت ہوئے تو تبع اور حماد کے مثل ہے پس اول کا حکم اول میں اور والوں کا ہے جسمیں وہ داخل ہوا ہو تب تک کہ ایک کو اوسمیں سے اسلام ناسخ الحق نہ ہوا ہو یہی دین عیسوی کی صحت جو کہ انذیر اہل فترت

مثل صاحب صحیح وغیرہ میں آئی ہیں سو عسیل بن ابیطالب نے اسکے تین جواب دئے ہیں ایک یہ کہ یہ اخبار آحاد ہیں قطعی کے معارض نہیں ہو سکتے دوسرا یہ ہے کہ تعذیب کا قصر اون پر ہے اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہے تیسرا یہ ہے کہ ان احادیث میں تعذیب کفر کا قصر اون لوگوں پر ہے جنہوں نے تبدیل کی تفسیر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا بسی گمراہی نکالی کسے سب سے مدتہ دین ہو سکے اسلئے کہ اہل فترت تین قسم میں صبیا کہ پیشتر گزر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص ہو اس بات میں جو اختلاف ہے وہ سابقاً مذکور ہو چکا ف نرصاحب ابلہ و مجنون و اہل فترت میں اختلاف ہے کہ انسے سوال ہوتا ہے یا نہیں پس فاکہی نے اس مسئلے میں توقف کیا ہے اور مقتضای اصولیہ یہ ہے کہ سوال کے اوپر اوسکے مثل ہے اور کسی سے سوال نہیں ہوتا ہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بہتر ہے اگر یوں کہیں کہ اگر بلاہت میں تکلیف سے خارج ہو گیا ہے تو وہ مثل مجنون کے ہے اور جو خارج نہیں ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہیں وہ بھی اونکے مثل ہے ولد الزنا کے حق میں وہی حکم ہے جو کہ اطفال کے حق میں گزر چکا رہے اہل فترت جنہوں نے نبوت کا زمانہ نہیں پایا ہے اور اونکے پاس شرع سن قبیلہ کی تبلی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمیں اختلاف ہے اسکا ذکر بھی مہلہ پیشتر ہو چکا

فصل اوس شخص کے بیان میں جو کہ جمعے کی رات میں یا جمعے کی رات میں وفات پائے

جاننا چاہئے کہ وجہ شریف مبارک دن ہے اسکے فضائل خصائص بیشمار ہیں بانکثرت آئے ہیں اسلئے یہ بابرکت دن مسلمانوں کی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ایک عمدہ رسالہ نور اللہ تمام تالیف فرمایا ہے سایہ خصائص و فضیل تمام بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے تو فقیر اوس سے پوچھ پاچھ نہیں ہوتی ہے حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعے کے دن مرا اوس پر دوزخ کھل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطے اوسکے ہے نزدیک اللہ کے یہ کہ جمعے کے دن دوزخ نہ دیکھائی نہیں جاتی ہے اور سکے روانے بند کر دئے جاتے ہیں عمل سلطان نار جو کہ اوپر نہیں ہوتا ہے وہ اوس روز مبارک میں نہیں ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندے کو اپنیطرف لے قبض فرماتا ہے پہر اوسکا قبض جمعے کے دن موافق پڑتا ہے تو یہ دلیل ہے اوسکی سعادتمندی اور اوسکے حسن انجام کی اور اس وجہ سے بعض علماء نے کہا ہے کہ جو شخص قبض فرمایا گیا ہے جمعے کے دن یا رات میں

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ میں مرا وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاوے گا اور آئیگا دن قیامت کے اور اور پر طابع یعنے علامت شہداء کی ہوگی اور حمید نے اپنی تخریج میں ایاس بن بکیر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطاء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ میں مگر وہ بچایا جاتا ہے عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ وسپر کسی طرح کا حساب نہیں ہے اور آئیگا قیامت کے دن اور اوسکے ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ راہ سکے لئے گواہی دینگے یا طابع شہداء ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمیں نفی فتنہ وعذاب کی معاً تصریح کی گئی ہے اور جسنے کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اوسنے سوال نہیں ہوتا ہے اور اگر ہم ہر شہید کو عام دین تو ہوا امر وسیع ہو جائے گا یہ کہ شہداء تیس نفر سے اکثر ہیں جنکو بیہقی نے علیحدہ ایک جزو میں جمع کیا ہے انتہی یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر سنن شہداء میں گزر چکا اور فہیم نے حلیہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آئیگا وہ قیامت کے دن اور اوپر طابع شہداء کی ہوگی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعہ کی رات میں مگر بچا دیتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اور اسمیں کھڑی ہے وہ دعا قبول ہو چکی اور گناہ مٹتے ہیں اور بڑھتا ہے اجر جانبوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خبر ایام ہفتہ ہے اور اسمیں یوم عید جمع ہوتی ہیں اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی مسلمان مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات میں مگر بچایا جاتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ابی الدنیا والبیہقی واخرجہ ابن وھب فی جامعہ والبیہقی ایضاً عن طریق اٰخر عنہ بلفظ لا یرا مرء من فتنۃ القبر واخرجہ البیہقی ایضاً من طریق الثالثۃ عنہ موقوفاً بالفظ وقی الفتان ابو یعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات میں مرتا ہے فتنہ قبر کیا جاتا ہے

شہداء کی علامت

شہداء کی تعداد

اوسکے لئے ساتہ خاتر ایمان کے اور بچایا نا ہے عذاب قبر سے جناب سیدنا مولی مرتضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ پتا اوسی ناقص مین سے
نہیں سوال نہین ہوا وہ شخص ہے کہ وہ جمعہ اخیر چہینہ مرے اسیب اور دو منٹ مرزہ کرے کہ مکروہ تریسی وہ بیقین ہے حسن کہا ہے اور
کہنے ایک راوی کے لئے شاہد صدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکا ایک اوسی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب جو مع شرح مین کہتے
ہین کہ مین طحاوی کے کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود نے اس شرح الصدور مین اوسکا ذکر کیا اگر اتنی بات سے کہ ترمذی نے اسکو توثیق
دیا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین
ہو سو بھی جہی مرفی نسبت ف شرح مرفع مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے اور
دونون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص
برسس کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین
۱ ماہ رجب خصوصاً لیلۃ الرغائب ۲ یوم استفتاح ۳ ماہ شعبان خاصکر لیلۃ البرات ۴ رمضان شریف
خاص کر لیلۃ القدر ۵ دس دن ذی حجہ کے خصوصاً یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ وحسن منی کو جاتے
ہین اور عرفہ کا دن ۶ روز عید الفطر ۷ روز عید اضحی ۸ روز عاشورا ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص
انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک
تمام ہونے رمضان کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے
عرفہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت الفطار صدقہ کے موافق ہوئی
وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایسے دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند بختاور
ہین اللہ سبحانہ وتعالی مجھے گنہ گار نالکا کو اور سارے مسلمانون کو اپنے فضل وکرم سے بجاہ عرفہ الحرام
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم
آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجوی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا
غفر اللہ لہا منشی عبد الکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخرہ ۱۳۱۳ ہجری روز جمعہ کو وفات پائی
مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سمسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذی حجہ ۱۳۱۳ ہجری کو وفات پائی

روزہ رکھو فلانہ شاہ کے کبیرین مرحوم ہوئے اللھم اغفر لھم وارحمھم واسکنھم الجنۃ جمعے کے دن مرنے کی فضیلت جو کچھ کہ ہے وہ تو حدیثوں سے ظاہر ہی ہوگئی مگر ہو بال ہیں اس دن مبارک کا مزا اور ہی لطف کرتا ہے یعنی ایک تو جمعہ کا دن دوسرے جامع مسجد کی نماز جسمیں ہزار ہا آدمی جمع ہوتے ہیں کہ اور جگہ عید کے دن بھی شاذ و نادر مقصد صحیح نہ ہوا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہے کہ سطرح ہاتھوں ہاتھ جاتا ہے اگر اللہ کے بندے بغرض حصول ثواب و برکت تالب گور اوسکی مشایعت کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ البطفیل پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن خاتمہ روزی کرے اور ایسی مبارک موت مبارک دن میں نصیب فرماوے آمین ثم آمین اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک یوم الجمعہ آمین نحو آمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم وشرف وکرم

فصل بیان میں سورۂ تبارک الذی پڑھنے والیکے

جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑھتا ہے اوس سے سہی قبر میں سوال نہیں ہوتا ہے اس بات میں چند حدیثیں وارد ہوئی ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک سورت ہے کتاب اللہ سے نہیں ہے وہ مگر شفیع آتیں اوسے ایک آدمی کے لئے شفاعت کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ الامام احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی ۱۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سورت ہے قرآن میں اوسنے اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت میں داخل کر چھوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اور نکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر ہے تبارک سورۂ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ اوسنے سورت کو تمام کیا پھر وہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ منع کرنے والی ہے وہ نجات

دینے والی ہے اور سکو عذاب قبر سے نجات دیگی اخرجہ الترمذی والحاکم وابن مردویہ وابن نصر
والبیہقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب ۴ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تبارک الذی ممنع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے
۵ ابن مردویہ نے رافع بن خدیج وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے اوتاری گئی مجھپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور
وہ منع کرنیوالی ہے قبرون مین ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے
جو قبر پر خیمہ زن تھا سنا کہ وہ پڑھ رہا ہے سورۂ تبارک الذی بیدہ الملک
یہانتک پڑھا تو اسنے اسکو آواز دیکر کہا کہ تو نے مجھکو خبر دی کہ تو قبر پر ہے حالانکہ میرا گمان یہ تھا کہ تو اونٹ ہے
فرمایا کیا میں تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دون جس سے تو خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک
کو پڑھا کر اور اپنے گھر والون کو سکھا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گھر اور اپنے پڑوسیون کے بچون کو
اسلئے کہ وہ نجات دینے والی ہے اور جھگڑنے والی ہے جھگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنے رب کے اپنے
پڑھنے والے کے لئے اور چاہے گی اوسکے واسطے کہ نجات دے اوسکو عذاب نار سے اور نجات پاتا ہے بسبب
اوسکے صاحب اوسکا عذاب قبر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین دوست رکھتا ہون کہ ہر
ہر آدمی کے دل مین ہو میری امت سے اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مردویہ وکلا ہما فی مسندہ واللفظ لاحمد ۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کی قبر مین تین آتے ہین
یعنے فرشتے پس اوسکے دونون پاؤن کی طرف سے آتے ہین اوسکے پاؤن کہتے ہین تمہارے لئے میری
طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو پھر سورۂ تبارک الملک کے ساتھ کھڑا ہوتا ہا پھر وہ اوسکے سر کی طرف سے
آتے ہین ہر کہتا ہے تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھ مین سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا
پس وہ منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے اور وہ تورات مین ہے سورۃ الملک جسنے اوسکو
ایک رات مین پڑھا پس اوسنے بہت کیا اور اچھا کیا اخرجہ ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیہقی
فی شعب الایمان وصححہ الحاکم انکے سوا اور احادیث وآثار اسباب مین آئے ہین امام سیوطی رضی اللہ
عنہ نے تفسیر درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین
اونمین سے بعض یہ ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس شخص نے سورۃ الملک کو ہر رات پڑھا وہ

فضیلت قبر سے بچایا گیا جنانچہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت میں بعد وتر کے پڑھا کرتے تھے ۹

وصل

بعض آثار میں سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے ۱۲ دارمی نے اپنی مسند میں خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو تو اسکے حق میں میری شفاعت قبول کر اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے دوس سے مٹا دے اور یہ سورت مثل پرند کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر کر کے شفاعت کرتی ہے پھر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک میں مثل اسکے کہا ہے خالد بیہقی ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے ۱۲ دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑھ لیتے تھے ۱۲ بزار رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ و تبارک کو پڑھ لیا اوسنے پہلے پڑھ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور فضائل قبر سے بچایا گیا جناب توفیق الرحیم فرماتے ہیں کہ یہ روایت سوا اس بصحت کے طرق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے ف علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں سات آدمیوں کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہیں ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچواں طفل نابالغ چھٹا وہ شخص جسکو روز جمعہ یا شب جمعہ میں وفات پائے ساتواں قاری سورۂ ملک والم تنزیل سجدہ اور انہیں کو شرح الصدور میں بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر و نکیر کا عذاب قبر سے ہے اسلئے کہ ان لوگوں کو ملک الموت نے کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلوں سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہیں **لطیفہ** شرح الصدور میں بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً وارد کیا ہے کہ نہیں مرا کوئی محظوظ اور نہ قبر میں داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر و نکیر اوس سے سوال نہیں کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے میں کیونکر اس سے سوال کروں حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد میں داؤد بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حق تو نور الاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث میں ثابت ہوئی ہے

قال فی شرح الصدور و ترجم
جاء فی فضائلہا ما روی عن عائ
بن ابی الحق عن زرین
حبیش عن ابی بن کعب مرفوعا
من قرء سورۃ الملک کل
لیلۃ عصمہ من فتنۃ القبر
واخرج عن عمیلۃ بن الحارث
الملک کل لیلۃ قرءہ
فی التوراۃ من قرء سورۃ
فسئلۃ التبارک فی رکعۃ من
طرق سورۃ یس بصحب
وھو غریب فصل عن ابن
اسحق عن ابی ہریرۃ فرفعہ الی

کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے سو تم اُنکی مخالفت کرو پس اگر بیت مذکور کے لئے کوئی اصل ہے تو وہ اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب سے محافظت ہے سنت پر واللہ اعلم

باب ۲۰ ہمیان مین مدفون قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

اور حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد نے نہم ہین اپنی سول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رونے لگتے یہانتک کہ اوکی داڑہی تر ہو جاتی اور اُنسے کہا گیا کہ آپ جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پالے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پالے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین دیکھا مینے کبھی منظر قطیع کو مگر حال یہ ہے کہ قبر فظع تر ہے اوس سے ۳ ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ماتھ ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازہ مین پس آپ کنارۂ قبر پر بیٹھ گئے پر آپ روئے اور رلایا یہانتک کہ زمین تر ہوگئی پھر فرمایا اے میرے بھائیو واسطے مثل اسکے تیار ہی کرو ۴ امام احمد نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک ایک آدمی نے مدینہ مین وفات پائی اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی نے لوگون مین سے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے غیر مولد مین تو بیالش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے سقط فقش قدم تک جنت مین ۵ ابو القاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ۵ بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے ۶ صابونی نے مائتین مین اور ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا پس فرمایا کہ قبر ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھوں سے یا ایک چمن ہے جنت کے چمنوں سے سنتے ہو اور بیشک وہ کلام کرتی ہے ہر دن میں تین بار کہتی ہے میں گھر ہوں کیڑوں کا میں گھر ہوں اندھیری کا میں گھر ہوں وحشت کا ۔ ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن اپنی قبر میں ایک چمن سبز میں ہے فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے مثل چاند کے چودھویں رات میں ۸ علی بن معبد نے معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کیا کیا آپ ہمکو خبر نہیں دیتیں ہمارے مقبور سے کہ وہ کس چیز سے ملاقات کرتا ہے اور اوسکے ساتھ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مؤمن ہے تو فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر میں ستر گز ۔ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فراخی نہیں ہوتی ہے مگر بعد تنگی قبر اور سوال کی رہا کافر سو اوسکی قبر اوپر ہمیشہ تنگ رہتی ہے فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر میں کہ وہ ایک چمن ہے جنت کے چمنوں سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھوں سے ہمارے نزدیک محمول ہے حقیقت پر نہ مجاز پر اور قبر مؤمن پر بسبب سے بہر دیجاتی ہے اور ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں معین فرمادیا ہے کہ وہ ریحان ہے بعض علما راسطرف گئے ہیں کہ وہ محمول ہے مجاز پر اور مراد خفت سوال ہے مؤمن پر اور اوسکی سہولت سے اوپر اور اوسکا امن وطیب عیش وراحت وسعت سے اوپر اسطرح کہ وہ اپنی مدبصر تک دیکھ رہا ہے جیسے کہتے ہیں کہ فلان جنت میں ہے جبکہ وہ عمدہ عیش وسلامتی میں ہوتا ہے اور اسیطرح اوسکی ضد میں ہے قرطبی فرماتے ہیں کہ اول زیادہ تر صحیح ہے یعنی حقیقت نہ مجاز ۹ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں اور امام احمد نے زہد میں وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عیسی علیہ السلام ایک قبر پر کھڑے ہوئے تھے اور اوسکے ہمراہ حواری تھے اونہوں نے قبر کا اور اوسکی وحشت وتاریکی وتنگی کا ذکر کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تر تنگی میں تھے اپنی ماؤں کے رحموں میں سو جبکہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے کہ کشادہ کرے تو کشادہ فرماتا ہے ۱۰ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین میں ابن ابی غالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جوان آدمی کو شام میں موت آئی اوسنے اپنے چچا سے کہا تمہیں بتاؤں کہ اگر اللہ تعالی مجھے میری جان کی طرف بھیجے تو وہ میرے ساتھ کیا کرے کہا واللہ وہ تو

ابھی تجھے جنت میں داخل کردے کہا تو واللہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے میرے ساتھ میری ان سے بہتر اوسکا انتقال ہوگیا میں اوسکے چچا کے ساتھ قبر میں داخل ہوا پس ہمنے اینٹیں لگادیں اور قبر کو اوسپر برابر کردیا اونمیں سے ایک اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کود اپیچھے ہٹ گیا میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے بھردی گئی اور فراخی کی گئی اوسکے لئے اوسکے مدبصر تک **الحکایت** ابن ابی الدنیا نے بطریق محمد بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بھائی تھا پھر مشابہ اس حکایت کے بیان کیا مگر یہ کہا کہ میں نے لحد میں جو اسکا پس ناگاہ وہ میرے مدبصر تک تھی میں نے اپنے ہمراہی سے کہا کہ تو نے دیکھا جو میں نے دیکھا کہا ہاں تجھے یہ مبارک ہو کہا پس میں نے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تھا جو اوسنے کہا تھا ۲ **الحکایت** ابن ابی الدنیا نے ذکر موت میں ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کیا ہے وہ اشیاخ سے روایت کرتے ہیں کہا ایک شیخ تھے بنی الحضرمی سے بصری میں اور وہ شیخ صالح تھے اونکا ایک یتیم بھتیجا تھا بوعمرون کے ساتھ رہا کرتا تھا شیخ اوسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے پھر اوسکا انتقال ہوگیا جبکہ اوسکے چچا نے اوسے قبر میں اتارا اور اوسپر اینٹوں کو برابر کردیا تو اوسکے بعض امر میں شک کیا بعض اینٹوں کو کھینچا اور اوسکی قبر میں نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصری کے قبرستان سے بھی زیادہ فراخ تھی اور ناگاہ وہ اوسکے وسط میں تھا پھر اینٹوں کو اوسپر برابر کردیا اوسکے بعد اوسکی بی بی سے اوسکا عمل پوچھا اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتے سنتا کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ تو وہ کہتا وانا اشھد بما شھدت بہ والنعما من تقالی عنھا یعنی میں گواہی دیتا ہوں ساتھ اوس چیز کے جسکے ساتھ تو نے گواہی دی اور تلقین کر دیگئی میں اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سے اعراض کیا ۳ **الحکایت** شریک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کوفے میں ایک میت پر نماز پڑھی پھر میں اوسکی قبر میں داخل ہوا میں اوسپر اینٹوں کو درست کر رہا تھا کہ ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ میں نے ساتھ کہ وہ تھا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میرے قبر میں قال ابو الحسن بن البراء حدثنی عبد الرحمن بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمل حدثنا یزید بن ابی حبیب النخعی قرأت لشریک بن عبد اللہ الخ

رؤیت فسحت و ضیق قبر

۱۴ حکایت

ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کھودین اور مین تیسرے مین تہا کہ اگر می مجھپر سخت ہوئی مینے اپنی کمبل کو ڈالا اوپر جسکو مینے کھودا تہا اور اوسکے سایہ مین بیٹہا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکہا دو فرس اشہب پر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کہڑے رہے ایک دوسرے سے کہا کلمہ اوسنے کہا کیا کلمہ کہا فریخ فریخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئے کہا کلمہ اوسنے کہا کیا کلمہ کہا مدبصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئے جسکے اندر مین تہا کہا کلمہ دوسرے نے کہا کیا کلمہ کہا فرسخ فرسخ کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہہ تہوڑے لوگ تہے وہ پہلے قبر پر ٹہیرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا ایک قرآب یعنی بہشتی سقا ہے عیال اہرہے اسکے گہر والون کے پاس کچہہ نہا تہا مینے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کیا یہ دو ہم اسکے گہر والون کو پہنچا دینگے لوگون کے ساتہہ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائے اوسکے ساتہہ سوا دو ہٹہا نیوالون کے اور کوئی نہ تہا اونہون نے قبر کا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئے جسکو دونون سوارون نے دیکہا تہا مین نے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا ایک مسافر آدمی ہے گہوڑے پر مر گیا تہا اوسکے پاس کچہہ نہ تہا مینے اوس سے کچہہ نہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہہ گیا تیسرے جنازے کا انتظار کرنے لگا تہوڑی دیر تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی عورت کی تہی مینے اوسنسے قبر کی قیمت مانگی اونہون نے میرے سر کو ہلایا اور اوسکو قبر مین دفن کر دیا شرح الصدور مین یہہ حکایت اسی طرح لکہی ہے وقطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ مین لیون کہا ہے کہ مینے ہمارے بعض علماء سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ زوار قبر حضرین ایک گورکن تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اون سے فارغ ہو چکا تو اوسے اونگہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اوترے ہین وہ ایک قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کلمہ دوسرے نے کہا کلمہ فرسخ بیچ فرسخ کے پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کلمہ میل بیچ میل کے پہر تیسرے پر کہڑے ہوئے کہا کلمہ فتر بیچ فتر کے پہر وہ جاگ اوٹہا پس ایک مسافر آدمی کو لائے اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے جو کہ شہر کے معتبر لوگون سے تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہے وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی

جسکی کنجائش فترتی فترتہ بکسر فا وسکون فوقانی اوس مسافت کو کہتے ہین جو کہ درمیان انگوٹھے اور کلے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر و عذابہ ۱۵ ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص کسی میت کے پاس حاضر ہوا اوسے اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے حضین پر اوسکی جان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجھپر آسانی کردے ۱۶ ابن ابی الدنیا نے طریق ابوخلیفان مری سے روایت کیا ہے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبھی کبھی ہکو رات کو التہتہ ہم ڈرتے پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہے بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا +

موت غربت

۱۷ **حکایت** آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ابوزید نے یہ ایک آدمی تھے اہل بحرین سے کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکے گوشت پر لکھا ہوا تھا طوبا لک یا غریب یعنی خوشی ہو تجکو اے مسافر مین دیکھنے لگا تو ناگاہ وہ درمیان کھال اور گوشت کے لکھا ہوا تھا

رویت فسحت قبر

۱۸ **حکایت** ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبدالرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط سے روایت کیا ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازے مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تھا جو اوسکی قبر مین اوترے پس جبکہ مین قبر کو برابر کرچکا تو مینے اوسکو دیکھا کہ اوسکے لئے میری مدبصر تک فراخی کی گئی مینے اوسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونمون نے نہ دیکھا جو مینے دیکھا +

رویت نور بر قبر

۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابوالحسین بن سمری نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حجاج نے ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اوسکے دروازے پر سولی دی اور وہ قراء کو اونمین کے دروازون پر سولی دیا کرتا تھا پس ہم رات کو اوسکے پاس روشنی دیکھتے تھے ۲۰ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابونواد

لے اپنے سمن میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہوگیا تو ہم حدیث کے جاتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکھا جاتا ہے ٭

خوشبوی مشک از قبر

حوالی

۲۱ **حکایت** ابو نعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن غالب حدانی معرکہ میں شہید ہوئے جبکہ وہ دفن کئے گئے تو لوگوں نے اوسکی قبر سے مشک کی خوشبو پائی اونکے اخوان سے ایک آدمی نے اونکو خواب میں دیکھا اوسنے کہا تمنے کیا کیا اُنہوں نے کہا خیر الصنیع یعنی اچھا کام اوسنے کہا تم کدھر گئے کہا اہل جنت کے اوسنے کہا کس سبب سے کہا حسن یقین طول تہجد دوپہر کی پیاس سے کہا یہ کیا خوشبو ہے جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے ۲۲ **حکایت** امام احمد نے زہد میں مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں عبداللہ بن غالب کی قبر میں اترا اور اپنے اوسکی مٹی سے لیا تا گاہ وہ مشک تھی اور لوگ اوسکے ساتھ غفتون ہوئے بیتے کسیکو اوسکی قبر کی طرف بھیجا وہ برابر کردی گئی ۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ اول عدل آخرت کا قبور ہیں کہ شریف غیر شریف سے پہچانا نہیں جاتا ہے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولہ یسند اہ واللہ ٭

باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر

۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے زیادہ تر رحیم ہوتا ہے اللہ اپنے بندے کے ساتھ جبکہ وہ اپنی قبر میں داخل کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے متفرق ہو جاتے ہیں اور اوسکے گھر والے اخرجہ الدارقطنی عبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان ۲ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ ہوتا ہے اللہ ساتھ بندے کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑھے میں اخرجہ الدیلمی

باب ۳۲ تحفۂ مومن در قبر

۱ ابو عاصم حبطی مرفوعاً کہتے ہیں کہ اول اوس چیز کا جسکے ساتھ تحفہ دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر میں یہ ہے کہ اوسکو کہا جاتا ہے تو خوش ہو جا پس مقرر مغفرت کی اللہ نے اونکے لئے جو تیرے جنازے کے ساتھ آئی اخرجہ

ابن ابی الدنیا ۳ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول تحفہ مؤمن کا یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے اونکے لئے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول اوس چیز کا جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہے مومن بعد اپنی موت کے یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے واسطے جمیع لوگون کے جو اوسکے ساتھ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندیھما والبیھقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ ابو الشیخ فی الثواب وابی ھریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیھقی فی الشعب والدیلمی والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وابن عساکر اخرجہ الحکیم الترمذی ٭

باب ۳۲ بیان مین ظلمت قبر کے اور اجوا و سکور وشن کردی

اسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابو سلمہ جبکہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکا اوسکی قبر مین اور روشنی کر اوسکے لئے اوسمین ۲ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ قبرین بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہے اونکے لئے بسبب میرے صلوۃ کے اوپر ۳ دلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد مین تاریکی ہے قبر مین ۴ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو واسکے لئے کچھ سامان تیار کرتا پس کیونکر ہے سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے اے ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوسکے نفع دے اونہون نے کہا مین قربان ہون میرے مان باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھنا سخت گرمی کے دن مین واسطے یوم نشور کے اور نماز پڑھنا دو رکعت رات کی تاریکی مین واسطے وحشت قبر کے ۵ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لئے

امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کہولے جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجہ الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابی نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجہ الخطیب ایضا من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہم ۔

عالم کا علم قبر میں مونس ہوتا ہے

۶ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہے عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر میں انس دیتا ہے اوسکو تا روز قیامت اور رفع کرتا ہے اوس سے زمین کے کیڑوں کو مگر کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو تغیر سکیدار اوسے لوگوں کو سکھا پس بیشک میں روشن کرتا ہوں واسطے سکھانیوالے کے اوسکے قبر میں اوسکی قبر کو تا کہ اوسکو وحشت نہو ۔

سنت مطہرہ نور و انس ہے قبر میں

۸ حکایت الاکائی نے سند میں حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں ایک جنازے کو اوٹھایا پس بیٹھے کہا یا رب اللہ لی فی الموت یعنی برکت دے اللہ میرے لئے موت میں ایک قائل نے جنازے سے کہا وہ باد الموت پھر جب انس سے عجب اعمل ہوا پھر جب میت دفن ہو چکا تو میں قبر کے نزدیک تفکر بیٹھا ناگاہ ایک شخص قبر سے نکلا سب سے زیادہ خوش و اور نہایت خوشبو اور نہایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہے اسی ابراہیم سے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تجھ پر رحم کرے کہا میں ہوں کہنے والا تیرے واسطے کہا مرحبا سے والبدالموت بیٹھے کہا پس تو کون ہے کہا میں سنت ہوں میں اپنے صاحب کے لئے دنیا میں حافظ ہوا میں اوسکو اوپر قبر کے اور قبر میں نور و مونس اور قیامت میں سائق و قائد طرف جنت کے ۔

ثواب ادخال سرور بر مومن

۹ ابن لال نے اور ابو الشیخ نے ثواب میں اور ابن ابی الدنیا نے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں داخل کیا کسی آدمی نے کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہے اللہ اوس سرور سے ایک فرشتہ کو وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کی توحید کرتا ہے

پھر جبکہ بندہ اپنی قبر میں جاتا ہے تو وہ سرور اوسکے پاس آتا ہے پس کہتا ہے کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے میں وہ سرور ہوں کہ تو داخل کیا تو نے مجھکو فلان پر میں آج کے دن تیری وحشت کو دور کرونگا اور تلقین کرونگا تجھکو تیری حجت اور ثابت رکھوں گا تجھکو ساتھ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت میں اور تیرے لئے شفاعت کرونگا اور کھاؤنگا تجھکو تیری منزل جنت سے +

مسجد میں چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے

۱۰ ابو الفضل طوسی نے عیون الاخبار میں بسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کرے اللہ کی مساجد میں نور کو تو روشنی کرے اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر میں اور جو شخص داخل کرے میں خوشبو کرے تو داخل کریگا اللہ واسطے اوسکی قبر میں خوشبو جنت سے +

ثواب اپنی آزار و کنے کا لوگوں سے

۱۱ ابن سندہ نے ابو کاہل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو جو جان رکھے اسی ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نے اپنی آزار کو لوگوں سے روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سے قبر کی آزار کو روکے +

ثواب عیادت مریض

۱۲ دیلمی نے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لئے جو کسی مریض کی عیادت کرے فرمایا کہ اوسکے ساتھ دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہیں اوسکی قبر میں یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسیٰ فذکرہ نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ +

حساب قبر میں

۱۳ حکیم ترمذی نے مذلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا کہ قبر میں حساب ہے اور آخرت میں حساب ہے پس جو کا حساب لیا گیا قبر میں اوسنے نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت میں وہ معذب ہوا حکیم ترمذی

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ قبر مین مؤمن کا حساب اسی لئے لیا جاتا ہے تاکہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سہولت سے کامیاب صاف کرتا ہے برزخ مین تاکہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سے قصاص ہو چکا ہو ٭

رویت عمل قبر مین

۴ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کے دن مہاجر کے لئے مغفرت کیجاوے مسلم تو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکھتا ہے

اذنی سبب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگا جب یہ پیروی دجال کا

۵ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسقسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین مرنیگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کے دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اور اوسکے ساتھ اپنی قبر مین ٭

باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر سے نعوذ باللہ منہ

فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین

اجناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہے اور آیات مین یون کہا ہے کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہے اوسکے ساتھ ایمان لانا فرض ہے ۲ ابو عبید اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ قبر کا عذاب حق ہے سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہے ۳ جنید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عبید اللہ سے عذاب قبر کا حال پوچھا اونہون نے کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتھ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہے ہم اوسکے مقر ہین اور جحاد اوسکے مقر نہون اور اوسکو رد کرین تو ہمنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہے وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہارے پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہے مُردے قبر مین عذاب کئے جاتے ہین ۴ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا مقتضی ہے ویسا ہی اہل سنت کے درمیان مین متفق علیہ یہی ہے ٭

وصل بیان میں اون آیتوں کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہو

فرمایا اللہ پاک نے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ابو سعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہیں اوسمیں پسلیاں اوسکی معیشت ضنک یہی ہے یہی اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کون لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر میں قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کئے جاتے ہیں اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا ہے تنین ننانوے سانپ ہیں ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم میں ہو سکتے ہیں اور اوسے کاٹتے اور نوچتے ہیں روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندایہ لفظ قرطبی کے ہیں ہزار و ابن ابی حاتم نے کچھ اختصار کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کئے جاتے ہیں کافر پر اوسکی قبر میں ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہیں یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر ایک اونمیں سے پھونک مارے زمین میں تو وہ سبزہ نہ اُگاوے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ میں آیا ہے پھر حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور بھینچے جاتے ہیں اوسپر سانپ مثل گردنوں بختی اونٹوں کے سو وہ اوسکا گوشت کھاتے ہیں یہانتک کہ نہیں چھوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بھینچے جاتے ہیں اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو مارتے ہیں الحدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعاً مروی ہے فرمایا کہ معیشت ضنک عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نے اور مسدد نے اپنی مسند میں اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر میں روایت کیا ہے اسکی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ

گردی جاتی ہے یہانتک کہ اوہر کی پسلیاں اودہر نکل آتی ہیں ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کو دبا دیتا ہے
الشہ یہ بھی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہے کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں وہ اوسکے گوشت
کو کاٹتے ہیں یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ وان للذین ظلموا عذابا دون
ذالک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے
پیچھے کیا ہے فذرھم حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخرون سے ایام دنیا سے
پہلے اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جسمیں وہ ہیں وہ عذاب قبر ہے اسی لئے یہ فرمایا ولکن اکثرھم لا یعلمون
کیونکہ وہ غیب ہے اصبغ بن نبیشہ نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہم شک کرتے
تھے عذاب قبر میں یہانتک کہ یہ سورت اوتری الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا لسوف تعلمون
یعنی قبور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے ہرگز یوں نہیں قریب ہے کہ تم جان لو گے
یعنی جو تم پر نازل ہوگا عذاب ہے قبر میں پھر ہرگز یوں نہیں قریب ہے کہ تم جان لو گے یعنی آخرت میں جبکہ
تم پر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر میں اور دوسرا آخرت میں تکرار واسطے دو باتوں کے ہے ۱۲ فرمایا اللہ
پاک نے ولو ترٰی اذ الظالمون فی غمرات الموت والملٰئکۃ باسطوا ایدیھم اخرجوا
انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم
عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہے ظالموں کو وقت موت کے اور فرشتوں سے کہ راست کو ہیں اسبات
کی خبر دی کہ وہ اوسوقت ذلت کی مار کے ساتھ جزا دئے جاوینگے سو اگر یہ عذاب تا القضا دنیا اون سے
تاخیر کیا جاوے تو یہ صحیح ہوگا کہ اوسنے الیوم تجزون کہمیں یعنی تم آج کے دن جزا دئے جاؤ گے ۱۲
فرمایا اللہ تعالی نے فی قالہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بال فرعون سوء العذاب النار
یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کے حق میں ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہیں اونکا حکم یہی مثل انہیں کے ہے کیونکہ
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہے برزخ میں سید تمیم
صاحب فرماتے ہیں کہ یہ عذاب ہے دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے اسمیں سوا اسکے اور کوئی

احتمال نہیں ہے بعضے مشرکین نے کہا ہے کہ اس آیت کے ساتھ عذاب قبر پر استدلال کیا جاتا ہے نہیں ہمن مشرکین نے کہا ہے کہ آل فرعون کی ارواحیں کالے پرندوں کے پیٹوں میں آگ پر صبح و شام کرتے ہیں عرض یہی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجائے نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے روایت کیا ہے کہا میں نے سمیعون بن مہران کو سنا وہ کہتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ذکر کرتے کہ ہم نے صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لئے اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ذکر کرتے کہ شام کی ہم نے اور حمد ہے واسطے اللہ کے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہیں سنتا تھا اونکی چیخ کو کوئی مگر وہ پناہ مانگتا تھا اللہ کے ساتھ آگ سے **حکایت** ایک شخص نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو عمرو ہم دیکھتے ہیں کہ سیاہ پرندے حق جوق دریا سے نکلتے ہیں اور انکا شمار سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہے تو انکی طرح سفید پرندے والبس آتے ہیں او نہوں نے کہا تجھے اسکو دریافت کیا اونہوں نے کہا ہاں فرمایا ان پرندوں کے پیٹوں میں آل فرعون ہے کہ یہ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں یہ پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں حال آنکہ انکے پر جل بھن کے سیاہ ہو گئے اور اوپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہو گئی پھر آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور اپنے آشیانوں کی طرف لوٹ آتے ہیں دنیا میں ایکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مر جاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوپر ٹھکانا اور کا صبح و شام گروہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور جو وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اوجماوے تجھکو اللہ طرف اوسکے قیامت کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر یہ آیت پڑھی النار یعرضون علیہا غدوا و عشیا ۶ یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ ۲۷ یعنی اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے اون لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے زندگی دنیا میں اور آخرت میں مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ آیت عذاب قبر میں اتری ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا یثبت اللہ الخ ایک روایت میں ہے کہ یہ قول ہے براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ طریق اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ بات رائے سے نہیں کہی جاتی ہے پس محمول ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت میں فرمایا تھا ✣

وصل

کسی نے کہا اسمیں کیا حکمت ہے کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف میں نہیں آیا ہے باوجود اسکے کہ اسکی طرف بہت حاجت ہے اور اسپر ایمان لانا اور اس سے بچانا واجب ہے سو علماء رحمہم اللہ نے اسکے دو جواب دئے ہیں ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونوں کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری حکمت فرمایا اللہ پاک نے ا وانزلنا علیک الکتاب والحکمۃ ۲ ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ۳ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من اٰیات اللہ والحکمۃ ان تینوں آیتوں میں باتفاق سلف امت و ائمہ ملت حکمت سے مراد سنت ہے جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہے اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اونمیں سے کوئی بھی اوسکا منکر نہیں ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خبردار ہو بیشک میں دیا گیا ہوں کتاب اور مثل اوسکے ساتھ اوسکے الحدیث پس کتاب سنت ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں حجت پکڑتے ہیں برابر ہیں منہج الوصول وغیرہ میں اسکی تفصیل خوب بسط سے لکھی ہے **جواب تفصیلی** یہ ہے کہ ہرچند قرآن شریف میں عذاب قبر کی تصریح نہیں ہے لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات نہیں ہے کہ مطلقاً اسکا ذکر ہی نہو دیکھا اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمیں اشارہ ہے طرف سوال کے اور جو کچھ یہ مترتب ہوتا ہے اوسپر نعیم و عذاب سے دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل بین

شرح صدور میں بتائیس احادیث سے اس باب میں وارد ہوئی ہیں جناب سیدنا رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور دو منثورین کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثوں کا ترجمہ بحث سوال میں گزر چکا ہے یہاں کمر لانے کی ضرورت نہیں ہے **ف** دنیا میں ثابت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ مؤمنین کلمۂ توحید پر جمے رہتے ہیں فتنۂ دین کے وقت کسی طرح کا تزلزل اونکو نہیں ہوتا ہے گو وہ آگ ہی میں کیوں نہ ڈال دیئے جاویں اور کفار و مبتدعین کے شبہوں سے کسی طرح کا شک اونکے دلوں میں نہیں آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی میں کیوں نہ مبتلا ہو جاویں آخرت میں ثابت رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ قبر میں منکر و نکیر کے سوال کے وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب باصواب دیدیتے ہیں ذرا بھی توقف نہیں کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ اونکے دلوں میں کسیطرح کی دہشت سماتی ہے اسی طرح مواقف حشر و نشر میں بھی اہوال قیامت سے نہ گھبرائیں گے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر میں ہونا بلا بعد قبر اتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا میں توحید پر ثابت رہیگا جو شخص دنیا میں حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلدی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیوں نہ ہو کسے وہ شخص قبر وغیرہ میں بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولوں سے محفوظ رہیگا اللھم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف میں لکھا ہے کہ اس آیت میں اسپر دلیل نہیں ہے کہ مؤمن پر قبر میں عذاب ہوتا ہے پھر کیوں کہتے ہیں کہ یہ آیت شریفہ مقدمۂ عذاب قبر میں نازل ہوئی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مؤمن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و دہشت کی جگہ ہے اور مادۂ فرشتوں کی ملاقات انسان کو پریشان کر دیتی ہے شاید اسلئے جو احوال کہ بنسبت پر قبر میں گزرتے ہیں اونکا نام تغلیباً عذاب قبر رکھدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے ✣

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہیں چند اعتراض بے معنی جمائے ہیں یوں کہتے ہیں کہ جب ہم قبر کو کھولکے دیکھتے ہیں تو ہم نہیں پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے

کے گزندوں سے مارتے ہیں نہ اسمیں سانپ اور اژدہا ہیں نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ اگر مردے کی آنکھوں پر پارہ سینے پر روئی کا دانہ رکھتے ہیں تو اسے جوں کا توں کر کا ہوا پاتے ہیں ہرگز کوئی حرکت وتغیر اسمیں محسوس نہیں ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہیں تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہے جیسی کہ موری تھی ویسی ہی ہوتی ہے کیونکہ اوسکے مدبر تک فراغ ہو جاتی ہے اور کسطرح تنگ ہوتی ہے جو تنور یا دہ کم ہرگز نہیں پاتے ہیں یہ تنگ لحد کیونکر گنجائش رکھتی ہے کہ اسمیں مردہ اور فرشتے اور موحش صورتیں یا مونس صورتیں سما سکیں یہ تو زندیقوں ملحدوں کی تحقیق ہے رہے اپنے بھائی بند گمراہ وبدمتی سو وہ یوں کہتے ہیں کہ جو حدیث مقتضای حس وعقل کے مخالف ہے وہ یقینی خطا ہے اوس حدیث کے ناقل سے خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جس شخص کو سولی دیجاتی ہے وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہے نہ وہ کسیطرح کی حرکت کرتا ہے نہ کوئی اوس سے سوال کرتا ہے نہ وہ کسی طرح کا جواب دیتا ہے نہ اوسکا جسم آگ میں شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسیکو شیر وغیرہ نے پھاڑ کھایا یا پرندوں نے اوسے نوچ کسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کھالیا اور اوسکے بدن کے اجزا درندوں کے پیٹوں میں اور طیور کے بولوں میں ہو گئے اور وہ ہوا میں متفرق ہو گئے ایسے شخص کے اجزا کیونکر مسئول ہو سکتے ہیں فرشتوں کا سوال ایسے آدمی سے کیونکر تصور میں آسکتا ہے بالجملہ ہر بر کسطرح ہو سکتا ہے کہ قبر اوسکے لئے ایک روضہ یا باغ جنت سے یا ایک گڑھا آگ کے گڑھوں سے ہو جائے اور قبر اس قدر تنگ کس طرح ہو سکتی ہے کہ سلیمان آپس میں ملجائیں بلکہ یہ سب کچھ اون حالات کی طرف اشارہ ہے جو کہ روح پر عذاب روحانی سے وارد ہوتے ہیں اور ان باتوں کے لئے موضوع لغت عرب پر کوئی حقیقت نہیں ہے یہ تقریر بر منکرونکی قرطبی وحافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے ذکر کی ہے علماء اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یوں جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کئے جاتے ہیں یا اون کو سولی دیجاتی ہے اللہ تعالی نے انکے ماجرا کو مکلفین کی آنکھوں سے چھپا دیا ہے جسطرح فرشتوں کے دیکھنے کو اوسنے چھپایا ہے باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام اونکو دیکھتے ہیں اوسنے بات چیت کرتے ہیں دیکھو جبرئیل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں آتے جاتے

القا وحی کرتے آپ اونسے وحی لیتے اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی بات سنتے تھے باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہ بیٹھے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ ابصار کا اور اک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا پیدا کرنے والا خاص جفعتعالیٰ ہی ہے آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہے جب کبھی چاہتا ہے تو اوس اور اک کو زید کے لئے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لئے نہین کرتا مثلاً کبھی بہت لوگون کو تھوڑا کر کدکھا دیتا ہے اور تھوڑون کو بہت جیسا کہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم اذالتقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینھم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تھوڑے کر دئے گئے یہانتک کہ ایک آدمی میرے پہلو مین تھا مینے اوس سے کہا کہ ہم تو اونکو ستر آدمی دیکھتے ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تھے انتہے بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو لڑتے ہوئے دیکھا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکھا جیسا کہ اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے واذ زین لھم الشیطان اعمالھم الی قولہ انی اری مالا ترون ابن جریر ابن منذر ابن ابی حاتم ابن مردویہ و بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک آدمی کے بنی مدلج سے آیا اور اوسکے ساتھ نشان تھا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جشم کی صورت مین پس شیطان نے کہا نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آج لوگون سے اور مین تمہارے لئے پشت پناہ ہون اور جبریل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوئے جبکہ اوسنے اونکو دیکھا تو اوسکا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ مین تھا اوسنے اپنا ہاتھ چھوڑا لیا اور پیٹھ دیکے بھاگا اور اوسکا گروہ بھی بھاگا اوس آدمی نے کہا ای سراقہ تو تو ہماری پناہ ہے اوسنے کہا بیشک مین وہ دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور یہ جب کہا کہ اوسنے ملائکہ کو دیکھا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ بعض بعض سے قریب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تھوڑا کر دیا

اور سترکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تھوڑا کرکے دکھایا تو مشرکون نے کہا یہ کون لوگ ہین دیکھو کادبا انکو اور انکے دین نے یہ اسلئے کہا تھا کہ وہ مسلمانون کی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب اونکو ہزیمت دینگے اسمین اونکو شک نہ تھا تبھی دیکھو اللہ پاک نے شیطانون کی صفت مین فرمایا ہے کہ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لاترونھم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکھتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہ سے کہ تم اونکو نہین دیکھتے ہو اس سبب سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی اسے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے امام ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہے اور امام الحرمین جوینی نے بھی اسیطرح مثل کہا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہے کہ جب تو کہے کہ یہ کام کافروں اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتے ہین اور اوسکو قبر مین دیکھتے ہین اور ان چیزون سے کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدے کے تصدیق کی کیا وجہ ہے پس تو جان لے کہ تیرے لئے ان چیزون کی تصدیق مین تین مقام ہین اپہلا مقام اور بہی اظہر و اصح و اسلم ہے یہ ہے کہ تو تصدیق کرے ساتھ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت کو کاٹتے ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتے اسلئے کہ یہ آنکھ مشاہدۂ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکہتی اور جو چیز آخرت سے تعلق رکہتی ہے وہ عالم ملکوت سے ہے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو سطح نزول جبریل علیہ السلام کے ساتھ ایمان لاتے تھے حال آنکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور ایسا کے ساتھ ایمان لاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتے ہین پس اگر تو اسکے ساتھ ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ و وحی مین ایمان کا صحیح کرنا زیادہ تر تجھپر اہم ہے اور اگر تو اسکے ساتھ ایمان لے آیا ہے اور اس بات کو جائز رکہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتے ہین جسکا امت مشاہدہ نہین کرتی ہے تو پھر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکہتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے اور جنون اور حیوانون کے مشاہدہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچھو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہمارے عالم کے سانپ بچھو کی جنس سے نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سے ہوتا ہے ۱۲ دوسرا مقام یہ ہے کہ تو سونے کے احوال کو یاد کرے اور اس بات کو کہ وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسے ایک

سانپ کیوں رہا ہے اور وہ اوس سے بڑا یا تا ہے میا نتا کہ خود کو اپنے خواہ مین نہ یکستا ہے کہ وہ چیخنا چلا تا ہے
اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہے اور کبھی اپنی جگہ سے حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان
سے کرتا ہے اور ایذا پاتا ہے جیسے کہ تا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مستاید کر رہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو
ساکن دیکھتا ہے اور جو سانپ کو اوسکے حق مین موجود ہے اور وہ عذاب جو اوسکے حق مین حاصل ہے تو اوسے
اوسکے گرد نہین پاتا ہے کیا یکدہ تیرے حق مین مشاہد نہین ہے اور جیکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو
درمیان خیالی سانپ کے اور اوس سانپ کے جو کہ مستاید ہے کسی طرح کا فرق نہین ہے ۳ تیسرا مقام
یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہے کہ سانپ تجھ کو ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوس سے تجھکو ملاقی ہوئی ہے
اور وہ زہر ہے پس زہر ہی موذی الم نہین ہے بلکہ موذی الم ہے بلکہ عذاب تیرا اوس زہر مین ہے جو کہ
تجھ مین زہر سے حاصل ہوتا ہے سو اگر مثل اس اثر کے بغیر سم کے حاصل ہو جاوے تو مقرر عذاب اور
ہوگا اور تعریف اس نوع کے عذاب سے ممکن نہوگی مگر بایں طور کہ نسبت کیا جاوے طرف سبب کے جسکی طرف
وہ عادت مین منسوب ہوتا ہے اسلئے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوے بغیر مباشرت صورت
جماع کے تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف بالسبب
ہوگی اور شرہ سبب کا حاصل ہو جاویگا گو صورت مسبب کی حاصل نہو اور سبب کا ارادہ اوسکے شر ہے
کی وجہ سے کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سے اور یہ سانپ بچھو وغیرہ ملک صفتین ہین کہ موت کے
وقت ایذا دینے الم دینے والے نفس مین منقلب ہو جاتے ہین پس اوائع الم مثل الم کاٹے سانپون
کے ہوتا ہے بغیر وجود سانپون کے اور صفت کا موذی منقلب ہو جانا مثل انقلاب عشق کے ہے کہ
معشوق کے مرتے وقت موذی ہو جاتا ہے کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر کیا حال طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بنفسہ الم ہو گیا یہانتک
کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سے وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہے کہ
کاش عشق و وصال سے مزہ نا اٹھاتا بلکہ یہی بعید ایک نوع ہے انواع عذاب سے اسلئے کہ اوسکے نفس
پر عشق دنیا مین مسلط ہو گیا سو یہین مال زرین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے
لوگ اوسکے معشوق ہو گئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہے اگر اوسکی حالت

حیات مین یہ سب اوس سے لے لیا جاوے تو تو دیکھتا ہے کہ اوسکا کیا حال ہو گا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لئے کبھی مال نہوتا نہ کبھی جاہ ہوتی کہ مین اوسکے فراق سے اپنا نہ پاتا پس موت عبارت ہے دنیا کے ساری محبوب چیزون سے یکبارگی سفار قت کرنا اور یہ مقصود یہ ہے کہ آدمی کبھی اپنے گھوڑے کو اسطرح دوست رکھتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوے اِن دو باتون مین کہ اوس سے گھوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کریگا نہ کہ اختیار کریگا تو اب اوسکے نزدیک اگر گھوڑے کی جدائی کا میادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی محبت گھوڑے کے لئے وہی اوسکو کاٹے گی جبکہ اوس سے اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہئے کہ اس کاٹنے کے واسطے تیار ہی کرے کیونکہ موت ہی اوس سے اوسکے گھوڑے گھر بین کو اہل وعیال واولاد اور دوست آشنا جان پہچان والون کو لیگی اوس سے اوسکے جاہ وقبول کو چھین لیگی بلکہ کان آنکھ اعضا کو اوس سے لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سے مایوس ہوگا سو یہ اوسپر سانپ بچھوؤن سے بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سے لے لیا جاوے اور وہ زندہ رہو پس ایسی ہے جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہین کہ جو شخص معنی آلام ولذات کا ادراک کرتا ہے وہ نہین مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہے اسلئے کہ وہ زندگی مین تو کئی اسباب سے مشغل ہو جاتا تھا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کر دیتے تھے اور اس سے تسلی ہو جاتی تھی کہ وہ شئی اوسکی طرف رجوع کر آوے یا اوسکا عوض خود کرے موت کے بعد تو کوئی شئی تسلی کی باقی نہین رہی اسواسطے کہ تسلی کی رگ بند کر دی گئی اور یاس حاصل ہو گیا ؎

سیر ادر ہوس آباد متصل کردیم		منزل یاس نہ ہر گذر نزدیک ست	

پس اگر وہ دنیا سے بلکا پھلکا تھا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہے بخا المخفون یعنی ہلکے پھلکون نے نجات پائی اور اگر بہاری و ثقیل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ؎

تو مردہ از کثرت اسباب خود تنگ سیدار ی		سبکرو جان چو بوی گل فرو بستند محملہا	

حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نے نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالین بیان کر کے خوب سمجھایا ہے ایک جماعت ائمہ نے جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہے اور حافظ ابن قیم

رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں بسط کیا ہے اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑھایا ہے یہاں اوس کا استیفا کرنا چاہئے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہے اور ایمان اوسکے ساتھ متعین ہے حافظ صاحب بسط کلام ابن العربی میں فرماتے ہیں اگرچہ اونہوں نے اسکے ذکر کے ساتھ تصریح نہیں کیا لیکن وہ اوسکا بسط ہو سکتا ہے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دار یعنی دنیا میں وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سے یعنی مذاب قبر سے بھی زیادہ تر عجیب ہے جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا کرتے تھے اور کبھی آپ اونکو نہ دیکھتے نہ سنتے اور آپکے لئے مرد کی شکل بنکر آتے آپ ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو یہ ہوتا اور کبھی اونکو نہ دیکھتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیا علیہم السلام اور کبھی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے یہ جن ہا سے درمیان میں بلند آواز سے بات چیت کرتے ہیں اور ہم اونکو نہیں سنتے وہ تھے کہ اکو کوڑوں سے مارتے اور اونکی گردنیں مارتے تھے اور انپر چیختے چلاتے تھے حال آنکہ مسلمان اونکے ساتھ تھے نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی باتیں سنتے تھے اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو بہت سی چیزوں سے جو کہ زمین میں حادث ہوتے ہیں حجاب میں رکھا ہے حال آنکہ وہ چیزیں انہیں کے درمیان میں ہیں جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھاتے آپ سے قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین محفل فیض منزل نہیں سنتے تھے جو شخص اللہ سبحانہ کو جانتا ہے پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہے وہ کبھی نکر اس بات کو اور پر سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے حوادث احداث فرماوے جس سے بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کر دے اپنی کسی حکمت اور اونکی حست کے لئے کیونکہ وہ اوسکے دیکھنے سننے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں بندے کی سماعت و ابصارت زیادہ تر حقیر ہے اس سے کہ وہ مشاہدۂ مذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگوں نے اوسکو سنا اونمیں سے بہت سے بیہوش ہو گئے اور بعض غشی طاری ہو گئی تھوڑی دیر بھی زندگی سے متمتع نہوئے بعض کا پردۂ قلب منکشف ہوا پھر مر گئے پس حکمت الٰہی میں کہ طرح اسکا انکار کرتا ہے کہ اوسنے ایک پردہ چھوڑا ہے کہ وہ درمیان نوشتوں کے اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ کھولا جاویگا تو اوسکو دیکھ لینگے عیاناً مشاہدہ کر لینگے پھر یہ بات ہے کہ ہم میں سے بندہ اسپر قادر ہے

کہ وہ میت کی آنکھ اور سینے سے پارے کو اور رائی کے دانے کو نکال کر سکتا ہے پہر اوسکو جلدی سے بند کر سکتا ہے تو پہر فرشتہ کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو مطلق اوسکو اسپر قدرت نہیں دیسکتا ہے حال آنکہ وہ تو ہر شئی پر قادر ہے اور کسطرح قدرت اوسکی اس سے عاجز ہو سکتی ہے کہ پارے کو اور اوسکی آنکھوں پر اور دانہ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکھے کہ اوس سے نگر بڑے امر ہر نیچ کا اوس چیز پر قیاس کر سکا جسکا لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہے مگر صرف جہل وضلال اور تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز رب العلمین حالانکہ یہ غایت جہل وضلال ہے اور جسکا ہم مین سے ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ طول وعرض مین وسیع کر دے اور اسکی وسعت کو لوگون سے مستور رکھے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع کر دے تو پروردگار العلمین کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فراخ اور بنی آدم کی آنکھون سے اوسکو مستور رکھے کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکھین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور نہایت خوشنما اور نفایت امن ونور ہوا اور وہ اسکو نہ دیکھین ہر مسئلہ کا یعنی بہید وگرگو اسکا یہ ہے کہ یہ فراخی وتنگی اور روشنی وسنبری اور آگ اوس جنس سے نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود ومعروف ہے اور اللہ سبحانہ نے بنی آدم کو اس گہر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہے جو کہ اوس سے ہے اور اوسمین ہی رہے وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سوا اوسپر پردہ چھوڑ دیا ہے تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان اوسکی سعادت کا سبب ہو پہر جب اوسنے پردہ اوٹھایا جاویگا تو عیانًا مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کے درمیان مین رکھا ہوا ہو تو بھی یہ بات ممتنع نہین ہے کہ اوسکے پاس دو فرشتے آوین اوس سے سوال کرین بغیر اسکے کہ حاضرین کو اسکا مشہود ہو اور میت اوسکو جواب دے بدون اسکے کہ وہ اوسکے کلام کو سُنین اور فرشتے اوسکو مارین بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کو مشاہدہ کرین دیکھو یہ ایک ہم مین سے اپنے صاحب کے برابر سوتا ہے پہر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہے مارا جاتا ہے درد ناک ہوتا ہے اور چلاتا ہے لوگ اسکی کچھ بھی خبر نہین ہوتی ہے اور کبھی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہے ایک آعظم استبعاد ہے ہے کہ فرشتہ پتھر کو شق کر دے حال آنکہ اللہ سبحانہ نے پتھر کو ملک کے لئے ایسا کر دیا ہے جیسے ہوا طیور کے واسطے پہر اجسام کثیفہ کے واسطے حاجب ہوتے ہین اس سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ

ارواح لطیفہ اونمیں داخل نہو سکیں یہ نہیں ہے مگر فسہ قیاس اسی قیاس اور اسکے مثل اور قیاسات فاسدہ سے رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گرمی بہرہ وہ آگ وسبزہ جو کہ قبر مین ہے دنیاکی آگ سے نہین ہے دنیاکی نباسے کہ ہو دنیاکی آگ اور اوسکے سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اور اسکا بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سے ہے وہ آگ دنیاکی آگ سے سخت تر ہے اہل دنیاکو اوسکا احساس نہین ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سمیت براوس مٹی کو اور اون پتھرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین گرم کر دیتا ہے یہانتک کہ وہ دنیاکے انگارون سے بھی زیادہ تر گرم ہو جاتے ہین اہل دنیا اگر اونکو چھوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ وہ آدمی دفن کئے جاتے ہین ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور یہ آگ کے گڑھے ہین ہے کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک نہین ہونچتی ہے اور وہ جنت کے چمن ہین ہے کہ اوسکی راحت ونعیم اوسکے جار تک نہین ہونچتی پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سے بھی دس ہزار درجہ عجیب تر ہے اللہ تعالیٰ نے تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون سے اسی دنیا مین وہ نشانیان دکھائی ہین کہ وہ اس سے بھی بہت بڑھکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہے مگر وہ جسکو اللہ تعالیٰ توفیق دے اور اوسکو بچالے کافر کے لئے دو تختیان آگ کی بچھائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سے اوسپر قبر شعلہ مارتی ہے جیسے تنور شعلہ مارتا ہے اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندون کو اوسپر مطلع فرماتا ہے اور اونکے غیر سے اوسکو چھپاتا ہے کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہو جاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہے اور لوگ دفن کرنا چھوڑ دین جیسا کہ صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کرو تو مین اللہ سے سوال کرتا کہ وہ تمکو سنا دے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کے حق مین منتفی تھی اسلئے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتے ہین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا تھا اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے جبکہ آپ کا گزر اوس شخص پر ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہو رہا تھا

حکایت حافظ صاحب فرماتے ہین مجھے حدیث کی سیر سے صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نے کہ وہ اپنے گھر سے بعد عصر کے باغ کی طرف نکلے کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کے

درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونہین سے ایک قبر تہی اور وہ راگار استی جیسے شیشہ گر کی بھٹی اور مہت اوسکے وسط مین تہا مین اپنی آنکہون کو ملنے لگا اور کہتا تہا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پہر مینے شہر کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا والدین موتا نہین ہون پہر مین اپنی گہر کی طرف گیا حال آنکہ مین بدہوش تہا گہر والے میرے سامنے کہانا لائے مین نہ کہا سکا پہر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال پوچہا ناگاہ وہ مرگیا اوسی دن مرا تہا پس اس آگ کا قبر مین دیکہنا ایسا ہے جیسے فرشتے جن کہبی دکہائی پڑجاتے ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکہلا دیتا ہے **حکایت** ہمکو سعید کی ہمارے صاحب ابوعبداللہ محمد بن حبان سلالی نے یہ اللہ کے نیک بندونمین سے تہے اور سچے آدمی تہے کہتے ہین کہ بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی میخین بیچین ہر مہینے کے دوسرے ایک لوہار نے اونکو لے لیا اوسنے اونکو تیار کرنا شروع کیا وہ نرم نہین پڑتی تہین یہانتک کہ اونکے کہونچے پٹنے سے عاجز ہوا بالآخر کو تلاش کیا پہر اوسے پایا اوس سے کہا یہ میخین تیرے پاس کہان سے آئین اوسنے کہا مجہے ملگئین وہ اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ اوسنے ایک قبر کہلی پائی اور میت کی ٹہڈیان تہین ان میخون سے جکڑی ہوئی تہین مینے مہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون نہر نکال مینے ایک پتہر لیا اوسکی ٹہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون میخون کو بچشم خود دیکہا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تہی راوی نے کہا ہر میخ کے دو سر تہے حافظ صاحب مرحوم نے بعد اسکے بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پہر کہا کہ یہ اخبار اور انکے اضعاف اور اضعاف کے اضعاف اسقدر ہین کہ یہ کتاب اونکی گنجائش نہین رکہتی ہے اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندون کو قبر کا عذاب اور اوسکے نعیم ظاہر طور دکہادی ہے۔ رہا خواب مین دیکہنا سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین تو معتد دکہا ہین نجائین جو کوئی انپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہئے کہ کتاب منامات ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمائے چند حکایات اس باب کی آیندہ مذکور ہونگی حافظ صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے امر آخرت کو اور جو اوس سے متصل ہے مخجب کر دیا ہے ادراک مکلفین سے اس گہر مین اوسکو چہپا دیا ہے اور یہ اوسکی کمال حکمت سے ہے اور اسلئے کہ مومنین

لا یعلم ما فی القبور الا اللہ

لیلۃ القدر ۱۲

بالغیب اپنے فقیر سے ممتاز ہو جاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہے کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتے ہین اور سکے قریب بیٹھتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتھہ لطف و محبوط ہوتا ہے جنت سے یا نار سے حاضرین کی دعای خیر یا شر پر امین کہتے ہین یا در کہی محتضر کو سلام کرتے ہین وہ اونکو جواب دیتا ہے کبھی لفظ سے کبھی اشارے سے کبھی دل سے جیکا اوسکو نطق و اشارے کی قدرت نہین ہوتی ہے پھر کبھی بعض حاضرین اوسکو سنتے ہین محتضر کہتا ہے مرحبا اھلاً وسھلاً ومرحبا بھذہ الوجوہ **حکایت** مجھے میرے شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سے خبر دی مجھے معلوم نہین کہ خود اونہون نے مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اسکی اونکو خبر دی کہ اونہون نے اوس محتضر کو یہ کہتے سنا علیك السلام ھلمنا اجلس لینی اوسنے فرشتے سے کہا تجپر سلام ہو یہان بیٹھہ **حکایت** خیر النساج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ اونہون نے موت کے وقت فرمایا تو صبر کر اللہ تجھے عافیت مین رکھے کیونکہ جس چیز کے ساتھہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی اور مین جسکے ساتھہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پھر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑھی پھر کہا جاری کر جسکا تو حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالیٰ اور حکایت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے گزر چکی ہے اور اس سے یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہے فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ نزدیک ہین طرف اوسکے تم سے ساتھہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کے لیکن تم اونکو نہین دیکھتے ہو سو یہ تو اول ہے امر سے حالانکہ وہ نہ ہو کر دکھائی دیتا ہے ہم اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ اسی گھر مین ہے پھر کتاب الروح مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسنے تین گھر بنائے ہین ایک گھر دنیا دوسرا گھر برزخ تیسرا دار القرار اور ہر گھر کے لئے احکام قرار دئے ہین کہ وہ اوسی کے ساتھہ خاص ہین اور انسان کو بدن و نفس سے مرکب فرمایا ہے دار دنیا کے احکام کو بدنون پر ٹھیرایا ہے اور روحین اونکی تابع ہین اور اسی لئے اپنے احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہے جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے گو نفوس مین اوسکے خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکھا ہے اور بدنو

کو اسمین اونکا تابع کیا ہے جو حسطرح احکام دنیا مین روحین بدنون کے تابع ہین اور بدنون کی ایذا سے ایذا پاتی اور اونکی راحت سے لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم و عذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کے نعیم و عذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوسوقت مباشر عذاب و نعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کے لئے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبورمین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتے ہین پھر نیما و عذاباً اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتے ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتے ہین پھر نیما و عذاباً اپنی روحون کی طرف سرایت کرتے ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سے احاطہ کرلے اور جیسا چاہیے ویسا اسکو سمجھ یوجہ لے جو کوئی اشکال داخل خارج سے تجھپر وارد کرینگے اوسکو تجھسے زائل کردیگا فائدہ حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم اعتقاد ہو کہ اسکے سبب سے ہدایت کی راہ مین چلے یعنی تو وجوباً اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کرا ور منکر سوال کے ایسی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط سوال کے منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور ابعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہے کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جواوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکے منکر ہونگے اسلئے اونہون نے صرف اسکے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارے معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکھا ردہ کیا سورۂ طٰہٰ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بھی ردہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین اما قول اھل البدع پس ابوہبیل اور مریسی نے کہا ہے کہ جو شخص سمت ایمان سے نکل گیا ہے وہ درمیان دو نفخون کے معذب ہوتا ہے اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہے اور جہمی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نے عذاب قبر کو ثابت کیا ہے لیکن مؤمنین سے اسکی نفی کی ہے اور کفار و فساق اصحاب تخلید کے لئے اپنے اصول پر ثابت کیا ہے صالحی نے

کہا ہے کہ نفسِ عذاب نہ کہا مؤمنین پر جاری ہوتا ہے بغیر اسکے کہ روحین جسموں کی طرف رد کی جائیں اور یہ ہوسکتا ہے کیونکہ الم وحس وعلم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہے کہ آیہ سے بعض معتزلہ نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو اور انکی قبروں میں عذاب کرتا ہے اور انھیں الم کو پیدا فرماتا ہے اور انکو ممکن شعور نہیں ہوتا ہے پھر جبکہ وہ محشور ہونگے تو ان آلام کو پائیں گے اور انکا احساس کریں گے اور کہا ہے کہ جن مردوں کو عذاب ہوتا ہے اور انکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست و بیہوش کا کہ اگر انکو مار پڑے تو وہ الم کو نہیں پاتے اور جب انکی غض خود کرتی ہے تو انکو ضرب کی درد کا احساس ہوتا ہے اور انمیں سے ایک گروہ نے عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہے انمیں سے ہیں ضرار بن عمرو اور یحییٰ بن کامل انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارے معتزلہ سے مطلقاً نفیِ عذاب قبر کی نسبت ٹھیک نہیں ہے واللہ اعلم

وصل اس امر کے بیان میں کہ عذاب قبر جان ہی پر ہوتا ہے یا بدن پر بھی

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان و تن دونوں پر ہے یا نفس کو بدون بدن کے یا بدن پر بذریعہ نفس کے اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم و عذاب میں یا نہیں پس شیخ الاسلام یعنے ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا ہم اونکے جواب کے لفظ اذکر کرتے ہیں فرمایا کہ عذاب و نعیم بدن نفس دونوں پر ایک ساتھ ہے باتفاق اہل سنت و جماعت کے نفس متنعم معذب ہوتا ہے اس حال میں کہ وہ بدن سے جدا ہے اور متنعم معذب ہوتا ہے اس حال میں کہ وہ بدن کے ساتھ متصل ہے پس عذاب و نعیم اس حال میں دونوں پر مجتمع میں جسطرح کہ روح بدن سے منفرد ہوتی ہے اور آیا عذاب و نعیم بدن کے لئے ہوتا ہے روح کے ہوتا ہے اسمیں اہل حدیث و سنت و اہل کلام کے دو قول مشہور ہیں اور اس مسئلے میں اقوال شاذہ بھی ہیں کہ وہ اہل سنت و حدیث کے اقوال سے نہیں ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ عذاب و نعیم نہیں ہوتے ہیں مگر ارواح پر اور ابدان متنعم و معذب نہیں ہوتے ہیں وہ اس قول کے فلاسفہ قائل ہیں جو کہ معاد ابدان کے منکر ہیں یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہیں اور اس قول کو بہت سے اہل کلام معتزلہ وغیرہم سے بھی کہتے ہیں جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ برزخ میں نہیں ہے اور یہ اسی وقت ہوگا کہ جب قبروں سے اونھیں گے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی میں انکار عذاب بدن کا کرتے ہیں اور کہتے ہیں

کہ برزخ میں بھی ارواح منعم ومعذب ہیں پھر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح وبدن دونوں منعم ہونگے اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانوں کے اہل کلام وحدیث وغیرہم سے بھی ہیں اور یہی مختار ابن خزیمہ وابن برہ کا ہے پس یہ قول تین قول شاذ میں سے نہیں ہے بلکہ منسوب ہے طرف قول اوس شخص کے جو عذاب قبر وقیامت کا اقرار کرتا ہے اور معاد ابدان وارواح کا مثبت ہے لیکن ان لوگوں کے عذاب قبر میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہے اور بدن پر بواسطۂ روح ہے تیسرا یہ ہے کہ فقط بدن پر ہے اور اس قول کے ساتھ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہے اور روح کو بھی حیات ثبت کرتا ہے اور دوسرے قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً بعذاب ابدان کا منکر ہے پس جبکہ اقوال شاذہ تین ثبت ہوئے جائیں تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے کہ روح تنہا منعم ومعذب نہیں ہوتی ہے اور روح تو بھی حیات ہے اور اس قول کو کوئی گروہ اہل کلام کے ستقر اور اشعریہ سے کہتے ہیں جیسے قاضی ابوبکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابوالمعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت کی ہے بلکہ کتاب وسنت دونوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے اور وہ منعم یا معذب ہوتی ہے جب یہ سب قول جان چکے تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف وائمہ امت کا یہ ہے کہ میت جب مرجاتا ہے تو وہ نعیم میں ہوتا ہے یا عذاب میں اور یہ نعیم وعذاب اوسکے روح وبدن دونوں کو حاصل ہوتا ہے اور روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے منعم یا معذب اور وہ کبھی عذاب بدن کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور بدن کے لئے ہمراہ روح کے نعیم وعذاب حاصل ہوتا ہے پھر جبکہ قیامت کبریٰ کا دن ہوگا تو روحیں جسموں کی طرف عود کی جاوینگی اور اپنی قبروں سے رب العلمین کے لئے کھڑی ہوجاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان مسلمین ویہود ونصاریٰ کے متفق علیہ ہے جس کا اثبات ہمنے عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہے واللہ اعلم۔

وصل

شرح برزخ میں لکھا ہے صحیح یہی بات ہے کہ عذاب وثواب ارواح وابدان دونوں کے لئے ہے گو بدن

مٹی ہی کیوں نہ ہو جاوین جیسا کہ مردی ہے **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا اور اوسکے ساتھہ تین سر تھے یہہ سر جس کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنے سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑہی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حضرت امیر المومنین نے فرمایا سچ ہے اوسنے تین سر نکالے اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی ماں کا اور یہ اوسکی بہن کا ہے یہ سب دنیا سے دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھہ ان سروں پر رکہتا ہون تو انہین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سے فرمایا کہ ابو الحسن یعنے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ کو بلا لاوہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوبرا اوسنے دوبرا یا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتہر اور لو ہا میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پہر مجوسی سے فرمایا تو اپنا ہاتھہ امیر کہ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھہ رکہا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سر دہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتہر پر مارا اوسنے مارا اونکے درمیان سے آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اوسکا انکار کرتا ہے کہ ان سروں مین آگ ہو اور تجھے اوسکی گرمی معلوم نہو تی ہو اللہ تعالی اسپر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی ہڈی کے درمیان مین آگ پیدا کردے جیسے اوسنے اپنی قدرت سے پتہر و لوہے کے درمیان مین آگ پیدا کر دی پس اگر ابدان درمیان من نہو تے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اوسکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث و آثار و اخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن مستقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہے اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت و کتاب مین بدرجہ الکمال فقہ و ذکاوت کے ساتہہ متصف تہے آپکے فہم و ذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لئے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہے کہ آپ سرخیل اولیا و اکرام ہین اور سارے سلاسل اصفیا و عظام آپ ہی تک منتہی ہوتے ہین رضی اللہ عنہ وارضاہ ونفعنا بحبہ فی الدنیا والآخرۃ ۵

نیا ایسا ولی ہو جو کہ پیر و مرشد ہو اولیا کا	۵	بتا دے امت میں ان نبی کو کوئی بھی ہن پھر ایسا دیکھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم ٭

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۱ بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے ۳ امام احمد و بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نجار کی کھجوروں میں داخل ہوئے آپ نے کئی آدمیوں کی آوازیں نبی نجار سے سُنیں کہ وہ جاہلیت میں مرے تھے اپنی قبروں میں معذب ہو رہے تھے آپ گھبرائے ہوئے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں ۴ صحیح مسلم و سنن ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا التشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہئے کہ چار چیزوں سے پناہ مانگے عذاب جہنم عذاب قبر فتنۂ موت وحیات اور فتنۂ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھاتے جسطرح کہ اوکو قرآن کی سورت سکھاتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ میں داخل ہوئے اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہ یہ یہی تھی کہ تم قبروں میں مفتون ہوتے ہو پس آپ گھبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہیں بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم چند رات ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبروں میں مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہیں پس میں نے آپ کو سنا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہے ٭

فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین

ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ہمراہ تھے کہ وہ پڑکا قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کئی قبرین تھین جو بہ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والون کو ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نکرو تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سنادے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ دو بڑھیان مجھپر داخل ہوئین یہود مدینہ کی بڑھیون سے اونہون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھے اچھا نلگا کہ اون کی تصدیق کرون وہ چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑھیان یہود سے مدینہ کی بڑھیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا اونہون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین مرے ہین مینے آپ کو بعد اسکے کسی نماز مین نہین لگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین بعلم ابن سری نے اپنے زہد مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو سنتے ہین ف قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین فرمایا ہے کہ ہمارے علماء رحمتہ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ لیلۃ یعنی مجھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی لیے پڑکا کہ اوسنے مذبحین کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن وانس کے اوسکو اسلیے نہین سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نکرو لخم سوالله سبحانہ اوسکو ہے جو چاہتا ہے تاکہ

ہم ایک دوسرے کو دفن کریں بسبب اپنی حکمت آمیز اور رطائف بیانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت تک عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لئے قبر سے قریب ہونے پر قدرت نہوتی یا زندہ اوسکے سننے کے وقت ہلاک ہوجاتا کیونکہ اس دار میں اللہ تعالیٰ اسکے عذاب سے کسی شئی کے سننے کی طاقت نہیں ہے بوجہ ضعف ان قوتوں کے کیا نہیں دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلازل یا لہ کو سنتے ہیں تو جسقدر لوگ ہلاک ہوجاتے ہیں اور کہاں بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جسکو فرشتے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں جسے اوسکے اردگرد کی خلق سنتی ہے حال آنکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش ہوجاوے ۴۴ ابن ابی شیبہ واحمد ابن حبان وآجری نے ام بشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے میں نے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں میں فرمایا ہاں ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہیں ۴۵ طبرانی نے کبیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردے البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں میں یہانتک کہ بہائم البتہ اونکی آوازوں کو سنتے ہیں ۴۶ طبرانی نے اوسط میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں تھا اور آپ اپنی سواری پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی بیٹھے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے آپ کی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر میں عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلئے بھڑکی ف چونکہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہیں اسی لئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ لوگ اپنے جانوروں کو چنکے پیٹ میں چارے کے ساتھ مٹی کھا لینے سے درد ہوتا ہے تو یہود و نصاریٰ قراطہ وغیرہم کی قبروں کی طرف لیجاتے ہیں جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہیں اور اس سے اونمیں ڈر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے تو اسکی حرارت سے اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہے کہ جن چوپایوں کے پیٹ میں مٹی اور چارہ کھانے سے درد ہو جاتا ہے اونکا علاج ان لوگوں کی قبر پر انکے عذاب سنوانے سے کرتے ہیں لخوذ بالسند **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو الحکم بن مرجان نے مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم و دین سے تھے کہ لوگوں نے ایک میت کو

دفن کیا اپنے قریب مین جانب شرق اشارہ کے جبکا اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک گوشہ مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چررہا تھا ناگاہ وہ جانور جلدی سے قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا سنتا ہے پھر بھاگتا چلا گیا پھر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا وہ سنتا ہے پھر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابوالحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین ہمنے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کئے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عزوجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچھ اوس میت کا حال تھا اس حکایت کو جب ذکر کیا کر قاری نے اس حدیث کو عذاب قبر مین پڑھا اور ہم اوسوقت کتاب مسلم بن حجاج کو اوپر سماع کر رہے تھے رضی اللہ عنہ یہ حکایت مذکرہ قوشیری رحمہ اللہ مین اسیطرح لکھی ہے ؛

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

جاننا چاہئے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان مین ارکان دو طرح پر ہے ایک مجمل دوسرا مفصل مجمل یہ ہے کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ۱ اللہ تعالی کے ساتھ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ و تعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک و کفر مین مبتلا ہوتا ہے ۲ اللہ تعالی کے حکم کو نہ ماننا یعنی کہ اوسکا حکم سارے اوامر و فرائض داخل ہین ۳ اوسکے معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر ظاہر باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اوسکے ساتھ محبت رکھی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اور اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجالائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تھی مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پھر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مرگیا تو اوسکو عذاب برزخ سے اتنا ہوگا جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پھر کسی نے تھوڑا کسی سے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے مزاج دیگی مبادہ نہ کہو کہ ہمارا رب عادل ہے ظالم نہین ہے اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر کسی سے گھٹاوے نہ ردی مین بڑھاوے بلکہ وہ تو رحمن رحیم رحم الراحمین ہے جسکے چاہا سارے گناہ

مٹا دے اور بیحساب ثواب دیدے لایسئل عما یفعل وھم یسئلون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار بندے ہین تجھسے تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہمکو اعمال خیر کی توفیق دے اعمال شر سے بچا حسن خاتمہ روزی فراوانی سے گناہ بخشدے عذاب قبر وعذاب آخرت سے ہمکو بچالے تیرے نزدیک اسکی کچھ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہے تو ہمکو اپنی رحمت سے ڈھانک لے دنیا وآخرت کے فتن سے محفوظ رکھ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومداد کلماتہ **تفصیلی**

بیان یہ ہے کہ کفر وشرک سے امام احمد وابویعلی وآجری نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلط کئے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسکو کاٹتے ہین یہانتک قیامت قائم ہو ۲ ابویعلی وآجری وابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن اپنی قبر مین ایک چمن مین ہے اور کشادہ کی جاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی سترگز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے جیسے چاند چودہوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کا فر کا ہے اوسکی قبر مین قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک البتہ مسلط کئے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین وہ اوسکے جسم مین چبھوتے ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک ۳ امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بھیجے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو اوسکے سر کی طرف سے اور دوسرا اوسکے پاؤن کی جانب سے وہ دونے ایسا کرتے ہین کہ جب فارغ ہوتے ہین تو پھر خود کرتے ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہین گے ۴ **عذاب ابوجہل** طبرانی نے اوسط مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین اور لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جا رہا تھا کہ ایک آدمی گڑھے سے نکلا اوسکی گردن مین ایک زنجیر تھی اوسنے مجھے پکارا ای عبداللہ تو مجھے پانی پلا مجھے نہین معلوم کہ اوسنے میرا

پھر پہنایا مجھے غریب کے بکارنیکے ساتھ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑھے سے نکلا اور اسکے ہاتھ مین کوڑا تھا اور نے مجھے پکڑا اسی عبداللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہے پھر اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک کہ وہ طرف اپنے گڑھے کے لوٹ گیا پھر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ کو اسکی خبر دی آپ نے مجھسے فرمایا کیا تو نے اوسکو دیکھا ہے مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابوجہل ہے اور یہ اوسکا عذاب ہے روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال نے مسنّف مین ابن المبارک نے روض مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار سفر کے لئے نکلا سیر اگنہ ایک قبر پر جو رحابہ میں ہے ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تھا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ کی تھی میرے ساتھ پانی کی چاگل تھی جب اوسنے مجھے دیکھا تو کہا اسی عبداللہ تو مجھے پانی پلا استین ایک اور آدمی اوسکے پیچھے قبر سے نکلا اوسنے کہا اسی عبداللہ تو اوسکو نہ پلاوہ تو کافر ہے پھر اوسنے زنجیر کو پکڑا اور دور سے کھینچا قبر مین اوسکو داخل کر دیا آخر پھر مجھے رات نے ایک بڑ بہیا کے گھر کی طرف پہونچایا یعنے رات ہوگئی تو مین اوسکے گھر مین اوتر پڑا اوسکے گھر کے جانب مین ایک قبر تھی مینے قبر سے ایک آواز سنی کہ کہتا ہے یول ویلاہ ول وشقّ ویلاشقّ مینے بڑ بہیا سے کہا یہ کیا ہے اونسے کہا یہ میرا فادر تھا جب موتا تو پیشاب سے نہین بچتا تھا اور مین اوس سے کہا کرتی تھی خرابی ہو تیری اونٹ تو جب پیشاب کرتا ہے تو اپنے پالون پھیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سے بچتا ہے تو اوس سے بھی بُرا ہے کہ تو اوس سے احتیاط نہین کرتا وہ سیر اکھا نہین مانتا تھا وہ جب سے مرا ہے بول ویلاہول چلایا کرتا ہے یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اس سے احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہے مینے کہا شقّ وشقّ کیا ہے اوسنے کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مجھے پانی پلا اوسنے کہا شک کو لیکے ناگاہ اوسمین کچھ نہ تھا وہ آدمی مرکے گر پڑا سودہ جب سے مرا ہے شق وشقّ پکارا کرتا ہے یعنی شک اور کون شک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو مینے آپ کو اسکی خبر دی آپ نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی تنہا سفر کرے روز ہم مین تنہا سفر کرنیکو کیسے کہا ہے اسلئے کہ شرع مین اس سے نہی آئی ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین حویرث

بن رباب سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار رشانہ مین تہا کہ ہمپر ایک آدمی قبر سے نکلا اوسکا مونہہ اور سر آگ سے شعلہ مار رہا تہا اوسکے کاندہے مین لوہے کی ایک زنجیر تہی اوسنے کہا تو مجھے پانی پلا اوسکے پیچھے ایک اور آدمی آتا نکلا کہ کاہکو پانی پلاتا ہے اسنے اوسکو آلیا اور زنجیر کا سر اوسکے گلے مین ڈالدیا اوسکو اوندہا ہانک مارا پہر اوسکو کہینچا یہانتک کہ دونون کے دونون قبر مین داخل ہوگئے حویرث کہتے ہین کہ اوسکے بعد ایسی چیز نہین دیکہی گئی کہ مین اوس سے کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا تہا حتی الموت بعرق الظہیرہ پہرہ بیٹہا گئے مین اور پڑا مغرب وعشا کی نماز پڑہی پہر سوار ہوا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین ہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے فرمایا اے حویرث والد مین تجھے متہم نہین کرتا ہون مقرر تو نے مجھے سخت خبر دی پہر اونہون نے صفراء کے آس پاس کے معمر لوگون کی طرف آدمی بہیجا جنہون نے جاہلیت کو پایا تہا پہر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنے مجھے ایک بات کی خبر دی ہے اور مین اوسکو متہم نہین کرتا ہون اسی حویرث تو اسنے بیان کر جو تو نے مجھسے بیان کیا ہے حویرث نے اوسنے بیان کیا اونہون نے کہا اے امیر المومنین جسنے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت مین مرا ہے اور جہان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا

حکایت ابن ابی الدنیا نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے ہشام عروہ سے روایت کرتے ہین عروہ نے کہا کہ ایک سوار کے مدینے کے درمیان مین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گزر ہوا ناگاہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا اے اللہ کے بندے پانی پلا پہر ایک اور آدمی اوسکے پیچہے نکلا اوسنے کہا اے اللہ کے بندے پانی مت پلا پہر سوار بیہوش ہوگیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہوگئے تہے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی اونہون نے منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے **عذاب بیہود**

۸ امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر کی کہجور دون مین تہے اور بلال آپ کے پیچہے چل رہے تہے آپکا گزر ایک قبر پر ہوا پس فرمایا اے بلال کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہے اوس کا پیچہا تو اوسے یہود یا

مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے

۹ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے کہ یئسہ الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ کفار جو موت کر قبور میں داخل ہوئے اور جو کچھ ذلت و خواری کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے تیار کر رکھی ہے اور کاسہ مائدہ کر لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو گئے +

۱۰ اعذاب زندیق

عازنیم

حکایت اشعث اخی عاصم کہتے ہیں مجھسے عبد اللہ بن ہشام نے کہا کہ میں ایک میت کی طرف گیا تاکہ اوسے نہلاؤں جبکہ میں نے اوسکے مونہہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکے حلق میں ایک کالا سانپ تہا میں نے سانپ سے کہا کہ تو مامور ہے اور ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے مردوں کو غسل دیں اگر تیری رای ہو تو کسی کونے میں چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدیں پھر تو اپنی جگہہ جانا کہتے ہیں کہ وہ اوسکے حلق سے علحدہ ہوا اور گہر کے کونے میں چلا گیا جب ہم اوسکے غسل سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہہ آگیا کہتے ہیں کہ یہ میت متہم نہ تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیا کیونکہ بسبب نفس کامارڈالنا ہے جسکے مارڈالنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے +

اعذاب ابن آدم اوّل

ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں ایک آدمی سے جسکا نام عبد اللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اونپر تاریک رہا پھر وہ تاریکی اوسسے دور ہو گئی اور وہ ایک گاؤں کے قریب پہنچے عبد اللہ نے کہا کہ میں نکلکر پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمیں ہوا آتی جاتی تہی میں نے آوازدی کسیسے مجھے جواب نہ دیا میں اس حال میں تہا کہ دو سوار مجھ پر آئے ہر ایک کے نیچے اونمیں سے ایک ایک سفید کملی تہی اون دونوں نے مجھسے کہا ای عبد اللہ تو اس راہ میں چل تو ابہی ایک برکہ کی طرف پہونچیگا اوسمیں پانی ہے سو تو اوسمیں سے پانی بہر لینا اور نہ ڈرنا وے تجھے جو تو اوسمیں دیکھے میں نے اوسسے اون بند گہروں کا حال پوچہا جنمیں ہوا آتی جاتی تہی اونہوں نے کہا ان گہروں میں مردوں کی روحیں ہیں پہر میں نکلا یہانتک

کہ برکہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی مونہہ کے بل لٹکا ہوا تھا چاہتا تھا کہ اپنے باتھہ سے پانی لیوے
اور وہ اوسکو نہین پہونچتا تھا جب اوسنے مجھے دیکھا تو آوازدی اور کہا اسی عبداللہ تو مجھے پانی پلا دے مینے
پیالے سے پانی بھر اتا کہ اوسکو دون میرا باتھہ قبض کیا گیا اور اوسنے مجھسے کہا کہ تو عمامہ کو ترک پہراو اوسکو میری طرف
پھینک دے مینے عمامہ کو ترکیا تاکہ اوسکو طرف اوسکے پھینکون پہر میرا باتھہ قبض کیا گیا مینے کہا اے
اللہ کے بندے تو نے دیکھا جو مینے کیا میرا باتھہ قبض کیا گیا تو مجھے بتا تو کون ہے اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا
ہون مین اول اوسکا ہون جسنے زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبداللہ بن
دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبداللہ ۲ للالکائی نے سعد قرن خالد
سے اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مرگیا
ہمنے ایک قوم سے کدالی عاریت لی پہر ہمنے اوسکو دفن کردیا اور کدالی کو قبر مین بھول گئے ہمنے قبر کو کھولا
تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون باتھہ اور دونون پائون جمع کئے گئے تھے کدالی اوسکے
حلقے مین ہمنے مٹی کو اوسپر برابر کردیا اور قوم کو اوسکی قیمت دیکے راضی کیا جب ہم لوٹ کے آئے تو
اوسکی بی بی سے اوسکا مال لوچہا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تھا اوسکے پاس مال نہا تو اوسنے
اوسکو مار ڈالا اور مال لے لیا اسی مال مین حج وغیرہ کیا کرتا تھا ✣

۳ عذاب عبیداللہ بن زیاد

حکایت ابن عساکر نے یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہے ان دونون نے کہا جبکہ
عبیداللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکے اصحاب کے سر لائے گئے پہر میدان مین ڈالے گئے ایک بڑا
سانپ آیا لوگ اوسکی ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سروں مین گھسا یہانتک کہ عبیداللہ بن زیاد کے دونون
نتھنون مین داخل ہوا پہر اوسکے مونہہ سے نکلا پہر اوسکے مونہہ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سے نکلا
اوسنے کئی بار اوسکے ساتھہ یہی کیا پہر لوٹ گیا پہر لوٹ کے آیا اوسکے ساتھہ اسی طرح کئی بار درمیان
سروں کے کیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سے آیا اور کدہر گیا اخرجہ الترمذی فی جامعہ
من طریق حماد بہ وھذا حدیث حسن صحیح ✣

۴ عذاب مسلم بن عقبہ

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ مرتبہ مدینہ منورہ میں آیا جب ہوا بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کوہ خلاف ہین اوسکی طاعت و معصیت مین لوگون نے اوسکی دعوت قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سے جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت بجالیا اسنے اس بات کو اوس سے قبول نکیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نے قسم کھائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سے قدرت دیگا تو خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلا دیگی جبکہ مسلم مدینہ سے نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی پھر مرگیا تو حتی کی ان اسنے کہنی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنے نکروایا قبر اوکھیڑی گئی پس جب اوسکی طرف پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تھا اوسکی ناک کی نوک کو کیڑے ہوئے تھے جو اوس سے بہتا پھر لوگ اوس سے جدا ہو گئے

۵ عذاب ابن ملجم

حکایت رضہ عبادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تھا کہ مینے ایک دیر دیکھا دیر مین ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تھا اوسمین ایک راہب تھا مینے اوس سے کہا تو مجھے یہان عجیب سے عجیب بات جو تو نے اس جگہ مین دیکھی ہے اوسنے کہا یہان مین ایک دن بیٹھا تھا کہ مینے ایک پرندہ سفید دیکھا وہ اس پتھر پر گر پڑا اوسنے ایک سرکوئی کیا پھر ایک پانون کو پھر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ وہ جیسکی کسی عضو کو اون اعضا سے حرکت کرتا تو وہ بجلی سے بھی زیادہ تر جلد بلا بعض بعض کے ساتھ جوڑ جاتے تھے یہانتک کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا درست ہو گیا پھر جب اوسنے اوسکے کاٹنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس میرا تعجب اوس سے بکثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جیوان کے لئے بعد موت کے ایک حیات ہے پھر ایک دن مینے اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجھے اوس ذات کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہون جسنے تجھے پیدا کیا کہ تو اوس سے بازرہ بہانتک کہ مین اوس سے پوچھون اور وہ مجھے اپنے قصے کی خبر دے پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سے جواب دیا

کہ میرے رب کے لئے ملک ہے اور اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہے میں ایک فرشتہ ہوں السدرہ کے نشانوں سے میں اس جہنم پر مقرر کیا گیا ہوں جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پھر میں اوس شخص کی طرف ملتفت ہوا جسنے کہا اے آدمی اپنی جان کی طرف برائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہے اوسنے کہا میں عبدالرحمن بن ملجم ہوں قاتل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسنے مجھ کو قتل کیا اور میری روح اللہ تعالیٰ کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمیں لکھا ہوا تھا جو کچھ کہ جسنے عمل خیر و شر سے کیا اوسوقت سے کہ مجھے میری ماں نے جنا اوسوقت تک کہ جسنے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو میرے عذاب کا حکم دیا ہے قیامت تک پس وہ میرے ساتھ کرتا ہے جو تو نے دیکھا پھر وہ خاموش ہوا پھر اوسی طائر نے ایک چیخ ہماری جس سے اوسکے اعضا کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے پھر وہ ایک ایک عضو کو نگلنے لگا پھر وہ جلا گیا اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرھبان لہ وابن عساکر من طریقہ عن ابی علی محمد بن ھارون الانصاری عن عصمۃ بن ابی عصمۃ البخاری عن احمد بن عمارۃ بن خالد التمار عن عصمۃ العبادانی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اسناد میں سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہیں ہے ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ وہ تہمت کیا جاتا تھا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ قد رویت ھذہ الحکایۃ من وجہ آخر

ابن العسکری العسکری

اخرجھا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم ۳۱۳ ہ حضرم معروف بن ابی الکتاب حاضر فاحضر راھب فحدث فذکر شبیھا بالحکایۃ ورویت من وجہ آخر من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراھیم الرازی صاحب السدا سیات المشھورۃ عن علی بن بقاء بن محمد ابن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزاز سمعت ابا بکر محمد بن احمد بن ابی الاصبغ قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا سنین وانہ تعبد فی صومعتہ فبینما ھو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیھا بالحکایۃ مختصرا

سو تیسرا سبب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ہم سبب غیبت کرنا ۵ خلیفوری ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے

اور آجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچو
پاکی کرو تم پیشاب سے اسلئے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہے ۲ ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر گزرے آپ نے
فرمایا بیشک وہ دونوں البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اور عذاب نہیں کئے جاتے ہیں بڑی چیز سے ایک تو
انمیں کا پیشاب سے نہیں کرتا تھا اپنے پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پھر آپ نے ایک شاخ تر لی
اوسکو چیر کر دو کیں پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں
کیا فرمایا شاید اوسنے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہوں ۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسی میمونہ لو پناہ
مانگ سانہ اللہ کے عذاب قبر سے اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت و پیشاب ہے ۴ امام احمد و اصبہانی
نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا مردہ
مفتون ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اوسے
اوسکی قبر پر کھدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے جب تک کہ یہ تر رہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوۃ
میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان
پر گزرا میں نے ایک قبر میں شعفط یعنے دباؤ سنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں نے ایک قبر میں شعفط سنا
فرمایا کیا تو نے سنا اسی یعلی سے عرض کیا ہاں فرمایا وہ تو ایک تہوڑی سی بات میں عذاب کیا جاتا تھا
میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگوں کے چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا
پھر ذکر شاخ کا کیا یعلی بن مرہ وہی یعلی بن سیابہ ہیں سیابہ انکی ماں تھیں ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک عذاب قبر کا تین چیزوں سے
ہوتا ہے غیبت و چغلخوری و پیشاب سے سو تم بچو اس سے ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہے تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری سے اور تہائی پیشاب سے
۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لہ چغلخوری

فرمایا ہے جبکہ مجھے معراج ہوئی تو میں کئی قوموں پر گزرا اُنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے مونہہ اور سینوں کو نوچتے تھے میںنے کہا یہ کون لوگ ہیں اسی جبرئیل کہا وہ لوگ ہیں کہ لوگوں کے گوشت کھاتے ہیں اور اونکی آبروریزی کرتے ہیں ف شیخ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر میں پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے میں نجاست کبائر کا ظاہرہ ذکر کیا ہے اسکے بعد چند احادیث صحاح وسنن کو جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں بیان فرمایا ہے پھر ایک تنبیہ لکھی ہے اوسمیں یہ کہا ہے کہ تو نے ان حدیثوں سے یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتے ہیں اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہے اور اسکے ساتھ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہے اور بخاری نے اسطرف اونسے سبقت کی ہے کیونکہ اونہوں نے اپنی روایت سالقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول پھر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہے کہ ان حدیثوں میں ظاہر دلالت ہے واسطے قول ایک جماعت کے ہمارے اصحاب سے کہ پاکی کرنا واجب ہے باین طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو کھنگارے یا کھکارے پاکی کرنے میں ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہے کہ فضلات اوسکے پیشاب کے بدون اوس عادت کے نہیں نکلتے ہیں اسلئے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن غایت درجہ کی گریہ اس باب میں اوسے نہ چاہیے کیونکہ یہ وسواس پیدا کرتی ہے اور اوسکو مضر ہوتی ہے خصوصاً ذکر کو جبکہ اوسکی اینچ کھینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے میں آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہ دھونے میں مبالغہ کرے اور تھوڑی دیر استنجا خاکرے تاکہ حلقۂ دبر کے شکنوں میں جو کچھ رہا سہا ہو اوسکو دھوڈالے کیونکہ جو لوگ استنجا نہیں کرتے ہیں اور اوس جگہ کے دھونے میں مبالغہ نہیں کرتے ہیں اونمیں سے اکثر مع نجاست کے نماز پڑھتے ہیں پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہے جو کہ اون حدیثوں میں مذکور ہے اسلئے کہ جب وہ وعید پیشاب پر مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ پلید تر اور فاحش تر ہے **حکایت** ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمۃ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اوسنے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا کیا اونہوں نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کے رسالہ میں باب استنجا میں کہ تھوڑی دیر استنجا خاکرے اسبات کو

انھون نے ہی اول کہی تھی یعنی یہ بات ثابت ہے کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تھوڑی دیر ڈھیلی چھوڑ دیگا تو فوراً ہی جو کچھ کہ شکم اور مثانہ مین ہوگا وہ نکل جاویگا اور جو کچھ اوسمین ہے وہ صاف پاک ہوجاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکا یہ دون اوسکے دہوے سے ف شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ غیبت کو اور رضا و تقدیر سے اوپر سکوت کرنے کو کبیرہ گناہ سے اور قرآن و حدیث سے اوسکے حرام ہونیکا ثابت کیا ہے تو دسویں درس مین اس باب کی صد تین اور اقوال علماء کے لکھے ہین بنایت بسط کیا ہے اسکی تعریف اسکے اقسام و اسباب خوب بیان کئے ہین اسی طرح نمیمہ کو بھی کبائر مین شمار کیا ہے **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف سے نمامی کی حضرت امام نے فرمایا تو چلا اوسکی طرف لے چل وہ آپکے ہمراہ ہوا اور سے یہ گمان ہوا کہ وہ اپنے نفس کی نصرت کریگا اپنا بدلہ لیویگا جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچے تو فرمایا اے میرے بھائی جو تو نے میرے حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ میرے لئے بخشے اور اگر وہ باطل ہے تو اللہ تیرے لئے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہے تحریم نمیمہ پر اور اسپر وہ احظر نور سے ہے نزدیک اللہ عزوجل کے **رباعی**

غیبت نہ کبھی حاضر و غائب کرنا		ہے جرم یہان حال نا جرکرنا
ہے سنگ محک کو رد سیاہی مثل		ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا

باسبب وضو نماز پڑھنا یا مظلوم کی مدد نہ کرنا

یعنی بشرط قدرت **حکایت** عمرو بن شعیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تھے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجھے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے مارینگے اوسنے کہا تم مجھے کیسلئے مارو گے مین تو قسوس و توضع کرتا تھا کہا تو بچاس مارینگے پھر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹھیری پھر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پھر زندہ کیا گیا کہا تمنے مجھے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑھی اور تو بے وضو تھا اور تیرے گزر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجھسے استغاثہ کرتا تھا تو نے اوسکی فریاد رسی نہ کی لخرجہ ابن ابی شیبہ

وھنادو ابن ابی الدنیا عرعم ۲ **حکایت** ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک بندے کو اللہ کے بندوں میں سے حکم ہوا کہ قبر میں اوسکو
سو کوڑے مارین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا سخت اوسپر قبر آگ سے بھر گئی
جبکہ یہ حالت اوس سے دور ہوئی تو اوسے افاقہ ہوا کہا تنے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز
بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نکی اخرجہ الطحاوی

واللہ الشیخ فی کتاب التوبیخ

۸ سبب نماز کو دیر کر کے پڑہنا اور کسیکی بات کو چھپکے سُنکر افشا کرنا

احکایت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ
مرگئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کر کے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہو چکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک
کیسہ جو اسکے ساتھ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سے استعانت کی یہ اور وہ دونون قبر پر
آئے اوسکو کہودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سے کہا کہ تو علحدہ ہو جا تاکہ مین دیکہون میری بہن کس
حال پر ہے اوسنے لحد پر سے کچہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہے اسنے لحد پر سے جو ہٹایا تہا تو اوسکو دیکہنا
کر دیا اور قبر برابر کر دی لوٹ کے اپنی ماں کے پاس آیا اوس سے بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر
کر کے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وہ بے وضو پڑہتی تہی اور پڑوسی جب سو جاتے
تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۹ سبب غسل جنابت نکرنا

حکایت ابان بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مرگیا ہم اوسکے غسل و کفن و
اوٹھانے مین حاضر ہوئے نا گاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تنا ہتے ہوئے اوسکو بھگا یا وہ بھاگا
گور کن نے اوسکی پیشانی مین بیرم مارا تو وہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئے جبکہ لحد بنا ئی تو بہی
اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتھ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہ التفات نہ کیا
پہر تیسری قبر کی طرف گئے جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی اوسکے ساتھ وہی کیا

ل پیشانی کی طرف اشارہ ہے

ع صوف کپڑے کی قسم ہے جو بکریون کے اون سے بنتا ہے

ع ہمارے ملک مین اسکو بیرم کہتے ہین

ع کفن کے اوپر جو کپڑا لپیٹتے ہین اسکو حبرہ کہتے ہین

ع مطلب اوسکی سمجہ مین نہ آیا

ع یہ حدیث ابن ماجہ اور ابن حبان نے بہی روایت کی ہے

ع یہ حدیث ابن ماجہ نے بہی روایت کی ہے

جو پہلی بار کیا تھا اور اسنے کچھ التفات نہ کیا قوم نے کہا اسی لو گو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہیں ہوا تم تو اپنے مردے کو دفن کر دو پھر اوسکو دفن کر دیا جبکہ اوسپر تین پر بار کر دی گئیں تو مینے اوسکی ٹہلیوں کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئے کہا اسی عورت تیرے خاوند کا کیا عمل تھا اور جو کچھ دیکھا تھا وہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ وراوی الہیثم بن عدی حدثنا بان ✦

۱۰ اسبب زنا ۱۱ اسبب چوری کرنا ۱۲ اسبب شراب پینا

مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مرے اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کسی چیز کو انمین سے کرتا ہے مگر مقرر کیے جاوین گے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦

۱۳ اسبب لواطت کرنا

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سے کہ وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اوسکو لقمہ کریگا طرف اوسکے یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکے اخرجہ اللالکائی فی الفرد وس ۱۲ حکایت عمرو بن اسلم مشقری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص لشکر مین ہمارے نزدیک مرگیا اوسکو دفن کر دیا تیسرے دن اوسکو کھودا تو اوسکے مین اپنے حال پر نصب کی ہوئی تھین اور لحد مین کچھ نہ تھا وکیع بن جراح سے اسکا سبب پوچھا تو اونہون نے کہا کہ ہمنے ایک حدیث مین سنا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سے لیجاتے ہین یہانتک کہ وہ اونکے ساتھ رہتا ہے اور اونہین کے ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسند ۱۱ ✦

۱۴ اسبب بان سے بے ادبی کرنا

حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلے مین اترا اوسکے قریب ایک قبرستان تھا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سے ایک قبر شق ہوئی اوس سے ایک آدمی نکلا اوسکے سر پر تو گدے کا سر تھا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینگا پھر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال

پوچھا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تھا جب وہ جاتا تو اوس سے اوسکی بان کہتی کہ تو اس سے ڈر وہ اوس سے کہتا کہ تو تو بیٹھتی ہے جیسے گدھا ریکتا ہے پھر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ ریکتا ہے جیسے گدھا ریکتا ہے پھر اس بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین بار ریکتا ہے پھر قبر اوپر منطبق ہو جاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی التزغیب وقال رواۃ المنذری فی ترغیبہ ایضاً ؛

۱۵ سبب تکبر سے چلنا

حکایت مژہ بن جوشب رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں یوسف بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے پہلو میں ایک آدمی بیٹھا تھا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوسے کی تختی یوسف نے اوس سے کہا کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ مژہ سے بیان کر اوسنے کہا میں نے ایک آدمی کی قبر کو رات کے وقت کھودا جب وہ دفن ہو چکا اور قبر برابر کر دی گئی تو دو سفید پرندے آئے جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکے سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکے پاؤں کے قریب پھر اونہوں نے اوسکو اوکھاڑا پھر ایک تو قبر میں اترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا میں آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹھ گیا میں نے اوس سے سنا کہ وہ میت سے یوں کہتا تھا کیا تو وہ نہیں ہے کہ تو میں مصر میں اپنی سسرال والوں کی ملاقات کو جاتا تھا تکبر سے اونٹکو کھینچتا اتراتا چلتا تھا اوسنے کہا میں تو اس سے ضعیف تر ہوں پھر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سے قبر بھر گئی یہانتک کہ پانی اوتیل بہہ نکلا پھر وہ درست ہو گیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پھر اوسنے اپنا سر اوٹھایا میری طرف نظر کی پھر کہا دیکھو وہ کہاں بیٹھا ہے تکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کرے پھر اوسنے میرے چہرے کی جانب پر ضرب لگائی میں رات بھر گرا پڑا رہا پھر صبح کو ایسا ہو گیا جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے ف مصروہ کپڑا اسے جسمیں خفیف زردی ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۶ سبب قبر پر پاخانہ پھرنا

حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پھر دیا تھا وہ مجنون ہو گیا اور بھونکنے لگا جس طرح کتا بھونکتا ہے پھر وہ مر گیا تو اوسکی قبر سے سنا جاتا تھا

کہ دہ مو کو کرتا چینتا پڑا تھا اخرجہ ابن عساکر ؛

۱۷ سبب غلہ میں جو کے تنکے ملا کر بیچنا

حکایت عبد الحمید بن محمود معتزلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اونکے نزدیک کچھ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لئے نکلے اور ہمارے ساتھ ہمارا ایک ہمراہی تھا ہمانتک کہ ہم ذات الصفاح میں پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہے اوسکی تجہیز تکفین کی پھر چلے اوسکے واسطے قبر کودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمیں ایک سانپ کالا تھا کہ اوسنے لحد کو بھر دیا ہے اوس قبر کو چھوڑ دیا اور دوسری جگہ اوسکے واسطے قبر کودی جب اوسکی لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالے سانپ نے لحد کو بھر دیا ہے اوس قبر کو بھی چھوڑ دیا اور ہم آپ کے پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہے جو کہ اوسکے ڈالی جاویگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہے کہ وہ اُسکے عمل ہے جسکو کیا کرتا تھا تم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ساری زمین کو کھود و گے تو بھی تم اوسکو پاؤ گے پھر ہم چلے اور اوسکو کسی جگہ دفن کر دیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے پوچھا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تھا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تھا ہم دن اپنے گھر والوں کا قوت لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمیں ملا دیتا پھر اوسکو بیچا کرتا تھا سو وہ اس سبب سے معذب ہوا ؛

۱۸ سبب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا

حکایت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں طرف ایک میت کے بلایا گیا تاکہ اوسکو غسل دوں جبکہ میں نے اوسکے مونہہ پر سے کپڑا اٹھایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکے حلق پر طوق ہو گیا تھا لوگوں نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال میں کہ وہ کسی ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تھا مسلط کر دیگیا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کترے گا جبسکا دن قیامت کے دن تک پائیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور ؛

۱۹ سبب غلول وخیانت

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر پر میں گزر ہوا آپ نے

لشکر میں ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ ہم میں سے کچھ نہیں کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے جب ہم لوگ اوسکے پاس آئے اوسکو زخم لگا تھا وہ درد سے بیقرار ہوا اور اوسنے اپنے اوپر تیر مارا اوسکو قتل کر دیا آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں بندہ ہوں اللہ کا اور رسول ہوں اللہ کا ؛ اخرجہ احمد والحاکم

ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ شہید ہے آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں وہ دوزخ میں ہے میں نے جا کر دیکھا تو اوسکے پاس ایک چادر تھی جو اوسنے خیبر کے دن چرائی تھی اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور ؛

اُف اُف کہا میں نے گمان کیا کہ آپ نے میرا ارادہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کوئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا آپ نے مجھ سے اُف اُف کہا فرمایا نہیں ولیکن اس قبر والے کو کہ فلان ہے میں نے بتی فلاں پر ساعی کیا تھا اور اس نے ایک زرہ کی خیانت کی سو اب وہ اوسی کے مثل آگ کے زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ والبیہقی

۲۰ سبب زینت حرام

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا کہ اونکے چمڑے آگ کے مقراضوں سے کترے جاتے ہیں میں نے کہا ان کا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حرام چیز سے زینت کرتے تھے اور ایک کنواں دیکھا بدبو اوسمیں چیختے چلاتا تھا میں نے کہا یہ کیا ہے کہا وہ عورتیں ہیں کہ حرام چیز سے زینت کرتی تھیں اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اونہوں نے آب حیات میں غسل کیا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۱ سبب مکس

حکایت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گھر سے نکلے جو کہ آمد میں تہائی عصر کے طرف باغ کے جیسا قبیل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان قبروں کے پہونچے ناگاہ اونمیں ایک قبر تہی اور وہ مثل بھٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تھی اور مردہ اوسکے وٹ میں تھا وہ کہتے ہیں کہ میں صاحب قبر کا حال پوچھا تو وہ مکاس تھا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تھی

۲۲ بغیر ما انزل اللہ حکم کرنا بغیر ما شرعہ اللہ کی فتویٰ دینا

حکایت حافظ شرف الدین دمیاطی اپنے معجم میں فرماتے ہیں کہ میں محمد بن اسمٰعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو اسحٰق ابراہیم بن عبد اللہ ثعلبی صاحب سلفی سے سنا وہ کہتے ہیں ہمارے یہاں ایک نباش یعنی کفن چور اندھا تھا لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا اور کہا کرتا تھا کون ہے جو مجھے کچھ دے کہ میں اوسے الو کی خبر دوں پھر کہا کرتا لوگوں سے جو مجھے زیادہ دے کہ میں اوسے الو کی چیز دکھاؤں

ابو اسحق کہتے ہیں کہ اوسکو کچہ دیا گیا اور میں اوسکے قریب تہا اوسکو دیکہہ رہا تہا اوسنے اپنی آنکہوں سے پردہ اوٹہایا دیکہا تو وہ اوسکی گدی تک آر پار تہیں جیسے دونلکیاں اوسکے سونہہ کی طرف سے ہار اور اوسکی گدی کا فرفر آتا تہا پہر کہا میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ میں اپنے شہر میں کفن چور تہا میانتک کہ لوگوں میں میرا امر مشہور ہوگیا تو میں نے لوگوں کو خوفناک کر دیا پہر کاضی میرا یار ہوگیا اوسکو اوس بیماری سے موت کا خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ میں اپنا ہتک میری قبر میں تجہے خریدتا ہوں یہ سنکر میں عمدہ بہین لے اوسکو لے لیا وہ اوس مرض سے اچہا ہوگیا اوسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مر گیا مجہے یہ گمان ہوا کہ اوسنے جو کچہہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا میں آیا اور اوسکی قبر کو کہودا ناگاہ قبر میں آہٹ عذاب کی تہی اور قاضی پریشان مال کہئے ہوئے بیٹہا تہا دونوں آنکہیں اوسکی سرخ تہیں جیسے دو تشتریاں میں نے اوسنے دونوں گھٹنوں میں دفع لینے دیکہا یا اور ناگاہ ایک ضرب دونوں آنکہوں میں دو اور انگلیوں سے اور ایک قائل کہتا ہے اسی اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کے اسرار پر ۲۴ جہوٹ بولنا ۲۵ قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے رات کو سوتے تہا اور دن کو اوسپر عمل نہ کرنا یعنے باوجود قرآن شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ۹

بتو میسپرد ہر دم از سوت خود دامان شہبار را	کہ از خاک سیہ گلہای رنگین میشود پیدا

۲۶ سود کہانا ۲۷ نماز سے سرپہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کر دینا ۲۸ زکوٰۃ نہ دینا ۲۹ قسم میں بولنا ۳۰ یتیم کا مال کہانا ۳۱ لوگوں کی آبروریزی کرنا ۳۲ غنیمت کے مال میں خیانت کرنا ۳۳ جہوٹی گواہی دینا ۳۴ یار سا کو تہمت زنا کی لگانا ۳۵ بدعت کی طرف بلانا ۳۶ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہیں ہے ۳۷ رشوت کہانا ۳۸ مسلمان بہائی یا ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا ۳۹ نشے والی چیز پینا ۵

ہمہ اندر ذلل غفلت انجام شراب آخر	باتش میرو ند این ابلہان را رہ آب آخر
فساد روی زمین از شراب می زاید	کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را

۴۰ شجرۂ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی ہنگ ۴۱ بہ عہدی کرنا ۴۲ کم و زیاد کرنا ۴۳ سود دینا سود کا

لگنا اوسکے گواہ ہونا ۴۴ ۴۴ حلال کرنا ۴۵ اسقاط ونفض العہد اور ارتکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانونکو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہے ۵

کدام جامہ بہ از پردہ پوشی خلق است	غنی	بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش	
رسد باشود کسے کہ سخن چین بود غنی		ہر جا کہ خامہ ایست زبانش بریدہ ست	

۴۷ اشم وعدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالی کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق اسماء وصفات الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی راے ووذوق وسیاست کو سنت حضور سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس آگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور سنانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنے حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ماپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو پورے ۵۵ تجبر تکبر پیدا کرنا ۵

حباب از سر بلندی پائمال موج میگردد	۵	غبار از خاکساری سر بوج آسمان دارد	
ز بیداست خوی تند ش اولاد بولہب را		تواہن بوترابی باید کہ خاک باشی	

۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عراف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتھ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈرادے اوسکی یاد دلادے تو اپنے کام سے باز نہ رہنا متہ جر ہونا اور جب اپنے مثل کسی مخلوق سے ڈرادے تو ڈرجانا اپنے کام سے باز نہ رہنا ۶۰ جبکہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کے ساتھ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی طرف سر اوٹھانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچے جسکے ساتھ حسن ظن ہے اور وہ اونہین سے ہے جسنے صواب وخطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور اوسکی مخالفت نکرنا ۶۱ قرارت قرآن شریف سے متاثر ہونا اور اوسکو کم سمجھنا اور قرآن شیطان اور متاثر نہ ہونا اور یاد نفاق کے سننے سے وجد وطرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی کی جھوٹی قسم کھا جانا اور جسکے ساتھ محبت ہے یاد دل مین اوسکی تعظیم ہے اوسکی ہرگز جھوٹی قسم نہ کھانا گو کتنی ہی تہدید وتعذیب کیجائے ۶۳ کسی کے مال وحرمت مین

خیانت کرنا ۶۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کے سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۶۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا کہیں لگا تا اللہ تعالیٰ کا ذکر اوسمین نہ کرنا مگر تھوڑا ۵

سرمایۂ زندگی عبادت باشد		خوش آنکہ دلش مائل طاعت باشد	
آواز دہ و دن چو شنیدی بشتاب		کایں بانگ سلامی خوان راحت باشد	

۶۶ اپنے مال کی زکوٰۃ خوشی سے نہ دینا ۶۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۶۸ قدرت ہوتے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۶۹ دیکھتے بولتے کمانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۷۰ صاحبِ رحم نہ کرنا ۷۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دکھ دینا مسکین کے کمانے پر تعقید نہ کرنا لوگون کی ریا کرنا رستے کی چیز نہ دینا ۷۲ اپنے عیب چھپکر لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا اپنے گناہ کو نہ دیکھنا اور سو رنگے گناہ نہین مصروف ہونا ۵

آئینۂ خود باش صفائی ہمہ ازین ہست		عیب ہمہ کس پوش قبائی ہمہ ازین ہست	

یہ بہتر معاصی ہوئے سو یہ اور انکے سوا اور معاصی ہین جنکے سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ و کبیرہ کا تفاوت ہے کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالہ قوارع قواطع دین مین نہایت بسط سے لکھا ہے چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لئے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اور جنہین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ اور طفیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم گنہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکھے آمین آمین ثم آمین +

وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے

اسمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کیا دیکھا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آجسنے ایک صبح کو ہمسے فرمایا کہ آجکی رات میرے پاس دو شخص آئے مجھسے کہا چلو مین اونکے ہمراہ چلا مجھے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتھر لئے ہوئے اوپر کھڑا ہوا ہے اور وہ پتھر اوسکے سر کی طرف ہوتا ہے پھر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتھر یہان لڑھکتا ہے وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور سکو لیتا ہے وہ لوٹکر اوسکی طرف نہین

آتا ہے یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہوجاتا ہے جیسا کہ تھا پھر وہ اوسپر حملہ کرتا ہے پس کرتا ہے اور اوسکے ساتھ
جیسا کہ پہلی بار میں کیا تھا ویسے اور اوسنے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے
وہ اپنی گدی پر لیٹا ہوا تھا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکلا اوسکے ہاتھ میں ایک کلہاڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے سونے
کے ایک جانب پر آتا ہے پھر اوسکی باچھ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکھ
کو گدی تک پھر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھ کرتا ہے مثل اوسکے جو کہ پہلی جانب کے ساتھ
کیا تھا وہ اس جانب سے فارغ نہیں ہوتا ہے یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہوجاتی ہے جیسے کہ تھی پھر اوسپر
لوٹ کر آتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی بار میں کیا تھا ویسے کہا سبحان اللہ یہ دونوں کون ہیں مجھسے کہا
چل ہم چلے ایک جگہ پر آئے جیسے تنور بلکہ اوسمیں شور غل اور آوازیں تھیں ہیں ہے اوسمیں جھانکا تو
اوسمیں ننگے مرد عورتیں تھے ناگاہ دانکو اوسکے نیچے سے لپٹ آتی ہے جبکہ لپٹ کو دانکو وہ اسپ آتی ہے تو وہ شور
نہ مچاتے ہیں ویسے کہا یہ کون لوگ ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہیں ایک
آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکے پاس بہت سے پتھر ہیں ناگاہ وہ تیرنے
والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پھر وہ اوسکے پاس آتا ہے جسنے اپنے نزدیک پتھر جمع کر رکھے ہیں وہ اوسکے
واسطے اپنا منہ کھولدیتا ہے وہ اوسکو ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے پھر اوسکی
طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکے لئے اپنا منہ کھولدیتا ہے وہ اوسے
ایک پتھر کا لقمہ دیتا ہے ویسے اوسنے کہا یہ دونوں کون ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے پس آئے ایک آدمی کریہہ المنظر
پر مثل کریہہ ترا وس چیز کے کہ تو دیکھتے والا ہے ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکے
گرد دوڑتا ہے ویسے اوسنے کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سرسبز باغ پر آئے اوسمیں ہر قسم کے
شگوفہ دار بیج تھے ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد دیکھا مجھے نہیں لگتا تھا کہ میں اوسکے سر کو زیادہ
کے مارے دیکھوں ناگاہ اوس شخص کے گرد اگرد بہت سے بچے ہیں کہ ویسے اونکو کبھی نہیں دیکھا
تھا ویسے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہیں مجھسے کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار میں ہو پہنچے کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ
خوبصورت روئیدگی کو میں نہیں دیکھا تھا تو اوسمیں چڑھ ہم اوسمیں چڑھے ہیں ایک شہر میں ہو پہنچے جو کہ سونے چاندی کی

ایسے بنا ہوا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے کھلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کھولا گیا ہم اس میں داخل ہوئے
اوسکے اندر ہمارے سامنے چند شخص آئے اور ہماجسم اور انکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اور اوہا مثل بدتر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے میرے ساتھ والوں نے اوسنے کہا کہ تم
اوس نہر میں جاؤ، پاکیزہ ایک نہر عرض میں بہ رہی تھی گویا پانی اوسکا سفید ہی میں دودھ خالص تھا
وہ گئے اوس نہر میں جا پڑے پھر لوٹ کے ہماری طرف آئے تو اوہ انکی وہ برائی اوسنے جاتی رہی تھی بہت
اچھی صورت میں ہوگئے مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیری منزل ہے میری نگاہ بہت بلند
ہوئی تو ناگاہ ایک محل تہا مثل سفید بادل کے مجھسے کہا یہ تیری منزل ہے میں نے اوسنے کہا اللہ تم میں
برکت دے مجھے چھوڑ دو میں اوسمیں داخل ہوؤں اونہوں نے کہا اب تو نہیں اور تم اوسمیں داخل ہوگے
میں نے کہا کہ ابتدا ہی شب سے میں نے عجب دیکھا سو یہ کیا ہے جو میں نے دیکھا اونہوں نے مجھسے کہا وہ پہلا
آدمی جسپر تو آیا جسکا سر تو پتھر سے کچلا جاتا تہا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکھتا ہے پھر اوسکو چھوڑتا ہے
اور صلوٰۃ فرض سے سو رہتا ہے روز قیامت تک اوسکے ساتھ یہ کیا جائیگا اور جسکی دعی پر تو آیا
جسکا جبڑا اوسکی گدی تک اور اوسکا نتھنا اوسکی گدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے
گھر سے چلتا ہے پھر جھوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق میں پہونچ جاتی ہے اور اوسکے ساتھ قیامت تک یہ کیا جائے گا
اور مرد عورت ننگے کہ مثل تنور میں سے وہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں اور جسکی آدمی پر تو آیا جو کہ نہر
میں تیرتا تہا اور پتھروں کا لقمہ اوسکو کھلایا جاتا تہا وہ سود کھانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو
وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور کنبا آدمی جو کہ باغ میں تہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور لڑکے جو
اونکے گرد گاتے وہ ہر ایک بچے ہے جو کہ فطرت پر مرا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا
اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جنکا آدہا جسم اچھا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمل صالح اور سوء کو
خلط کیا اللہ نے اوسے درگزر فرمائی اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل اخرجہ البخاری والبیہقی

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ میں کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مثل ایقن
نفس الامر کے ہوتا ہے حال انکہ آپنے فرمایا کہ اوسکے ساتھ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق میں اس حدیث

سلہ کہ اوسکا نتھنا اوسکی گدی تک چیرا جاتا تہا
فی الکشاف تخیر عرفج خاردار بعض کا الفاظ اور

کے نزدیک ارقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دی مجھے باغ نے کہا وہ اطفال ہیں اوپر ابراہیم علیہ السّلام مقرر کئے گئے ہیں روز قیامت تک وہ انکی پرورش کرتے رہینگے مینے کہا وہ شخص کہ خون ہیں تیرتا تھا کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر ہیں روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تھا کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکھا پھر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بھول گیا کچھ بھی اوس سے نہیں پڑہتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اور وسکے سر کو کوٹتے ہیں قبر ہیں روز قیامت تک نہیں چھوڑتے اوسکو کہ سو دسے ۲ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ہاکو پڑہائی جب نماز پڑہ چکے تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتوں کو دیکھا کہ آجکی رات وہ میرے پاس آئے میرے دونوں جانب کو پکڑا اسمار دنیا کی طرف مجھے لیگئے میر گذر ایک فرشتہ پر ہوا اوسکے آگے ایک آدمی تھا اور اوسکے ہاتھ ہیں ایک پتھر جس سے وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے تو ایک طرف کو اور کاسہ غ گر پڑتا ہے اور ایک طرف کو پتھر جا گرتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل ہیں چلا ناگاہ ایک فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتھ ہیں لوہے کا ایک آنکڑا ہے وہ اوسکو اوس آدمی کے سید ہے جبڑے ہیں رکھتا ہے پھر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکے کان تک پہونچ جاتا ہے پھر بائیں جبڑے ہیں شروع کرتا ہے سید ہا چلا جاتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل ہیں چلا ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہے جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہے اوسمیں ایک ننگی قوم ہے کنارۂ نہر پر بلا نگہ ہیں اونکے ہاتھوں ہیں کلوخ ہیں جسوقت کوئی سرا اوٹھانیوالا سر اوٹھاتا ہے تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہیں وہ اوسکے مونہہ ہیں جا پڑتا ہے اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے اونہوں نے کہا چل ہیں چلد یانا گاہ ایک گہرے ہے جسکا اسفل اعلی سے زیادہ تر ننگ ہے اوسمیں ایک قوم برہنہ ہے اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس بدبو کے جو کہ اونکی بو سے ہیں پاتا تھا مینے کہا یہ کون لوگ ہیں مجھسے کہا چل ہیں چلد یانا گاہ ایک سیاہ ٹیلا ہے اوسپر ایک قوم ہے محبّل یعنے بڑے پیٹ والی آگ اونکی دہر دن ہیں ہوتی جاتی ہے وہ اونکے مونہہ نتھنے کانوں آنکہوں سے نکلتی ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل ہیں چلد یانا گاہ

ایک آگ ملحق ہے اوسپر ایک فرشتہ موکل ہے کوئی چیز اوس سے نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچھے جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہے پھر کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک مرغزار سے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورتی سے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہے اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کے ہین ہین اوس درخت سے چڑہا ہوا سقدر کہ الدالے جاہا ناگاہ کئی منازل تھے کہ اوسسے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تھے پھر کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر تری اوپر سیر و پیل سونے چاندی کے تھے نہر کے کناروں پر منازل تھے اوسسے زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جو فدا رموتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تھے اور اوسمین پیالے و ابریق جسمین کہا پھر کہا یہ کیا ہے مجھسے کہا تو اوتر مین اوترا اپنے اپنا ہاتھ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سے قریب کیا اور اوسکو بہرا بہر پیا ناگاہ وہ شیر مین تر شہد سے اوزیادہ سفید دودھ سے اور نرم تر مسکہ سے تہا اون دونون نے مجھسے کہا کہ صاحب پتھر کا جسکو تو نے دیکہا کہ وہ اوس سے اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا داغ ایک جانب کو اور پتھر ایک جانب کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشا آخری کی نماز سے سوتے رہتے اور نمازون کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تھے وہ اوس پتھر سے مارے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور صاحب انکڑے کا جسکو تو نے دیکہا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مؤمنین کے چغلخوری کرتے پہرتے تھے اونمین فساد ڈالتے پہر وہ اوسکے ساتھ عذاب کئے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کڑہیلے سے مارے جاتے تھے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگون کے پیٹ بڑے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تھے فاعل و مفعول ہر سو یہ معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اونکی فروج کی ہے وہ معذب ہوتی رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور نار طبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تو نے دیکہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سدرہ المنتہی ہے اور منازل

ف کا لفظ ابن ظہیرہ کے نسخہ قزوین مین نہین لکہا گیا ہے اور ابن ماجہ نے کیا ہے اور ابن ماجہ نے بہی کہا ہے اور ابن ماجہ نے بہی کہا ہے اور ابن ماجہ نے بہی کہا ہے

ف کا لفظ نہین ہے اور ابن ماجہ نے بہی کہا ہے

ف کا لفظ نہین ہے اور ابن ماجہ نے بہی کہا ہے

جواوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین وصدیقین وشہدا وصالحین سے اور نہر سوم کوثر ہے جو اللہ نے تجھے دیا ہے اور یہ منازل تیری اور منازل تیرے اہلبیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ ۱۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تھے اوپر گوشت تھا اوسکے قریب کوئی نہ تھا اور ناگاہ کئی خوان اور تھے اوپر بدبودار گوشت تھا اونکے پاس کچھ لوگ تھے کہ وہ اونمین سے کھا رہے تھے مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین اونکے پیٹ جیسے گھر مسجود وقت اونمین سے کوئی اُٹھتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے آلی قوقیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلہ آل فرعون پر تھے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہے مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتے ہین مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کھاتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین اونکے ہونٹھ جیسے اونٹون کے ہونٹھ اونکے ذمہ کچھ لگایا جاتا ہے کہ اونکو ان پتھروں سے لقمہ دیا جاتا ہے پھر وہ پتھر اونکی دبر اون سے نکل جاتا ہے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کے براہ ظلم کھاتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی چھاتیون سے لٹکی ہوئی تھین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین کہ اونکی لپسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پھر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کے گوشت سے کھایا کرتا تھا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ ہمّازون ہین یعنے غیبت کرنیوالے اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالے ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث اسرا مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر آئے کہ اونکے سر پتھر سے کچلے جاتے تھے جبکہ وہ کچل دیئے جاتے تو پھر جیسے تھے ویسے ہی ہو جاتے تھے اس سے اونکا کچھ فتور نہین ہوتا تھا آپ نے فرمایا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جنکے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے پھر ایک اور قوم پر آئے اونکی قُبل ودُبر پر لتّے تھے پھر لتّے

۴ ابن عساکر میں اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ ۱۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تھے اوپر گوشت تھا اوسکے قریب کوئی نہ تھا اور ناگاہ کئی خوان اور تھے اوپر بدبودار گوشت تھا اونکے پاس کچھ لوگ تھے کہ وہ اونمین سے کھا رہے تھے مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین اونکے پیٹ جیسے گھر مسجود وقت اونمین سے کوئی اُٹھتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے آلی قوقیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلہ آل فرعون پر تھے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہے مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتے ہین مینے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کھاتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین اونکے ہونٹھ جیسے اونٹون کے ہونٹھ اونکے ذمہ کچھ لگایا جاتا ہے اونکو ان پتھروں سے لقمہ دیا جاتا ہے پھر وہ پتھر اونکی دبر اون سے نکل جاتا ہے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کے براہ ظلم کھاتے ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی چھاتیون سے لٹکی ہوئی تھین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پھر مین تھوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تھین کہ اونکی لپسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پھر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ کھا جیسا کہ تو اپنے بھائی کے گوشت سے کھایا کرتا تھا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ ہمّازون ہین یعنے غیبت کرنیوالے اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالے ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

جیسے اونٹ بکریان چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پیپ جہنم کے اور اوسکے پتہر کہاتے تھے پوچھا یہ کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے بالون کے صدقات ادا نہین کرتے تھے پھر کئی قوم پر آئے کہ اونکے سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا پڑا ہے وہ کچے پر سے گوشت سے کہانے لگے اور پکا عمدہ گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سے اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتھہ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند کے نزدیک سے اوٹہتی ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہے اور اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہے پھر ایک آدمی پر آئے کہ اوسنے ایک بڑا گٹہا جمع کیا تہا اوسسے اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ کرتا ہے پوچھا یہ کون ہے کہا یہ وہ آدمی ہے کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وھی یحمل علیھا پھر ایک قوم پر آئے کہ اونکی زبانین اور ہونٹہ لوہے کی مقراضون سے کترے جاتے ہین جسوقت وہ کترا چکین تو پہر وہ ویسی ہی ہوجاتی ہین جیسے کہ تہین اس سے اونکا کچہ فتور نہین ہوتا ہے فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا یہ خطباء فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ۵ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کے ہمپر نکلے فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہے اور وہ حق ہے تم اوسکو سمجہہ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتہہ پکڑا مجہے اپنے ساتہہ لیا یہانتک کہ ایک دشوار گذار طویل پہاڑ پر آیا مجہسے کہا تو اوپر چڑہ مینے کہا مین نہین چڑہ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لئے سہل کئے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکہتا یہانتک کہ ہم ہموار پہاڑ پر چڑہ گئے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکے کنج دہن یعنے باچہین چری ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تھے وہ نہ کرتے تھے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اونکی آنکہون اور کانون مین میخین ٹھکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ اپنی آنکہون کو دکہاتے تھے جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے جو اونہون نے نہین سنا پھر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنے عراقیب یعنی کونچون سے لٹکی ہوئی تہین

سراونکے نیچے تھے سانپ انکی چھاتیوں کو کاٹتے تھے یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین کہ اپنی اولاد کو دودھ سے روکتی تھین پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اپنے کو نچون سے لٹکے ہوئے سراونکے نیچے تھے تھوڑے پانی اور کیچ سے چاٹتے تھے یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے پھر قبل وقت روزے کے افطار کر لیتے تھے پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تھی گویا بلوا اونکے پاخانو نکی بو تھی یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی مرد تھے بہت پھولے ہوئے اور نہایت بدبو یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ کافر مردے ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی زیر سایہ درخت تھے یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مرد ہین پھر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دونہر ون کے درمیان مین کھیل رہی تھین یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مؤمنین ہے پھر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی تھے اونکے نہایت خوبصورت لباس بہت اچھا بو نہایت پاکیزہ گویا موتی ہین اونکے گاخد یہ کیا یہ کون ہین کہا یہ صدیقین و شہدا و صالحین ہین پھر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تھے شراب پی رہے تھے گاتے تھے یہ کیا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبداللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمہ و ابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی۔

جو کوئی غیبت یا پیٹھ پیچھے برائی کرتا اور کسی کا مذاق اڑاتا ہے اسی قبیل سے ہے

منبہ وکریم جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قبر ی یا مرجی مرجاوے پھر تین دن کے بعد اونکو پھر آباد قوات کا موند قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ۲ ابو اسحٰق فزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اور وے سنے کہا کہ مین قبرون کو اوکھیڑ کر تا اور ایک قوم کو پاتا تھا کہ اونکے موند غیر قبلہ کی طرف تھے اسنے اونسے کہا کہ پوچھا تو اونھون نے کہا کہ یہ ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳ فضیل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمۃ بن عبدالملک سے کہا اے مسلمہ تیرے باپ کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا اور لید کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا مین

مفصل

تجھے حدیث کرتا ہوں جسکی اوسنے مجھے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اوسنے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبرون مین اونکو رکھا اور اونکے بند کھولنے لگا تو اونکے مونہہ کو پایا کہ وہ اونکی گریبون کی طرف پھر گئے تھے

اخرجہ ابن ابی الدنیا

رُویت عذاب قبر

۱ احمد بن یوسف فریابی کہتے ہین مینے ابوسنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تھے کہا کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اور اوسنے کہا مین اسلئے رنج کرتا ہون کہ مینے دیکھا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کردی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی واللہ یعنی واللہ میرا بھائی مینے مٹی پٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی برابر کردی جبکہ مین قبر سے کھڑا ہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی واللہ پھر مینے مٹی پٹائی مجھسے کہا گیا اسی اللہ کے بنوسے تو اسکو ست کہو پھر مینے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ مین کھڑا ہونے لگا تو اوسنے کہا آہ مینے کہا اخی واللہ پھر مینے مٹی پٹائی مجھسے کہا گیا نکر مینے مٹی ویسی کردی جب مین اوسنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا واللہ مین ہرگز اوسکے سوا دنے کو نہ چھوڑونگا پھر مینے اوسکو اوکیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تھے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تھی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کرڈالون مینے اپنا ہاتھہ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردون میری اونگلیان جاتی رہین ابوسنان کہتے ہین اوسنے اپنا ہاتھہ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چارون اونگلیان جاتی رہی تھین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اوسنے بیان کیا مینے کہا امی ابوعمرو یہودی النصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا نہین کہتے کہا ہان یہ لوگ بلاشک آگ مین ہین اور اللہ تعالیٰ ہل توحید مین کہا تا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

۲ ابن فارس کہتی صاحب ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو نو نے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچھہ باقی نہ رہا تھا اور اسکے دونون ہاتھون دونون پاؤن مین لوہے کے پیمانے تھے اوسمین دو میخین ٹھونکی گئی تھین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اور اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان موٹی تھین اور اوسکے ظاہر ہونیکا

یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہوگیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کھول دیا یہ ٹیلہ معروف بہ تل اعظم تھا صاحب حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ نے کتاب الروح میں کہا ہے کہ ہمکو ابو عبداللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا کہا ایک آدمی بغداد میں لوہاروں کے بازار کی طرف آیا اوسنے چھوٹی چھوٹی میخیں فروخت کیں ہر میخ کے دو سر تھے لوہار نے اونکو لیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہیں پڑتی تھیں یہانتک کہ وہ اونکے ٹھونکنے پیٹنے سے عاجز ہوگیا تو اوسنے بائع کو تلاش کیا وہ ملگیا اوس سے کہا کہ یہ میخیں تجھے کہاں سے ملیں اوسنے کہا میں نے اونکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ ایک کھلی قبر پائی اور اوسمیں ایک مردے کی ہڈیاں تھیں ان میخوں سے جڑی تھیں کہا میں نے بہت کوشش کی کہ اونکو نکال لوں تو مجھسے نہو سکا میں نے ایک پتھر لیا پھر اوسکی ہڈیوں کو توڑ توڑ ڈالا اور میخوں کو جمع کر لیا ۴ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑھی اور نصف سر سفید ہوگیا تھا حضرت عمر نے اوس سے کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تھا ایک آدمی آگ کا کوڑا لئے ہوئے ایک دوسرے آدمی کی طلب میں تھا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اوسکے بیچ میں سے قدم تک آگ مشتعل ہو جاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریاد رسی کر طالب نے کہا اے اللہ کے بندے تو اوسکی فریاد رسی نہ کر یہ تو اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لئے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکروہ رکھا ہے کہ ایک تمہارا تمہارے سفر کرے اخرجہ ھشام بن عمار فی کتاب البعث عن یحیی بن حمزۃ حدثنی النعمان عن مکحول ۵ ابو بشیر اپنے باپ سے روایت کرتے تھے کہ جب ابو جعفر نے کوفے کے خندق کو مدد سے تو لوگوں نے اپنے مردوں کو نقل کیا ایک جوان کو دیکھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے ہوا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتے ہیں کہ مجھسے عمر بن عبد العزیز نے کہا اسی زمین میں جس جگہ مدلیہ کو اوسکی قبر میں رکھا تو ناگاہ وہ اپنے کفن میں پائوں ہلاتا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ تاریخ مقدر نیشی میں ذیل حوادث ۶۹۶ لکھا ہے کہ قاصد آیا ایک آدمی ساحل کا تھا اوسکی عورت مر گئی اوسکو دفن کر کے لوٹا آیا پھر یاد کیا کہ قبر میں روپیہ مال ہمول آیا اوسمیں درہم تھے اوسنے گاؤں کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کھودا تاکہ مال لیوے اور فقیہ کنارۂ قبر پر تھے ناگاہ عورت بیٹھی ہوئی تھی اوسکے بالوں سے مشکیں بندھی تھیں

اعظم

لعلہ کان یحدث بحدیث مرسل

حین دلالۃ الاعلام علیہ

وردونوں پائوں بھی بالوں سے بندھے ہوئے تھے اسنے اوسکی مشکیں کھولنا چاہا قدرت نہ ہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونوں ایسے دہشت دیئے گئے کہ اونکا تاپتا نہ لگا فقیر کہتا ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر سنیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمۃ اللہ کی طرف کہلا دیا اوسپر واقف ہوئے اور لوگون کو دکھایا تا کہ اس سے عبرت پکڑین ۸ حکایت عبدالمؤمن بن عبداللہ بن عیسیٰ ذہبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچھا اور وہ تائب ہوچکا تھا زیادہ ترغیب تو لے کیا دیکھا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکھا ڈالنا گاہ اوسکے سارے جسم مین مخیین ٹھکی ہوئی تھین اور ایک بڑی میخ اوسکے سر مین اور دوسری اوسکے پائون مین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

رؤیت عمل بد میت

حکایت عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن عبدالمقتدر الحرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین مجھسے عبدالکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیاہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پھر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پھر کہا کہ مین اور کا عمل ہون ہمراہ اوسنے اپنے آپ کو قبر مین ڈال دیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچھ نہ دیکھا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ +

سماعت عذاب قبر

حکایت ابزید بن عبدالصمد بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تھا کہ ایک قبر کے قریب ٹہیرا صاحب قبر کہتا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ وہ اوسکی قبر پر کھڑا ہوا اور کہا کہ تجھے تیرے عمل نے فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبداللہ بن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجھے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کے آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹہا ہوا تھا کہ ناگاہ قبور سے آواز انین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تھی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تھا اوہ مین تو نماز پڑہتا تھا مین تو روزہ رکہتا تھا میرے بدن پر درندے کھڑے ہوگئے میرے ساتھ جو شخص حاضر تھا اوسنے بھی سنا جیسے مینے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا

پھر پہلی تکبیر میں نماز پڑھی اور تکبیر اسی طرح تک اسی سوچ دوبارہ مغرب کی نماز پڑھی پھر بیٹے اوس قبر کی طرف کان لگا
تا گاہ وہ دا میں کرتا اور کہتا تھا وہ میں تو نماز پڑھتا تھا میں تو روزہ رکھتا تھا پھر میں اپنے گھر آیا بخار چڑھا
دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن النجار فی کتاب عیون الحکایات بسند ۵ +

قبر کا عذاب وہی برزخ کا عذاب ہے

علماء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہے نسبت قبر کی طرف اسلئے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہے
ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہوا ہو اور گلا وہ اوسکو سولی چڑھایا
ہوا دریا میں ڈوب گیا ہو یا جانور وں نے کھالیا ہو یا جل کے راکھ ہوگیا ہو ہوا میں اوڑا دیا گیا ہو اور
محل عذاب کا روح وبدن دونوں ہیں باتفاق اہل سنت کے اور اسی طرح کا قول نعیم میں ہے +

عذاب قبر دو قسم ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا
منقطع یہ اون گنہگاروں کا عذاب ہے جنکے جرم خفیف ہیں وہ موافق اپنے جرم کے معذب ہونگے پھر اوسکے
عذاب دور ہو جاویگا اور کبھی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کر دیا جاتا ہے +

مسئلہ عجیب

بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ میں لکھا ہے کہ ایک جماعت نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوے اور اوسکے پیٹ
میں مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر میں نعیم و عذاب دونوں نازل ہونگے نعیم تو لڑکے کے لئے اور عذاب ماں
کے واسطے کہا کہ اسمیں کسیطرح کا بعد نہیں ہے جیسے اگر ایک قبر میں مومن و فاجر دونوں دفن کئے جاوے
تو قبر میں نعیم و عذاب دونوں مجتمع ہونگے

مرد شب جمعہ کو معذب نہیں ہوتے

امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مرد سے معذب نہیں
ہوتے بسبب بزرگی اسوقت کے فرمایا احتمال ہے کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانوں کے ساتھ ہو بنا
کفار کے مستفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام میں اسکو عام کہا ہے کہ کہا کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو اور سارے ماہ رمضا

ہیں کافر سے عذاب دور ہو جاتا ہے رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر میں معذب ہوتا ہے لیکن ہر روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سے منقطع ہو جاتا ہے پھر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہیں ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں مر تو گو گھڑی بھر اوسکو عذاب ہوتا ہے اور اسی طرح منقطعہ قبر کا پھر اوس سے عذاب منقطع ہو جاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دلیل ہے کہ عصاۃ مسلمین سوا ہی ایک جمعہ یا اس سے کم کے معذب نہیں ہوتے اور جب جمعہ کو پہونچ جاتے ہیں تو عذاب منقطع ہو جاتا ہے پھر عود نہیں کرتا اور یہ محتاج دلیل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ بدائع میں فرماتے ہیں کہ میں نے قاضی ابویعلی کے خط سے اونکی تعلیق میں نقل کیا ہے کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہے کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سے ہے اور دنیا وافیا منقطع ہے تو ضرور ہے کہ اوسکو فنا و بلی لاحق ہو اور یہ مقدار اسکی مدت کا معلوم نہیں ہو سکتا انتہے حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ہناد بن سری نے زہد میں بجالہ سے روایت کیا ہے کہا کہ کفار کے لئے ایک ہجمہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمیں قیامت تک نیند کا مزہ پائینگے جب اہل قبور پکارے جاوینگے تو کہینگے یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جواوسکے قریب ہوگا کہیگا ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون +

وصل

ترجمہ برزخ میں انواع عذاب قبر کے بیان میں کہا ہے کہ اسکی کئی قسمیں ہیں اپ نے فرمایا کہ سات آدمیوں کے سونہ قبلہ کی طرف پھیر دیئے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہے عرض کیا گیا وہ کون ہیں فرمایا شراب کا پینے والا بشرکا بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹھہرا دے جھوٹی گواہی دینے والا سود خوار نوحہ کرنیوالی عورت غدر کرنے والا ترک جماعت ۱۲ میت کے واسطے آگ کے دروازے کھل جانا روایت ہے کہ معاذ بن جبل جبکہ مرے تو انکے جنازے پر سو شتر اور ترسے یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چھپا دیا پھر جب دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹھے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا کسی نے اسکا سبب پوچھا فرمایا میں نے دیکھا کہ اوسکے لئے ستر دروازے آگ کے کھولے گئے پھر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہو گیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ

سینے تیرے لئے بخشدیا ای محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا
کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکے ساتہہ اپنے اہل کی اسی سے معلوم ہوا کہ بی بی سے بدخلقی کرنا موجب عذاب
قبر ہے ف اصل کتاب مین معاذبن جبل ہے مگر یہ ٹھیک نہین ہے شاید سعدبن معاذ ہون یا اور کوئی
صحابی والد اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہے کہ معاذبن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ۱۸ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اوسکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر بقیع پر ہوا آپ نے ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی
مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئے تو اللہ کے لئے
سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب
کیا جاتا تہا جبکہ اوسنے مجہے دیکہا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو بیسنے لبیک کہا اوسنے کہا میرے
اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہے یارسول اللہ آپ میری فریاد رسی فرمائین
سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لئے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس
بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی زبان فحاش تہی یعنے زبان سے بہت فحش بکتا تہا ف ایک کیڑے نے مکوڑے
آپنے فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہے ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون
سے اپنا ڈنک مارے کسی پہاڑ پر مشرق یا مغرب کے تو وہ راکھ ہو جاوے پس خرابی ہے اوسکی جو بدون
اور سانپون سے حکایت مروی ہے کہ ایک عورت مالداروں کی بیٹیون سے بلند اوہین مرگئی اوسکے
غسل کے لئے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوس کے جسم اور اوسکے طول کے اپنا مونہہ اوسکے
مونہہ پر رکہے ہوئے پہرا اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوئے اوسکے باپ نے کہا ای سانپ ہم
بیشک جانتے ہین کہ تو اللہ کے حکم سے آیا ہے لیکن ہمکو ضرور ہے کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری
لڑکی سے گہڑی بہر الگ ہو جا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پہر تو کر جسکا تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے
کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے فارغ ہو چکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہہ کفن مین
سو گیا اور وہ اوسکے ساتہہ دفن کر دیا گیا نہلانے والے نے اوسکے باپ سے پوچہا کہ تیری بیٹی نے

کیا کیا تھا جس سے وہ قبر میں اس بلا کے ساتھ مبتلا ہوئی اوسنے کہا مجھے نہیں معلوم مگر ہاں اتنی بات ہے کہ وہ نماز کو وقت سے تاخیر کرتی تھی ہم میت کا مثل مسور کے ہو جانا اعاذنا اللہ منہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع و سجود میں امام سے پہلے اوٹھاتا ہے اوسکا سر مونہہ مثل خنزیر کے کر دیا جاتا ہے ف اصل میں یوں ہی ہے مگر حدیث کی کتابوں نہیں ذکر گذرا ہے کہ آیا ہے یعنی جو شخص امام سے پہلے رکوع سجدے میں سر اوٹھاتا کرتا ہے خوف ہے کہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیا جاوے واللہ اعلم یہ روایت کہاں کی ہے نہ راوی معلوم نہ کتاب کا نشان ۵ حکایت منقول ہے کہ ایک جوان آدمی نخلگین عبد الملک بن مروان کے پاس آیا عبد الملک نے اوسکا سبب پوچھا اوسنے کہا بسبب گناہ کے عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا آسمان و زمین اوسنے کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پھر عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا عرش اوسنے کہا میرا گناہ عبد الملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اللہ کی رحمت جوان نے سکوت کیا پھر عبد الملک نے کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا تین کفن چور نہا پس پانچ آدمیوں نے جو کہ قبر دن میں تھے اونہوں نے مجھے تو پیر مسنے کیا سینے ایک قبر کہودا دوسمیں ایک آدمی کو دیکھا کہ اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا گیا تھا اور اوسپر مذاب کیا جاتا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سے کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا میں نے کہا میں نہیں پوچھ سکتا اوسنے کہا کہ یہ نماز کے ساتھ استخفاف کرتا تھا سو اس سے ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کو ہلکا سمجھنا موجب ہے سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت میں نہ پڑھے جب وقت جانے لگے تو ورسنے کی طرح لگ کر جلدی لگا لے اور ایسا رکوع و سجود ادا نہ کرے نماز کو جماعت سے نہ پڑھے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو دیکھا کہ وہ سور ہو گیا تھا اور طوق و بیڑیوں سے جکڑ بندا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیوں نہیں پوچھتا کہ کس سبب سے مبتلا ہوا میں نے کہا مجھے قدرت سوال کی نہیں ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب پیتا تھا جس خنزیر کو اللہ نے حرام کیا تھا اوسکو حرام نہ سمجھا اس سے معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مرجاویگا تو وہ قبر میں معذب ہوگا اور

اور کا منہ سور کا ہو جاوے گا پھر ایک قبر کو اور میت کو دیکھا کہ وہ آگ کی سیخوں سے بندھا ہوا تھا اور اوسکی
زبان آگ کی طرف نکلی ہوئی تھی اور عذاب کیا جاتا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال
کیوں نہیں پوچھتا اسنے کہا مجھے سوال کی قدرت نہیں ہے اوسنے کہا یہ ساعی تھا لوگوں کے مالوں کے
ساتھ سعی کرتا تھا پھر ایک قبر کو اور میت کو دیکھا کہ اوسمیں آگ مشتعل تھی اور وہ جل رہا تھا فرشتے
اوسکو مار رہے تھے اور وہ چیختا تھا میں ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال کیوں
نہیں پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا ہے کہا مجھے قدرت سوال کی نہیں ہے اوسنے کہا جھوٹا تھا اللہ کی جھوٹی قسم
کھایا کرتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی قسم موجب ہے عذاب قبر کی پھر ایک قبر کو اور میت کو دیکھا
کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سے مار رہے ہیں اور وہ با آواز بلند چلاتا ہے میں ڈرا اور لوٹا ہاتف نے
آواز دی کہ تو میت کے حال سے کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا ہے کہا مجھے اوس سے
سوال کرنے کی طاقت نہیں ہے اوسنے کہا یہ کہا کرتا تھا نماز کے ساتھ کہ ملاتا تھا جس چیز سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تھا یہ اوس سے باز نہ آیا اس سے معلوم ہوا کہ نزدیک شطرنج وغیرہ کھیلنا جو
اثم اور عذاب قبر کا باعث ہے نعوذ باللہ من عذاب القبر واھوالہ انتھی اخر حنکہ قبر کا عذاب
معاصی دل اور کان زبان منہ سینہ پیٹ شرمگاہ ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سے ہوتا ہے اور جو
نیک کام انہیں اعضا سے صادر ہوتے ہیں اوسپر اجر و ثواب ملتا ہے قبر و برزخ میں ہر طرح کی راحت
نصیب ہوتی ہے اگرچہ کام ہیں تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہے بہشت کے چمنوں سے اور جو بُرے
کرتوت ہیں تو پھر ایک گڑھا ہے جہنم کے گڑھوں سے اللھم انا نعوذ بک من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا ونعوذ بک من عذاب القبر ونعوذ بک من فتنۃ المحیا
والممات وفتنۃ المسیح الدجال ونسألک ان توفقنا لصالح الاعمال ونستعینک
علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک فی البکور والاصال وصلی اللہ علی سیدنا
ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین ثم آمین یا رب العالمین یا ارحم الراحمین

وصل

ایک رسالہ مختصر و مجزو کا امام ابو اسحٰق یحیٰی بن حسین بن امیر المؤمنین منصور باللہ قاسم بن محمد حسنی مرحوم نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکھا باعث تالیف دوام ذکر کے ایک یہ کہ مینے یا یمن صنعا مین کے قبرستان سے ایک معذب کو سنا کہ وہ قریب سال بھر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تھا اوسکی آواز اوہ نالہ الاول رات سے آخر تک سو قوتون مین ہوتا تھا دوسرا امر یہ ہے کہ اکثر لوگون مین وعظ اثر نہین کرتا ہے علماء نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانون مین سے بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا تاکہ کرعصاۃ مین سے جسکو اللہ تعالیٰ چاہے زجر و توبیخ کا فائدہ حاصل ہو وسے پھر شرح الصدور سے احادیث و حکایات ذکر کئے ہین بعض حکایتین جدید اوسمین سے ذکر کیجاتی ہین جنکا ذکر اس کتاب مین نہین ہوا **حکایت** صاحب رسالہ کہتے ہین مجھے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے شہر صنعا مین اتفاقاً ایک قبر کھودی اوسمین کوئی چیز ہوال گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تھا وہ لوٹ آیا اور قبر کو دوبارا جب مردے کو کھودا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکھی وہ یہ تھی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تھا اوسنے میت کو گھیر لیا تھا یہ اوس سے ٹوٹ گیا اور اوپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل جاتی رہی وہ اب تک بقید حیات ہے قبرین کھودنا اوسے چھوڑ دیا ہے اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے **حکایت** مجھے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ سید ہادی بن حسن حجری ہجرہ والونمین سے تھے اور نکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے تھے کہ ایک کھوپڑی دیکھی اور اوسمین لجام تھی انہون نے اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نے اوسکو اپنے پیٹ سے پھینکدیا انکو اوسکے حال روشن سے تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہے پھر اوس سے ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پھر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے اپنے غایات مین نقل کیا ہے کہ ایک کھوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تھی وہ اوس سے کھینچی گئی پھر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۵ رمضان ۶۴۴ھ ہجری مین ہوئی سنبہ اور ہوسمین دونون قبیلے یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سے ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تھا

اوسکو اوٹھالائے وہ راہ مین مرگیا پہر اوسکو اوسکے گھر مین ایک بڑی کھاٹ پر چھوڑ دیا کھاٹ کا عرض چار گز کا تھا جسوقت میت کے گھر والے بہت ہو گئے تو بعد تعزیت کے گھر کی چھتون پر چڑھ گئے اتفاقاً میت کا بھائی کہتا ہے جلد آؤ تاکہ اس حالت کو دیکھو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت مرد سب آ گئے اوپر کر کھڑے ہوئے ناگاہ اوسکا جسم کھاٹ سے بھی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی نسبان بھی گئی اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکے سارے اعضا بڑھے یہانتک کہ مثل ستونون کے ہو گئے اور اوسکی ہر اونگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی کے پہونچون سے ہوتا ہے اور سر اوسکا مثل تہمر کے اور کان جیسے گدہے کے کان اور دانت جیسے لوہے کے کھڑے ہو گئے اور زبان اوسکے سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی ناف تک پہونچ جاوے اور لوگ اوسکے نزدیک تھے اور مونہہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے اور اوسکے حال مین فکر کر رہے تھے کہ اوسنے ایک ایسی چیخ ماری جس سے زمین کانپ اوٹھی اور انہون نے اوسکے چیخنے کا حنظلہ سنا پہر اوسکا جسم بادبار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کی خودونکے ظاہر ہو گئے جب گھڑی بہر اتر چکی تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بو جہہ کے مارے سر پر ٹوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑہا کھودا اور ساٹھ آدمی جمع ہوئے اونکو اوسکے اوٹھانے پر قدرت نہوئی پہر انہون نے گھر توڑا اور دروازے توڑے بعد اسکے اکثر لوگ اوسے نکالا جیسے بڑے پتھرون کو نکالتے ہین لکڑیون سے اوسکو لوہتے پوہتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑہے تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچھ لکھا ہے عذاب قبر مین یہ زیادہ تر خطرناک اجرا ہے اس قصہ ہائلہ عظیمہ وفجیعہ کو قاضی عبدالصمد بن زید عنسی نے فقیہ صحیح بن سلیمان منہی سے روایت کیا ہے جو کہ اس قصے کے مشاہدہ کرنیوالے تھے یہ قصہ معروف ومشہور ومستفیض ہے فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قصہ بلد شعبان مین بلاد از بلاد خولان غربی صعدہ سے واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون کے ساتھ ملتے ہین پہر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہے تو قاتل ومقتول نارمین ہین عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہے پہر مقتول کا کیا حال ہے فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہا **حکایت** اسی طرح ایک قصہ مشہور عبداللہ بن مصعب بن زبیر کا ہے یحییٰ بن عبداللہ سے ہارون رشید سے کہا کہ عبداللہ کا ایک قصیدہ ہے

اوسکو پڑیا عبدالرحمٰن نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پڑھ رہا تھا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبدالرحمٰن نے قسم کھائی کہ وہ شعر اوسکے نہیں ہیں یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے کہا یا امیرالمومنین والد یہ شعر سوا اوسکے اور کسی کے نہیں ہیں یہ سنکر اِس سے پہلے کبھی جھوٹی سچی قسم الرحمٰن کی نہیں کھائی ہے تم بیچ چھوڑ دیں اِس سے ایسی قسم لو جو کہ کوئی جھوٹی کہا ئیگا تو جلد اوسکو عتاب ہوگا ہارون نے کہا اوس سے قسم لے یحییٰ نے ایک سخت مغلظ قسم لی عبدالرحمٰن نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سے کہا اگر یہ سچا ہے تو اسے کیا ہوا ہے کہ قسم نہیں کھاتا ہے یہ میری چادر جو مجھپر ہے اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجھسے قسم لے کہ وہ میرے ہیں تو میں ضرور قسم کھالوں فضل نے عبدالرحمٰن کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کھانیسی خرابی ہو پھر عبدالرحمٰن نے قسم کھائی اور حمید داسکا مستغیر بنا اور وہ کانپتا تھا یحییٰ نے عبدالرحمٰن کے دونوں شانوں کے درمیان میں مارا پھر کہا کہ اے ابن صعب والد تو نے اپنی تلوار کو کاٹ ڈالا والد تو ہر گز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبدالرحمٰن اپنی جگہ سے نہ ٹلا تھا کہ اوسکو جذام ہوگیا اور کپڑے کر کپڑے ہوگیا تیسرے دن مرگیا فضل بن ربیع اوسکے جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو قبر پر لائے اور لحد میں رکھا اور اوپر سے اینٹیں رکھی گئیں تو قبر بیٹھ گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگونکی آنکھوں سے غائب ہوگیا قبر بھر کا نظر آتا رہا اور اوس سے ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پھر مٹی لاکر اوسپر ڈالنا شروع کیا اور وہ نیچے چلے جاتے تھے کانٹوں کے گٹھے منگائے اونکو ڈالا وہ نیچے چلے جاتے تھے اسوقت حکم دیا قبر پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کر دیا اور منکر الحدیث ظاہر آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیثمی مکی صاحب فتاوی حدیثیہ اور اقران اکابر محدثین رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کم سن تھا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبر گیری قرأت کے لئے رکھتا تھا ایکدن بعد نماز صبح کے تاریکی میں نکلا مہینہ رمضان کا تھا میں گمان کرتا ہوں کہ عشر اخیرہ بلکہ شب قدر تھی جب میں قبر پر پہنچا اور کچھ قرآن پڑھا اور قبرستان میں سوا میرے اور کوئی نہ تھا تو ناگاہ سینے سے ایک آواز عظیم لمبی آہ آہ کرنا اور انمیں آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجھے ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سے آتی تھی کہ وچھونہ رویگ سے بنی ہوئی تھی نہایت سعید تھی سینے قرأت کو قطع کر دیا اور کان لگایا تو اوس آواز کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ مجذوب آدمی ایسا تاؤ عظیم کرتا تھا جس سے سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے گھبرا جائے سینے تھوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہٹ مجھسے مخفی ہو گئی اسنے

ایک آدمی کا گزر ہوا ہے اوس سے کہا یہ کسکی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر مجھے ہیئے اوسکو کسی سے نہیں پایا تھا وہ اپنا بہت مسجد کو نماز دن کا ملازم تھا اونکی اوقات میں اور بات چیت کرنیسے ساکت رہتا تھا اور ان سب باتوں کا ہیئے خوض اوس سے مشاہدہ کیا تھا کہتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری کیونکہ ظاہر میں جن احوال خیر کے ساتھ وہ متلبس تھا میں اونکو جانتا ہوں ہیئے اوسکا سبب ڈھونڈھا اور جن لوگوں کو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تھی اونسے خوب دریافت کیا تو اونہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ سود کھاتا تھا اور وہ تاجر تھا اوسکا نفس خبیث اس سے راضی ہوا کہ وہ حلال کھا دے یہانتک کہ اوسے موت آئی پھر اوسکو شیطان نے معاملہ بالربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا مال کم ہو جو بیوقت ہیئے یہ حکایت شہر والوں سے بیان کی تو اونہوں نے مجھسے کہا کہ اس سے بھی زیادہ تر عجیب عبدالباسط رسول قاضی فلان ہے اس آدمی کو بھی میں پہچانتا تھا یہ شخص ابتدای امر میں قاضیوں کا رسول تھا پھر صاحب ثروت ہو گیا ہیئے کہا اوسکا کیا حال ہے کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو میں کھودا گیا تاکہ اوسمیں اور میت کو رکھیں تو ہمنے اوسکی قبر میں ایک زنبیر دیکھی اور اوس زنبیر میں ایک بڑا سانپ اوسکے ساتھ بندہا ہوا تھا ہم بہت ڈرے اور جلدی سے زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمنے ایک اور آدمی کو دیکھا جبکہ ہمنے اوسکی قبر کو دیا اوس سے سوا ایک کھوپڑی کے اور کچھ باقی نہیں رہا تھا نا گاہ اوسمیں بڑی بڑی مینگنیں چوپائے سرکی ٹھکی ہوئی تھیں گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہے **حکایت** یہ بھی کہا ہے کہ ہمنے فلان شخص کی قبر کو دیا تو اوسکی قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکھا کہ وہ اوسکی گردن میں کوڑا بن کر مارے ہوئے تھا ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنے ہمپر ایک پھنکار ماری یہانتک کہ قریب تھا کہ ہم سب کو ہلاک کر دے نعوذ باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر ترجمہ میں کہا ہے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک گروہ میں اپنے اصحاب سے ایک کھوپڑی ہو ان کی کو ملی پر گزرے اونکے اصحاب نے اوسسے کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے اس کھوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب کی خبر دی جو اوسنے دیکھے ہیں تو البتہ اللہ تعالیٰ سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسیٰ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوسکو نطق دیا کہا ای روح اللہ پوچھو جو چاہو اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمکو جواب دوں عیسیٰ علیہ السلام نے اوس سے کہا تو اس دنیا میں

کون تھا کہا ای سوج الدین اس مین کا بادشاہ تھا اور ہزار برس اسمین زندہ رہا ہزار بچے جنے ہزار شہر فتح کئے ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پھر بعد اسکے موت ہوئی اور مقبرے اس دہر کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو سنے دنیا مین کوئی چیز ہرے سے زیادہ نرم نفع نہین دیکھی اور نہین دیکھی ہلاکت لوگون کی مگر حرص وطمع مین اور نہین پائی سنے عزت مگر رضا مین ساتھ اوس چیز کے جو کہ الدعز وجل کسنت کی ہے

لاترقدن لعینک السمر	وانظر الی ماتصنع العبر
وانظر الی عین مصرعہ	مادام یمکن طرف النظر
فاذا جهجت ولم تجد احدا	فسل الزمان فعنده الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ و کلمتہ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکھا دو تا کہ اللہ اس سے ہمارے یقین کو زیادہ کرے عیسی علیہ السلام سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر آئے اور نکو لیگئے کہا زندہ ہو جا اللہ کے اذن سے ای سام بن نوح وہ اللہ تعالی کی قدرت سے کھڑے ہوگئے مثل کبھر کے عیسیٰ علیہ السلام نے اوسنے کہا ای سام تم کمسند زندہ رہے کہا مین چار ہزار برس زندہ رہا دو ہزار برس ناک اور دو ہزار برس آبادی کی عیسی علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپکے نزدیک کسطرح تھی سام نے اوسنے کہا جیسے ایک گھر ہو کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سے داخل ہوا اور اس سے نکل گیا **حکایت** ابوالحفص نے اپنی تاریخ مین ترجمہ کیا بن عمر بن یحیی سجاد کے نزدیک کہا ہے منقول ہے کہ ایک شخص فقیہ کی کہ ہمیشہ کی محافظت کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچون سے لپیٹا رکھتا تھا فقیہ ایک دن کہیتی کی طرف نکلے اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تھا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تھا اوسپر جلدہ تھی فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کھلنے سے تعجب کیا پھر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹھ بیٹھا اوسنے اون چیتھڑون سے اپنے سر کو چھپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچھ ڈر نہین ہے اور حال کہا اور اوسپر سہل کیا اور اوس سے اوسکا سبب پوچھا کہا مین اولاد زبیر سے تھا جو کہ اپنی جانون پر اسراف کرتے تھین لیکے معاصی مین گرفتار ہین ایک مین قبرون کو اولکھا کرتا اور مردون کا کفن بیچا کرتا تھا کسی تاجر کی بیٹی مر گئی مینے سنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی گئی ہے مینے رات کو اوسکی قبر کھودی جسوقت مینے لحد کو کھولا نا گاہ ایک ہاتھ اوس سے نکلا اوسنے میرے سر کا

چھڑا لیا جسکو کہ تو نے دیکھا اوس عورت سے کہا اسی قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور اپنے فضل سے بازنہیں رہتا ہے جواب دیا کہ میں اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہوں اوسنے کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی شی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر میں اپنے گھر چلا آیا اور اپنے عیال کو گھر والوں وغیرہم سے چھپایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عافیت کے ساتھ احسان فرمایا پھر میں زبیہ سے نکل آیا انتہی ٭

باب ۳۵ بیان میں اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہیں

۱ شہادت

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے شہید کے لئے اللہ کے نزدیک تین خصال ہیں حضرت کہا جاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ میں اوسکے خون سے اور دیکھتا ہے اپنا ٹھکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں ہوتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس سے خیر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیسیوں حورعین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیوں میں اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ

۲ شکم کی بیماری سے مرنا

سلیمان بن صُرد و خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر میں معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی

۳ طول سجود

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طول قنوت امان ہے پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم ٭

۴ سورۂ تبارک الذی پڑھنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہوں نے ایک آدمی سے کہا کیا میں تجھے ایک حدیث کا تحفہ نہ دوں کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہاں فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑھ اور اپنے گھر والوں کو اور ساری اولاد کو اور گھر کے اوپر پڑوسیوں کے بچوں کو سکھا اسلئے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہے بخاری فی تاریخہ

کہیگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑھنے والے کے اور چاہے گی اوسکے لئے کہ اوسکو نجات دے اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجہ عبد الرزاق مسند ۲۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ ملک مانعہ ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے لایا جاتا ہے صاحب اوسکا قبر میں سو کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لئے مجھ پر رستہ نہیں ہے اوسنے تو مجھ میں سورۂ ملک کو یاد کرکے ہے پھر دونوں پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اوسکے پاؤں کہتے ہیں تیرے لئے مجھ پر راہ نہیں ہے وہ تو مجھ پر کھڑا رہتا تھا ساتھ سورۂ ملک کے اخرجہ خلف بن ہشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححہ والبیہقی ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کسی نے تبارک الذی بیدہ الملک کو ہر رات پڑھا تو والد اوسکو بسبب اوسکے عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اوسکا نام مانعہ رکھتے تھے اخرجہ النسائی ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتھ کتاب اللہ سے سوائے تبارک کے اور کچھ نہ تھا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر میں رکھا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ آیا سورۂ ملک اوسکے سر کو اور کھڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اللہ کی کتاب سے ہے اور میں تیری ناخوشی کو برا جانتا ہوں اور میں مالک نہیں ہوں تیرے لئے نہ اوسکے لئے نہ اپنی جان کے نفع و ضرر کا اگر یہ اوسکے ساتھ تیرا ارادہ ہے تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس کیسی یا رب فلاں نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا لقمہ کیا مجھے کیسا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہے اور اوسے عذاب کرنیوالا حال آنکہ میں اوسکے پیٹ میں ہوں سو اگر تو اوسکے ساتھ یہ کرنیوالا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے محو کردے رب فرماتا ہے کیا میں تجھے نہیں دیکھتا ہوں کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجھے الفت ہے کہ میں خفا ہوں رب فرماتا ہے تو جا میں نے اوسے تجھکو بخشا اور تیری شفاعت اوسکے حق میں قبول کی وہ آتی ہے فرشتے کو جھڑکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلجاتا ہے پھر آتی ہے اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر رکھتی ہے اور کہتی ہے مرحبا ہے اوس مونہہ کو کہ بہت بار اوسنے مجھے پڑھا مرحبا ہے اوس سینے کو کہ اوسنے مجھے بہت بار یاد رکھا مرحبا ہے ان دونوں پاؤں کو کہ بہت بار میرے ساتھ کھڑے رہے قبر میں اوسکو انس دیتی ہے واسطے

خوف وحشت کے اوپر التی کہتے ہیں جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چودہ برس آزاد غلام کوئی باقی نہیں رہا کہ اوسنے سورہ ملک کو سیکھ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ رکھا ہے اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۱۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت جسوقت مرتا ہے تو اوسکے گرد اگرد کئی آگیں جلائی جاتی ہیں ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہے اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لئے نہیں ہے جو کہ اوسکے اور آگ کے درمیان میں حائل ہو اور ایک آدمی مرگیا سوا سی سورہ تبارک کے اور کچھ قرآن سے نہیں پڑھا تھا پس آگ اوسکے سر کی طرف سے آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجھے پڑھتا تھا پھر وہ اوسکے دونوں پاؤں کی طرف سے آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتھ کھڑا ہوتا تھا پھر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سے آئے تو سورت نے کہا کہ اوسنے تو مجھے یاد رکھا پس سورت نے اوسکو نجات دی

اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ

۵ سورۃ الم تنزیل سجدہ

خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے کہتی ہے الٰہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو تو میری شفاعت اوسکے حق میں قبول کر اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو تو مجھے اوس سے محو کر دے اور وہ مثل پردے کے ہوتی ہے اپنے دونوں بازو اوسپر رکھتی ہے اور اوسکے لئے شفاعت کرتی ہے عذاب قبر سے اور اوسے منع کرتی ہے اور تبارک میں بھی مثل اسکے ہے خالد رات کو نہیں سوتے یہانتک کہ اسکو پڑھ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۱۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑھ لیتے

اخرجہ الترمذی والدارمی

۶ سورۃ یٰسین

امام رافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین میں بعض صالحین اہل یمن سے نقل کیا ہے کہ اوسنوں نے کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر میں مارزا اور سخت ٹھونکنا سنا پھر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے اوسنے کہا میں میت کا عمل ہوں کہا پھر یہ مار تجھ میں تھی

یا میت میں کہا بلکہ مجھ میں بھی ہے اور اسکے پاس سورۂ یٰسین اور اوسکے اخوات کو یا یا وہ میرے اور اوسکے درمیان میں حائل ہوگئیں اور میں مارا گیا اور نکال دیا گیا ؛

۷ صلوٰۃ دفع عذاب قبر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑھے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور عذاب قبر سے اوسکو بچا دیتا ہے اور آسان کرتا ہے واسطے اوسکے گزرنا پل صراط پر ان قیامت کے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب ف اسمیں پندرہ بار ہے اور ایک بار شنبہ میں پچاس بار ہے واللہ اعلم

۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی ۲ عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ میں مرا وہ مختوم بخاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیھقی ؛

۹ رمضان شریف میں مرنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عذاب قبر کا اوس شخص سے اوٹھا لیا جاتا ہے جو کہ شہر رمضان میں مرا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ رواہ باسناد ضعیف ؛

حدیث جامع منجیات عذاب قبر

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر نکلے فرمایا میں نے آجکی رات عجب دیکھا میں نے ایک آدمی کو میری امت سے دیکھا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوس کی روح قبض کرے پس آیا اوسکے احسان کرنا اپنے والدین کے ساتھ اوسنے ملک الموت کو اوسکے پاس سے پھیر دیا اور دیکھا میں نے ایک آدمی کو میری امت سے کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تھا اوسکے وضو آئے اوسنے عذاب سے اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکھا میں نے میری امت سے کہ شیاطین نے اوسکو گھیر لیا تھا ذکر اللہ آیا اوسنے اوسکو اون کے درمیان سے خلاصی بخشی اور دیکھا میں نے ایک آدمی کو میری امت سے کہ عذاب کے فرشتوں نے اوسکو گھیر لیا تھا اوسکی

نکالی اوسنے اونکے ہاتھوں سے اوسکو چھوڑایا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ پیاس کے مارے
زبان نکالے ہوئے تھا جس حوض پر جاتا اوس سے روکدیا جاتا اور کبار وہ آیا اوسنے اوسکو پانی پلایا اور اوسکے
سیراب کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے اور انبیا حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہیں جس وقت وہ حلقے
کے قریب ہوتا ہے تو اوسے نکال دیتے ہیں اور کبار خسل جنابت آیا اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا اور میرے قریب
بٹھادیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ آگے اوسکے ظلمت پیچھے ظلمت دائیں ظلمت بائیں ظلمت
اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت ہر وہ سوین متحیر تھا اوسکا حج وعمرہ آیا اور نہوں نے اوسے تاریکی سے نکالا اور
نور میں داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ مؤمنین سے بات کرتا ہے اور وہ
اوس سے بات نہیں کرتے صلہ رحم آیا اوسنے کہا ای گروہ مؤمنین کے اوس سے کلام کرو پھر اونہوں نے
اوس سے باتیں کیں اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ بچا تا تھا آگ کی لپٹ کو اور اوسکے شہر کو
ہاتھ کے ساتھ اپنے منہ سے آیا پاس اوسکے صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکے مونہہ پر اور سایہ اوس کے
سر پر اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ ہر جگہ سے زبانیہ لے اوسکو پکڑنا تو آیا اوسکے پاس اور
بمعروف ونہی عن المنکر نے اونہوں نے اوسکو اونکے ہاتھوں سے چھوڑایا اور ملائکہ رحمت کے ساتھ اوسکو داخل
کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے درمیان اوسکے اور درمیان
اللہ کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتھ پکڑا اور اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکھا مینے
ایک آدمی کو میری امت سے کہ جھکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نے بائیں جانب کو آیا اوسکے پاس اوسکا اللہ سے
ڈرنا اور اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پھر اوسکو دائیں جانب میں کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے
کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس آفراط اوسکے یعنی چھوٹے بچے جو مرگئے تھے اونہوں نے
اوسکی ترازو کو بھاری کردیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوا
ہے آیا اوسکے پاس ڈرنا اوسکا اللہ سے اوسنے اوسکو اوس سے نجات دی اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک
آدمی کو میری امت سے کہ آگ میں گر پڑا لائے اوسکے پاس آنسو اوسکے جو کہ اللہ کے خوف سے نہایت رویا تھا
اونہوں نے اوسکو آگ سے نکالا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے

اور کا پتا ہے جیسے کنجوس کا پتا کا پتا ہے آیا اور اسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتھ اللہ کے اوسنے اوسکے کا پتا نے کو سڑا دیا اور چلا یا اور دیکھا میںنے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے کبھی چوتڑوں کے بل چلتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل آیا اوسکے پاس درود بھیجنا اوسکا مجھ پر اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑ اپھر اوسے کھڑا کر دیا اور پل صراط پر چلا یا اور دیکھا میںنے ایک آدمی کو میری امت سے کہ جنت کے دروازوں کی طرف پہونچا پس اوسکے وے دروازے بند کر دئے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوس کے لئے دروازوں کو کھول دیا اور جنت میں اوسکو داخل کر دیا اور دیکھا میںنے کئی آدمیوں کو کہ اونکے منہ ٹیڑھے کترے جاتے ہیں میںنے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا چغلخوری کرنیوالے ہیں درمیان لوگوں کے اور دیکھا میںنے کئی آدمیوں کو کہ اپنی زبانو نسے لٹکے ہوئے ہیں میںنے کہا یہ کون لوگ ہیں اسی جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ تہمت لگاتے ہیں مومنین و مومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب ف قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عظیم ہے اسمیں اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہے جو کہ احوال خاصہ سے نجات دیتے ہیں ✦

مقامات اہل مقابر

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیا کرام سے روض الریاحین میں نقل کیا ہے کہا میںنے اللہ سے سوال کیا کہ مجھے مقامات اہل مقابر کے دکھا دے پس ایک رات کو میںنے دیکھا کہ قبریں شق ہوگئیں ناگاہ بعض اوسمیں سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختوں پر سوتے تھے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تھے میںنے کہا یارب اگر تو چاہتا تو کرامت میں درمیان اونکے برابری کرتا اہل قبور میں سے ایک منادی نے ندا کی کہ یہ منازل اعمال کے ہیں سندس والے تو اہل خلق حسن ہیں اور حریر و دیباج والے شہدا ہیں اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے ہیں اور اصحاب مراتب یعنی تختوں والے متحابون فی اللہ ہیں یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس میں محبت رکھتے تھے اور رونے والے گنہگار ہیں اور ہنسنے والے توبہ والے ہیں **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں فرمایا ہے کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہیں اونسے بچے جنکا ذکر حدیثوں میں آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سبب جسکے سبب سے عذاب قبر کے

نجات ملتی ہے یہ ہے کہ جس وقت آدمی سونیکا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ گھڑی بھر پہلے سونیسے اللہ تعالیٰ کے واسطے
بیٹھے اور میں اپنے نفس سے حساب لے کہ دن بھر میں کیا تو نے ہوا کیا نفع ہوا پھر گناہ ہو سکے لئے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے
درمیان میں توبہ نصوح کی تجدید کرے پھر اس توبہ پر سوجے اور عزم کرے کہ پھر گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اور جب
بیدار ہو تو عمل کے لئے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اور آخیر اجل کی وجہ سے مسرور ہوتا کہ رب کو گزرنا ہوا اور فاتحہ
کا تدارک کرے بندے کے واسطے اس نیند سے زیادہ نافع اور کچھ نہیں ہے خصوصاً جبکہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ
کا ذکر کرے اور اوس سنتوں کا استعمال فرماوے جو کہ سونیکے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی
ہیں یہانتک کہ نیند غلبہ کرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسیکو اسکی توفیق عنایت
فرماتا ہے ولاقوۃ الا باللہ الٰہی توجہہ گنہگار بندے کے اور سارے مومنین ومومنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور
ہمکو دنیا وآخرت کی سوائی سے بچا اور عذاب قبر وبرزخ سے محفوظ رکھ اور ہمارے گناہوں کو بخشدے اور دنیا سے ساتھ
امن وامان وایمان والیقان کے اوٹھا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ اجمعین ف امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات میں سات آدمیوں کا ذکر کیا ہے کہ اوون سے
سوال نہیں ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہیں اور نوعمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور میں
ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہو چکا یہاں یہ منظور ہے کہ اجمالاً اسباب واعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کر دیا
جاوے تاکہ تنبیہ میں آسانی ہو واللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳
طاعون ووبا میں مرنا ۴ بہت سچ بولنا ۵ قبل بلوغ کے مرجانا ۶ جمعے کے دن یا جمعے کی رات میں وفات پانا
۷ ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی ہاتھ میں پڑھنا ۸ ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ ان باپ کے ساتھ احسان
کرنا ۱۰ وضو اور ذکر اللہ ۱۱ صدقہ ۱۲ امر بمعروف ونہی عن المنکر ۱۳ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا ۱۴ قتل ہو اللہ
احد مرض موت میں پڑھنا ۱۶ جمعے کی شب میں مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ہر رکعت میں الحمد اور اذا زلزلت
پچاس بار پڑھنا ۱۷ ہر روز لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑھنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا
۱۹ الم تنزیل السجدہ ۲۰ سورۂ یٰسین ۲۱ رمضان شریف میں مرنا ان کے سوا اور اسباب ہیں جو حدیث منجیات میں مذکور ہیں
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح میں فرماتے ہیں کہ منجیات عذاب قبر میں ایک حدیث آئی ہے اوسمیں شفا ہے

ابوموسیٰ مدینی نے اسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب میں اوسپر بنا کی ہے اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہے اور حدیث ابوالفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہے کہ احادیث کی حکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے یعبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں الحرنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سعید کے اصول اسکے لئے شہادت دیتے ہیں اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ✦

باب ۳۶ بیان میں احوال مردوں کی قبروں میں

فصل لاالہ الا اللہ والوں کو وحشت نہیں ہوتی

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے اہل لاالہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اوکی قبور میں نہ اوکی قبر سے نکلنے میں اخرجہ الطبرانی و الاصبہانی فی الترغیب ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ لاالہ الا اللہ انس ہے واسطے مسلمان کے وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر میں اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابوالقاسم المختلی فی الدیباج ✦✦

رباعی

گر ورد قولا الہ الا اللہ ہست	ابی باطن پاک کی جنت رہست
صراف درِ قلب کجا بستاند	ہر چند بود سکہ بنام شاہ ست

انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہیں اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اخرجہ ابویعلی والبیہقی وابن مندہ ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شب معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ حجاج بن منہال ویونس بن محمد وابونصر التمار وحبان وغیرھم عن حماد عن سلیمان التیمی وثابت عن انس ورواہ سفیان ویحیی

بن سعید وعمرو بن حبیب وجریر بن عبد الحمید ومعتمر بن سلیمان ویزید بن ہارون
وعیسی وغیرھم عن سلیمان التیمی ورواہ ابو ہریرۃ وعبد اللہ بن جراد وغیرھما عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخرج ابن نعیم فی الحلیۃ والامام احمد فی الزھد
عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرہ بقبر موسی علیہ السلام وھو قائم یصلی فیہ

صلوۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

اثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہوں نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر میں نماز عطا کی ہے تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر میں قال ابن سعد فی الطبقات وابن ابی شیبۃ فی المصنف واللفظ لہ واحمد فی الزھد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت ۱۲ ابو نعیم نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ سوای انبیاء کے اور کوئی اپنی قبر میں نماز نہیں پڑہتا ہے حمید نے کہا نہیں تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے تو ثابت کو اذن دے کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے ۱۲ ابو نعیم نے حمید سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے ثابت بنانی کو اوسکی کہہ میں کہا اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہمنے اوپر پلہ ٹوں کو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہ رہے تھے وہ آپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسیکو اپنی خاک سے نماز او کی قبر میں عطا کی ہو تو تو مجھے اوسکو عطا کر یہ الدلیا نہیں ہے کہ اونکی دعا کو رد فرما سکے ۱۲ ابراہیم بن صہبان کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے حدیث کی جو کہ حجر کے وقت جس پر گرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اطراف ثابت بنانی پر گرے تو ہمنے قرات قرآن کو سنا اخرجہ ابن ہبیرۃ فی تقدیب الآثار ابو نعیم

قرات قرآن شریف در قبر

اسلمہ بن شبب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سنے ابو حماد یا ابو محمد کو کہ کسی کو سنا اور وہ ستر پرہیزگار آدمی تھا کہا میں جسے کے دن دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا جس قبر پر میں گزرتا ہوں اوس سے قرات قرآن سنتا قال ابن مندہ اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابو احمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی ابو احمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت سلمۃ ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور انکو گمان نہ تھا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمیں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا تھا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ کو اسکی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی ف ابوالقاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الموت میں کہا ہے کہ یہ تصدیق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میت اپنی قبر میں پڑھتا ہے اسلئے کہ بعد اللہ نے آپ کو اسکی خبر دی اور آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول میں کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالت ہے اس پر کہ میت اپنی قبر میں سورۂ ملک پڑھتا ہے اور اس امت میں یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیاء کو اسکے ساتھ اکرام کیا ہے اور یہ کرامات میں سے ہے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات میں اسکی دعا کی کرتی تھی پس جبکہ کرامت اولیاء کے لئے یہ ہوئی کہ وہ قبر میں طاعت و عبادت پر قادر ہوتے ہیں تو انبیاء علیہم السلام بطریق اولی قادر ہونگے ۴ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث کی بھکو ابوالحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجھے حدیث کی ہمارے شیخ ابوالحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی تھے اور مجھے ایک بھکو یموسامرا سے دکھائی کہا یہ جگہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سورۂ ملک کو سنا کرتے تھے ۴ عیسی بن محمد طیالسی کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن مجاہد مقری کو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ پڑھتے ہیں اور گویا میں اونٹ کہتا ہوں کہ تم تو میت ہو اور پڑھتے ہو سو گویا وہ مجھے کہتے ہیں کہ میں ہر نماز کے پیچھے اور بعد ختم قرآن کے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اون لوگوں میں سے کرے جو کہ قبر میں پڑھتے ہیں سو میں اپنی قبر میں پڑھتا ہوں اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مؤمن کو اپنی قبر میں ایک صحف دیا جاتا ہے وہ اوسمیں پڑھتا ہے اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراھیم بن الحکم بن ابان وفیہ ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ

۱ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ میں تھا سات لاکھ مجھے پالیا میں عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی قبر کے پاس ٹھیرا میں نے قبر سے ایسی قرات سنی کہ اوس سے زیادہ بہتر میں نے کبھی نہیں سنی پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہوا آپ سے اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبداللہ ہے کیا تو نے نہیں جانا کہ اللہ نے

اونکی روحوں کو قبض فرمایا اونکو زمین و آسمان کی قندیلوں میں رکھا پھر اونکو وسط جنت میں لٹکایا جب رات ہوتی ہے تو اونکی روحیں طرف اونکے پھیری جاتی ہیں سو وہ اسی طرح رہتی ہیں یہانتک کہ جسوقت قیامت طلوع ہوتی ہے تو روحیں اونکی اپنے مکان کی طرف پھیری جاتی ہیں حسین و تمین اخرجہ ابن مندہ و ابو احمد الحاکم فی الکنی بسند ضعیف ۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں سویا ہوا اپنے آپ کو جنت میں دیکھا ایک قاری کی آواز سنی کہا کہ یہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی ہاں کے ساتھ احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہے اور حارثہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ احسان کرتی تھی ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھتا ہوں میں جنت میں تھا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھ سنی سنے کہا یہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے وکذلک البر وکذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم مقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہتے بلخ میں ایک قبر کو دیکھا وہ ایک اور قبر میں نفوذ کر گئے میں نظر کی تو ایک بوڑھا آدمی قبر میں قبلہ کی طرف موہنہ کئے ہوئے ہے اور اوسپر سبزہ ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہے اور اوسکی گود میں ایک مصحف ہے اور وہ پڑھ رہا ہے اخرجہ ابن مندہ ۱۰ احکایت ابن سنده نے ابوالنضر سے ابوری گورکن سے روایت کیا ہے اور وہ نیک آدمی تھا کہا میں نے ایک قبر کھودی قبر میں ایک اور قبر کھل گئی میں نے دیکھا تو اوسمیں ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو جائز الوجہ بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی گود میں ایک کتاب سبز سے لکھی ہوئی نہایت خوشخط ہے اور وہ قرآن پڑھ رہا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی میں نے کہا نہیں کہا تو پھر پڑھیلے کو اوسکی جگہ میں رکھدے میں نے اوسکو اوسکی جگہہ میں رکھدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکو ابن نجار نے تاریخ بغداد میں روایت کیا ہے قال وقرأت فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین من طلاب العلم لا اعرف اسمہ قال سمعت مقاتل بن عبداللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتے ہیں

کریں نے مصعب بن عبداللہ حفار سے کہا کیا تو نے قبر مودے میں کچھ دیکھا کہا نہیں لاکن میں نے اپنے باپ سے سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک قبر کھودی جب میں لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھ میں مصحف ہے اوسمیں ٹکر رہا ہے مجھے کہا کیا قیامت قائم ہوگئی میں نے کہا نہیں پھر میں نے اوسکو ڈانک دیا **۱۱ حکایت** امام ابی نعیمی رضی اللہ عنہ کفایۃ المتقدمین فرماتے ہیں ومن المشہورات الفقیہ الکبیر الولی الشہیر احمد بن موسی بن مجیل سمعہ بعض الفقہاء الصالحین من قرابتہ یقرأ سورۃ النور فی قبرہ ۱۲ **حکایت** ابوالحسن بن ہرار رحمہ اللہ نے کتاب الروضہ میں عبداللہ بن محمد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مجھے ابراہیم حنائی نے حدیث کی کہا میں نے ایک قبر کھودی ایک اینٹ ظاہر ہوئی میں نے شک کی خوشبو سونگھی یہانتک کہ وہ اینٹ کھل گئی ناگاہ ایک لڑکا دیکھا کہ اپنی قبر میں بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا ہے

تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر

ابن زید قاشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور قرآن سے اوسپر کچھ باقی رہجاتا ہے جسکو اوسنے نہیں سیکھا ہے تو اللہ فرشتوں کو اوسکی طرف بھیجتا ہے وہ اوسکو یاد کراتے ہیں حتی اوسپر قرآن سے باقی رہا ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲** حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جسوقت مرتا ہے اور اوسنے قرآن کو یاد نہیں کیا ہے تو اوسکے ملائکہ یا حفاظین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کریں اوسکی قبر میں یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کرے دن قیامت کے ہمراہ اہل قرآن کے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳** عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ جسوقت اللہ سے ملیگا اور اوسنے اللہ کی کتاب کو نہ سیکھا ہوگا تو اللہ اوسکو قبر میں تعلیم کریگا تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ **۴** فی الفردوس الدیلمی ولم یسندہ والدہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مثلہ ثم وقفت علیہ مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران فاخرجہ من طریق عطیۃ العوفی عنہ کما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جس شخص نے قرآن پڑھا پھر مرگیا پہلے اس سے کہ اوسکو حفظ کرے تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو قبر میں تعلیم کرتا ہے اور وہ اللہ سے لیگا اور اوسنے قرآن کو حفظ کرلیا ہوگا اخرجہ ایضا ابوالقاسم اللالکائی فی کتاب فضائل القرآن والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء ف حافظ زین الدین بن رجب رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور میں فرمایا ہے کہ کبھی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کی برزخ میں اعمال صالحہ کے ساتھ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سے اوسکو ثواب حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ موت کی وجہ سے عمل اوسکا منقطع ہوگیا لیکن عمل اوسپر سلسلے باقی رہتا ہے کہ اللہ کے ذکر و طاعت سے متنعم ہوں جیسے کہ اس سے ملائکہ و اہل جنت جنت میں متنعم ہوتے ہیں گو اوسپر کچھ ثواب نہ ہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر یہ تعیم عظیم ہے نزدیک اوسکے اہل کے سارے نعیم و لذات دنیا سے پس یہ تنعم کیا تنعم کرنیوالوں نے مثل ذکر و طاعت الٰہی کے ؎

شغل علم در برزخ

حکایت حافظ ابوالعلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنیکے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ ایک شہر میں ہیں جسکے جیران و حیطان یعنے دیوار ہیں سب کی سب کتابیں ہیں اوسنے پوچھا تو ملائکہ نے اللہ تعالی سے سوال کیا تھا کہ وہ مجھے علم میں مشغول رکھے جیسا کہ میں اوسکے ساتھ مشغول تھا سو میں علم کے ساتھ مشغول ہوں اپنی قبر میں ف ابونعیم و بیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس قول الٰہی کی تفسیر میں فلا تقضہم یمھدون روایت کیا ہے کہا ہے کہ قبر میں اور ابن ابی الدنیا نے قبور میں اشہر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملائکہ قبر ہی منزل ہے اوسکے لئے جسنے اللہ کی فرمانبرداری کی ؎

فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہیں

ابن ابی الدنیا و ابونعیم جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچھا کفن دو اپنے مردوں کو کیونکہ وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اپنی قبروں میں اخرجہ الحارث بن ابی اسامہ فی مسندہ والوابل فی کتابہ التوابین العقیلی ۴ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حبیبہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہئے کہ اوسکو اچھا کفن دے اخرجہ مسلم ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ مراد اچھا کفن دینے سے بیاض و نظافت مسنوع و کثافت کفن ہے نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف میں گراں قیمتی کفن دینے سے

ن ابونعیمی

نہی آئی ہے ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے کفن کو محبوب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنوں میں زیارت کرتے ہیں اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنوں میں زیارت کرتے ہیں اخرجہ العقیلی والخطیب فی التاریخ ۵ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اپنی قبروں میں اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ وصححہ یحیی بن یحیی الھمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان ف بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہیں ہے اوسکا قول یہ ہے کہ کفن تو پیپ کے لئے ہے مخالف اسکے نہیں ہے کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکھنے میں ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکے علم میں جسطرح شہداء کے حق میں فرمایا ہے احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک رزق دئے جاتے ہیں حال آنکہ تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ خون میں آلودہ ہیں پھر ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں اور وہ ہمارے دیکھنے میں اسی طرح ہیں اور غیب میں ایسے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اوسنے خبر دی ہے اور اگر وہ ہمارے دیکھنے میں ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ نے اوسنے خبر دی ہے تو ایمان بالغیب مرتفع ہوجاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی اوسنے کئی بار تو اوسکو خواب میں دیکھا اور اپنی بی بی کو اوسکے ساتھ نہ دیکھا تو اوسنے پوچھا اونہوں نے کہا کہ تیرے اوسکے کفن میں قصور کیا اسلئے وہ شراتی ہے کہ ہمارے ساتھ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو اوسکی خبر دی آپنے فرمایا انظر اھل الی ثقۃ من سبیل پھر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات حاضر ہوئی حتی اوس سے یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردوں کو پہونچاتا ہوگا تو میں پہونچاؤنگا پھر وہ انصاری مرگیا شخص دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے لایا اور اونکو انصاری کے کفن میں رکھدیا جب رات ہوئی تو اوسنے اون عورتوں کو دیکھا اور اونکے ساتھ اسکی عورت بھی تھی اور پھر دوزخ

کپڑے تھے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ھشام قال حدثنا یحیی بن صالح الوحاظی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی راشد بن سعد قال السیوطی رحمہ اللہ ھذا مرسل لا باس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول ورشد بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ۷ حکایت احمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ قیسارہ میں ایک عورت تھی وہ مرگئی اوسکے بیٹی نے خواب میں دیکھا اوسنے کہا اے بیٹا تنے مجھے تنگ کفن میں کفنایا اور میں درمیان اپنے ساتھ والی عورتوں کے اونسے شرماتی ہوں فلاں عورت فلاں دن ہمارے پاس آئے گی اور فلاں جگہ میں میری چار اشرفیاں کسی ہیں سو تم اونکا کفن خریدو اور اس عورت کے ساتھ مجھے بھیجدو لڑکی کہتی ہے میں نہیں جانتی تھی کہ اوس جگہ میں جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیاں ہیں کہتی ہے کہ میںنے دیکھا تو اشرفیاں تین جیسا کہ اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تھا وہ اچھی خاصی تندرست تھی اسکے بعد وہ بیمار ہوگئی محمد کہتے ہیں کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا اسی بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہے اور مجھسے قصہ بیان کیا میںنے وہ حدیث یاد کی جسمیں وارد ہوا ہے کہ مردے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں میںنے کہا تم اوسکے لئے کفن خریدو لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو میرے ماں کی طرف کچھ بھیجو گی تو اوسکو بھیونچا دینا پھر وہ عورت اوس دن مرگئی جبکہ اوسنے بتایا تھا اور کفن کو اوسکے ساتھ اوسکے کفن میں کہدیا پھر بیٹی نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا تو کہا بیٹی فلاں عورت ہمارے پاس آگئی اور کفن بھیجکر بھیج دیا کیا اچھا کفن ہے اللہ تجھکو جزای خیر دے اخرجہ ابن الجعی زدی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن یحیی بن یوسف الغزالی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مستحب جانتے تھے کہ کفن ملفوف محزور ہو کہا کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اپنی قبروں میں اخرجہ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ ۹ عمیر بن اسود عنسی سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑوں میں کفنا دیا اتنے میں معاذ آگئے اور ہمنے اوسی دم اوسکی قبر سے باہر نکالے تھے معاذ نے کہا تمنے اسکو کتنے کپڑوں میں کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے کپڑوں میں اونہوں نے اوسکو اکہاڑا اور نئے کپڑوں میں کفنایا اور کہا تم اپنے مردوں کو اچھا کفن دو

اسلئے کہ وہ اوسی مین محشور ہونگے اخرجہ ابن ابی ستیبۃ *

فصل میت کے پاس اوس کے گھر والے آتے ہین

شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میت جسوقت اپنی لحد مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس اہل و اولاد اوسکے آتے ہین جسکو اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے اوز کا حال پوچھتے ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نے کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنے لڑکے کی صلاح سے قبر مین خوش ہوتا ہے

شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیہ سدی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ شہید کے پاس ایک کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگون کا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سے آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سے خوش ہوتا ہے جیسے کہ غائب کے گھر والے اوسکے آنیسے دنیا مین خوش ہوتے ہین

اُرقد رقدۃ المتقین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مؤمن سے کہا جاتا ہے کہ تو سورہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو یعقو

موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اسعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکے جنازے مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آنکر اوسکے مثل نہین دیکھا گیا تھا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پھر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکھا جسوقت وہ دفن کردئے گئے تو کنارۂ قبر پر یہ آیت پڑھی گئی معلوم نہین کسنے پڑھی یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر و اخرج نحوہ عن عکرمۃ وابن الزبیر لفظا اوسکا یہ ہے کہ ایک پرندہ سفید آسمان سے آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پھر اسکے بعد اوسکو نہ دیکھا لوگون کا یہ گمان تھا کہ وہ اونکا عمل تھا اور مجاہد و عبد اللہ بن یامین و بحر بن ابی عبید سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ

ایک پرندہ سفید بڑا جانب کوج سے آیا اور غیلان بن عمرو میمون بن مہران سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ پہر اوسے ٹہہرا تو وہ نہ ملا جب اوپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکے جسم کو نہیں دیکہا یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیہ

ردّ بصر وقت موت

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے آپ کو دیکہا کہ آپ دحیہ کلبی سے سرگوشی فرماتے ہین مینے کہ وہ یا تو آپکے سرگوشی کو قطع کرون آپنے فرمایا کہ تو نے اوسکو دیکہ لیا مینے کہا ہان فرمایا وہ جبرئیل تہے خبر اقرب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو تجہپر دیگا پیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوئے اور اپنے جنازے پر رکھے گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اوسنکے کفنان مین داخل ہوا لوگون نے اوسکو ڈہونڈہا مگر نہ ملے کہا تم کیا کرتے ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بشری یعنے خوشخبری ہے جب وہ لحد مین رکہے گئے تو ایک کلمہ سے اونکا استقبال ہوا جو لوگ کنارۂ قبر پر تہے اونہون نے اوسکو سنا یا ایتہا النفس المطمئنۃ الآیہ اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرجہ نحوہ من طریق المہدی امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ابن عباس وفی آخرہ کما افتخرت انہ رد علی عند اللہ بصرہ حین مات

میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے

اخیذ بضم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرنیکے وقت کہا تم میرے لئے دو کپڑے خرید و تمہیر کہہیر ضرر نہین ہے کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو اون دونون سے بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون اوس سے جلد کہینچے لئے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا والحاکم ۴ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ تم میرے لئے دو کپڑے سفید خرید واسلئے کہ وہ مجہپر نہین چہوڑے جاوینگے مگر تہوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجہے اوسسے بہتر ملینگے یا اونسے بہتر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طریق عنہ سعید بن راشد سے مروی ہے

جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۳ دیکھو

کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چھین لیگا اور جلد چھینے گا اور توسط کرو میری تجہیز مین کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہے تو میرے واسطے میری قبر کو بہت تنگ کشادہ کردیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجھپر تنگ کردیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی ادہر ہوجاوینگی

اخرجہ ابن ابی الدنیا صہ عابدہ بن نسی کہتے ہین جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تو میرے ان دونون کپڑون کو دہولینا اور مجھے اونمین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہے دو آدمیون مین سے اپنایا جاویگا اچھا لباس یا بُری طرح سے اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبداللہ بن احمد

فی زوائد الزھد

ردِّ کفن بعد موت

عائشہ ام المومنین بنت امیہان بن صیفی غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو مجھسے دن ہینے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو ناگاہ وہ قمیص جسمین اونکو دفن کیا تھا سب پائی پر رکھا ہوا ہے اخرجہ سعید بن منصور ۲ ابوبکر کے باپ کہتے ہین جبکہ امیہان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے تو اپنے گھر والون کو حکم دیا کہ اونکو کفنا دین اور قمیص نہ پہنا دین اونکے اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنے صبح کو اور قمیص تہائی پر رکھا ہوا تھا اخرجہ الطبرانی ابن ابی بکر

السلمی الدرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمر والقشیری عن ابیہ ۳ عدیسہ بنت امیہان کہتی ہین جبکہ میرے باپ کے مرنیکا وقت آیا تو اونہون نے کہا مجھے سیئے ہوئے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال ہوگیا اور غسل دئے گئے تو میرے پاس آدمی بھیجا کہ کفن بھیجدو سو مینے کفن بھیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے باپ نے مجھے منع کیا ہے کہ اونکو سیئے ہوئے قمیص مین کفناؤن کہتی ہین کہ سیتے دہوبی کی طرف آدمی بھیجا دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے مینے اپنا دروازہ بند کردیا اور اونکے پیچھے چلی لوٹکر آئی تو قمیص گہر مین تہا مینے نہلانے والونکی طرف آدمی بھیجا مینے کہا تمنے اونکو قمیص مین کفنایا تہا کہا ہان مینے کہا وہ یہی ہے کہا ہان اخرجہ الطبرانی ۴ خلف بزاز نے

مردی ہے کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لئے کفن فانہ سے ایک کفن نکالا گیا سکتے ہیں کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا ہمنے زیادہ کو قطع کردیا جب رات ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا یعنی خواب میں کہا کہ تو نے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھ بخل کیا ہمنے تجھ تیرا کفن پھیر دیا اور ہمنے اوسے جو اسکے کفن میں کفنا دیا پس میں لوٹتا ہوا کفن فانہ کی طرف گذرا تو ناگاہ وہ میں کفن پڑا ہوا تھا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ ٭

نقل میت از قبر

ابو نعیم نے مسند مجندی سے روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جبوقت تو مجھے قبر میں رکھے تو مجھے قبر میں دیکھنا اگر تو مجھکو دیکھ لے تو تو الٹ کی حمد کرنا اور اگر تو مجھے نہ پائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکے بیٹے نے خبر دی کہ اوسنے دیکھا تو کچھ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر نورانی معلوم ہوئی ۳ ابن ابی الدنیا نے قبور میں اور ابوبکر بن المقبری نے اپنے فوائد میں جابر بن زید سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے لفظ فلاں کی اوسکا نام لیا تھا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقبری کا لفظ یہ ہے کہ منصور بن علی کو میں اوسکی قبر کے کسی چیز کو درست کرنے لگا تو ہمنے اوسکو قبر میں نہ پایا ۴ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اوسپر علاء ابن الحضرمی کو حاکم کیا اور میں بھی اس غزوے میں تھا جب ہم لوٹے تو راہ میں علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کردیا بعد فارغ ہونیکے دفن سے ایک آدمی آیا کہا یہ کون ہے ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہے اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردوں کو پھینک دیتی ہے کاش تم اوسکا ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردوں کو قبول کرتی ہے ہمنے قبر کھولا اوسکا ٹراجب ہم لحد تک پہونچے تو جارا میت اوسمیں نہ تھا اور ناگاہ لحد بدستور تھی ایک نور چمک رہا تھا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کردیا پھر ہمنے کوچ کردیا یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے ابو نعیم نے اوسکی تخریج کی ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کردیا پھر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کھا جائیگا ہمنے ریت کھودی تو اونکو قبر میں نہ پایا

شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ

حکایت عبدالعزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مکہ میں ایک عورت تھی ہر روز بارہ ہزار تسبیح

کہا کرتی تھی وہ مرگئی جب اوسکو قبر میں لیکے پہونچے تو وہ لوگوں کے ہاتھوں کے درمیان لیگئی فی الحال اوّل من فوائد ابی الحسین بن المنزان بسندہ عن عبد العزیز

زینت اہل قبور برای میت صالح

حکایت ایک آدمی جرجان والوں میں کا کہتا ہے کہ گذرا میں جرجان کے قبرستان سے جب مرے تو ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ گویا اہل قبور اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں اور ایک نیا لباس ہے اوسنے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور میں کسی کے آنیکے سبب سے انکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم +

قبر پر اد عطر سے مفروش بہ ریحان

حکایت مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مرے تو ادعطر سے تو ادنکو قبر کی طرف اوٹھا لیگئے لوگ قبر میں اترے تاکہ ادنکو اتارین ناگاہ لحد میں ریحان بچھا ہوا تھا بعض نے اوس ریحان میں سے کچھ لیلیا ستر دن تک وہ تروتازہ رہا لوگ صبح و شام آتے اوسکو دیکھتے پھر لوگوں کی کثرت ہوئی تو اسیر نے اوسکو لیلیا اور بچوں تنہ لوگوں کی جمعیت تو ڈوبی پھر وہ اسیر کے گھر سے گم ہوگیا انہیں معلوم کیونکر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء +

دستہ یاسمین در قبر

حکایت محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہیں کہ میری ماں مرگئیں میں اوسکی لحد میں اوترا تو جو قبر کہ اوس سے ملحق تھی اوسمیں سے ایک درار کھل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تھا اوسکے سینہ پر چنبیلی تروتازہ کا ایک دستہ تھا نیچے اوسکو سونگھا تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو تھا جو لوگ میرے ساتھ تھے اونھوں نے بھی سونگھا پھر رہنے اوسے اپنی جگہ پر رکھدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابوبکر الخطیب

ریحان در قبر

حکایت جعفر بن سرایج نے اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کھودی ہوئی پڑی تھی اوسمیں سے ایک ریحانہ اگرا ہوا تھا رواہ الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی من طریق جعفر +

خوشبوی مشک از قبر

حکایت ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ سنہ دو سو چوبیس ۲۲۴ھ میں ایک ٹیلا اصبہ
میں کھل گیا سات قبریں ایک جگہ میں مثل حوض کے نکلیں اور میں بات آدمی تازے اور کفن کے بدن صحیح و سالم تھے اور کفنوں سے مشک
کی خوشبو مہک رہی تھی انمیں سے ایک آدمی جوان تھا اوسکے سر پر بال تھے ہونٹوں پر تری تھی گویا پانی پیا ہے
اور گویا آنکھیں سرمہ لگی ہوئی ہیں اوسکی کو تکلیف میں ایک ضرب تھی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالوں سے
کچھ لیں ناگاہ وہ مثل موی زندہ کے قوی ہے **حکایت** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مبطلہ
دن لوگوں کے تھا جنہوں نے سعد بن معاذ کے لئے قبر کھودی اور قبر اوکی بقیع میں تھی جسوقت ہم اوکی قبر سے
مٹی کھود تے تو پھر مشک کی خوشبو مہکتی یہانتک کہ ہم لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات
حکایت محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مٹھی بھر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی
اور اوسکو لیگیا پھر اسکے بعد اوسکو دیکھا تو وہ مشک بنی اخرجہ ابن سعد ؛

تلاوت وصوم موجب خوشبوی مشک در قبر

حکایت منیر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو خواب میں دیکھا اوس سے کہا گیا کہ یہ
کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر میں پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و بیاس کی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

حور اپنے خاوند کے مونہہ میں جنت کا میوہ دیتی ہے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بدوی آیا اور ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک سفر
میں اوسنے کہا مجھ پر اسلام پیش کر والحدیث اور اوسمیں یہ ہے کہ فیما تحفز کن ذلک اذ وقع من بعیرہ
علی ھامتہ یعنی وہ اپنے اونٹ سے سر کے بل گرپڑا پھر مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ
شخص ہے کہ محنت تھوڑی کی اور نعمت طویل دیا گیا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ بہو کا مر اپنے اوسکی دو بی میں کودکیا
جو کہ حور عین میں کی تھیں اور وہ اوسکے مونہہ میں جنت کے میوے طوئبی سی تھیں اخرجہ احمد

جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اوڑتے پھرتے ہیں

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے جعفر کو دیکھا کہ فرشتوں کے
ساتھ جنت میں اوڑتا پھرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں آجکی رات جنت میں داخل ہوا پنے اوسمیں نظر کی تو ناگاہ جعفر و شہدا کے ساتھ اوپتا پہرا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک سخت پرتکیہ لگائے ہوئے ہیں اور کئی آدمیوں کا اونکے اصحاب میں سے ذکر کیا اخرجہ الحاکم

بدن مٹی سے ضرر نہیں پاتے

احکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جانب تبوک میں اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تھی ناگاہ ایک کہوپڑی کھلی پڑی تھی اونھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اوسنے اوسکو چھپا دیا پھر فرمایا کہ ان بدنوں کو یہ خرمی یعنی خاک جہنتاک کچھ ضرر نہیں پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب وشاب ہوتے ہیں قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲ حکایت** صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نزدیک سماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تھی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ہای عورت تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلئے کہ یہ بدن کچھ چیز نہیں ہیں ہی ارواح موودہ نزدیک اللہ کے ہیں اونھوں نے کہا مجھے صبر سے کون مانع ہے حال آنکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کا سر طرف ایک رنڈی کے رنڈیوں نے اسرائیل سے ہدیہ بھیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا فی کتاب القبور **۳ حکایت** خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبکہ مدن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہ میں پہونچے جس سے سوا ایک ایک آدمی کے گزر نہیں کرسکتا تھا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے بڑھے اونسے لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رستے پر گر پڑے اوسکو بند کردیا جب مسلمان اوسطرف پہونچے توڈھے کرا ونکو گھوڑوں سے روندوا دیں عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھالیا وہ تو صرف جیشہ ہے تو تم اوسکو گھوڑوں سے روندو پھر روندے انکو روندا اونکے بعد اور لوگوں نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطعہ کیا **۴ حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ آثار اسپر دال نہیں ہیں کہ ارواح ایمان سے متصل نہیں ہوتے وہ تو اسپر دال ہیں کہ جو کچھ لوگوں کا عذاب و تکلیف اجسادکو ہوتا ہے اور سختی ہوتی ہے اور مٹی انکو کھاتی ہے اس سے اونکو کچھ ضرر نہیں پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کے جنس سے نہیں ہے وہ ایک اور ہی نوع ہے جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت و قدرت سے +

بیان شہید اللہم حقنا بذلک آمین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں خشک ہوتی ہے زمین خون سے شہید کے یہانتک کہ جدا لے لیتے ہیں اوسکو اوسکی دو بی بیان گویا وہ دو لون دودھ پلانے والیان ہیں کہ اوسکو نہوں نے اپنے بچے کو زمین کشادہ وبی کشت و درخت میں گم کردیا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجۃ ۲ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے مٹا تا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوتر تی ہیں طرف اوسکے دو بی بیان اوسکی حور عین سے پونچھتی ہیں اوسکے مونہہ سے مٹی کو پہروہ پہنایا جاتا ہے سو حلے کہ بنی آدم کی بنی ہوئی نہیں ہیں ولیکن جنت کی روئیدگی سے ہیں اگر وہ دو انگلیوں کے درمیان میں رکھے جاویں تو سا سکیں اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی فی البعث ۳ انس رضی اللہ کہتے ہیں کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کالا اگر میں لڑوں یہانتک کہ مارا جاؤں تو میں کہاں ہوؤں گا فرمایا جنت میں پھر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے فرمایا اللہ نے تیرا مونہہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لئے یا اور کسی کے لئے فرمایا کہ میں نے اوسکی بی بی کو دیکھا جو کہ حور عین میں کی ہتی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کھینچا اوسکے اور اوسکے جبہ کے درمیان میں داخل ہوتی ہے اخرجہ الحاکم و صححہ ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شہید ہوا آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹھے ہوئے ہنستے تھے پھر آپنے اوسکی طرف سے مونہہ پھیر لیا اسکا پوچھا تو فرمایا کہ میرا سرور تو اسلئے تھا کہ میں نے اوسکی روح کی کرامت کو دیکھا اللہ پر اور میرا مونہہ پھیرنا اوس سے اسواسطے تھا کہ اوسکی نئی حور عین سے اب اوسکے سر کے نزدیک ہے اخرجہ البیہقی بسند حسن **حکایت** قاسم بن عثمان جو محی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں طواف میں گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکھا میں اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ اس قول سے اور زیادہ کچھ نہیں کہتا تھا کہ الٰہی محتاجوں کی حاجت پوری کردیگی اور میری حاجت پوری نہیں ہوئی میں نے کہا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہیں کرتا ہے کہا میں تجھسے قصہ بیان کرتا ہوں ہم سات شریف تنے متفرق شہروں کے ہمنے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پھر ہم علحدہ کردیئے گئے تا کہ ہمارے گردنیں ماری جاویں میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تھے اونپر سات حور عین نور

حوضین سے تین ہزار دروازے پر ایک بہتی ایک آدمی کو ہم میں سے آگے لیگئے اوسکی گردن ماری گئی پیٹھ دیکھا کہ ایک عورت ہاتھ میں رومال لئے ہوئے زمین کی طرف اوتری ہے اتنا تک کہ تیہہ آدمیوں کی گردنیں ماری گئیں ہیں اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب میں پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوے تو دشمن کے بعض آدمیوں نے مجھکو مانگا اوسنے مجھے اوس شخص کو بیچ کر دیا میں اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تھی یا حیی فانک یا آخر دوم یعنی اے ابی نصیب تجھسے کیا چیز فوت ہوگئی اور دروازہ بند کر دیا گیا اسی بہانے میں مافات پر حسرت کرتا ہوں قاسم بن عثمان نے کہا میں اوسکو اولاد سے افضل گمان کرتا ہوں کیونکہ جو اسنے دیکھا وہ اوسنوں نے نہ دیکھا اور چھوڑ دیا گیا کہ شوق پر حمل کرے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی بکر محمد بن احمد بن حمدونہ التمیمی قال سمعت قاسم بن عثمان الخ

فصل بیان میں زیارت قبور کی اور اس بیان میں کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالوں کو جانتے اور انکو دیکھتے ہیں اور انکو انس و تباہی اور سلام کا جواب دیتے ہیں

اما اللہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے اپنے بھائی کے قبر کی اور اوسکے پاس بیٹھے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک کہ کھڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو قوت آدمی کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو پہچانتا ہے پھر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اور اوسے پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گزرتا ہے جسکو نہیں پہچانتا ہے پھر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی شخص کہ اپنے مؤمن بھائی کی قبر پر گزر کرے جسکو وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبد الحق ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گزر کیا کسی شخص کی قبر پر جسکو وہ دنیا میں پہچانتا ہے پھر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوسنے اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا

اخرجه ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المأتین ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میرا سینہ مردوں پر ہے پس کیا کوئی کلام ہے جسکو میں کہوں جبکہ میرا گزر اوپر ہو فرمایا کہو السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا اسلف ونحن لکم تبع وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ وہ سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں ولیکن جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں فرمایا ای ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا تو اس سے راضی نہیں ہے کہ برابر اولاد کی گنتی کے فرشتے تجھ پر سلام کریں یعنے سلام کا جواب دیں اخرجه العقیلی ف اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندوں کا سلام سنتے ہیں جواب کی طاقت نہیں رکھتے اور پہلی حدیثوں سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہیں سو اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہیں رکھتے ہیں جسکو زندہ سنے ورنہ وہ سلام کا جواب اسطرح دیتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے

زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گھر میں داخل ہوتی اپنا کپڑا اتار کر کہدیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ اور خاوند ہیں یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب انکے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو میں اوس گھر میں داخل ہوئی مگر میرے کپڑے مجھ پر کسے بندھے ہوئے تب بیحیا رکے عمر رضی اللہ عنہ سے اخرجه احمد والحاکم

زیارت وسلام بر شہید

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گزر فرمایا جبکہ احد سے لوٹے تو اوپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم اونکی زیارت کرو اور سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں سلام کرتا ہے اوپر کوئی مگر وہ اوسپر رد کرتے ہیں قیامت تک اخرجه الطبرانی فی الاوسط ٭

دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے

فی الاربعین الطائیة روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال انس ما یکون

المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یعرفہ فی دار الدنیا یعنی میت قبر مین جس شخص سے محبت رکھتا تھا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہے تو اور سے زیادہ تر انس ہوتا ہے ٭

علم ہونی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ

اکثر محدثین واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھکو یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جیسے کہ دن اور ایک دن ماہ سے پہلے اور ایک دن اور سکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۱۲ ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہے کسیسے اوسنے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے ٭

تنبیہ بیان مین عود روح کے طرف جسم کے اندر قبر کے

سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کے اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہے سب مردون کے لئے انتظار عن الشہداء اور نظر طرف دوار مرین ہے ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کے دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہوجاتا ہے جیسے کہ دنیا مین تہا یا بدن بدون روح کے زندہ ہوجاتا ہے اور روح وہان پہنچ جہان اللہ چاہے کہ اسکا لازمت حیات کی روح کو امر عادی ہے عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہوجاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز کہتی ہے پس گر اسکے ساتھ سمع صحت کی ہو پہونچے تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہے اور اسی طرح وہ صفات جو کہ بحق انبیا علیہم السلام شب معراج مین ذکر کئی گئی ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونیسے یہ بات نہین لازم آتی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئے بدن ایسے ہوجاوین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنی کھانی پینی وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اونکے لئے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سمع یعنے جاننا سننا سو بلاشک یہ شہدا کے لئے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہے وقال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہے کہ حیات شہدا مین اختلاف ہے کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کے باین معنی کہ اوسکو (سید گی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور بیہقی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام بعد اسکے کہ اونکی روحیں مقبوض ہوئیں اونکی روحیں طرف اونکے پھیر دیجاتی ہیں سو وہ مثل شہداء کے اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلہ سماع اور ملاقی ارواح میں ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہیں ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت وملاقات سے مشغول ہیں یعنے وہ اپنے حال میں گرفتار ہیں اونکو اتنی فرصت کہاں کہ کسی کی ملاقات وزیارت کریں اور جو روحیں منعم عیش وآرام میں ہیں چھٹے پھرتے ہیں قید نہیں ہیں وہ ملتے جلتے ہیں اور جیسے اولئے دنیا میں ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتے ہیں پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہے جو کہ اوس جیسے عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلیٰ میں ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہے دار دنیا ودار برزخ میں اور دار جزا میں اور آدمی ان تینوں گھروں میں اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا تھا انتہی شیخ نے اپنے کتاب البرہان فی علوم القرآن میں کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہیں تو ہم کہیں گے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبروں میں زندہ کردے اور اونکی روحیں ایک جزو میں اونکے اجزاء بدن سے ہوں کہ اوس جزو کی وجہ سے سارا بدن نعیم ولذت کا احساس کرے جیسے کہ دار دنیا میں زندے کا سارا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے جو کہ ایک جزو میں اوسکے اجزاء بدن سے ہوتی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم تہ میں بوسیدہ نہیں ہوتے نہ اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہوتے ہیں سو وہ مثل زندوں کے ہیں اپنی قبروں میں اور ابوحیان نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ لوگوں نے اس حیات میں اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہیں کہ اونکی روحیں باقی رہتی ہیں جسم اونکے کیونکر ہم فساد وفنا اجسام کو مشاہدہ کرتے ہیں دوسرے اس طرف گئے ہیں کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنی اوسکی روح وجسم دونوں زندہ ہیں اور ہمارا عدم شعور اسمیں قادح نہیں ہے پس ہم اونکی صفت اموات پر دیکھتے ہیں اور وہ زندے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب

یعنی تم پہاڑوں کو سمجھتے ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہیں اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہے حال آنکہ وہ خواب میں ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہے میں کہتا ہوں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے احیاء ولکن لاتشعرون سو اس قول سے مومنین کو مخاطب کرکے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدۂ وحس سے ادراک نہیں کرسکتے ہیں اور اسی وجہ سے شہید اپنے غیر سے تمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہ ہوگا اسلئے کہ اور مردے بھی اس بات میں شہید کے شریک ہیں اور اسلئے کہ سارے مومنین کو ہم روح کی حیات کا علم ہے سو ولکن لاتشعرون کے کچھ معنی نہ ہونگے اللہ سبحانہ کبھی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کردیتا ہے وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہیں

کشف حال شہید برای بعض اولیاء

سہیلی نے دلائل النبوۃ میں بعض صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اونہوں نے کسی جلسہ میں کہا وہ ایک بڑائی کی کمل گیا ناگاہ ایک شخص سخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے اوسمیں پڑھ رہا ہے اور آگے اوسکے ایک سبز چمن ہے یہ واقعہ احد میں تھا اور اونہوں نے جان لیا کہ وہ شخص شہید اور سے آئے اسلئے کہ اونہوں نے اوسکے چہرے کے ایک جانب میں زخم دیکھا اس قصے کو ابو حیان نے بھی ذکر کیا ہے اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بھی چند حکایتیں روض الریاحین میں ذکر فرمائی ہیں **حکایت** بعض صالحین نے کہا کہ میں ایک عابد آدمی کے لئے قبر کھودی اور اوسکی لحد بنائی میں لحد کو برابر کررہا تھا کہ اتنے میں اوسکے پاس والی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی میں نے دیکھا تو ناگاہ ایک بوڑھا آدمی قبر میں بیٹھا ہوا ہے اور سفید کپڑے پہنے ہیں وہ لکھ رہا ہے اور اوسکی گود میں ایک مصحف ہے سونے کا سونے سے لکھا ہوا اور وہ اوسمیں پڑھ رہا ہے اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹھایا اور کہا کیا قیامت قایم ہوگئی اللہ تعالیٰ تجھپر رحم کرے میں نے کہا نہیں کہا تو پھر اینٹ کو اوسکی جگہ میں رکھدے اللہ تجھے عافیت میں رکھے پھر میں نے اوسکو برابر کردیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ثقہ گو رکن سے روایت پہونچی ہے کہ اوسنے ایک تبرکھودی تو میں ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھ میں ایک مصحف ہے اوسمیں پڑھ رہا ہے

اور اوسکے نیچے ایک نہر جاری ہے اوسکو غش آگیا پھر وہ قبر سے نکالا گیا لوگوں کو نہیں معلوم ہوا کہ اوسے کیا پہونچا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک آدمی کے دفن میں حاضر ہوئے تلقین کرنیوالا بیٹھا تلقین کرنے لگا اونہوں نے تعجب کو کہتے سنا کیا تم تعجب نہیں کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمکو طریق مراد بن حمیل سے روایت لگی گئی ہے مراد کہتے ہیں کہ ابو المنیر نے کہا کہ میتے مثل معاذ بن عمران کے نہیں دیکھا اور اوسکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نے حدیث کی کہ فاتح معاذ بن عمران کے پاس آیا تلقین کرنے کو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تھے سو مینے اوسکو سنا کہ اوسکی قبر میں تلقین کرتا تھا اور کہتا تھا لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ تو معاذ نے کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب[۱] طبری سے حکایت کرتے ہیں کہ وہ مقبرۂ زبید میں ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تھے محب کہتے ہیں کہ شیخ نے مجھے کہا اسی محب الدین تو کلام موتی کے ساتھ ایمان کرتا ہے مینے کہا کہ ہاں کہا صاحب اس قبر کا مجھسے کہتا ہے کہ میں جنت کے حشے سے ہوں **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہیں کہ بعض مقابر یمن پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر خمران طاری ہوا پھر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لئے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکھا تو وہ عذاب کئے جاتے تھے میں رو دیا پھر میرے اللہ تعالیٰ سے زاری کی اونکے حق میں تو مجھسے کہا گیا کہ ہمنے تیری شفاعت اونکے حق میں قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ میں بھی اونکے ساتھ ہوں ای فقیہ اسمعیل میں فلاں ٹڈو سنی ہوں مینے کہا تو بھی اونکے ساتھ ہے سو میں اسلئے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہیں وحید میں کہ مجھے قاضی بہاء الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ معین الدین چہر پیل راہ میں اونکے ساتھ ہوئے پہلے اسکے کہ قاہرہ میں داخل ہوں کہتے ہیں کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہونچے اور وہ لوگ شہر میں بیت کے داخل ہونیکو منع کرتے تھے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتھ اوٹھایا ہم داخل ہو گئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حدیث کی کہ اوسنے ایک جوان کو ساتھ فاحشہ کرتا پایا ایک تربت[۲] میں اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا

[۱] شیخ محب طبری مکی صاحب کتاب ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ

[۲] قرافہ مصر کے قبرستان کا نام ہے اور مکہ میں بھی ایک قبرستان کا نام ہے

والدمین کہی اسجگہ اللہ کی نافرمانی نکرونگا اسلئے کہ میںنے ایک بار یہ فعل کیا تو فوشش ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتے **حکایت** شیخ عبدالغفار حکایت کرتے ہیں کہ مجھسے زین الدین بوشنی نے بوشنی فقیہ عبدالرحمن نوبری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ میں تھے اور مسلمانوں کو قید کرلیا تھا اور فقیہ عبدالرحمن قرآن پڑھ رہے تھے پس یہ آیت پڑھی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون جب فقیہ عبدالرحمن بار یگئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھ میں برچھی تھی اوسنے برچھی سے اونکو مارا اور کہا تمیں مسلمین تو یہی کہتا تھا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیئے جاتے ہو کہاں ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹھایا اور کہا نہ وہ ہے قسم ہے رب کعبہ کی اس کلمے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موزہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتھ شہر کی طرف اوٹھا لیجائے **حکایت** شیخ ابوسعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بکمین تہا میںنے باب بنی شیبہ میں ایک جوان کو مراہوا دیکھا جب میںنے اوسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے دہن و تبسم کیا اور مجھسے کہا اے ابوسعید کیا تو نے نہ جانا کہ احیاء احیاء ہیں گو وہ مرگئے وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف نقل کرتے ہیں ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابوعلی رودباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ونہوں نے ایک فقیر کو لحد میں رکھا جب اوسکے کفن کا سر کھولا اور اوسکو مٹی پر رکھا تا کہ اللہ اوسکی مغفرت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لئے اپنی دو انگلیں کھولدیں اور مجھسے کہا ان للذین یلین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی حیا بعد الموت کہا ہاں میں زندہ ہوں اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لا انصر تک بحاہی خدایا رودباری یعنی قیامت کو میں ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تھے ایک عورت مری لوگوں نے اوسپر نماز پڑھی اور اس نباش نے بھی نماز پڑھی تا کہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کھودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یا خذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفورہ کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے میںنے کہا یہ مانا کہ تیری مغفرت کی گئی ہے کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اوں سب کی جنہوں نے مجھپر نماز پڑھی

سو تو نے مجھ پر نا پڑھی پھر اوس عورت کو چھوڑ دیا اور مٹی ویسی ہی کر دی پھر تو پھر کی اور اوسکی تربہ اچھی ہوئی **حکایت** شیخی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میرے ہمراہ ہوا وہ مرگیا سیرا دل اوسکے ساتھ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا اپنے خوف کے مارے اوسکے بائین ہاتھ سے شرمگہ کیا اوسنے مجھسے یا بان لیلیا اور داہنا ہاتھ دیا مینے کہا صدقت یا بنی بیٹی بیٹا تو نے سچ کہا مینے ہی غلطی کی ذکرہ فی الاسکندیہ سندہ عن ابراھیم **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے ایک مرید کو نہلایا اوسنے میرا انگوٹھا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تھا مینے کہا بیٹا میرا ہاتھ چھوڑ دے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے وہ تو ایک نقل ہے پھر اوسنے میرا ہاتھ چھوڑ دیا ذکرہ القشیری بسندہ **حکایت** ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ کسے مین ایک مریہ میرے پاس آیا کہا ای اوستاد مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدھے ہین تکبر کو مدوانا اور آدھے ہین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور وضو کیا پھر وہ اچھلا گیا اور مرگیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکھا تو اوسنے اپنی دونون آنکھین کھولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہے کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے ذکرہ القشیری **حکایت** قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے اوستاد ابو علی دقاق کو کہتے سنا کہ ایک دن ابو عمرو بکین بصری کا گذر ایک کوچے پر ہوا دیکھا کہ کچھ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین بسبب اوسکے فساد کے اور اوسکی ماں روہی ہے ابو عمرو نے لوگون سے شفاعت کی اور کہا کہ تم اس بار تو اوسے میرے سبب سے بخشدو کئی دن بعد انہون نے اوسکی ماں کو دیکھا اوسکا حال پوچھا تو اوسنے کہا کہ وہ مرگیا اور مجھے وصیت کرگیا کہ تو میرے مرنے کی پڑوسیون سے خبر نکرنا تاکہ وہ شہادت نکرین اور جب تو مجھے دفن کردے تو میری شفاعت میرے رب سے کرنا اوسکی ماں کہتی ہے کہ مینے ایسا ہی کیا جب مین اوسکے سر قبر سے چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے کہ اماں تو چلی جا مینے رب کریم ہر قدوم کیا **حکایت** ابو محمد بن نجار کہتے ہین کہ مینے ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تھا کہ اوسنے دونون آنکھین کھولدین پھر اوسنے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الاستعداد لمذا المصرع یعنے اے ابو محمد تو اس پچھڑنے کے لئے اچھی طرحسے تیار ہو ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابی حمل وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال قید

ویفصد **حکایت** الامام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کذا فی المنتقی میں فرماتے ہیں کہ کہ ہمیں اخبار دیا فضل صالحین سے خبر دی کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے اور اونکے ساتھ بات چیت کرتے تھے **حکایت** حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اھل القبور میں ہے یہاں کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتیں دوسرے کے نکاح ہو گئے اور تمہارے گھر بس گئے اور تمہارے مال متفرق ہو گئے تو ایک اقلب نے اونکو جواب دیا اسی عمر خطاب ہمارے یہاں کا اخبار یہ ہے کہ جو تم نے آگے بھیجا وہ ہمنے پالیا اور جو تم نے خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو تم چھپے چھپے چھوڑ آئے اوسکا ہمنے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ مبہم **حکایت** سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مقابر مدینہ میں داخل ہوئے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اونہوں نے ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمکو خبر دیں سعید کہتے ہیں ہمنے ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچھ ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بی بیوں کا تو نکاح ہو گیا اور تمہارے مال بٹ گئے اور اولاد تمہاری یتیم یتیموں میں فاسر ہوئی اور مکان جسکو تم نے مضبوط بنایا تھا اوسمیں تمہارے دشمن بس گئے تو ہماری یہاں کا اخبار ہے اب تم اپنے یہاں کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکھر گئے چمڑے ریزہ ریزہ ہو گئے آنکھیں بہکر گالوں پر آگئیں نتھنوں سے پیپ بہہ رہی ہے اور جو ہمنے آگے بھیجا اوسکو پایا اور جو پیچھے چھوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال میں گرو ہیں اخرجہ الحاکمی فی تاریخہ نیسابور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل **حکایت** یونس بن ابی الفرات کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبرکو دیکھا دوپہر کے بچنے کے لئے اوسمیں بیٹھ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی پنڈلی کو لگی اوسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چوٹا سوراخ تھا اوسکو اپنی انگلی سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تھی اوسمیں مدبر تک دیکھا اور ناگاہ ایک بوڑھا آدمی خضاب کئے ہوئے تھا گویا شاطاؤں نے ابھی اوس سے اپنے ہاتھوں کو اوٹھایا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

سماع رد سلام از قبر شہید

حکایت عطاف بن خالد رضی اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نے حدیث کی کہ میں ایک دن قبور شہدا

کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ میں قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اترتی تھی
اوسکے نزدیک نماز پڑھی اور وادی میں بکثرت کوئی پکارنیوالا تھا نہ کوئی جواب دینے والا جب میں نماز سے فارغ
ہوئی تو سنے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ یعنی جواب سلام کو سینے سنا کہ وہ زمین سے نکلتا ہے میں اوسے پہچانتی
ہوں جیسے یہ پہچانتی ہوں کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہوں میرا ہر ایک رونگٹا
کھڑا ہوگیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل

۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں کہ عبید الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے مجھے یہ حدیث کی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہدا کے احد میں زیارت کی فرمایا آلہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی
دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک

۳ حکایت عطاف کہتے ہیں اور مجھے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہوں نے قبور شہدا کی زیارت کی کہا کہ
نہیں تھے میرے ساتھ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کریں میں نے انپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا
اور کہا کہ ہم تمکو پہچانتے ہیں جیسے بعض ہمارا بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے
اور میں نے کہا اے غلام میرے چھپر کو مجھسے قریب کردے پھر میں سوار ہوگئی اخرجہ الحاکم وصححہ
والبیہقی فی الدلائل من طریق العطاف ۴ واقدی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہدا احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب کھاٹی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پھر عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس آتیں اور دعا کرتیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ انپر سلام کرتے پھر اپنے اصحاب
پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیوں نہیں سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تمپر رد سلام کرتے ہیں اور فاطمہ خزاعیہ
کہتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا اور آفتاب قبور شہدا میں غروب ہو چکا تھا اور میرے ساتھ میری
بہن تھی جسنے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کریں اوسنے کہا ہاں پھر ہم اونکی قبر پر آئیں میرے
بہنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ میں نے ایک کلام سنا کہ ہمپر رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ

ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیہقی

۵ حکایت ہاشم بن محمد خزری کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں دن چھپے کے درمیان طلوع فجر و آفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہداء احد کے لیا میں اوگے چلتا تھا جب وہ قبروں تک پہونچے تو اپنی آواز بلند کی پھر کہا السلام علیکم یا صبر تم فنعم عقبی الدار کہتے ہیں کہ انکو جواب دیا گیا وعلیک السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات کیا کہا بیٹا تو ہے جواب دینے والا میں نے کہا نہیں تو اونہوں نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے داہنی طرف کیا پھر دوبارہ اوپر سلام کیا پھر جب وہ اوپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ میں بار کیا پس میرے باپ سجدے میں گرے شکر اللہ عزوجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ہاشم الخ

ضرب دف بر سر شہید

حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے جب ہم متفرق ہوئے تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے گم پایا ہمنے اوسے تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان میں مقتول پایا اوسکے گرد کئی لڑکیاں اوسکے سر پر دف بجا رہی تھیں جب ہم قریب ہوئے تو وہ متفرق ہوگئیں پھر ہمنے اونکو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

سماع اذان از قبر مطہر منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ میں ملازم مسجد نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو میں اذان سنتا تھا کہ طرف سے قبر نبوی کے نکلتی رہتی **۲** بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب زمانہ جنگ حرہ کا ہوا تو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن مسیب مسجد میں بیٹھے رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت ہوئی اور میں قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا جب ظہر کا وقت آیا تو بیٹے قبر شریف سے اذان سنی میں دور کھتیں پڑھ لیں پھر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑھی پھر میں بیٹھ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی جبکہ قبر شریف میں

اذان سنی پہر اقامت سنی پہر میں اذان واقامت قبر شریف میں سنتا رہا یہاں تک کہ تین دن گذر گئے اور لوگ مار کے گئے اور لوگ مسجد میں داخل ہوئے اذان کہنے والے لوٹ آئے پہر اذان دی پہر سنی اذان سنی کو قبر شریف میں کان رکھا تو سنی اذان سنی قال الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ حدثنی محمد بن الحسن عن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن یکربن محمد بن الزبیر سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا حجرہ کی راتوں میں سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہیں آتا تھا مگر میں اذان کو قبر شریف سے سنتا پہر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام گروہا گروہ داخل ہوتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجہ ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من وجہ آخر عن سعید ×

سماع جواب اذان از قبر و سماع انین و اُوہ

یحیی بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبروں میں سے جو کچھ میں سنتا ہوں سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ میں نے ایک قبر سے انین سنی مثل انین مریض کے اور ایک قبر سے سنا کہ مؤذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اس کا جواب دیتا ہے اخرجہ اللالکائی فی السنۃ ۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قبر سے دو بار اوہ من عظم الصدمۃ سنا

کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام

منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ والد میں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکھا جس وقت کہ وہ اوٹھایا گیا اور میں دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف پڑھتا جاتا تھا یہاں تک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہیں کہ اللہ تعالے نے سر کو تیز زبان کے ساتھ ناطق کیا کہا اعجب من اصحاب الکھف قتلی وحملی میرا قتل اور میرا اوٹھانا اصحاب کہف سے بھی زیادہ تر عجیب ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ من طریق کامل المحمش

شہید کا سورہ یٰس پڑھنا

تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ میں لکھا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نے طرف مخلوق ہونے قرآن کے بلایا اور نہوں نے الکار کیا تو انکی گردن ماری اور انکے سر کو بغداد میں سولی پر چڑھایا

اوسکے سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبیلے سے پھیرے ساتھ نیزے کے سوکل لے ذکر کیا کہ اوسنے رات میں سر کو دیکھا کہ اوسکا موٹہ قبیلے کی طرف پھر جاتا ہے اور تیز زبان سے سورہ یٰسین پڑھتا ہے تو ہی حرصہ کہتے ہیں کہ یہ حکایت کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اسکے طرق تین سے ایک وہ طریق ہے جسکو خطیب نے ابراہیم بن احمیل بن فلیف سے روایت کیا ہے **حکایت** ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے ماموں احمد بن نصر جبکہ محبت میں مارے گئے اور سولی دے گئے تو مجھے خبر پہنچی کہ اوانکا سر قرآن پڑھتا ہے میں گیا اور اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکھوں نے آرام کیا تو میں نے سنا کہ سر یہ آیت پڑھ رہا ہے ام حسب الذین ان یتخذوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون سر سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے +

قبر سے بات کا جواب دینا

حکایت یحیی بن ابوب غافی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک شخص سے سنا وہ ذکر کرتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ میں ایک جوان ما یہ تھا اوسے سب سے کولازم پکڑا تھا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تھا اوسکا ایک بوڑھا باپ تھا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑھ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اور سکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سے تھا وہ عورت اوسپر عاشق ہو گئی اوسکی راہ پر کھڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا اور اوسکو ہنکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکے پیچھے ہو لیا جب دروازے پر پہونچا تو وہ عورت داخل ہو گئی اور یہ بھی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہو گئی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون جوان غش کھا کر گر پڑا اوس عورت نے اپنی لونڈی کو بلایا دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی اوسکو اوٹھا کر اوسکے دروازے پر ڈال دیا اور پھر تو یہ ہوا وہ پھر باپ کے پاس آیا مین دیر ہوئی تو اوسکی طلب مین باپ نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تھا باپ نے اپنے بعض گھر والون کو بلایا اوسے اوٹھا کر گھر کے اندر لیگئے اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی تب اوسکے والد نے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا کہا خیر ہے کہا میں تجھسے پوچھتا ہون پہر اوسنے قصہ بیان کر دیا کہا بیٹا کونسی آیت تھی جسکو تو نے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑھی جو پہلے پڑہی تھی پھر غش کھا کر گر پڑا اوسے ہلایا تو وہ مردہ تھا پھر اوسکو نہلا دھلا کر رات کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے

باپ کے پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تو نے مجھے خبر کیوں نہیں کی کہا ای امیر المومنین رات کا وقت تھا حضرت عمر نے فرمایا چلکو اوسکی قبر پر لیچلو۔ اور اوسکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نے قبر کے اندر سے اوسکو جواب دیا یاعمر قد اعطانیھما ربی فی الجنۃ عزیزین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی ؛

کلام میت وحسرت بر عمل صالح

حکایت ابن مبارک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قبرستان میں گیا ہلکی دور کہ نشین پڑھیں میں ہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا والہ بیشک میں بیدار تھا کہ میں نے ایک قائل کو قبر میں کہتے سنا کہ تو اوٹھ تو نے مجھے ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں اور عمل نہیں کر سکتے والدیہ بات کہ میں مثل تیرے دو رکعتوں کے پڑھنوں مجھے دنیا وما فیہا سے محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیھقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النھدی عن ابن مبنا ۲ **حکایت** یونس بن جلیس دمشق میں مقابر پر سے گذر کیا کرتے تھے جمعہ کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہتا ہے یونس بن جلیس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج وعمرہ کرتے ہیں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں ہو اور ہم جانتے ہیں اور عمل نہیں کر سکتے یونس نے پھر کر دیکھا سلام کیا اونہوں نے رد سلام نہ کیا اونہوں نے کہا سبحان الدین ہمارا کلام سنتا ہوں اور تم پر سلام کرتا ہوں تم رد سلام نہیں کرتے اونہوں نے کہا ہاں ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ وسیئات کے حجابولت کی گئی ہے اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ من طریق عمر وبن واقد عن یونس ۳ **حکایت** اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میسرہ بن جلیس مقابر باب توما پر گزرے اور ایک شخص اوسکو کھینچتا جاتا تھا وہ زانیا ہو گئے تھے اونہوں نے کہا السلام علیکم اھل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فوحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہے تم پر ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہارے تابع ہیں اللہ ہم پر تم پر رحم کرے اور تمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکے جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونہیں سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو اے

لہ قبرستان باب توما دمشق میں موجود ہے اور قبر بھی موجود ہے

اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے مین چار بار حج کرتے ہو میسرہ نے کہا کہ ہر البتہ حج کرے اوسنے کہا طرف جمعہ کے کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور مستقبل ہے میسرہ نے کہا تسنے جو آگے بھیجا اوسکا بہتر کیا ہے کہا استغفار اور ہماری ہی ہون بند ہوگئی سو نہ کسی حسنہ مین بڑھے ہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہوا خر حبہ ابن عساکر

حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پہونچا دینا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن مین

حکایت عمیر بن جبان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بنا ئے بنی امیہ مین اور آٹھ آدمی اور میرے ساتھ قید کئے گئے ہمکو بادشاہ روم کے حضوری مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین مار لیگئین پھر مین پیش کیا گیا تاکہ میری گردن ماری جاوے ایک بطریق بادشاہ کی طرف کھڑا ہوا اوسکا سر اور پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجھکو اوسسے بخشدیا وہ مجھے اپنے گھر کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا پھر مجھسے کہا یہ میری بیٹی ہے مین اس سے تیرا نکاح کردونگا اور اپنا مال تجھے بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکھہ ہی چکا ہے تو میرے دین مین داخل ہوجا تاکہ مین تیرے ساتھہ یکرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لئے اپنا دین نہ چھوڑونگا پھر وہ کئی دن تک ٹھیرا رہا مجھپر یہ بات پیش کرتا تھا ایک رات اوسکی بیٹی نے مجھکو اپنے باغ مین بلایا کہا میرے باپ نے جو بات تجھپر پیش کی ہے تجھے اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ مین اپنا دین عورت کے لئے نہین چھوڑتا ہون نہ اور کسی چیز کے لئے اوسنے کہا تجھے ہمارے نزدیک ٹھیرنا محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنے مجھے ایک تارا دکھایا آسمان مین اور کہا تو رات کو اس تارے پر چل اور دن کو جہپ جایا کر وہ تجھے تیرے وطن کی طرف پہونچا دیگا پھر اوسنے مجھے زاد راہ دیا اور مین چلا پس مین تین رات چلاکیا دن کو جہپ جاتا تھا جب سے کہ مین جہپتا تھا اوس سے چوتھا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ مجھپر آکھڑے ہوئے ناگاہ مین اپنے اصحاب مقتولین کے ساتھہ تھا وہ سوار یون پر تھے اور اونکے ساتھہ اور لوگ دواب شہب پر تھے اونہون نے کہا عمیر مینے کہا عمیر پھر مینے کہا کیا تم ہمارے نہین گئے کہا ہان

ولیکن اللہ نے شہادت کو نشر کیا یعنے زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتھ تھے اونھین سے کسی نے مجھسے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتھ مجھے دے مینے اوسکو ہاتھ دیا مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا پھر ہم تھوڑی دیر چلے پھر مجھے بکبارگی غین کہنا کیا مین اپنے مکان کے قریب گر پڑا جو کہ جزیرہ مین تھا بعد ون اوسکے کہ کوئی شے لاحق ہو یعنے مجھے کسی طرح کا صدمہ نہ پہونچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحق بن الحریص عن ابن المسیب بن واضح عن عیسی بن یزید عن حمل شہ عن عمیر

حاضر ہونا شہدا کا اپنے بھائی کے نکاح مین

حکایت ابو علی بربری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پہلے پہل طرطوس مین بھی بسے جبکہ اوسکو ابو سلیمان نے بنایا کہتے ہین کہ مین بھائی ملک شام کے تھے غزا کرتے اور شمشوار و بہادر تھے ایک بار روم نے اونکو قید کر لیا پادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک کو تمہین کے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تمسے نکاح کے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہو جاؤ اونھون نے نہ مانا اور کہا یا صحراہ پادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پھر تین دن تک اونکے نیچے آگ جلائی پھر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بھائی کو دیگ مین ڈالا پھر دوسرے کو پھر چھوٹے بھائی کو قریب کیا اوسکو اوسکے دین سے ہر طرح کی بات سے مفتون کرنے لگا ایک مرتبہ اوپر کو نکلا ہوا کہا اسی بادشاہ مین اوسے اوسکے دین سے پھیر دونگا کہا کس چیز کے ساتھ کہا مجھے معلوم ہے کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہے سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتھ چھوڑ دون وہ ابھی اوسکو اوسکے دین سے پھیر دیگی بادشاہ نے اوسکے لئے چالیس دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لیا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتھ داخل کیا اور اوس سے قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سے کہا تو اوسے چھوڑ دے مین اوسکے کام سے تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بہر روزہ رکھتا رات بھر کھڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گذر گئی علیج نے اپنی بیٹی سے کہا تو نے کیا کیا اوسنے کہا میرے کچھ نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر مین اپنے دو بھائیون کو گم کیا ہے

(۱) یہ علیج کا لفظ ترکی ہے جسکے معنی ہین تلوار والا یعنی سپاہی

(۲) یہ بربری قوی الجثہ ہوتے ہین

مین ڈرتی ہون کہ اسکا بازنہا اونمین دونون کے سبب سے ہو جسوقت کہ وہ اونکے آثار دیکہتا ہے لیکن تو
بادشاہ سے مدت مین زیادتی چاہ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین مجھے اور اسکو لیجا بادشاہ بنے اور
دن بڑہا دے اور اونکو دوسرے گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن مسافر النہار قائم اللیل ہوا یہان تک
کہ مدت سے جیکا کچہہ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سے کہا اے شخص مین تجھے دیکہتی ہون کہ
تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہے اور مین تیرے ساتھہ تیرے دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چھوڑ دیا
اوسنے کہا پہر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لئے حیلہ کرتی ہون اور اوسکے پاس سواریان
لے آئی پہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تھے کہ آواز
گہوڑون کی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتھہ تھا اور اونکے ہمراہ فرشتے اترے بیچ
تھے اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کہ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تو نے دیکہا تہا
یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے اور اللہ نے ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیرے نکاح مین اس عورت
کے ساتھہ حاضر ہون پہر اونمون نے اوسکا نکاح اوس عورت سے کر دیا اور لوٹ گئے اور یہ بلد شام مین چلا
گیا اور اوس عورت کے ساتھہ رہا یہ دونون اس بات کے ساتھہ شام مین مشہور و معروف تھے زمانۂ اول مین
اونکے باب مین شعرا نے کئی ابیات کہے ہین اونمین سے ایک یہ ہے ؎

سیعطی الصادقین بفضل صدق		نجاۃ فی الحیوۃ وفی المماۃ	

یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جیتے مرنے مین نجات دیتا ہے اخرجہ ابن النجی ذی فی
کتاب عیون الحکایات باسنادہ عن ابی علی ؛

موتی کا خبر موت دینا

حکایت ابو مطیع معاذ بن مسلم سے مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا ارادہ مسجد کو نکلا اوسے گمان تہا کہ
صبح ہو گئی ناگاہ رات بتہی جب وہ قبر کے نیچے ہوا تو طبل پر جس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار
تھے کہ بعض نے بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سے کہا تم کہان سے آئے کہا کیا تم ہمارے ساتھہ نہ تھے
کہا نہین کہا ہم تو بیل خالد بن معدان کے جنازے سے آئے ہین کہا کیا وہ مر گیا ہمکو اوسکی موت کا علم

نہیں جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سے یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ ابن عساکر

کلام میت

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر میں تھے کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سے ایک آواز حزین دردناک سنی کہتی ہے ؎

انعم اللہ بالظغینۃ عینا	وبمسراك یا أمیمون الینا
جزنا ماجرعت من ظلمۃ القبر	ومن مسك الترائب امینا

کہتے ہیں کہ صفوان نے لوگوں کو اسکی خبر دی جو سنا تھا وہ رو دئے یہانتک کہ اپنی داڑھیوں کو تر کر دیا پھر کہا تو جانتا ہے کہ اُمیمہ کون تھی بیٹے نے کہا نہیں کہا بیٹا جنازے والی یہ اوسکی بہن ہے کہ جو پہلے برس مری صفوان نے کہا میں جانتا تھا کہ میت کلام نہیں کرتا ہے تو پھر یہ آواز کہاں سے ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور وابن عساکر عن الشعبی **حکایت** سعید بن ہاشم سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبیلے سے اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لئے اموکیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی میں لوگ کیا کرتے ہیں اور اونکے گرد قبرستان کی طرف سے سعد کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے اموں میں تھے کہ ایک آواز مسنکر سنی جسنے اونکو گھبرا دیا سر نیچا کر کے کان رکھا تو ناگاہ ایک ہاتف درمیان سے قبروں کے یہ ندا کرتا ہے ؎

یا اھل لذۃ لھو لات لاھم لھو	ان المنایا یؤمھن اللھو واللعبا
کم قد رأینا ہ مسرورا بلذتہ	امسی فریدا من الاھلین مغتربا

سعد کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی منہ پھیرا سکے گھر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تھی مر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن سخت گرمی میں قبرستان میں داخل ہوا اپنے قبروں کی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تھیں میں نے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہارے ارواح واجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے پھر تمکو زندہ کریگا پھر تمکو حشر ونشر کریگا بعد طول بوسیدگی کے صالح

کہتے ہیں کہ اون قبروں کے درمیان سے ایک منادی نے ندا کی اے صالح ومن ایاتہ ان تقوم السماء والارض بامرہ ثم اذا دعاکم دعوۃ من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتے ہیں کہ والد ہمین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے منہ کے بل گر پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضاً **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک قبرستان مین تھے اونہون نے اپنے جی مین کچھ بات کی کہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای ثابت اگر تو انکو ساکن دیکھتا ہے تو موت سے انہین مغموم ہین کہتے ہین کہ ہینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضاً **حکایت** بشر بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عطار ازرق نے مجھسے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو جاہیئے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جسکے تو روبرو ہے کیونکہ مین قبرستان مین تھا کہ اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انہ الات بین ناعم فی نعیم مدلل او معذب فی سکراتہ مقلب اخرجہ ابن ابی الدنیا ایضاً **حکایت** سوار بن مصعب اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ وہ بھائی اونکے بڑے وسی تھے ہر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تھا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا بڑا بھائی اصفہان کی طرف نکل گیا چھوٹا بھائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچھے سے ندا کرتا ہے ۵

یا ایہا الباکی علی غیرہ	نفسک ابکی او لا تبکہ
ان الذی تبکی علی اثرہ	یوشک ان تسلک فی سلکہ

مصعب کہتے ہین کہ اوسنے پھر کے دیکھا تو اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا رونگٹے کھڑے ہو گئے بخار آگیا گھر کو لوٹ آیا پھر نہ ٹھیرا مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بھائی کے برابر دفن ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح ہبتی سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ۵

ان تزوروا الیوم امنا انا فتلکنا	نزورہا متالکم وکنا فی الحیوۃ کشکلکم
فتلک البیداء تسفی ریاحہا	وتخن فی مقصورۃ لا تنالکم
فمن یک منا فلیس براجع	فتلک دیارنا وہی مصیرکم

اخرجہا احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن بن حمیر بن نفیر عن ابیہ

حکایت سلیمان بن یسار حضرت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن کچھ لوگ قبرستان میں چلے جاتے تھے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو کہتے سنا ؎

ایھا الراکب سیروا من قبیل ان لا تصیروا	فکما کنتم کنا فصیرنا یا ایھا المنوان

وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا **حکایت** محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ میں پہونچا تو باپ مرگیا شجر دوم میں اوسکو دفن کردیا اور چلا پھر رات کو اوسی جگہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نہ اوتر اناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہے اور کہتا ہے ؎

اجدك تطوی الدوم لیلا وتکلما	نری علیك لاھل الدوم ان تکلما
وبالدوم تاویٰ لو تویت مکانه	فمر باھل الدوم عاج فسلما

اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ ؛

انگلی ہلانا میت کا ساتھ تسبیح کے

حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تھے سوای اوسکے کہ جو کچھ قرآن سے پڑھتے تھے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تخت پر رکھے گئے تو وہ اپنی اونگلی کو اسطرح ہلاتے لگے جیسی ساتھ تسبیح کے اخرجہ ابن عساکر و ابی نعیم ؛

ضحک میت

حکایت ابو عبداللہ بن جلاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے باپ مرگئے ہمنے اونکو تختۂ غسل پر رکھا تو ہمنے اونکا سونہ کہولانا گاہ وہ ہنس رہے تھے لوگون پر اونکا حال ملتبس ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہیں طبیب کو لائے اور ہمنے اونکا سونہ کہولا اور کہا کہ اونکی نبض لے اوسنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہیں پھر ہمنے اونکا سونہ کہولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکھا طبیب نے کہا والله میں نہیں جانتا کہ وہ مردہ ہیں یا زندہ پھر جو آدمی اونکے نہلانے کو آتا اونسے ڈرتا اور نہوتا فضل بن حسین کہڑے ہوئے اور یہ کہا عارفین سے تھے انہوں نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر

کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ میں زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھے وہ کپڑے سے ڈھانکدئے گئے پھر لوگوں نے انکے سینے میں ایک جلجلا سنا پھر کلام کیا اور کہا احمد اللہ احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتے ہیں کہ یہ ایک آدمی خطبہ کا مر گیا وہ بھی کپڑے سے ڈھانک دیا گیا ایک جلجلا اوسکے سینے میں سنا گیا پھر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہے اور اسکے لئے شواہد ہیں پھر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے دلائل میں اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے کہا کہ زید بن نعمان بن بشیر ہمارے پاس آئے طرف حلقۂ قاسم بن عبدالرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خطبہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام عبداللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی لا کتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذتہ وجع فی حلقہ فتوفی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغسلناہ وکفناہ فاتانی آت فی منامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ فانصرفت الیہ مسرعا وقد حضرہ قوم من الانصار وہو یقول الا اوسط اجدل القوم الذی کان لا یبالی فی اللہ لومۃ لائم کان لا یامر الناس ان یاکل قویہم ضعیفہم عبداللہ امیر المؤمنین صدق صدق کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال عثمان امیر المؤمنین وہو یعانی النفاس من ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقی اربع ثم اختلف الناس واکل بعضہم بعضا

لہ بالکسر وفتح الراء

فلا نظام وبيعت الاجماعة ثم اراعوى المؤمنون وقالوا كتاب الله وقدره يا ايها الناس اقبلوا
على اميركم واسمعوا واطيعوا فمر تولى فلا يعدن وكان امر الله قدرا مقدورا والله اكبر
هذه الجنة وهذه النار وهذا الانبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن
رواحة هل احسست لى خارجة كابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة
للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فسألت الرهط عما سبقني من
كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فانظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت
الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله سلام عليك يا رسول الله ورحمة
الله وبركاته ثم قال ابو بكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه و
آله وسلم كان ضعيفا في جسمه قويا في امر الله صدق صدق وكان في الكتاب
الاول اثر اخرجه البيهقي من وجه آخر عن اسماعيل بن ابى خالد وزاد فيه وكان ذلك
على تمام سنتين خلتا من امارة عثمان فهما الليلتان قال ولوازل احفظ العدة للاربع
البواقي وانا توقع ما هو كائن فيجمن فكان فهن افتراء اهل العراق وخلافهم واجلاف
وطعنهم على امير هو الوليد بن عقبة وقال البيهقي هذا ايضا اسناد صحيح وروى ذلك
ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر اريس كما رواه ابن المسيب
والامر فيهما ان خاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان في يد عثمان فوقع فيهما
لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك تغيرت عما وظهرت اسباب الفتن
كما سيمر من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روى في التكلم بعد الموت عن جماعة
باسانيد صحيحة ثم ذكر البيهقي وابن ابي الدنيا وابن عساكر كرنے عبد الله بن عبيد الله انصاري سے روايت كيا ہے
كہ سيلاب كے مقتولين ميں سے ايك آدمي نے كلام كيا كہا محمد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابو بكر الصديق
عثمان الامين الرحيم صحيح نہيں معلوم كہ عسكر رضي الله عنه كے واسطے كيا كہا بيہقي وابن عساكر نے بوجہ ديگر عبد الله
سے روايت كيا ہے كہ صفين ياجمل كے دن لوگ مقتولوں كو لاتے تھے كہ ان ميں سے ايك انصاري نے كلام

کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر الصدیق عمر الشہید وعثمان الرحیم ہیں جب ہوا عمیر بن ناشی کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر ؓ اونکو مدینہ کی ایک آدمی ہم میں کا مرگیا اور سکو خارجہ بن زید کہتے تھے اوسکے کپڑے سے ڈھانک دیا اور میں نماز پڑھنے کو کھڑا ہوا کہ اپنے ایک شور سنا میں چلانا گا وہ حرکت کرتا تھا پس کہا اجدل اوسطہم عبداللہ عمر امیر المومنین القوی فی جسمہ القوی فی امراللہ عثمان امیر المومنین العفیف المتعفف الذی یغفر عن خطیئۃ کثیرۃ خلت لیلتان وبقیت اربع واختلف الناس فلا نظام لھا یا ایھا الناس اقبلوا علی اما مکم واسمعوا لہ واطیعوا اھذا رسول اللہ وابن عواتہ ثم قال وما فعل زید بن خارجۃ یعنی ابا ہ ثم قال اخذت بثأر ادیس ظلما ثم خفت الصوت قال الطبرانی فی الکبیر حدثنا احمد بن المعلی الدمشقی حدثنا ہشام بن عمار حدثنا الولید بن مسلم عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن عمیر الخ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب زید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دیں جسوقت ہمنے اونپر پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہ اما کہ دوگر گئیں اور چار باقی ہیں غنی نے فقیر کو کھایا سو وہ متفرق ہوگئے اونکے لئے کوئی بندوبست نہیں ہے ابوبکر لیں رحیم ہیں ساتھ مومنین کے سخت ہیں کفار پر نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عمر لیں رحیم ہیں کفار پر سخت ہیں نہیں ڈرتے اللہ میں ملامت ملامت گر سے اور عثمان لیں رحیم ہیں ساتھ مومنین کے اور تم عثمان کے طریقہ پر ہو سنو اور اطاعت کرو پھر اونکی آواز پست ہوگئی ناگاہ زبان باہتی ہتی اور جسم مردہ تھا ؛

کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت عبدالمہیمن عبیداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اون لوگوں میں تھا جنھوں نے ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تھے جب ہمنے اونکو قبر میں اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ یہ کہتے تھے محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید وعثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت تھا اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر ؛

امداد شہید کی اپنے دوست کو

حکایت ابو عبد اللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم میں سے کئی لوگ لشکر دشمن کا
اندازہ دیکھا کرتے تھے انمیں سے دو آدمی تنہا ہو گئے انمیں سے ایک نے کہا کہ ہم اس حال پر تھے کہ ایک شخص
رومی کا ہمکو للکارا وسنے کہا میدان میں آؤ چنانچہ اوسپر حملہ کیا پھر ہم گھڑی بھر لڑتے رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا
میں اپنے اصحاب کی طرف لوٹا جاتا تھا کہ میرے جی سے کہا کہ تجھے تیری ان دو سے ہمراہی نے تو صحبت بہت
کی طرف سبقت کر گیا اور میں بھاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹوں پھر میں اوس شخص کی طرف آیا اوسکو ضرب
لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنے مجھ پر حملہ کیا مجھکو زمین پر دے مارا اور میرے سینے پر بیٹھ گیا اور کوئی چیز ہاتھ جو
اوسکے پاس تھی تاکہ مجھے مارڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑے اور مجھ پر سے اوسکو گرا دیا اور
اوسکے قتل پر میری مدد کی ہمنے مکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلدیا اور باتیں کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہنچے جسکے پاس ہو کر بہتا
گیا وہ حالیکہ وہ مقتول تھا جیسا کہ تمامیں اپنے اصحاب کی طرف آیا اونکو اوسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا طبرانی یزید و سعید النقش

کلام سر شہید

حکایت عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے کئی یار ماضی کئی جوان آدمی تھے کہ وہ ارض روم
کی طرف لشکر لڑنے بھیجے گئے تو غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہو گئے پکڑے گئے اونکو ملک روم
کے پاس لیگئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونہوں نے انکار کیا نہر کی جانب میں ایک ٹیلا تھا پادشاہ اوسپر
بیٹھا اور اونکو بلایا اونمیں سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر میں جا پڑی ناگاہ اوسکا سر اونکے سر پر آکر لگا
ہو گیا اور اونکے مقابل اپنا سر نہ کیا اور یہ کہتا تھا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قوم غازی دریا میں چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رفیق باقی تھے تاکہ اونکے
ساتھ سوار ہو اونہوں نے انکار کیا پھر اونہوں نے اپنے ساتھ اوسکو سوار کر لیا دشمن سے ملاقات
ہوئی تو جوان نے اون سب سے اچھا کام دیا پھر وہ مارا گیا اوسکا سر کٹا ہوا اور جہاز والوں کی طرف سونپہ
کیا اور وہ یہ آیت پڑھتا ہوا تلک الدار الاٰخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض
ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پھر غوطہ مارا چلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا ✣

حیات بعد از موت

حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شام میں ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو مجھ سے کہا کہ میں نے آج عجیب بات دیکھی ہے کہا وہ کیا ہے کہا کہ میں ان مقابر سے ایک قبر پر پہنچا وہ مجھ سے اتنی دور تھی اور میں ایک بوڑھا آدمی خضاب لگائے ہوئے تھا مجھ سے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلئے کہ اللہ نے تیرے واسطے مجھ کو زندہ کیا ہے میں نے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا میں نے بڑے عمل کے ساتھ اللہ کی ملاقات کی تو اس نے مجھ سے کہا میں نے بسبب تین باتوں کے تجھ کو بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکھتا تھا جاہ میں دوست رکھتا ہوں اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے میں شراب حرام نہ تھی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو غضب یعنے خضاب کئے ہوئے ہے اور میں شرماتا ہوں شیبۃ خضیب سے کہ اوسکو آگ کے ساتھ عذاب کروں فرماتے ہیں کہ تب ابو اسحٰق شیخ ہر ملگی پھر ابراہیم نے فرمایا ویحک یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سے معاملہ کر کہ وہ تجھے عجائب دکھائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء بسندہ +

مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت

حکایت ابو ابراہیم قاضی نیسابور سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اوسے کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عجیب قصہ ہے اونہوں نے کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ میں کفن چور تھا قبرین کھودا کرتا تھا ایک عورت مرگئی میں گیا تاکہ اوسکی قبر کو پہچان رکھوں پھر بیٹے اور بیٹی نے اوسکو پہچان لیا حیرات ہوئی تو میں گیا تاکہ کھودوں بیٹے نے اپنا ہاتھ اوسکے کفن کی طرف مارا تاکہ اوسے کھینچوں اوسنے کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہے اہل جہنم سے کہ وہ کیڑا چبیتا ہے ایک عورت اہل جنت سے پھر اوسنے کہا کیا تو نہیں جانتا کہ تو اون لوگوں میں سے ہے جنہوں نے مجھپر نماز پڑہی اور اللہ عزوجل نے اونکی مغفرت فرمائی جنہوں نے مجھپر نماز پڑہی قال البیہقی وقد شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حدثنا اسمعیل بن یحیی بن حازم السلمی حدثنا خشام القنابادی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراہیم +

شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو

حکایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ملک شام میں ایک شخص اپنے کھلیان میں تھا اور اوسکے ساتھ اوسکی بی بی تھی اس سے پہلے جنگ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا شہید ہو چکا تھا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک سوار آرہا ہے اوسنے اپنی بی بی سے کہا ای خلانہ میرا وتیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان کو اپنے پاس سے دور کر تیرا بیٹا تو ایک مدت سے شہید ہو چکا ہے اور تو اوسکے ساتھ مفتون ہے تو تو اپنے کام پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر اوسنے پھر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا والد ای فلانہ تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا والد وہ تو وہی ہے وہ اون دونوں پر آکر ٹھہرا ہوا باپ نے اوس سے کہا بیٹا کیا تو شہید نہیں ہوا تھا اوسنے کہا ہاں میں شہید ہوا لیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس گھڑی وفات پائی سو شہداء اوسنے اپنے رب سے اوسکے جنازے میں حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس میں اوعین سے ہوں اور بیٹے تمہیں سلام کہہ گیکی اوس سے اجازت مانگی پھر ان باپ کے لئے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گھڑی ہوئی اخرج الحاملی فی امالیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آثار مسندہ ہیں ائمہ حدیث نے باسانید خود اپنی کتب میں انکی تخریج کی ہے امام بافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حکایت کیا ہے اوسکی تقویت وتصدیق کے لئے میں انکو لایا ہوں پھر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر وشر میں مردوں کا دیکھنا ایک نوع ہے کشف کی اللہ تعالیٰ اوسکے واسطے تبشیر ومزعفت کے یا واسطے مصلحت دیگر کے اسکو ظاہر کرتا ہے کہ اوسکو خیر پہونچا دیں اور اوسکا قرض ادا کریں اور اسکے سوا اور مصالح ہیں پھر یہ دیکھنا کبھی تو خواب میں ہوتا ہے اور یہی غالب ہے اور کبھی بیداری میں اور یہ اولیاء واصحاب احوال کی کرامت سے ہے پھر اور جگہ فرمایا ہے کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ مردونکی روحیں بعض اوقات میں علیین یا سجین سے طرف اوسکے جسموں کے جو کہ قبور میں ہیں بارادۂ الٰہی پھیری جاتی ہیں خصوصاً شب جمعہ میں اور بیہقی میں یہ بات ثابت کرنی ہیں اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے کہا اور یہ تک ارواح علیین یا سجین میں ہیں تب تک نعیم یا عذاب کے ساتھ ارواح خاص ہیں نہ اجساد اور قبر میں روح وجسد دونوں شریک ہوتے ہیں انتہے **ف** کاتب الحروف غفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد وشیخ حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم

رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحٰق رضی اللہ عنہ نے ایک دن فاکسار سے بیان فرمایا کہ ایک شخص تو کل نام ایک بڑے بیٹا کا بیٹا تھا وہ حضرت مولانا اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوگیا اور اسکی جان کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد کرکے روتا کرتی تھی ایک رات دو بجکی میں ہی تھی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سے سارا گھر روشن ہوگیا دیکھا کہ ایک شخص نیزہ لئے گھوڑے پر سوار ہے پوچھا تو کہا کہ میں تیرا بیٹا توکل ہوں میں مولوی صاحب کے ساتھ شہید ہوگیا میں نہایت عیش و آرام میں ہوں مجھے کسیطرح کی تکلیف نہیں ہے ہاں جب تو روتی ہے تو مجھے ایذا پہونچتی ہے سو تو رویا نہ کر یہہ چلا گیا +

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احادیث و آثار اسپر دلالت کرتے ہیں کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہے تو میت کو اوسکا علم ہوتا ہے اور اوسکا سلام سنتا ہے اور اوس سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہداو غیر شہداد دونوں کے حق میں عام ہے اور اسپر دال ہیں کہ اسمیں توقیت نہیں ہے کہا کہ یہ صحیح تر ہے اثر صحاح سے جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مشروع فرمایا ہے کہ اہل قبور پر سلام کریں سلام من یخاطبونہ حی یسمع ویعقل اسمیں ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السلام علیکم دار قوم مؤمنین انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۲ نسائی و ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو سکھاتے تھے جسوقت کہ وہ طرف قبرستان کے نکلیں السلام علیکم اھل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ۳ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہیں میں نے کہا کیونکر کہوں اونکے لئے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اھل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر گزرے اپنے چہرۂ مبارک سے اونپر متوجہ ہوئے پھر فرمایا

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر ۵ طبرانی نے علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قبروں سے قریب ہوئے پھر فرمایا السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللھم اغفر لنا ولھم وتجاوز بعفوك عنا وعنھم ۶ ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی زمین سے لوٹتے قبور شہدا پر سے گزرتے پھر کہتے تھے السلام علیکم وانا بکم لاحقون پھر اپنے اصحاب سے کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہیں کرتے کہ وہ تم پر وہ سلام کریں ۷ ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رات دن میں کسی قبر پر نہیں گزرتے مگر اوپر سلام کرتے ۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب تو قبور پر گزرے جنکو تو پہچانتا ہے تو کہہ السلام علیکم اصحاب القبور اور جب تو قبروں پر گزرے جنکو تو پہچانتا نہیں ہے تو کہہ السلام علی المسلمین ۹ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر کہے اللھم رب الاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بك مؤمنۃ ادخل علیھا روحا من عندك وسلاما منی تو اوسکے واسطے استغفار کرتا ہے ہر مؤمن کہ مراجب سے کہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہے کہ لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے نیکیاں بندوں کی لوگونکے جو حرمے ہیں آدم کے وقت سے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہوا اور اہل قبور کے لئے استغفار کی اور مردوں پر رحمت بھیجی تو گویا وہ اونکے جنازوں اور اونکی نمازوں حاضر ہوا ۱۱ ابن عمر بن مرزان سے روایت کیا ہے کہ بشر بن منصور کا ایک بالاخانہ تھا جب وہ عصر کی نماز پڑھ چکتے تو اوسکے اندر جاتے اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کھولدیتے قبروں کو دیکھا کرتے تھے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ کسی جنازے میں حاضر ہوتے تو اپنے گھر والوں پر گزرتے جو کہ قبرستان میں ہیں پھر اونکے واسطے دعا واستغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن ابی الدنیا وبیہقی نے ایک آدمی سے آل عاصم حجدری کے روایت کیا ہے کہا میں نے عاصم حجدری کو خواب میں دیکھا کئی برس ہوئے اونکے مرنیسے میں نے کہا کیا تم مرے نہیں ہو کہا

ہان میں مرگیا پنے کہا تم کہان ہو کہا والہ میں ایک چمن میں ہوں جنت کے چمنوں سے میں اور ایک گروہ میرے
اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکبرستان عبداللہ مزنی کی طرف جمع ہوتے ہیں پھر تمہارے اخبار لیتے
ہیں میں نے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحیں کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہوگئے فنی ہوئیں اور روحیں ہیں
میں نے کہا ہم تمہاری زیارت کو آتے ہیں ہو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہیں کہ شیعہ جمعہ اور سوار اور جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع
آفتاب تک میں نے کہا یہ کیونکر ہے اور سارے ایام میں کیوں نہیں ہے کہا بسبب فضیل وعظمت دن جمعہ کے

۴ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت
رکھتا تھا جانداروں کی نمازیں حاضر ہوتا تھا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہوتا پھر کہتا
انس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم ویتجاوز اللہ عن سیئاتکم وقبل اللہ حسناتکم
ان کلمات پر اور کچھ زیادہ نہیں کہتا تھا یہ شخص کہتا ہے کہ ایک رات میں شام کے اپنے گھر کی طرف چلا قبروں بیچ
میں آیا میں سو رہا تھا کہ ناگاہ ایک خلق میرے پاس آئی میں نے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہے کہا ہم
قبرستان والے ہیں میں نے کہا تمکو کون بات لائی کہا تو نے جو کہ جاروی کر دیا ہے تیری طرف سے ہدیہ کا وقت
جا سے تیرے کی طرف اپنے گھر کے میں نے کہا وہ کیا ہدیہ ہے کہا وہ دعائیں جو تو ما نگا کرتا
تھا میں نے کہا میں اسکا خود کو ذلکا کہتے ہیں کہ ہر میت کے اسکے بعد اوکنہ نہ چھوڑا ۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ طرف بروسے ہو گئے تھے جنگل میں ہا کر لتے جب دن جمعہ کا آتا تو راہ سے چلتے تب لوگ کے
حوکو اونکی کوڑی میں ہوتا ایک رات چلے یہانتک کہ چھوقت قبرستان کے نزدیک پہونچے تو نیند کے مارے
سر نیچا کر دیا پنے اونگھ گئے اور وہ اپنے اونگھ تے پرستے دیکھا کہ اہل قبور میں ہر ایک قبر والا اپنی قبر پر بیٹھا
ہوا ہے اونہوں نے کہا یہ طرف ہے جمعہ کے دن آتا ہے میں نے کہا تم جانتے ہو تمہارے نزدیک کونسا دن بہتر ہے
ہے کہا ہاں اور ہم تو وہ جانتے جو اسمیں پرندے کہا کرتے ہیں میں نے کہا وہ کیا کہتے ہیں کہا کہتے ہیں کہ السلام
علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۶ فضل بن موفق سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ مامون سلام
کے بیٹے کہتے ہیں کہ جب میرے باپ مرنے لگے تو مجھے سخت جزع ہوا میں ہر روز اونکی قبر پر آتا میں اس سے
قاصر ہو گیا اونکو میں نے خواب میں دیکھا مجھسے کہا بیٹا کس چیز نے تجھکو مجھسے موثر کر دیا میں نے کہا آپ میرے

آنے کو جانتے ہیں کہا نہیں آیا تو ایک بار گریہ سے او سکو جانا اور تو میرے پاس آیا کرتا تھا میں خوش ہوتا اور میرے اس پاس والے تیری دعا کے سبب سے خوش ہوتے تھے کہتے ہیں پھر میں اسکے بعد انکے پاس بکثرت آیا کرتا تھا اخرجہ ۷ ابوالدرداء ہاشم بن محمد کہتے ہیں مینے ایک آدمی کو اہل علم میں سے کہتے سنا کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تھا فطال علیہ فذلک مینے کہا کہ میں مٹی کی زیارت کروں پھر مینے اوسکو خواب میں دیکھا تو کہا بیٹا تجھے کیا ہوا ہے کہ تو نہیں کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تھا مینے کہا کہ میں مٹی کی زیارت کروں کہا نہیں ایسا نہ کہو قسم ہے اللہ کی کہ تو مجھپر اشراف کرتا تو میرے پڑوسی مجھے خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو میں تجھے دیکھا کرتا یہانتک کہ تو کوفے میں داخل ہو جاتا اخرجہ ۸ البیہقی ۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اوں کی ماں عابدات سے تھیں اور اونکو راہبہ کہتے تھے عثمان کہتے ہیں جب وہ مریں تو میں ہر جمعہ کو اونکے پاس آتا اور اونکے واسطے اور اہل قبور کے لئے دعا و استغفار کیا کرتا تھا کہتے ہیں کہ ایک رات مینے اونکو خواب میں دیکھا مینے کہا اماں تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیاں بہت سخت ہیں اور میں تجھپر ایک نوع محمود میں ہوں اور میں ہمیشہ تیرے آنیسے دن جمعہ کے انس ہوتا ہے جسوقت تو اپنے گھر سے چلتا ہے تو مجھے کہتے ہیں ای راہبہ تیرے گھر والوں سے زائر آیا سو میں خوش ہوتی ہوں اور اس سے میرے ارد گرد کے مردے خوش ہوتے ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مینے ابوالبرکات عبدالواحد بن عبدالرحمن بن غلاب سوسی سے اسکر یہ میں سنا وہ کہتے ہیں مینے اپنی والدہ سے سنا وہ کہتی ہیں مینے اپنی ماں کو بعد موت کے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہیں کہ بیٹی جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر کے پاس گھڑی بھر بیٹھ کہ میں نظر بھر کے تیری طرف دیکھ لوں پھر تو مجھپر رحمت بھیج کیونکہ جسوقت تو مجھپر رحمت بھیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان میں مثل حجاب کے ہو جائیگی پھر تو مجھے مشغول ہو جاویگی ۱۰ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے علی بن عبدالصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سے خبر دی کہا مجھے قسطنطین بن عبدالرحمن رومی نے خبر دی کہ مینے اسید بن موسی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرا ایک دوست تھا

لہ سلفی

وہ مرگیا ہے اوسے خواب مین دیکھا کہ وہ مجھسے کہتا ہے سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اوسکے نزدیک تو نے پڑہا اوسپر رحمت بھیجی اور میرے پاس نہ آیا نہ مجھسے نزدیک ہوا مینے کہا تجکو کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو نے مجھے دیکھا مینے کہا تو نے مجھے کسطرح دیکھا حال آنکہ مٹی تجھپر ہے کہا کیا تو سے پانی کو نہین دیکھا ہے جبکہ وہ کاج مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہے مینے کہا ہان کہا تو پہر اسی طرح ہم کہتے ہین اور سکو ہماری زیارت کرتا ہے **تنبیہ** ابن حجری یہ بھی کہتے ہین کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی پس یہ مشہور ہے اس بات کو کہ سنت مرودن کی سلام مین یہ ہے کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتھہ کہا جائے اور صحیح حدیث مین آچکا ہے جیسا کہ گزرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تو اب احتیاج جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نے کہا یہ صحیح ترہے حدیث مینی سے اور لوگ اس طرف گئے ہین کہ سنت وہی ہے جسپر حدیث مینی دال ہے ابن قیم حصہ اللہ نے بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سے نقصان ہوا پوچھا کیونکہ یہ قول آپ کا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہے کچھہ آپکی طرف سے تشریع اور اخبار امر شرعی سے نہین ہے وہ توصرف واقع معتاد سے اخبار ہے جو کہ بیان ہے جو کہ زبان پر ہماری تہا اسلئے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

علیک سلام اللہ قیس بن عاصم	ع	یا اللہ فی ذاک الادیم المزرق

اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہے ع علیک السلام من امیر وبارکت + اور یہ اونکے اشارہ مین بہت ہے واقع سے خبر دینا کچھہ مجاز پر دلالت نہین کرتا ہے استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ پہر پہر اکر اور دہرہی جانا چاہئے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کیا کہ اگر کوئی مستقبل فرض مین خیال کرے کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہے اوسکے جواب کی توقع ہوتی ہے اسلئے دعا کو مدعو علیہ پر مقدم کیا بخلاف میت کے تو ہم کہین گے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہے اوسکے جواب کی بہی توقع ہے جیسا کہ

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اگر تمکو ہدایہ سے یہ ہے کہ بہتر دعاے خیر میں یہ ہے کہ اوسمیں دعا عہ جولہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراھیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعاے شر میں بہتر یہ ہے کہ اوسمیں تقدیم معمولہ علیہ کی مرعیہ ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیك لعنتی علیہ لھو دائرۃ السوء وعلیہم غضب پہر اسکے لئے ایک سترہ ذکر کیا جینے اوسکو امیر التنزیل میں ذکر کیا ہے ؛

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے بعض مناسبات واحوال برزخ انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائے ہیں چونکہ وہ اس باب کے مناسب تھے اسلئے اسجگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا **اخواب** فرماتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تھے کہ جینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب میں دیکھا کہ وضو کرتے ہیں اور نماز کی تیاری میں ہیں جینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہیں ہے وضو و نماز کے کیا معنی ہیں فرمایا چونکہ ہم دنیا میں اسکو بہت کیا کرتے اور اوسسے لذت لیتے تھے سو ان کاموں کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے بطور تکلیف کے بعد فراغ کے نماز سے رومیں جمع ہوئیں اور مجلس کی تجھسے فرمایا تم بھی بیٹھو جینے کہا میں مجلس میں نہیں بیٹھتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسوں کی سی نہیں ہے۔ میں اوس مجلس میں حاضر ہوا وہاں وجد بھی تھا

حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ

فرماتے تھے کہ اکبر آباد میں میرا لڑکہ زلیخا پہر روی کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تھا اس اثنا میں ایک لمبی گلی میں آئی میں اوس حالت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ابیات پڑہتا تھا اور لذت لیتا تھا ؎

جز یاد دوست ہر چہ کنی عرضائع ست	جز مہر عشق ہر چہ بجوئی بطالت ست

سعدی بنشوی لوح دل از نقش غیر حق ؛ چو تہا مصرع میرے دل سے جاتا رہا اور اوسکے سبب سے مجھمیں ایک اضطراب وقلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد دوسوی مقبر وضع قبیح روی میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا ع

علمے کہ رہ بحق نماید جہالت ست ؛ جینے کہا جزاک اللہ خیرا الجزاء تمنے کسقدر قلق واضطراب میرے دل سے

دور کیا اوسوقت مین دو سونی پان کی نکال کے اونکے آگے لیگیا اونہون نے تبسم کیا اور کہا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے مینے کہا نہین لیکن دشکلہ نہ ہے کہا مین نہین کہا تا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سے احتراز کرتے ہو یا طریقت کی جہت سے کچھ بہی ہو آپ بہان فرمائین تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتونمین سے کوئی بہی نہین ہے لیکن مین نہین کہا تا ہون اوسوقت کہا کہ مجھے جلد جانا چاہئے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نے قدم اوٹہایا اور آخر کو چھپر رکہا مین سمجہ گیا کہ روح جسم سے مینے آواز دی کہ آپ مجھے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ پڑہتا رہون کہا سعدی ہین فقیر ست **حکایت** فرماتے تہے کہ مین ایکبار رات کے وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین ہو پہنچا قدرے وہان توقف کیا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہ سوا میرے کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی ایک مرد و موسوی کو زد پشت ظاہر ہوا اور پنجابی زبان مین گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیار یار کی آرزو مجیر غالب آئی اوسکی آواز سے مین متاثر ہوا اوسکی طرف دوڑا پہر چند مین اوس سے نزدیک ہوتا تہا وہ اور بہی دور جاتا تہا اوسوقت اوسنے کہا کہ تمہارے دل مین یہ ہے کہ اس جگہ سوا تمہارے اور کوئی ذاکر نہین ہے مینے کہا مرا میری حضرتا بنسبت زندون کے کہا تسنے اوسوقت مطلق لقصور کیا تہا اور اب تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا **حکایت** فرماتے تہے کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مرقد منور کی زیارت کے لئے گیا تہا اونکے مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہے مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا قصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہئے اوسجگہ اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا آگے آئین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سے ایک تخت اونکی قبر کے نزدیک اتارا لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تہے دونون بزرگون نے آپس مین رازکی باتین کین کہ مجھے سنائی نہ دین اوسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ میری طرف متوجہ ہوئے کہ آگے آئین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہے اور مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا شعر کے حق مین تم کہا کہتے ہو مینے کہا کلام حسن حسن و قبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو

یسے کہا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جبکہ یہ دونوں جمع ہو جاویں اسمین کیا کہتے ہو یسے کہا نور علی نور یھدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچھ ہم کرتے تھے وہ اس سے زیادہ نہ تھا تم ہی کبھی ایک دو بیت سنتے ہو یسے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نے اسکو کیون نہ فرمایا تو ان دو لفظ سے ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تھا یا مصلحت نہ تھی فرماتے تھے کہ اس واقعہ کو ایک مدت گزری تعیین لفظ کا دل سے جاتا رہا **حکایت** فرماتے تھے کہ دوسری بار اونکے مقدمہ سنور کی زیارت کے لئے گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکھنا چونکہ بی بی رسن ایاس کو پہونچ چکی تھین یسے گمان کیا کہ گمان یہ کہتے ہے اس خطرے پر مطلع ہو گئے فرمایا میری مراد یہ نہین ہے یہ لڑکا تیرے صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر ولی اللہ تولد ہوا اس واقعہ کے اول مین ہو گئے ولی اللہ نام رکھدیا بعد ایک مدت کے یاد آیا دوسرا نام قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تھے کہ میرے والد علیہ الرحمہ بیٹے شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے احیاناً میرے لئے متجسد ہو جاتے تھے اور اخبار حال و استقبال کی خبر دیتے تھے ایک بار کہ میرہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیلہ ہو گئی اور اوسکی بیماری بڑھ گئی اون دنون مین دوپہر کے وقت حجرے مین تنہا سوتا تھا ناگاہ وہ متمثل ہو گئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کمیرہ کو دیکھون لیکن اوس جگہہ بیگانہ عورتین بیٹھی تھین وہان جانا میرے دل پر گران گزرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہ سے اوٹھا دو چونکہ اونکا اوٹھانا ممکن نہ تھا یسنے پردہ کھینچدیا پس کمیرہ پر ظاہر ہوئے اسطرح کہ مین دیکھتا تھا اور کمیرہ دیکھتی تھی اور کوئی نہین دیکھتا تھا تب کمیرہ متنبہ ہو گئی اور کہا الہی تجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین فرمایا اسکو چھوڑ اسی فرزند تو نے ہماری بہت کھینچی ان شاء اللہ علی الصباح وقت اذان فجر کے شفای کلی پاویگی یہ کہا اور اوٹھ کھڑے ہوئے اور دروازے کی راہ لی مین بھی اونکے پیچھے گیا فرمایا تم رہو اوسوقت غائب ہو گئے جبکہ فجر کی اذان ہوئی کمیرہ کی روح مفارقت کر گئی ؛

قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ و آل ماجد

حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میرے والد علیہ الرحمہ ایک رات

نماز جمعہ پڑھتے تھے ایک سجدے میں اون سجدوں سے بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم سے مفارقت کر گئی جبکہ ہوش میں آئے تو مینے اوس پیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس جگہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تھے مطلع ہوا اور درجات و مشہیات شہدا کے مجھے پسند آئے میں جناب حضرت سبحانہ سے طلب شہادت کی اور حد سے زیادہ الحاح کیا یہانتک کہ قبولیت مجھپر منکشف ہو گئی اور رکن کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہ وہان ہے بعد اس واقعے کے باوجود اسکے کہ لوگوں کی ترک کر دی تھی اور اوس غسل سے نفرت پیدا کر چکے تھے پھر از نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گھوڑا خریدا دکن کی طرف متوجہ ہوئے

وظن الیشان آن بود کہ سیوا را کہ ران وقت ملک کفار بود اوزدی بنسبت قاضی مسلمین بے حرمتیہا بوجود آمدہ بود خواہد کشت جبکہ برہان پور مین پہونچے تو اوسپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچھے چھوڑ آئے ہان سے لوٹے اتنای راہ مین بعضے تاجروں سے کہ بصفت صلاح و تقوی متصف تھے عقد موافقت باندہا اور چاہا کہ قصد بہ بندر یا کی راہ سے ہندوستان مین آوین ایک دن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگے آیا کہ گرتا پٹکتا جا رہا تھا اوسکے حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچھا اوسنے کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہمارے ملازمون سے لیتا رہ یہ بوڑہا کفار کا جاسوس تھا جبکہ سرای تونبہ یا مین بیوہنچے کہ نربدا ندی سے دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہے جاسوس نے اپنے ہمائی بندون کو خبر کی ایک جماعت رہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تھے دو تین آدمی اوس جماعت سے آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہے جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو تمسے کچھ کام نہین ہے اور ہم جانتے ہین کہ تمہارے ساتھ کچھ مال نہین ہے اور ہماری جماعت سے ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہے لیکن یہ سود اگر فلان فلان متاع اپنے ساتھ رکھتے ہین ہم اونکو نہین چھوڑینگے چونکہ آپ کو علت غائی اس سفر کی نظر مین تھی ترک رفاقت پر راضی نہوئے اور درپے مقاتلہ کے ہوئے اور اس درمیان مین بائیس زخم آپکو پہونچے اخیر زخم مین آپکا سر جسم سے جدا ہو گیا باوجود اسکے تکبیر کہتے ہوئے قریب ایک تیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکھکے تعجب کیا اوسوقت گر پڑے اور اوسی جگہ مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمثل ہوئے اور رہزنون کی جگہون کو

دکھایا اور انکے ثواب کے لئے مینے کچھ صدقہ دیا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ اونکے جسد کو نقل کروں ایک دفعہ تشنش ہوئے اور اس سے منع کیا اور انکے تشلی کی خبر ہیں حد احصا سے زیادہ ہیں کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ قدوۃ منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ دوراہہ علاقہ بھوپال میں ہے بھوپال سے سات کوس پر جانب مغرب میں واقع ہے سرشریف ایک جگہ اور جسد شریف دوسری جگہ مدفون ہے یہ قصبہ متصل سرای دوراہہ ہے لوگوں میں مشہور و معروف ہے **حکایت** فرماتے تھے کہ شیخ بایزید اللہ گو نے حرمین شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتیں نکلے اور کچھ زاد راحلہ نہ تھا مخدومی اخوی اور مینے فقیر جمع ہو کے مینے چاہا کہ اونکو بھیر لاویں جبکہ ہم لغلق آباد کے نزدیک پہونچے آفتاب بہت گرم ہو گیا ایک درخت کے سایہ میں اوتر پڑے اور سب دوست سو رہے ہیں اونکے کپڑوں کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا اس آنمایں مینے چند سورتیں قرآن شریف کی تلاوت کیں وہاں چنداں قبریں نہیں ایک قبر والے نے بات کی کہا ایک عمر ہوئی کہ مینے قرآن نہیں سنا ہے اور میں اوسکے سننے کا بہت مشتاق ہوں اگر تم کچھ اور پڑھو تو احسان بلکی ہوگا مینے کچھ اور پڑھا جب میں چپ ہوا تو بار دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بھی پڑھا بالجملہ اسکے مخدومی کے خواب میں ظاہر ہوا اور کہا مینے اس عزیز سے قرارت کا التماس کیا اوسنے قبول کیا یہانتک کہ میں نے گایا اور شوق ہنوز باقی ہے تم اوسکے کہو کہ قدر کثیر پڑھیں وہ بیدار ہوئے اور مجھسے کہا مینے بہت پڑھا یہانتک کہ نہایت بہجت و سرور اس شخص میں مینے مشاہدہ کیا اور اوسنے کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اور سوقت مینے وقائع عالم برزخ سے سوال کیا اوسنے کہا مجھے اہل قبور سے کسی کے حال کی اطلاع نہیں ہے لیکن میں اپنا حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مینے دنیا سے انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہیں دیکھا اگرچہ نہایت تنعم بھی نہیں ہے مینے کہا تم کچھ جانتے ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی برکت کے کہ میں ہمیشہ نیت رکھتا تھا کہ تعلقات سے مجرد ہو جاؤں اور موانع طاعات و اذکار سے باز رہوں اور اونکو بھیر لائے انتہے ص انفاس

العارفین

وصل

مولوی رفیع الدین خان مرحوم مراد آبادی نے قصر الآمال مین چند کاتبین مناسب مقام لکھی ہین اونکا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت** سید جعفر نقیب نجفی رمدنی رحمتہ اللہ علیہ کو متاخرین علما مدینہ منکسمہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے تھے انہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر و شہدا احد اور اونکے نسب بطور سما مین تالیف کیا اور سید زین العابدین نبیرۂ سید جعفر مذکور کے مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت راس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے کہ مشاہیر علما سے تھے اور سنہ اکیز اسو لہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے سیر ساتھ دو اونٹ تھے بیچنے اور کھونے سے خریدا تھا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مر گئے ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اوس سے اونٹ خرید لے یا بکرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تھا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے تھوڑی بہر سکوت کیا بعد ازان فرمایا تو اسی وقت حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کے لئے جا اور جسقدر تجھسے ہو سکے قرآن پڑھ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دے پس مین باستقبال اونکے حاکم کے گیا اور جو کچھ اونہون نے فرمایا تھا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مظہر باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا اپنے اپنی مان کو دیکھا کہ اونہون نے اپنے یہان ایک شخص سے کہ تیری خبر مجھسے پوچھتا تھا تو اوسکے نزدیک جا بیٹھے کہا مین اوسسے کہا مان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دیکھا مین گیا دیکھا کہ ایک مرد سفید ریش باہیبت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مین نے اونکا بوسہ لیا اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے بیٹے کہا یا سیدی ہین کسکے ساتھ سفر کرون کہا تو میرے ساتھ آ بیڑے لئے کسی سے کرایہ کرون مین اونکے ساتھ چلا اور مناخہ مین پہونچا وہان فرودگاہ قافلہ حجاج مصر کی تھی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے گئے مین بھی اونکے ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھ چومے اور اونکے اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس

سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تھا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اس سے کس قدر کرایہ لیگا اونٹ کہا یا ستی ہی جو آپ چاہیں شیخ نے کہا اس قدر اور اکثر کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی جان کو اور سامان کو لے آ میں نکلا اور وہ بیٹے رہے یہانتک کہ میں والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی کہ باقی کرایہ مصر میں لیوے اوسنے قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ نیکی کرنیکی وصیت کی اجلد از اجلد وہاں سے اور میں بھی اونکے ساتھ اوٹھا جبکہ ہم مسجد شریف پر پہونچے تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو میں مسجد میں آیا اور اون کا انتظار کیا پھر اونکو نہ پایا میں صاحب خیمہ کے پاس گیا اوس سے پوچھا اوسنے کہا میں اونکو نہیں پہچانتا ہوں اس سے پہلے مینے اونکو نہیں دیکھا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف و ہیبت حاصل ہوا کہ ویسا تمام عمر کبھی نہیں ہوا تھا پھر میں مسجد میں آیا اور مکرر اونکو ڈھونڈھا میری آنکھ ایک نہ پڑی میں شیخ الدین احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اوسسے بیان کیا اور انہوں نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تھی کہ میرے لئے صورت پکڑی **حکایت** یہ بھی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالے میں شیخ محمد بن عبد اللطیف سے نقل کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ میں ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گیا اور چند شب وہاں رہا ایک رات یار دوست سوتے تھے اور میں بیدار تھا پاسبانی کرتا تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گدھوں پر کمان کے سمیں ہم تھے گشت کر رہا ہے مینے کہا تو کون ہے کہا جسکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ میں اترا ہے اور اپنے بیدار رہنے سے مجھے ایذا دیتا ہے میں ہمیشہ تمہاری حراست کرتا ہوں میں ہوں حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سے غائب ہوگئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس نام مرصد الیہ ساکن کرہ میرے دوستوں میں سے تھے اونہوں نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور ہر سال موسم حج میں مکہ کو آتے تھے بعد چند سال کے کہ قافلہ توفیق الٰہی نے اس ضعیف کو وہاں پہونچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ میں مدینہ میں وارد ہوا اپنے ساتھ کوئی چیز نہیں رکھتا تھا کہ خرچ کروں ناچار اجرت کتابت کرتا تھا اور اوس سے گزر کیا کرتا تھا تنگی میں بسر ہوا کرتی تھی ایک رات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ اونہوں نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے مودی خانہ میں لیجا اور کہہ کر اوسکو پہونچا دیں

اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہے چند سال گزرے کہ بغیر عسر و کد کے وجہ معاش خوب سے پہونچتی ہے اور خوش گزرتی ہے رحمہ اللہ تعالیٰ انتہے من قصر الامل ؛

باب ۳۷ بیان مین مقرار واح کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وھو الذی انشاکم من نفس واحدۃ فمستقر ومستودع یعنی اور اوسنے تمکو نکالا ایک جان سے پھر کہین تمکو ٹھہرانا ہے اور کہین سپرد رہنا ف اول سپرد ہوتا ہے ماں کے پیٹ مین کہ ایک جان سے پھر کہین تمکو ٹھہرانا ہے اور کہین سپرد رہنا ف اول سپرد ہوتا ہے ماں کے پیٹ مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر آکر ٹھہرتا ہے دنیا مین پھر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھہرے گا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ویعلم مستقرھا ومستودعھا اور جانتا ہے جہان ٹھہرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے ف جہان ٹھہرتا ہے بہشت و دوزخ جہان سونپا جاتا ہے اوسکی قبر اور دوسری اوسکی سو دنیا مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہدا کی روحین نزدیک اللہ کے ہین پرندون کے پوٹون مین چرتی ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین ظرف قندیلون کے نیچے عرش کے اخرجہ مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ تمہارے بھائی گئی یعنی شہید ہوئی تمہارے اصحاب احد مین تو رکھا اللہ تعالیٰ نے اونکی روحون کو پوٹون مین سبز پرندون کے وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کھاتی ہین اوسکے میوون سے اور بسیرا لیتی ہین ظرف سونے کی قندیلون کے جو کہ عرش کے سایہ مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والحاکم والبیہقی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے جوف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور وہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا صبح و شام جائے ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہے ظرف قندیلون کے جو کہ عرش سے لٹکتی ہین رب تعالیٰ اوسسے فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سے جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتے ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکھتے ہین کہ تو ہماری روحون کو ہماری جسمون کی طرف بھیر دے تاکہ دوبارہ ہم تیرے راہ مین مارے جاوین اخرجہ بقی بن مخلد

۵ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا شہداء کی روحیں سبز پرندوں میں ہیں جنت کے جنموں میں چرتی ہیں پھر انکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلوں کے جو عرش سے لٹکتی ہیں رب جل جلالہ فرماتا ہے دشمل اول ذکر کیا اخرجہ ھناد بن السری فی کتاب الزھد وابن مندہ ۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اگیا اللہ شہید وں کو پولوٹوں سے سفید پرندوں کے جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش ہیں تھی اخرجہ ابو الشیخ ۷ سعید بن سعید سے مروی ہے کہ اونہوں نے ابن شہاب سے ارواح مؤمنین کا پوچھا کہاں مجھے بات پہونچی ہے کہ روحیں شہیدوں کی مثل سبز پرندوں کے ہیں عرش سے لٹکتی ہیں صبح جاتی ہیں پھر شام کو جاتی ہیں طرف ریاض جنت کے ہر دن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہیں اور سکو سلام کرتی ہیں اخرجہ ابن مندہ ۸ ابن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں پیٹوں میں سبز پرندوں کے قندیلوں میں عرش کے نیچے ہیں جنت میں چرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں پھر اپنے قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں اور مومنین کے بچوں کی روحیں چڑیوں کے پیٹوں میں ہیں چرتی ہیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونسے ارواح شہداء کا پوچھا فرمایا وہ سبز پرندے ہیں قندیلوں میں جو کہ عرش کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں ریاض جنت میں چرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء بارق نہر پر ہیں جو کہ دروازہ جنت پر ہے سبز قبے میں لکلتا ہے طرف اونکے رزق اونکا جنت سے صبح و شام اخرجہ احمد وعبد وابن ابی شیبۃ والطبرانی والبیہقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شہداء قبوں میں ریاض میں میدان جنت میں ہیں بھیجا جاتا ہے طرف اونکے ایک مچھلی اور ایک بیل وہ دونوں لڑتے ہیں یہ اونکا تماشا دیکھتے ہیں جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو مار ڈالتا ہے یہ اوس سے کھاتے ہیں پس پالتے ہیں اوسمیں مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت میں ہے اخرجہ ھناد بن السری فی کتاب الزھد وابن ابی شیبۃ ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حارثہ جب مارے گئے تو اونکی ماں نے کہا یا رسول اللہ آپنے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجھسے سوگزارو جنت میں ہے

الدنیا

الدنیا

۱۰۷

تو میں صبر کروں اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکھتے ہو جو میں کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے اخرجہ البخاری ۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہیں کہ نسمہ یعنی روح مؤمن کی ایک پرندہ ہے کہ جنت کے درختوں میں چرتا ہے یہانتک کہ پھیرے اوسکو اللہ تعالیٰ اوسکے جسم کے جسد کی طرف اوس کو اوٹھاوے اخرجہ مالک فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح ف حدیث شریف کا لفظ فعلق بضم لام ہے ای تاکل العلق بضم اللام وھو ما یتلاع بہ من العیش ۴ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاینگے اور بعض ہمارا بعض کو دیکھیگا آپنے فرمایا کہ روحیں پرندے ہوتی ہیں درختوں کو چرتی ہیں یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم میں داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند حسن ۵ ام بشیر برادر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا ہم دونے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں فرمایا خاک میں آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ نفس ناک سبز پرندے ہیں جنت میں سوا گریہ پرندے آپس میں پہچان رکھتے ہیں درخت کے سروں پر تو وہ سبھی ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ۶ ام بشر الوھروف کی بی بی کہتی ہیں کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحیں پرندے ہوتی ہیں درخت چرتی ہیں یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسموں میں داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۷ عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کعب مرنے لگے تو انکے پاس ام بشر بنت براء آئیں کہا ای ابوعبدالرحمن اگر تو فلاں سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا ای ام بشر اللہ تعبری مغفرت کرے ہمتو اس سے زیادہ مشغول ہیں ام بشر نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا کہ فرماتے تھے روح مؤمن کی جنت میں چرتی ہے جہاں چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین میں ہے کعب نے کہا ہاں

سے سنا ہے کہا تو پھر وہ یہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیھقی فی البعث بسند حسن
۱۸ انصہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچھا فرمایا سبز پرندوں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور کافروں کی جو ہیں فرمایا سجین میں قید ہیں اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام دونوں ملے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے رب سے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردوں سے ملتے ہیں کہاں مؤمنین کی روحیں تو جنت میں ہیں جاتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اخرجہ البیھقی فی البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب میں ہر برس دو بار پھیلائی جاتی ہے اور مؤمنین کی روحیں پرندوں میں ہیں مثل زرازیر کے کھاتی ہیں جنت کے میووں سے اخرجہ الطبرانی والبیھقی فی البعث واخرجہ ابن مندہ عنہ عنہ مرفوعا واخرجہ الخلال عنہ موقفا فابان لفظہ کہ ارواح مؤمنین سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں مثل زرازیر کے اوسمیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور اوسکے میووں سے رزق دی جاتی ہیں ۲۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اولاد مؤمنین کی ایک پہاڑ میں ہے جو کہ جنت میں ہے پرورش کرتے ہیں اونکی ابراہیم وسارہ یہانتک کہ پھیرے اونکو طرف اونکے باپوں کے دن قیامت میں اخرجہ احمد والحاکم وصححہ والبیھقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی الاھوال من طرق وتقدم شاھدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ کہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام میں وہ جنت میں سیر و سیراب ہے کہتا ہے ای رب تو مجھ پر میرے ماں باپ کو وارد کر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاھوال ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے ہیں وہ سب پستان ہے جو دودھ پیتے بچونمیں سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودھ پیتا ہے

لہ جمع زرزور وھی
ازرق طیان ۱۲ منہ
فی اطفال المؤمنین

اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۴ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے اوسکی پستان میں مثل پستان گائی کے ابل جنت کے بچوں کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کے بچوں کی روحیں سبز چڑیوں میں ہیں ایک درخت میں جنت کے پرورش کرتے ہیں اونکی باپ اونکے ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے اوسکو طوبیٰ کہتے ہیں وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچوں کو دودھ پلاتا ہے اور اوسپر ایک عورت کا رہتا ہے ایک نہر ہیں انہار جنت سے اوسمیں اوسکا پاؤں ٹپکتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر اوسکا پاؤں اوٹھا لیگا اوسکو اللہ جالیس برس کی عمر کا اخرجہ ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت المادی میں سبز پرندے ہیں جو چرتے ہیں اونمیں روحیں شہداؤں کی چرتی ہیں جنت میں اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندوں میں صبح کو جاتی ہیں ناپر اور شام کو جاتی ہیں اور مسلمانوں کے بچے یعنی اونکی روحیں چڑیوں میں ہیں اندر جنت کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہزیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہیں شام وصبح جاتی ہیں آگ پر سویہی اوسکا عرض ہے اور شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں اور مسلمانوں کے بچے جو بلوغ کو نہیں پہونچے چڑیوں میں ہیں جنت کی چڑیوں سے ترعی وتسرح یعنی چرتی پھرتی ہیں اخرجہ ھناد بن السری فی الزھد ۲۹ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الآیۃ مروی ہے کہ روحیں شہداء کی سفید پرندے ہیں فقاقیع ہیں جنت میں اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف قاموس میں کہا ہے فقیع کسکین الہیئۃ من الجراد یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ روحیں شہداء کی سفید پرندوں کی صورتوں میں ہیں بسیر الیتی ہیں طرف قندیلوں کے جو کہ عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اخرجہ عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ روحیں مسلمانوں کی سفید عمرو

پرندوں کی صورتوں میں عرش کے سایہ میں ہیں اور کافروں کی روحیں سافلین زمین میں ہیں اخرجہ ابن المبارک

۳۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر داخل ہوئے ہمنے آپ سے اس روح کا سوال کیا آپنے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گھر والو نکو رلا دیا فرمایا کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں اور اوسکے میووں سے کھاتی ہیں اور اوسکے پانی سے پیتی ہیں اور سبیر الیتی ہیں ظرف قندیلوں کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی ہیں ای رب ہمارے ملادے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائیوں کو اور دے ہمکو جو تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اور کفار کی روحیں سیاہ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں کھاتی ہیں آگ سے اور پیتی ہیں آگ سے اور سبیر الیتی ہیں ظرف ایک سونے کے نار میں کہتی ہیں ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتھ ہمارے بھائیوں کو اور نہ دے ہمکو جو تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اخرجہ ابن مندہ ۳۳ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی زربان سبز ہری جسپر ہی آدم کی روحیں چڑھتی ہیں سو نہ دیکھا طلائی نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ جو دیکھا میت کو جسوقت چڑھتی ہے بینائی اوسکی بلند دیکھتی ہوئی طرف آسمان کے سو وہ اوسکا تعجب ہے ساتھ معراج کے پس مین اور جبرئیل چڑھے اور نہوں نے آسمان کا دروازہ کھلوایا گا کہ مجھے آدم ملے کہ پیش کیجاتی ہیں اوپر روحیں اونکی اولاد مومنین کی وہ کہتے ہین روح طیبہ ہے اور نفس طیبہ ہے اسکو علیین مین رکھو پر پیش کیجاتی ہیں اوپر روحیں اونکی ذریت فجار کی تو کہتے ہین روح خبیثہ ہے اور نفس خبیثہ ہے اسکو سجین مین رکھو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرھما

۳۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے روحین مومنین کی ساتوین آسمان مین ہین دیکھتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابو نعیم بسند ضعیف

۳۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گھر ہے اوسکو بیغار کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہے میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین اوس سے روحین پوچھتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچھتے ہین غائب سے گھر والے اوسکے جبکہ وہ اوپر آتا ہے اخرجہ ابو نعیم ایضا فی الحلیۃ ۳۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے تصریت کی

اسماء کو اور انکے بیٹے عبداللہ بن بسیر کے اور جہنم اور کاسولی پر لٹکا ہوا تھا کما قولہ نجست کر کینہ کہ وحین نزدیک اللہ کے ہیں آسمان میں اویہ تو صرف اوسکا جسم ہے اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی مرفوع ہوتی ہیں طرف جبریل کے پس کہا جاتا ہے کہ تو ولی ہے انکا روز قیامت تک اخرجہ المروزی فی الجنائز ۳۸ منیرہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلمان فارسی عبداللہ بن سلام سے ملے اوسنے کہا اگر تو مجھے پہلے مرے تو مجھے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو میں تجھے پہلے مروں تو میں تجھے خبر دونگا عبداللہ نے کہا کیونکر حال ہوگا تمکو میں مردہ ہو دونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان و زمین کی ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضای الٰہی سے سلمان مر گئی تو دیکھا عبداللہ بن سلام نے خواب میں دیکھا کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا میں نے توکل کو عجب شئی دیکھا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ وابن جریر والطبرانی فی کتاب الادب ۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا کہ روحین مؤمنین کی ایک برزخ میں ہیں زمین سے باقی ہیں جہاں چاہتی ہیں اور نفس کافر کا سجین میں ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزھد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن ابی الدنیا وابن مندہ ف حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں برزخ ایک حاجز یعنی آڑ اور پردہ ہے درمیان دو شئی کے تو گویا مراد یہ ہے کہ ایک زمین میں ہیں درمیان دنیا و آخرت کے ۴۰ سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی جاتی ہیں ایک برزخ میں زمین سے جہاں چاہتی ہیں درمیان آسمان و زمین کے یہانتک کہ پھیرے اونکو اللہ طرف اونکے جسم کے اخرجہ الحکیم الترمذی ۴۱ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین مؤمنین کی چڑیاں ہوئی ہیں جاتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اوسنے کسی سے ارواح مؤمنین کا پوچھا جبکہ وہ مرجاتی ہیں تو وہ کہاں ہیں کہا سفید پرندوں کی صورتیں ہیں عرش کے سایہ میں اور روحین کفار کی ساتویں زمین میں ہیں پس جب مومن مرتا ہے تو اوسے لیکر مؤمنین پر سے گزرتے ہیں اور وہ محفل کئے ہوتے ہیں وہ اوس سے

اپنے بعض اصحاب کا پوچھتے ہیں اگر اوسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہیں کہ اوسے نیچے لیگئے اور جسکا کافر ہونا معلوم ہوتا ہے یعنی بہشت تو اوسکو نیچے لیجاتے ہیں طرف ساتویں زمین کے تو اوس سے پوچھتے ہیں یعنے وہاں کے کفار آدمی کا کہ جسکو وہ جانتے ہیں پوچھتے ہیں سو اگر اوسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہیں کہ اوسے اوپر لے گئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ روحیں کفار کی جمع کیجاتی ہیں برہوت میں یہ ایک کھاری زمین ہے حضرموت میں اور روحیں مؤمنین کی جمع کیجاتی ہیں جابیہ میں برہوت یمن میں ہے اور جابیہ شام میں اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن مندہ وابن عساکر ۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۴۵ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بہتر وادی لوگوں کی وادی مکہ ہے اور بدتر وادی لوگوں کی وادی احقاف ہے ایک وادی ہے حضرموت میں اور اوسمیں کفار کی روحیں ہیں اخرجہ ابوبکر الخلال فی جزء المشمعی ۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجین ترقیمہ یعنی قطعہ زمین ہیں طرف الدد کے ایک وادی ہے حضرموت میں اوسکو برہوت کہتے ہیں اوسمیں کفار کی روحیں ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ ۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحیں مؤمنین کی چاہ زمزم میں ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۸ احنس بن خلیفہ ضبی سے مروی ہے کہ کعب احبار نے عبداللہ بن عمرو کی طرف آدمی بھیجا ارواح مسلمین کا اوسنے پوچھتے تھے کہ وہ کہاں جمع ہوتی ہیں اور ارواح اہل شرک کی کہاں جمع کیجاتی ہیں عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مؤمنین کی روحیں تو ابار جمار میں جمع کیجاتی ہیں اور روحیں اہل شرک کی صنعاء میں جمع کیجاتی ہیں قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس آیا جو اونہوں نے کہا تھا اوسکی خبر کعب کو دی اخنس کہتے ہیں کہ کعب نے کہا عبداللہ نے سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۹ صفوان کہتے ہیں میں نے عامر بن عبداللہ سے یمن میں پوچھا کیا واسطے ارواح مؤمنین کے کوئی جگہ جمع ہونے کی ہے کہا طرف زمین کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہے جسکی طرف مؤمنین کی روحیں جمع ہوتی ہیں یہاں تک کہ مبعث ہو

قال ابن حجر وفی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرۃ حدثنا صفوان ۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رحمین مؤمنین کی حسنات جمع کی جاتی ہیں تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہیں اور سکو وہ ملائیل کہتے ہیں اور وہ خازن ہے ارواح مؤمنین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۱ ابان بن ثعلب ایک آدمی سے اہل کناسہ کے روایت کرتے ہیں کہ اوسنے کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہے اوسکو دوسہ کہتے ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۵۲ خالد بن سعدان کہتے ہیں روایت کرتے ہیں کہ اکثر ایک منبر پر ہیں نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کے اور دریا کے جانور مامور ہیں کہ اوسکی برات مؤمنین اور اوسکا کفنانیں یعنے وہ سب اوسکے فرمان بردار ہیں اور پیش کیجاتی ہیں اوپر سر مؤمنین صبح وشام اخرجہ العقیلی بسند ضعیف من طریق خالد ؛

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہے اسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہے کہتے ہیں کہ سارے مؤمنین کی روحیں شہداء اور غیر شہداء کی جنت میں ہیں جبکہ کوئی کبیرہ اوسکو نہ روکے بسبب صیت کسب حرام ہی وام شرک والوسید وغیرہ وغیرہا کے اور واسطے اس آیت کے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم ارواح کو لیوانکے خروج کے بدن سے تین قسم ٹھیرایا ہے ایک تو مقربین اور خبر دی کہ روح جنت نعیم میں ہیں دوسرے اصحاب یمین یعنے داہنے ہاتھ والے اور اونکے لئے حکم اسلام کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سے متضمن ہے تیسرے مکذبہ ضالہ یعنی جھٹلانے والے گمراہ ہیں اور جب دی کہ اونکے واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم میں پڑنا ہے اور فرمایا ارجعی الی ربک یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یا کہ جماعت صحابہ وتابعین نے کہا ہے کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کے زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مؤمن آل یاسین کے حق میں کہا ہے کہ کہتا ہے قیل ادخل الجنۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیث شہداء کے ساتھ خاص ہیں جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت میں آئی ہے

اور اسلئے کہ غیر شمار مین یون آیا ہے کہ ایک ستمار اجب مرجاتا ہے تو اوپر اوپر کا ٹھکانا صبح و شام پیش کیا جاتا ہے الحدیث اور اسلئے کہ حدیث سابق ابوہریرہ مین یہ آیا ہے کہ روحین آسمان مین ہین دیکھتے ہین طرف اپنے منازل کی جنت مین اور حدیث وہب کی بھی اسی کے شامل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا اوسی جگہ ہے کہ جس جگہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تھین یعنی داہنی طرف آدم علیہ السلام کے قال ابن حزم فوائد ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب وسنت دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے واذ اخذ ربك من بنی ادم من ظهورهم ذریتهم الآیۃ ۲ ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات صحیح ودرست ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ کے اپس مین سو جسکے آپس مین تعارف لئے الفت ہوئی اور جسکے نہ تعارف لئے اختلاف ہوا اور اللہ تعالی نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹھیرایا اور وہ مخلوق ہے مصنوع قائل ہین پہلے اسکے کہ آدم کو سجود آدم کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ انکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد او موقت مٹی وپانی تھی پھر انکو ٹھیرایا جان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت لوٹے جاتے ہین پھر اونمین سے ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بھیجتا رہتا ہے پھر انکو جسمون مین پھونکتا ہے جو کہ بعثی سے متولد ہوتے ہین کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ ارواح اجسام حالہ مین اپنے اعراض ملیحے تعارف وتناکر کے اور وہ عارف ومنکر ہین سو اللہ تعالی انکو دنیا مین آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پھر انکو وفات دیتا ہے تو وہ طرف برزخ کے رجوع کرتے ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا جس رات کہ آپ سمار دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنے طرف تھی اور ارواح اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کے یہ بات کچھ اونکے تعادل پر دلالت نہین کرتے ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف بلندی وکشادگی مین اور بائین طرف نیچے مین سفل وسجین مین اور روحین انبیاء وشہدا کی جنت کی طرف جلد بھیجے جاتی ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بھی بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول

ہے وہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا واصحاب الیمنۃ ما اصحاب الیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا واما ان من المقربین الی آخرہ سو مومنین ہمیشہ اوسی جگہ رہتی ہیں یہانتک کہ اونکی کستی پوری ہوجاوے اور اونکے ہونے کے جسموں میں پھر سانتھا اونکے جی کی طرف برزخ کے پس قیامت قائم ہوگی پھر اونکو اللہ عزوجل احیاء کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سب کلام ابن حزم کا تمام بعض نے کہا کہ مومن اپنی قبروں کے سیدانوں پر ہیں قال ابن عبدالبر وھذا اصح ما قیل کما کہ احادیث سوال وعرض مقعد وعذاب قبر ونعیم قبر وزیارت قبر وسلام بر قبور اور خطاب موتی کا شامل مخاطبہ حاضر حاقل کے اسپر دلالت کرتے ہیں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ مومنین ملازم قبور رہتی ہیں اونسے مفارقت نہیں کرتیں تو یہ خطا ہے کتاب وسنت اسکا رد کرتی ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہیں کرتا ہے کہ مومنین قبر میں ہیں ہاں اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے سیدان یہ ہیں بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحوں کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ اوپر اونکا عرض کیا جاوے کیونکہ روح کے لئے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ میں ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتھ بھی اسطرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہ اپنے مکان میں ہے دیکھو جبریل علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اونکے چھ سو پر تھے اونمیں سے دو پروں نے کنارہ آسمان کو بند کردیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوتے یہانتک کہ اپنے دونوں گھٹنے اور دونوں ہاتھ آپکے دونوں رانوں پر کمدیئے مخلص لوگوں کے دل کشادہ ہوجاتے ہیں واسطے ایمان کے اس بات کے ساتھ کہ ممکن ہے کہ جبریل علیہ السلام اس قدر قرب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر میں ہوتے تھے جو آسمانوں میں ہے اور حدیث رویت جبریل علیہ السلام میں یہ آیا ہے کہ یہ اپنا سر اونچا کیا تو ناگاہ جبریل اپنے دونوں پاؤں کو درمیان آسمان وزمین کے صف کھینچے ہوئے کہتے تھے اسی محمد تو رسول ہے اللہ کا اور میں جبریل ہوں پس میں اپنی نگاہ کسی طرف نہیں پھیرتا مگر اونکو اسی طرح دیکھتا تھا اور اوقرنا اللہ تعالیٰ کا طرف

سمار دنیا کے اور قریب ہونا اور مکان خاص کو اور مثل اسکے بھی اسی پر محمول ہے کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سے منزہ ہے غلطی جو اس جگہ آئی ہے وہ اسی سے آئی ہے کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہے پس یہ اعتقاد کرنا کہ روح جنس اجسام معہود سے ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرے تین تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اوسکے غیر میں ہوں اور یہ غلط محض ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام کو اوسکی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور اوسکو چھٹے آسمان میں بھی دیکھا مسور و حاکم اوس جگہ منتہی مثال بدن ہیں اور اوسکو ایک اتصال تمام بدن سے اسطرح پر کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھتے اور جو اوپر سلام کرتا اوسکا جواب دیتے حال آنکہ وہ رفیق اعلیٰ میں ہے ان دونوں امر میں کچھ تنافی نہیں ہے کیونکہ شان ارواح کی غیر شان ابدان ہے بعض نے اسکی مثال آفتاب سے دی ہے کہ وہ آسمان میں ہے اور شعاع اوسکا زمین میں ہے اگرچہ یہ مثال تمام المطابقت نہیں ہے اسلئے کہ شعاع تو عرض ہے مگر مثل آفتاب کا رہی روح سو وہ فی نفسہٖ تبدل کرتی ہے اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا سے انبیا کو شب معراج میں آسمانوں میں صحیح یہی ہے کہ آپ نے آسمانوں میں ارواح کو دیکھا مثال اجساد میں باوجود اسکے کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہیں اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر درود بھیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو میں اوسکو سنتا ہوں اور جو شخص مجھپر درود بھیجتا ہے دران حال کہ وہ دور ہے تو میں اوسکو پہونچایا جاتا ہوں اخرجہ البیہقی والشیخ من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کئے ہیں سو نہیں درود بھیجتا ہے مجھپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ مجھے پہونچا دیتا ہے ساتھ اوسکے نام اور اوسکے باپ کے نام کے اخرجہ الازرقی والطبرانی من حدیث عمار بن یاسر پس یہ باوجود قطعی ہونے اس امر کے ہے کہ روح آپکی اعلیٰ علیین میں ہے ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلیٰ ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہیں ہے درمیان ہونے روح کے علیین میں یا جنت میں یا آسمان میں اور درمیان اسکے کہ اوسکے لئے بدن کے ساتھ ایک اتصال ہے اسطرح پر کہ وہ اوسکو حرکت دیتی ہے اور سنتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور

اسماع

قوات کرتی ہے یہ امر مجرد غریب سمجھا جاتا ہے صرف اسی لئے ہے کہ شاہد نیدی ہین وہ چیز نہین ہے جو پرا سکے مشاہد ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہے یہ سب کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا تھا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کے ساتھہ پانچ طرح کے تعلق متغائر ہین اول تو جان کے پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے تیسرا حالت خواب مین سو روح کو ساتھہ بدن کے ایک طرح کا تعلق ہے اور ایک طرح کی مفارقت ہے چوتھا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سے بسبب موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی نہین جدا ہوئی ہے کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرح کا التفات نہ ہے پانچوان تعلق روح کا ہے بدن کے ساتھہ بعث کے دن یہ تعلق سارے انواع تعلق سے زیادہ تر کامل ہے اس تعلق کو اقبال کے تعلقات سے کوئی نسبت نہین ہے اسواسطے کہ اس تعلق کے ہوتے ہوئے بدن نہ سوت کو قبول کرتا ہے نہ نیند کو نہ غفلت کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہے کہ روح کے لئے سرعت حرکت اور انتقال سے جو کہ شامل ہلکہ مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکے عروج کی مقتضی ہوتی ہے قبر سے طرف آسمان کے اونی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح مومنی کی ہے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ روح نائم کی جو بہتی ہے یہانتک کہ سا توان طبق کو پہاڑتی ہے اور اللہ کے لئے روبرو عرش کے سجدہ کرتی ہے پھر اوسکے جسم کی طرف ذرا سے زمانے مین پھیر دیجاتی ہے پھر ابن قیم نے بعد اسکے بقیہ اقوال کو نقل کیا ہے اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ روحین جا بیہین یا جاہ زمزم مین ہین اور کفار برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نے بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سے روایت کیا ہے ابان کہتے ہین کہ ایک آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو گویا دس آدمیون کو گویا کی آواز مین جمع کی گئی تھین اور وہ کہتے تھے یا دومہ یا دومہ اور ہے کئی آدمیون نے اہل کتاب کے بیان کیا تھا کہ دومہ ایک فرشتہ ہے جو کہ کنارکی روحون پر مقرر ہے اور سفیان نے کہا کہ ہمنے حضرمیون سے پوچھا تو اونھون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکے پاس مسلم کی ایک امانت تھی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تھا اور اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تھی اوسنے

شعیب جبائی کو اسکی خبر دی انھوں نے کہا تو برہوت میں جا اور سین ایک چشمہ ہے جسمیں تو شنبہ کے دن جاوے
تو اوسپر چل یہانتک کہ تو وہان ایک چشمے پر آئیگا تو اپنے باپ کو پکارکر وہ تجھے جواب دیگا پھر جو تو چاہتا
ہے اوس سے پوچھ وہ آدمی گیا اوسنے ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو بار یا تین بار
پکارا اور اوسنے اُسکو جواب دیا اسنے کہا ظالمکی امانت کہان ہے کہا دروازے کی چوکھٹ کے نیچے ہے تو اوس
امانت کو اوسنے دیدی اور جسپر تو ہے اوسکو لادم پھر کہا دین اسلام ہم پر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہر کہان تو لوگوں میں کسی قول
پر بصیغہ حکم صحت کا اور اوسکے غیر پر حکم بطلان کا نہیں کیا جاتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر
میں اندر برزخ کے یا عظم تفاوت متفاوت ہیں اور وہان جو ملیوں کے کسی طرح کا تعارض نہیں ہے کیونکہ اونمیں سے
ہر ایک فعیل دار وہے ایک فریق پر لوگوں سے بحسب اونکے درجات کے سعادت یا شقاوت میں منجملہ
ارواح کے اُنکی روحیں اعلیٰ علیین بالاعلیٰ میں ہیں اور وہ انبیاء ہیں اور وہ اپنے منازل میں متفاوت
ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج میں دیکھا تھا ۴۴ بعض ارواح سبز پرندوں
کے پوٹوں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں جہان چاہتی ہیں یہ روحیں بعض شہداء کی ہیں بحسب شہداء کی
اصلکے کہ بعض اونمیں سے وہ ہیں جو بسبب دین وغیرہ کے دخول جنت سے روکی جاتی ہیں جیسا کہ مسند
میں محمد بن عبداللہ بن محش سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یارسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے لئے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پھیر کر
چلا تو فرمایا مگر قرض ابھی جبرئیل نے آہستہ مجھسے اسکا کہا ۴۵ بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ جنت کے
دروازے پر ہیں جیسا کہ حدیث ابن عباس میں آیا ہے ۴۶ بعض اونمیں سے وہ ہیں کہ اپنی قبر میں محبوس
ہیں بسبب حدیث صاحب ظلہ کے کہ وہ اوسپر آگ کا شعلہ مار رہا ہے اوسکی قبر میں ۴۷ بعض زمین میں محبوس
ہیں اور انکی روح الاوج اعلیٰ میں نہیں ہو پہنچی اسلئے کہ وہ سفلی ارضی تھی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس کے
ساتھ جمع نہیں ہوتی جیسے کہ دنیا میں جمع نہیں ہوتی حتی صور روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال واصحاب
عمر کے ساتھ چلتی ہے آدمی اوسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت رکھتا تھا ۴۸ اونمیں سے کئی روحیں
مرغان سبز کی قندیلوں میں رہتی ہیں ۴۹ اور چند روحیں ہیں کہ وہ خون کی نہر میں ہیں الی غیر ذالک پس ارواح

سعید و شقی کے واسطے ایک مستقر نہیں ہے اور سب کے واسطے باوجود اختلاف محل و قبائل سفر کے
ایک اتصال ہے جسموں کے ساتھ قبر میں تاکہ جو نعیم و عذاب کا اور نکے لئے لکھا گیا ہے وہ اونکو حاصل ہو
تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر
کیا ہے کہ ارواح کو اجساد کے ساتھ ایک اتصال ہے اونعیم و عذاب میں روح و جسم مشترک ہیں مسلم کی
تائید و تاکید کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہیر بن وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا
کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجھے اوٹھالیا یہانتک کہ مجھے ایک مثیل میدان میں رکھدیا وہ لڑائی
کی جگہ تھی ناگاہ اوسمیں دس ہزار مقتول تھے کہ اونکے گوشت متفرق اور اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہو چکے
تھے کہتے ہیں کہ بیٹھے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی طرف آگئی پھر اوسپر گوشت آگیا پھر چمڑا پھیلا اور
میں دیکھ رہا ہوں مجھسے کہا گیا کہ تو اونکی روحوں کو پکار میں نے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی
جب وہ بیٹھ گئی تو میں نے اونسے پوچھا تم کہاں تھے کہا جسوقت ہم مرے اور حیات لے جانے مفارقت
کی تو ہمارا ایک فرشتہ بلایا اوسکو میکائیل کہتے ہیں کہا آؤ تمہارے اعمال لکھو اور اولاد تمہارے اجزا سیطرح
ہمارا طریقہ ہے تم میں اور انمیں جو تم سے پہلے تھے اور انمیں جو تمہارے بعد آنیوالے ہیں پھر اوسنے
ہمارے اعمال میں نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتوں کو پوجتے تھے اوسنے کہ ہمارے جسموں پر مسلط کیا
اور روحیں الم پانے لگیں اور عمر کو ہماری روحوں پر مسلط کیا اور ہمارے جسم الم پانے لگے ہم اسیطرح
معذب ہوتے رہے یہانتک کہ تو نے ہمکو پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حدیثیں اسپر دلالت
کرتی ہیں کہ شہدا کی روحیں خاصۃً جنت میں ہیں نہ غیر شہدا کی اور حدیث کعب وغیرہ کی شہدا پر محمول
ہے رہے غیر شہدا سو کبھی تو اونکی روحیں آسمان میں ہوتی ہیں نہ جنت میں اور کبھی اقنیہ قبور پر ہوتی
ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی زیارت کرتی ہیں اور ابن العربی رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ حدیث جریدہ کی ساتھ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبروں میں ہیں نہ منعم ہیں یا معذب
پھر قرطبی نے کہا ہے کہ بعض شہدا کی روحیں جنت سے خارج بھی ہوتی ہیں جیسا کہ حدیث ابن عباس
رضی اللہ عنہما میں آیا ہے کہ بارق نہر پر باب جنت میں اور یہ اوسوقت ہے کہ جنت سے اونکو رزق دیا

فصل فی قتل جبرئیل علیہ السلام

میکائیل

لہ یعنی بھی جاتی ہیں

یا آدمیوں کے حقوق میں سے کسی چیز نے روکا ہو بعض علما اسطرف گئے ہیں کہ سارے مؤمنین کی روحیں جنۃ الماوی میں ہیں اور اسی لئے اوسکا نام جنۃ الماوی رکھا گیا ہے کیونکہ روحیں طرف اوسکے ٹھکانا پکڑتی ہیں اور وہ زیر عرش ہے سو وہ اوسکے نعیم سے مزہ اوٹھاتی ہیں اور اوسکی ہوا ہی طیب کہلاتے ہیں قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ ارواح مؤمنین کی علیین میں اور ارواح کفار کی سجین میں ہیں اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہے کہ اوس اتصال کے ساتھ مشابہ نہیں ہے جو کہ حیات دنیا میں تنہا بلکہ وہ چیز کہ اوسکے ساتھ زیادہ تر مشابہ ہے حال سونے والیکا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والیکے حال سے بھی زیادہ تر شدید ہے فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکے جو وارد ہوا ہے کہ مقرار واح کا علیین میں ہے یا سجین میں اور درمیان اوسکے جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ ارواح نزدیک افنیہ قبور کے ہیں فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف میں ماذون ہیں اور ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف اپنے محل کے علیین یا سجین سے فرمایا اور جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا ہے اور اسی طرح جیسا اجزا متفرق ہونے جانے بعد امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جو حافظ نے ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین میں اوسکو تصرف میں اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن عساکر نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجھے حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اسکے جعفر مقتول ہو چکے تھے مقرر گذرا مجھ پر آجکی رات جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچھے جاتا تھا اوسکے دو جناح تھے اونکے تو اوپر دم خون سے رنگین تھے ارادہ پیشہ کار کرتے تھے یہ ایک شہر ہے یمن میں اور ابن عدی نے حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے پہچانا جعفر کو ایک گروہ میں فرشتوں کے کہ وہ خوشخبری دیتے تھے ہیشہ والوں کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور اسماء بنت عمیس آپ سے قریب تھیں کہ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے اسماء یہ جعفر ہے ہمراہ جبرئیل و میکائیل کے اونمیں سے گذر کیا ہوا پھر

ف ۱ حدیث حسن ہے ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا نے

ف ۲ فرمایا یہ بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا نے

ف ۳ حدیث حسن ہے ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا نے

ف ۴ حدیث صحیح ہے ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے اور ابن ابی الدنیا نے

سلام کیا اور مجھے خبر دی کہ اوسنے مشرکین کی ملاقات کی فلاں فلاں دن کہا پس پہونچا میں میرے جسم میرے مقادیم سے تہمت طعنہ وغیرہ پر کہ پہر میرے نشان کو اپنے داہنے ہاتھہ میں لیا وہ کاٹا گیا پہر لیئے اوسکو بائیں ہاتھہ میں لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میرے دونوں ہاتھوں کے عوض دو بازو دیئے کہ میں اونکے ساتھہ جبرئیل و میکائیل کے ہمراہ اڑتا پہرتا ہوں اور تا ہوں جنت سے جہاں چاہتا ہوں اور کہاتا ہوں اوسکے پھلوں سے جو چاہتا ہوں اسماء نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچھہ اللہ نے اوسے خیر دی لیکن میں اس سے ڈرتی ہوں کہ لوگ تصدیق نکریں سو آپ منبر پر چڑہے میں لوگوں کو اسکی خبر دیں آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابیطالب مجھہ پر گزرا ہمراہ جبرئیل و میکائیل کے اور اوسکے دو بازو تھے کہ اللہ نے اوسکے دونوں ہاتھوں کے عوض اوسے دیئے اوسنے مجھہ پر سلام کیا پہر لوگوں کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپ کو خبر دی تھی قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حدیث کعب میں آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مؤمن کی ایک پرندہ سے یہ اسپر دلالت کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہو جاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ طائر ہیں ہوتی ہے اور طائر اوسکے لئے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ کے ہے کہ روحیں شہداء کی نزدیک اللہ کے مثل سبز پرندوں کے ہیں اور ایک لفظ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحیں پرندوں میں جولان کرتی ہیں اور لفظ ابن عمر و رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ سفید پرندوں کی صورت میں ہیں اور ایک لفظ میں کعب سے یہ ہے کہ روحیں شہداء کی سبز پرندے ہیں قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سب صحیح ہے اس روایت سے کہ وہ پرندوں کے جوف میں ہیں قاضی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں کیونکہ اسوقت محصور و مضیق علیہ ہو جاوینگے اس قول کا رد یوں کیا گیا ہے کہ روایت ثابت ہے اور تاویل کا احتمال ہے بایں طور کہ فی بمعنی علی کیجائے اور معنی یہ ہوں کہ انکی روحیں سبز پرندوں کے جوف پر ہیں مثل اس قول اللہ سبحانہ کے ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل اور یہ بھی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکھا جائے کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر مشتمل ہے قال العینی

رحمہ اللہ تعالیٰ غیر عبدالحق نے یوں کہا ہے کہ اس سے کوئی بات نہیں ہے کہ وہ حقیقتہً اجواف میں ہوں اور اللہ تعالیٰ اجواف کو ارواح کے لئے کشادہ کردے یہانتک کہ وہ میدان سے بھی زیادہ فراخ ہو جاویں اور ابن حبیب رحمہ اللہ نے تنویر میں کہا ہے کہ ایک قوم نے متکلمین کی یہ کہا ہے کہ یہ روایت منکرہ ہے اور کہا کہ دو روحین ایک جسد میں نہیں ہو سکتی ہیں اور یہ محال ہے انکا یہ قول جہل ہے ساتھ حقائق کے اور اعتراض ہے سنت ثابتہ پر اسلئے کہ معنی ظاہر ہیں کہ یہ کہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف میں دنیا سے تھی وہ اوس جسد کے جوف میں رکھی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت سے طائر کی سو وہ اس دوسرے جسد میں ہوتی ہے جیسے اول جسد میں تھی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن خود کرے جیسا کہ اوسکو پیدا کیا تھا اور جو بات کہ عقل میں مستحیل ہے وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پھر جو ہر ان دونوں سے جیسا کہ زندہ ہو رہیں دو روحیں ایک جسد کے جوف میں سو یہ محال نہیں ہے اسلئے کہ ہم کچھ تداخل اجسام کے تو قائل ہوئے نہیں ہیں یہ جنین جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اور اوسکی روح ماں کے روح کی غیر ہے حال آنکہ ان دونوں پر ایک جسد مشتمل ہے اور چب ہے کہ اوسنے یوں کہا جاوے کہ طائر کے لئے ایک روح غیر روح شہداء کی ہے اور وہ دونوں ایک جسد میں ہیں پھر کسطرح ہوگا حال آنکہ کہا یہی گیا ہے کہ وہ سبز پرندوں کے اجواف میں ہیں یعنی صورت میں پرندوں کے جیسے تو یہ کہتا ہے کہ میں نے فرشتے کو صورت انسان میں دیکھا اور یہ غایت بیان یعنی وضوح میں ہے انتہے اعزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی امالی میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اموا تا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہیں پھر کیوں تخصیص کی گئی ان لوگوں کی تو جواب یہ ہے کہ سب اسطرح نہیں ہیں کیونکہ موت اس سے عبارت ہے کہ روح اجساد سے کھینچی جاوے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اسنے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا ای یاخذھا وافیۃ مراد اجساد یعنی پھر پورا لیتا ہے نفوس کو اجساد سے اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف نقل کیجاتی ہے تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہو گئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحیں اجساد میں باقی رہتی ہیں اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المؤمن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہے مجاہد

پر اسلئے کہ یہ وار د ہو چکا ہے کہ روح قبر میں ہے اور سپر اوسکا ٹھکانا جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلئے کہ ہم اموہبن ساتھ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہیں کرتیں تو اسمیں کچھ فائدہ نہوتا انتہے پس عزالدین نے ارواح شہدا میں یہ اختیار کیا کہ وہ ہم ندون میں ہیں نہ یہ کہ نفس وحین پرندے ہیں اور اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جو کہ ابن عمر سے گزر چکا کہ روحین ایک اور جسد میں مرکب ہوتی ہیں یہ اگرچہ موقوف ہے تو بھی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات رای سے نہیں کہی جاتی ہے حال آنکہ سننے اسکے لئے ایک شاہد مرفوع دیکھا ہے اور ہناد بن سری نے کتاب زہد میں بطریق ابن اسحق عن عبداللہ بن ابی فروہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا تین ہیں سوا دی شہدا کا نزدیک اللہ کے براۃ نشرت رجل خرج یجاہد فی سبیل اللہ بنفسہ و مالہ فلقی العدو فقتل او قتل کہا اور اوسکو سہم غرب یعنی ہوائی تیر جسکا نام نہ معلوم نہیں سو وہ اوسے لگا پس اول قطرہ جو اوسکے خون سے ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سے پہر اوتارتا ہے ایک جسد کو آسمان سے رکھتا ہے اوسمیں اوسکی روح کو پہر چڑہا لیجاتے ہیں اوسکو طرف اللہ کے سونہیں گزرتا ہے کسی آسمان پر آسمانوں سے مگر مسالیت کرتے ہیں اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچاتے ہیں جب وہ پہونچ گیا تو سجدے میں گر پڑتا ہے پہر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے سندس حلہ استبرق کے پہناتے ہیں پہر کہا جاتا ہے لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بہائیوں کی طرف پس کروا دسکو اونکے ہمراہ پہر اوسے اونکی طرف لاتے ہیں اور وہ ایک سبز قبے میں ہیں نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکے صبح کا کھانا اور ڈکا جنت سے جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سے پوچھتے ہیں جیسے تم پوچھتے ہو سوار سے جو تم پر آتا ہے تمہارے بلاد سے کہتے ہیں کیا کیا فلان بن فلان نے کہتا ہے فلان مفلس ہو گیا کہتے ہیں اوسکا مال کیا ہوا والدہ بڑا تریک بہت جمع کرنے والا تاجر تھا ہم اوسکو مفلس شمار نہیں کرتے جسکو تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہیں فلان نے اور اوسکی فلان عورت نے کیا کیا کہتا ہے اوسکو طلاق دیدی کہتے ہیں اونکے درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنے طلاق دیدی والدہ تو اوسپر نہایت ولفتیہ تھا کہتے ہیں فلان نے کیا کیا کہتا ہے وہ مجھسے کچھ پہلے مر گیا کہتے ہیں وہ ہلاک ہوا

والد ہنے اوسکا کچھ ذکر نہیں سُنا اللہ کے دو رستے ہیں ایک تو ہمپر ہے اور دوسرا ہمسے مخالف ہے
سو جب اللہ کسی بندے کے ساتھ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا گزر ہمپر ہوتا ہے ہم پہچان لیتے ہیں
کہ وہ کب مرا اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کے ساتھ شر کا تو اوسکو ہمسے مخالف لیجاتے ہیں
سو ہم اوسکا کچھ ذکر نہیں سنتے الحدیث اور ابن مندہ نے بطریق سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے جبان
بن جبلہ سے اخراج کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید
جسوقت شہید ہوتا ہے تو اوتارتا ہے اللہ ایک جسد کو مثل زیادہ خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح
سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسمیں داخل ہو جا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکھتا ہے جو اوسکے ساتھ کیا
جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے کلام کو سنتے ہیں اور اوسکی طرف دیکھتا ہے
تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسے دیکھتے ہیں یہانتک کہ آتی ہیں اوسکے پاس بی بیان اوسکی یعنی حور عین
سے تو وہ اوسکو لیجاتی ہیں ف صاحب افصاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم جہات مختلف پر ہے
۱ اونمیں سے وہ ہے کہ طائر ہے شجر جنت میں ۲ بعض وہ ہیں کہ سنہری پرندوں کے پولوٹوں میں ہیں ۳
اونمیں سے بعض وہ ہیں کہ قندیلوں میں زیر عرش بسیر لیتے ہیں ۴ بعض وہ ہیں کہ سفید پرندوں کے
پولوٹوں میں ہیں ۵ بعض وہ ہیں کہ پرندوں کے پولوٹوں میں ہیں مثل زرازیر کے ۶ بعض وہ ہیں جو کہ اشخاص
صُورتیں ہیں صورت جنت سے ۷ بعض ایک صورت میں ہیں جو اوسکے واسطے اونکے ثواب اعمال سے پیدا
کیجاوینگی ۸ بعض چرتی ہیں اور اپنے جُثوں کی طرف آتی اور رفت کرتی ہیں اونکی زیارت کرتی ہیں ۹
بعض وہ ہیں جو ملتی ہیں اونکی روحوں سے جو کہ قبض کی جاتی ہیں اور جو اونکے سوا ہیں اونمیں سے ۱ بعض
تو کفالت میکائیل علیہ السلام میں ہیں ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام میں ہیں ۳ اور بعض کفالت
ابراہیم علیہ السلام میں تو طبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ قول حسن ہے اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکے آپسمیں
تدافع نہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکی تائید وہ بات کرتی ہے جو کہ حدیث اسرا میں نزدیک
بیہقی کے دلائل میں اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ پہر میں
چڑہا طرف دوسرے آسمان کے تو ناگاہ میں ساتھ یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے تہا اور اونکے ساتھ

ف ایک شخص میں کئی ارواح
ف جنت میں کیا کیا چیزیں ہیں اور کیا کیا
ف جنت میں کیا کیا چیزیں ہیں اور کیا کیا

ایک گروہ تھا اور انکی قوم سے پہرین تیسرے آسمان کی طرف چڑھا تو ناگاہ مین ساتھا یوسف علیہ السلام کے ساتھ اور اونکے ساتھا ایک گروہ تھا اونکی قوم سے پہرین چڑھا طرف چوتھے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھا ادریس علیہ السلام کے ساتھا اور اونکے ساتھا ایک گروہ تھا اونکی قوم سے پہرین چڑھا طرف پانچوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھا ہارون علیہ السلام کے ساتھا اور اونکے ساتھا ایک گروہ تھا اونکی قوم سے پہرین چڑھا طرف چھٹے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھا موسی علیہ السلام کے ساتھا اور اونکے ساتھا ایک گروہ تھا اونکی قوم سے پہرین چڑھا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتھا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھا اور اونکے ساتھا ایک گروہ تھا اور وہ دوسطر تھے ایک شطر لمبی نصف پر تو سفید کپڑے پہنے گویا تاگا غذا اور ایک شطر پر سبز کپڑے پہنے الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان مین ایک قوم ہے ف حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ روحین مبشرہ مین جو لوگ کرتی ہین تو دیکھتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کے احوال سے بات جیبت کرتے ہین اور کبھی روحین عرش کے نیچے ہین اور کبھی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پھرتی ہین اور جدہر چاہتی ہین اپنی اقدار پر سبھی سے طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر کیا ہے جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے پھر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سے وارد کی ہے کہا کہ جسوقت ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکے لئے ایک دودہ لانیوالی ہے جنت مین پھر کہا یعنی بیہقی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودہ پلائے جانے ہین حال آنکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین پرتا ہے اور درمیان حدیث عرض مقعد کے کچھ منافات نہین ہے بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہے اور اوسکے نچلون سے کہا جاتا ہے

لہ دوسرے نمبر کی کاپی نہ ہونے کے باعث ص ۴۱۲ ہ

ہارون

لہ اور دوسرے نمبر کی کاپی نہ ہونے کے باعث ص ۴۱۲ ہ

اور اوسکا ٹھکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہے اسلئے کہ وہ اومیں داخل ہوگی مگر جزا کے دن اس دلیل سے کہ منازل شہدا کے اوصاف وہ ہیں جن کی طرف اوکی روحیں برزخ میں ٹھکانا پکڑتی ہیں سو پورا دخول جنت کا نہیں ہوگا مگر اوسی انسان کو جو کہ روح وبدن سے پورا ہو اور دخول روح کا فقط ایک امر ہے سوا اسکے ف امام منفی رحمہ اللہ تعالیٰ بحر الکلام میں فرماتے ہیں کہ ارواح چار طرح ہیں ۱ ارواح انبیاء علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سے نکلتی ہیں اور مثل اپنی صورت کے ہو جاتی ہیں مثل مشک وکافور کے اور جنت میں ہوتی ہیں کھاتی پیتی عیش وآرام کرتی ہیں اور رات کو طرف قندیلوں کے ٹھکانا پکڑتی ہیں جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہیں ۲ اور شہیدوں کی روحیں اپنے جسد سے نکلتی ہیں اور سبز پرندوں کے اجواف میں جنت کے اندر ہوتی ہیں اور تنعم کرتی ہیں اور رات کو طرف قندیلوں کے بسیر الیتی ہیں جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہیں ۳ اور مطیع وفرمانبردار مؤمنوں کی روحیں ربض جنت میں ہیں کھاتی نہ تمتع کرتی ہیں ولیکن جنت کی طرف دیکھتی ہیں ف ربض بالتحریک دیوار گرد شہر وگھر انہای ہر چیز ۴ اور روحیں عاصی گنہگار مؤمنوں کی درمیان آسمان وزمین کے ہوا میں ہوتی ہیں ۵ اور روحیں کفار کی روحیں سوداہ سیاہ پرندوں کے جوف میں اندر سجین کے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور وہ اپنے جسدوں کے ساتھ متصل ہیں سو روحیں تو عذاب کیجاتی ہیں اور جسد اوس سے الم درد پاتے ہیں جیسے آفتاب آسمان میں ہے اور نور اوسکا زمین میں انتہے ف حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ احوال قبور میں فرماتے ہیں کہ باب نوان ذکر ہیں محل ارواح موتی کے برزخ میں ۱ بلاشک ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے میں علیین میں اور صحیح میں ثابت ہو چکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تھا فرمایا اللھم بالرفیق الاعلیٰ الرفیق اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے وہ کہاں ہیں کہا جنت میں ۲ رہے شہدا سو اکثر علما اوپر ہیں کہ وہ جنت میں ہیں اور اس مضمون کی حدیثیں کثرت سے آئی ہیں جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سے اور حدیث امام احمد کی اور ابوداؤد کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہیں جو گزر چکیں اور جو نہیں گزری ہیں اونمیں سے ایک یہ ہے

انس رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب پسند آتا تھا تو آپ اپنی گفتگو میں فرماتے تھے کیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے خواب فاذا رأى الرجل الذى لا يعرفه الرؤيا سأل عنه فان اخبر عنه بمعروف كان اعجب لرؤياه انس کہتے ہیں ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا گویا میں نکلی جنت میں داخل ہو گئی میں نے ایک وجیہ مناجس سے جنت گونج گئی ناگاہ میں ساتھ فلاں فلاں فلاں کے تھی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا تھا پس اونکو لائے اوپر پورے کپڑے سے اونکی گردنوں کی رگوں سے خون بہتا تھا کہا گیا کہ اونکو مہر سنیخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمیں غوطہ دئے گئے پھر نکالے گئے اور مونہہ اونکے جیسے چودھویں رات کا چاند اور اونکے لئے سونیکی کرسیاں لائے اوپر وہ بٹھائے گئے اور ایک سونے کی رکابی لائے اوسمیں ایک بسرہ یعنی گدر کھجور تھی اونہوں نے بسرہ سے کہا یا جسقدر چاہا وہ اوسکو ایک طرف سے دوسری طرف نہیں لوٹتے تھے مگر وہ کہا تے میرے سے بھوچا ہتے تھے وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے بھی اونکے ساتھ کہا پھر اوس لشکر سے بشیر لینے خوشخبری دینے والا آیا کہا یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلاں فلاں مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپنے فرمایا عورت کو میرے پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سے بیان کر اوس آدمی نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اوس عورت نے کہا فلاں فلاں مارے گئے اخرجه احمد وابن ابى الدنيا وابو يعلى عن انس اور مجاہد سے مروی ہے کہ شہدا جنت میں نہیں ہیں ولیکن جنت سے اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا بل احياء الآية روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہیں نزدیک اپنے رب کے رزق دئے جاتے ہیں جنت کے پھلوں سے اور اوسکی ہوا پاتے ہیں اور اوسمیں نہیں ہیں اور کبھی اسکے لئے حدیث ابن عباس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہیں باب جنت میں کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت میں ہے اس استدلال کا یوں جواب دیا ہے کہ ابن اسحٰق اسکا راوی مدلس ہے اور سنے تحدیث کی تصریح نہیں کی ہے اور شاید یہ عموم شہدا میں ہوا اور وہ جو قندیلوں میں زیر عرش ہیں تخواص شہدا ہوں یا شاید مراد شہدا ار

لہ یہ کیا راقم الحروف کا ہے ۱۲ منہ
مؤلف کا ہے ۱۲ منہ
مفلس کی تحقیق ہے ۱۲ منہ
ہے ۱۲ منہ

سے اسکو وہ شہید ہوں جو کہ اللہ کی راہ میں مارے نہیں گئے ہیں جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونمیں سے
جسپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہیں یا مراد سائر مؤمنین ہیں اسلئے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا
ہے جسنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ ہر مؤمن صدیق وشہید ہے کہا گیا اسی ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑھو الذین آمنوا
باللہ ورسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم براہ ابن عازب رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا مؤمن میری امت کے شہدا ہیں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی رہے بقیہ مؤمنین سوی شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہیں
اور انکے غیر بس اطفال مؤمنین کے جمہور اسپر ہیں کہ وہ جنت میں ہیں امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر
اجماع نقل کیا ہے روایت جعفر بن محمد میں کہا ہے لیس فیھم اختلاف انھم فی الجنۃ اور روایت
میمونی میں کہا ہے وَاَحَدٌ یشکُّ انھم فی الجنۃ اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص
کی ہے کہ وہ جنت میں ہیں اور سلف سے صریحاً آیا ہے کہ اونکی روحیں جنت میں ہیں اور ایک گروہ
اس طرف گیا ہے کہ اطفال مؤمنین کے واسطے عموماً اسکی گواہی نہیں دیجاتی ہے کہ وہ جنت میں ہیں
اور نہ اونکے آمار کے لئے شہادت دیجاتی ہے اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے کہ طفل معین
کے باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہیں دیجاتی ہے تو اسوقت اوس طفل کے لئے اسکی شہادت
نہیں دیجائیگی کہ وہ اطفال مؤمنین سے ہے پس اونکے آمار میں وقف ہوگا بسبب وقف کے
ایمان میں اونکے باپوں کے اور یہ قول کسی ایک امام سے صریحاً ثابت نہیں ہوا ہے صرف اونکی
عمومات کلام سے لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ اس سے ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے
اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث صنابر ہم دعا میں الجنۃ الحدیث دنحوہ کے ساتھ استدلال کیا ہے اور
امام احمد نے کہا کہ جب اوسکے ماں باپ کے لئے اوسکے سبب سے دخول جنت کی امید کیجاتی ہے تو پھر
اوسمیں کیوں شک کیا جاتا ہے رہے وہ مکلف مؤمنین سے سوای شہدا کے سو اونمیں علما نے
قدیماً وحدیثاً اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ مؤمنوں کی روحیں جنت میں ہیں

لہ اس لفظ کا اشارہ ہمارے اطفال
المسلمین حیث ھم اور ہم کو مسلم
کہنا ہے
ہمارے حنفیہ
ہونا ہے
یعنی جو صحیح معنی دیوبند
تکون فی مستقر العالم وہ
ارضہ اللہ حال فی الاعلیٰ ہوگا
ای یسبحون فی الجنۃ
یتحالفون فی مدالھا
کما یتحالفون من وضع
الدلیل علیٰ الحکم ۱۲
الا دخول علیٰ الحکم ۱۲
مجہول الحال

اور کفار کی روحین آگ مین اور حدیث کعب بن مالک و ام ہانی و ابو ہریرہ و ام مبشر و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے استدلال کیا ہے اور ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے علیین و سجین کا پوچھا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہے اور سجین ارواح مومنین ہین ساتھین سو دہ ساتوین زمین ہے اور سجین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دیلمان سے ثابت ہو چکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے جن حدیثون سے اسکے لئے استدلال کیا گیا ہے اونمین سے یہ حدیثین ہین ۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدیجہ کا پوچھا فرمایا ہمنے اوسکو دیکھا ہے ایک نہر پر جنت کی نہرون سے ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ ہیو دہ دیکھا ہے اور نہ رنج اخرجہ البزار والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہماری بان خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ ہیو دہ دیکھا ہے اور نہ رنج درمیان مریم اور آسیہ زن فرعون کے ہمنے کہا اس قصب یعنی نی سے فرمایا نہین بلکہ قصب سے جو کہ موتی دیا قوت سے پر دیا ہوا ہے اخرجہ الطبرانی بسند منقطع ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے نزدیک زنا کا اقرار کیا تھا تو فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ اب جنت کی نہرونمین ہے اونمین غوطہ مار رہا ہے اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابو داؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا جسکی روح بے جسم سے مفارقت کی اور وہ تین باتون سے بری ہے تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر و غلول یعنی خیانت اور دین سے ف ایک گروہ نے کہا کہ روحین زمین مین ہین پھر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتے ہین یہ ابن وضاح کا قول ہے اور ابن حزم نے اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سے کی ہے اور ابن عبد البر نے اسکو ترجیح دی ہے کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام کرتے اور عرض معتقد کی حدیثون کے ساتھہ استدلال

کیا ہے حالانکہ اسمیں اسپر دلیل نہیں ہے کہ روحیں جنت میں نہیں ہیں کیونکہ یہ غرض تو جسم پر ہے اور روح کے لئے اوسکے ساتھ اتصال ہے اور فرق روح جنت میں ہے اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر دلالت نہیں کرتا ہے کہ اونکی روحیں افنیہ قبور پر مستقر رہتی ہیں اسلئے کہ قبور انبیاء و شہداء پر سلام کیا جاتا ہے حالانکہ اونکی روحیں علیین میں ہیں لیکن اونکے لئے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہے ساتھ جسم کے اور اسکی کنہ و کیفیت کو حقیقۃً نہیں جانتا ہے مگر الدعو دجل اور جو حدیثیں کہ اس بات میں مروی ہیں کہ سونے والیکی روح عرش کی طرف چڑھائی جاتی ہے یہ باوجود تعلق روح کے ساتھ بدن کے اور سرعت عود روح کی طرف بدن کے وقت اوسکی بیداری کی اسکی شہادت دیتی ہیں پس ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سے متجرد ہیں اولیٰ تر ہیں ساتھ عروج کی طرف آسمان کے اور ساتھ عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت میں اور ایک فرقے نے کہا کہ روحیں زمین کی ایک موضع میں جمع کیجاتی ہیں سوا ارواح مؤمنین کی جابیہ میں جمع کیجاتی ہیں اور نزدیک بعض کے چاہ زمزم میں اور روحیں کفار کی چاہ برہوت میں جمع کیجاتی ہیں و رجحہ القاضی ابو یعلی عن الحنابلۃ فی کتاب المعتمد اور یہ مخالف ہے نص امام احمد رحمہ اللہ کی کہ ارواح کفار کی نار میں ہیں اور شاید چاہ برہوت کو جہنم کے ساتھ ایک اتصال ہو اوسکی تہ میں جیسا کہ بحر میں مروی ہے کہ اوسکے نیچے جہنم ہے اور ابو عمر احمد بن محمد نیسابوری کی کتاب حکایات میں حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہ ہمارے پاس ایک آدمی اہل خراسان سے تھا اماتتیں رکھا کرتا تھا پھر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھی اور غائب ہوگیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنے اپنی اولاد سے کہیکو اوسپر ایسی نہ بھیجا تو اونکو اپنے کسی گھر میں دفن کردیا اور مرگیا پھر امانت والا آدمی آیا اور اوسکے بیٹون سے پوچھا اونہون نے کہا ہمکو اوسکا کچھ علم نہیں ہے تو اوسنے علماء سے پوچھا جو کہ مکے میں تھے اور وہ اوس زمانے میں بہت تھے علمانے کہا ہم اوسکو گمان نہیں کرتے مگر اہل جنت سے اور ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ روحیں اہل جنت کی زمزم میں ہیں سو جسوقت تمہاری یا آدھی رات گزر جاوے تو تو زمزم پر جا اور اوسکے کنارے پر کھڑا رہ پھر اوسکو پکار تا ہم امید کرتے ہیں کہ وہ تجھے جواب دیگا اگر وہ تجھے جواب دے

تو تو اوس سے اپنے مال کا پوچھنا وہ گیا جیسا کہ اونہوں نے کہا تھا پھر اوسنے ایک بار دو بار سہ بار پکارا اور اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا میں نے بار بار پکارا مجھے جواب نہ دیا علماء نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہیں کرتے مگر اہل نار سے سو تو مین کی طرف جا اوسمین ایک وادی ہے اوسکو بیہوت کہتے ہین اوسمین ایک کنواں ہے اوسکو ہاہوت کہتے ہین اوسمین اہل نار کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کھڑا رہ پھر اوسکو اوسوقت پکار جسوقت کہ تو نے زمزم مین پکارا تھا وہ گیا جیسا کہ اوس سے کہا گیا تہا تو اوسکو پہر پکارا فلان ابن فلان ہون فلان ہون اوسنے اول آواز مین ہی اوسکو جواب دیا اور باقی حکایت کتاب سے ساقط ہو گئی قال ابو عمر حدثنا ابو بکر بن محمد بن علی الطرطوشی حدثنا حامد بن یحیی بن سلیمان الجمحی الصفوان بن عمرو کہتے ہین میں نے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سے سوال کیا کیا نفوس مؤمنین کے لئے کوئی جگہ جمع ہونیکی ہے کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے جسمین مؤمنین کی روحین جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ لبث ہو اخرجہ ابن مندہ وھذا غریب جدا وتفسیر الآیۃ بذلک اغرب اور ابن مندہ نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اونسے تلقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتے تھے ابی نے لکھا کہ ارواح اہل جنت کی توجا بیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضرموت مین ایک گروہ صحابہ نے کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ہوئی ہے ابن مندہ نے بطریق شمسی حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کے اپنے مسودہ کا انتظار کرتی ہین یہانتک کہ اونمین نفخ کیا جائے وھذا لا ینافی ما ورد بہ الاخبار من محل الارواح علی ماسبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین منی آدم کی نزدیک اونکے باپ آدم علیہ السلام کے اونکے داہنے بائین طرف ہین اسلئے کہ حدیث صحیحین مین قصہ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا ہوا ہے اوسکے داہنے طرف اسودہ اور اوسکے بائین طرف اسودہ ہین جسوقت وہ اپنے داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین جانب نظر کرتا ہے تو روتا ہے

لہ روحین مؤمنین کا قیام یوں ہے کہ دل کی روح کو پرواز ہوتی ہے

یعنی جو جانب مشرق میں ہے اصحاب الیمین

یعنی جو جانب مغرب میں ہے اصحاب الشمال

یعنے جبرئیل علیہ السلام سے کہا یہ کون ہے کہا آدم اور یہ اسودہ انکے دائیں بائیں طرف انکی اولاد کی روحیں ہیں سو دائیں سے داہنی طرف والے اہل جنت ہیں اور جو اسودہ کہ انکے بائیں طرف ہیں اہل نار ہیں سو جب وہ اپنے داہنی طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جسوقت اپنے بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں الحدیث اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہے کہ روحیں کفار کی آسمان میں ہیں اور یہ قرآن وحدیث دونوں کے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لئے نہیں کھولا جاتا ہے اور بحذف طرق حدیث میں وہ چیز وارد ہوئی ہے کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اسکا یہ ہے کہ ناگاہ اوپر اونکی ذریت کی روحیں پیش کیجاتی ہیں سو جبکہ روح مؤمن کی ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں روح طیب ہے اسکو علیین میں رکھو اور جب روح کافر کی ہوتی ہے تو کہتے ہیں روح خبیث ہے اسکو سجین میں رکھو الحدیث سو اسمیں یہ ہے کہ ہمارو دنیا میں ارواح اونکی ذریت کی اوپر پیش عرض کیجاتی ہیں اور وہ اقرار کرتے ہیں ارواح کے رکھنے کا اونکے مستقر ہیں پس اسسے اسپر دلالت کی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان میں نہیں ہے ف ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً قبل اجساد کے پیدا کردیا ہے اور اونکو ایک برزخ میں رکھدیا ہے اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ آگ اور جسوقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہے تو اون روحوں کو اونمیں داخل کردیتا ہے پہر اونکا اعادہ کرتا ہے نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کے اور انبیاء و شہداء کی روحیں جلدی سے طرف جنت کے بھیجدیجاتی ہیں اور یہ ایک ایسا قول ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اوسکو نہیں کہا اور نہ یہ اونکے کلام کی جنس سے ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سے ہے ف متکلمین کے ایک گروہ سے یہ قول منقول ہے کہ ارواح اجسام کے مرنیسے مرجاتی ہیں اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف کی گئی ہے ایک جماعت فقہاء اندلس قدیماً اس قول کے قائل ہوگئے اونمیں سے عبد الاعلی بن وہب بن محمد بن عمر بن لبابہ ہیں اور اونکے متاخرین میں سے جیسے سہیلی اور ابو بکر بن العربی علماء نے اس قول کا سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہے نصوص کثیر جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کے دلالت کرتے ہیں وہ اس قول کا رد و ابطال کرتے ہیں

قول ابن حزم رح

ف فرق درمیان حیات شہدا اور مؤمنین غیر شہدا کے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سے ہو

ایک وجہ یہ ہے کہ ارواح شہدا کے لئے اجساد پیدا کئے جاتے ہین اور وہ ملبوس ہین جنکے پوٹو یعنی دور و عین ہوتی ہین تاکہ انکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سے زیادہ متکامل ہو ان جسادسے مجرد ہین اسلئے کہ شہدا نے اپنے اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کردیا سو اونکے عوض یہ اجساد نورخ مین دیئے گئے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے اور اسکے مثل غیر شہدا کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہے کہ انہم یعقلون فی شجر الجنۃ یعنی جنت کے درختون مین چرتی ہین کسی نے کہا اسکے معنی تعلق ہین بعض نے کہا کھانا ہے درخت سے بہرحال مساوات غیر شہدا کے شہدا سے اونکے کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہے واللہ اعلم یہی وہ مدعا ہے جسکو ابن سمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبرستان مین داخل ہوتے تو فرماتے السلام علیکم یا بقایا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بالدنیا تعالی مؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک وسلاما منک وسلاما منک سوا وجود اسکے ضعف سند کے لیون تاویل کی گئی ہے کہ مراد فنا ارواح سے جانا اونکا ہے اجساد مشاہد و محسوس سے **ف** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ انفس کے لئے چار گھر ہین ہر گھر پہلے گھر سے زیادہ تر بڑا ہے امان کا پیٹ یہ جگہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہے **۲** یہ گھر جسمین نشو و نما پایا اوس سے مالوف ہوا اور عین خیر و شر کمایا **۳** برزخ یہ اون گھرون سے زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہے اس گھر کی نسبت اوسنے ایسی ہے جیسے کہ پہلے گھر کو اسکے ساتھ نسبت ہے **۴** وہ گھر ہے جسکے بعد اور کوئی گھر نہین ہے الا الفقراء جنت یا نار اور نفس کے لئے ہر گھر مین ان گھرون سے ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے گھر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گھر مین ذکر کی ہے اوسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر حبابری سے روایت کیا ہے کہ مثل مومن کے دنیا مین جیسے بچہ اوسکی ماں کے پیٹ مین جسوقت وہ اوسکے پیٹ سے نکلتا ہے تو اپنے مخرج

پرورتا ہے یہانتک کہ جب اوسنے روشنی کو دیکھا اور دودہ پیا تو وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اپنے
مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سے نکلتا ہے پہر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف
پہونچتا ہے تو دوست نہین رکہتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکہتا ہے
کہ اپنی ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سے کوچ کرگیا
سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسے خوش نہین کرتا ہے یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے
ایک تمہارے کو یہ کہ اپنی ماں کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ
دی سینے مومن کی نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اوسکی ماں کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی
سے طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقد مین شیخ عمر بن الفارض
رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئے کہ یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے
کہتے ہین جب ہم دفن سے فارغ ہوچکے ناگاہ جو تین ہامین زمین و آسمان سبز پرندون سے بہر گیا اونمین سے
ایک بڑا پرندہ آیا اور سفید انکو نگل لیا پہر اوڑ گیا کہتے ہین کہ سینے اس سے تعجب کیا تو ایک آدمی نے
مجھسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نمازمین حاضر ہوا تہا تو تعجب نکر اسلئے کہ شہیدون کی روحین سبز
پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو اولیاء مین سے شہید ہین رہے محبت کے شہید سو اونکے
اجساد اور ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہے جسکو ابن
ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین
ایک شخص بہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہوگیا تہا اوسکے وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا
ہوتے تو اوس سے استسقا نکرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تہا وہ مرگیا لوگ اوسکی تجہیز و تکفین
مین لگے وہ اس حال مین تہے کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان مین حرکت کرتا ہے یہانتک کہ
اوسکی طرف پہونچا ایک شخص کہڑا ہوگیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکہدیا وہ تخت بلند ہوگیا

اور لوگ اوسکی طرف دیکھ رہے ہین ہوا مین بیا نتک کہ اونسے غائب ہوگیا ۲ اور اسکی تائید وہ حکایت بھی کرتی ہے جسکو بیہقی وابونعیم دونون نے دلائل نبوت مین عروہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن فہیرہ وبیر معونہ کے دن مارگئے اونکو لوگون مین جوکہ مقتول ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری تھا بھوگئے تو عامر بن طفیل نے عمرو سے کہا کیا تو اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے عمرو نے کہا ہان پہر اونھین یعنے مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے عمرو سے اونکے نسب پوچھنے شروع کئے کہا تو اونھین سے کسیکو گم پاتا ہے کہا ایک مولی کو ابوبکر کے گم پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتے ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تھا کہا وہ ہمارے افضل لوگون مین سے تھا عامر نے کہا کیا مین تجھے اوسکی خبر نہ دون اسنے یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا پہر اپنے نیزے کو کھینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کے جانب آسمان مین لیگئے یہانتک کہ والدین اوسے نہین دیکھتا تھا اور اوسکا قاتل ایک مرد تھا کلاب سے اوسکو جبار بن سلمی کہتے تھے وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پہر مسلمان ہوگیا اور کہا مجھے اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا جو کہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سے دیکھی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹھا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام کا اور جو مقتل عامر سے دیکھا تھا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکھا آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اوسکے جثے کو چھپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۳ بیہقی نے بوجہ دیگر اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے کہا مقرر مینے اوسکو دیکھا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹھایا گیا یہانتک کہ اللہ مین دیکھتا ہون طرف آسمان کے درمیان اوسکے اور درمیان زمین کے پہر بیہقی نے کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہے اور اوسکے آخر مین کہا ہے کہ پہر وہ رکھا گیا کہا پس احتمال ہے کہ وہ اوٹھایا گیا پہر رکھا گیا پہر اسکے بعد گم ہوگیا ہمکو مغازی موسی بن عقبہ مین اندراس قصے کے روایت کی گئی ہے کیونکہ وہ بن زبیر سے لیکہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چھپا دیا انتہے ۴ ابن سعد نے اور حاکم نے کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹھا لیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو چھپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چھپانے سے غائب کرنا عامر کا ہے

جلد ۱

آسمان میں جیسا کہ پہلی روایت میں آیا ہے ولادت جشتہ و انزل علیین یعنی اوسکے جنکو چھپا دیا اور وہ علیین میں اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہے جسکو احمد و ابو نعیم و بیہقی نے عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو جاسوس کر کے تہامہ بھیجا کہا میں خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اور سپر چڑھا اور میں جاسوسوں سے ڈرتا جاتا تہا پہر پیٹے اوسکو کہولا وہ زمین پر گر پڑا پہر میں بے دہڑک گر پڑا تہوڑی دور علیحدہ ہو گیا پہر میں التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکہا اور گویا اوسکو زمین نگل گئی پہر اب تک خبیب کا کوئی اثر دیکہا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی ہی اونمیں سے ہیں جنکو فرشتوں نے چھپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹھا لیگئے اور یہی ظاہر ہے یا زمین میں دفن کر دیا ابو نعیم نے بھی خبیب کے رفع کا جزم کیا ہے جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کے سوا زات و مساوات اور انبیائے کے معجزات کے ساتہ ذکر کی ہے وہاں یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسی علیہ السلام تو آسمان کی طرف اوٹھا لئے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اوٹھا لیگئی جیسے عیسی علیہ السلام اوٹھا لئے گئے اور بیزیادہ تر عجب ہے پہر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن عدی کا اور قصہ علا بن حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی میں گزر چکا ہے ذکر کیا ہے جو حدیثیں کہ قصۂ رفع الی السماء کو قوت دیتی ہیں اونمیں سے ایک وہ حدیث ہے جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنے پوروں اُحد کے کاٹی گئی تو کہا حسن ہے یعنی اچہا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھے فرشتے اوٹھا لیتے اور لوگ تیری طرف دیکہتے رہتے یہانتک کہ تجھے جو آسمان میں داخل کر دیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق و مناسب قصۂ خبیب کے ہیں اونمیں سے قصۂ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہے عطا و خراسانی کہتے ہیں کہ اویس قرنی کو سفر میں پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست ہونے لگے اور اونکا انتقال ہو گیا لوگوں نے اونکی جراب یعنی تہیلی میں دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے کپڑوں سے نہ تہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ اون کپڑوں سے نہ تہے جنکو بنی آدم بنتے ہیں اور دو آدمی گئے تاکہ اونکے لئے قبر کہودیں وہ آئے اور کہا کہ ہمنے اونکے لئے ایک پتہ میں

کفن دی کہ ندائی قبر پائی گویا ابھی اس سے ہاتھ اوٹھائے گئے ہیں پھر اونکو کفنایا اور دفن کر دیا پھر التفات کیا تو کچھ نہ دیکھا احرجہ ابن عساکر من طریق عمر بن عطاءؒ اس قصے کو امام احمد نے زہد میں بطریق دیگر عبدالصمد بن سلمہ سے روایت کیا ہے اوسکے آخر میں یوں ہے کہ بعض ہمارے نے بعض سے کہا اگر ہم لوٹے تو اونکی قبر کو جان لینگے پھر ہم لوٹے تو نہ گاہ نہ قبر تھی اور نہ کچھ اثر تھا اور وہ قصے جو مشابہ و مناظر قصہ پرندہای سبز ہیں اونمیں سے ایک وہ قصہ ہے جسکو ابن عساکر نے ابوبکر بن ریان سے روایت کیا ہے کہا میں حمام جلنہ میں گھڑا ہوا جو کہ مصر میں ہے اور لوگ ذوالنون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے پیچھے سبز پرندوں کو دیکھا کہ وہ اونپر سترفرش تھے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کئے ہوئے تھے یہانتک کہ اونکی قبر تک پہونچے جب وہ دفن کر دئے گئے تو وہ غائب ہو گئے **حکایت** ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال میں خبر دی کہ وہ فلاں دن فلاں وقت مرینگے پھر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندے جو کہ صالحین کے جنازوں پر دکھائی دیتے ہیں وہ اونکے جنازہ پر سایہ کرتے تھے یہانتک کہ وہ اونکے ساتھ اونکی قبر میں اوترے ذکرہ فی کتاب السراالمصون فیسا اکرم بہ المخلصون لطاہر بن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکبانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہے کہ یہ بات صالحین کے جنازوں میں معروف و معہود تھی کوئی غریب و نادر بات نہیں تھی **حکایت** اسی کتاب میں ترجمۂ مالک بن علی قلانسی رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا ہے کہ وہ جب مرے اور نماز کے لئے سریر پر رکھے گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ جنگل پہاڑ اور جہانتک نظر جاتی تھی آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اونپر نہایت سفید کپڑے تھے اور انہوں کے لوگوں کے ساتھ اونپر نماز پڑھی **حکایت** ابن سعد نے ابوخالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب عمرو بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیوں سے بھرا ہوا دیکھا اونپر سفید کپڑے تھے جسوقت اونپر نماز ہو چکی اور دفن کر دئے گئے تو جنگل میں کسیکو نہ دیکھا **حکایت** عبدالصمد بن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ میںنے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنے مولی سے مناجات کر رہا ہے کہتا ہے میرے سید تیرا قصد ایک بندے نے کیا ہے جسکی روح

کا ترجمہ دوسرا مقالہ عرض ہے کہ میں نے بعض ثقات سے شنا ہے کہ میں اور ملک حمید البرمکی کی بخشی کے موجودین ہیں ہر ایک کو الگ الگ صاحب سے اسکی خدمت سرانجام دینے کی فرمائش کی کسیکو حاجت نہ ہوئی احجب میں فلاں دن فلاں وقت اوسکے دروازے پر گیا تو دیکھا کہ اوسکے دروازے پر بہت سے لوگ جمع ہیں اور اوسکے وقت انتقال کے اور اوسکے دفن کے وقت اوسکے ساتھ ہیں اور اوسکے وقت انتقال کے اور اوسکے دفن کے وقت اوسکے ساتھ ہیں ما حاصل حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ از تذکرۃ الخلیل ص ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰

تیرے نزدیک ہے اور قیاد یعنی رسی اوسکی تیرے ہاتھ مین ہے اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہے اور اوسکی حسرتین تجھپر ہین رات اوسکی بیخوابی ہے اور دن اوسکا بیتابی ہے اور احشار اوسکی یعنی آتشین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتے ہین تیری دیدار کے شوق سے اور واسطے جنہین کے تیری ملاقات کی طرف نہین ہے اوسکو کوئی راحت سوا تیرے اور نہ کوئی آرزو ہے تیرے سوا پھر وہ رویا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹھایا اور ایک چیخ ماری سینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تھا ہین اوسکی مراعات کرنیوالا تنہا کہ ایک قوم کو دیکھا کہ اونھون نے اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز پڑھی اور دفن کر دیا اور آسمان کی طرف چڑھ گئے اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہٖ

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین سحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تنہا اوسمین ایک جوان آدمی کھڑا ہوا نماز پڑھتا تنہا اور ناگاہ ایک درندہ جو جنگل کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا مینے کہا اسے جوان کیا تو اس درندے کو نہین دیکھتا ہے کہا اگر تو اوس سے ڈرتا جیسے درندے کو پیدا کیا ہے تو تجھے بہتر تنہا پھر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کے کتون سے سو اگر تجھے کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے تو مجھے قدرت نہین ہے کہ مین تجھکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہوا چلا گیا پھر اوسنے ندا کی یا سیدی اسالک بمعاقد العز من عرشک ان کان لی عندک خیر فاقبضنی الیک وہ اس کلمے کو پورا نکر سکے پایا تھا یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کر گیا مین لوٹ کے آیا اپنے اصحاب کو زہاد و صالحین سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کے جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکھا اور ایک ہاتف مجھکو پکارتا ہے کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون اور جسم نہین دیکھتا ای ابوسعید تو لوگون کو پھیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹھا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی

بسندہٖ

فائدہ بیان مین مستقر شہداء بحر کے

حکایت عبید بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اونکے آس پاس تھے کہ ایک آدمی آیا اوس کی آنکھین سبز تھین حسن نے فرمایا کیا تجھے

تیری ان نے ایسا ہی جناہے یا بیاری سے ہین کہا اسی ابوسعید کیا آپ مجھکو پہچانتے نہین ہین کہا تو کون ہے اوسنے اپنا نسب بتایا تو مجلس مین کوئی ایک آدمی ایسا باقی نرہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادے سے چلا پہر ایک سخت ہوا چلی مین غرق ہوگیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہان ٹہیرا قریب چار مہینے کے تمرو ہادرخت و گہاس سے جو پاتا کہاتا اور چشمون کا پانی پیتا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے مونہہ پر چلا جاؤن لیعنی کسی طرف متوجہ کرکے چلدون سو یا تو ہلاک ہو جاؤنگا یا نجات پاؤن گا پہر مین چلا مجھے ایک محل دکہائی دیا اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکے اندر کئی سو لڑکیان تہین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تہا موتی کا اور ہر قفل تہے کنجیان اونکی زیر سر رکہی تہین مینے بعض کو کہولا اور سکے جو فرمین سے عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مرد تہے حریر کے کپڑون مین لپٹے ہوئے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ تہے صفت زندہ مین پہر مینے صندوق کو بند کردیا اور مین نکل آیا اور محل کا دروازہ بند کردیا اور چلا ناگاہ مجھے دو سوار ملے مینے اونکے مثل خوبصورتی مین نہین دیکہا دو پنکلیان گہوڑون پر سوار تہے مجھسے میرا قصہ پوچہا مینے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکے نیچے ایک باغ ہے وہان ایک شیخ خوبصورت ہے وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سے اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجھے راہ پر لگا دیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا پہر مجھسے میرا قصہ پوچہا مینے اونسے سب کہدیا جسوقت مینے محل کی خبر اونسے کہی تو وہ گہبرائے پہر کہا تو نے کیا کیا مینے کہا کہ صندوقون کو اور دروازون کو بند کردیا تو چپ ہو رہے اور مجھسے کہا میٹہہ جا ایک بادل اوپر سے گزرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہے کہا فلان فلان جگہہ کا ارادہ رکہتا ہون کہ ایک بادل کے بعد دوسرا بادل اوپر سے گزرتا رہا یہان تک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا بصرے کا کہا تو تیار ہو اور تیار ہوا اونکے آگے ہو گیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے یہان تک کہ اسے اسکے گہر تک صحیح سالم پہونچادے جسوقت مین بادل کی پیٹہہ پر بہو گیا تو مینے کہا مین تجسے اوس ذات کے واسطے سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجھے خبر دو محل کی اور سوارون کی اور تمہاری کہا محل قویہ ہے

لہ انتظار وقت پہر چھ چھ روان کی روان لکہکر دہوپ کا انتظار کیا محل کی مثل واقعہ فی وسط دریا روان البیت ماین یدیہ ۱۲

کہ اللہ نے دریا کے شہیدوں کا اکرام کیا ہے اور اوپر فرشتوں کو مقرر کیا ہے کہ وہ اونکو دریا سے اوٹھالیں اور اونکو دادِ عیش و نوش میں حریر کے کفنوں میں لپیٹے ہوئے رکھیں اور وہ سوار وہ دوڑتے ہیں کہ صبح و شام اللہ کی طرف سے اوپر سلام لاتے ہیں اور میں حضر ہوں اور مینے میرے رب سے سوال کیا ہے کہ مجھے تمہارے نبی کی امت کے ساتھ حشر کرے وہ آدمی کہتا ہے کہ جب میں بادل پر ہو گیا تو مجھے خوف سے ایک ہول عظیم پہونچی یہانتک کہ میری یہ حالت ہو گئی جو تو دیکھتے ہو اخرجہ ابو سعید فی شرف المصطفٰی من طریق اجل بن محمد بن ابی مزاحم حدثنا محمد بن الوزان عن عبید بن سعید عن ابیہ و اورد ھذہ القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ الخضر علیہ السلام

وصل

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے مستقر ارواح کے باب میں جسقدر احادیث و آثار وارد ہوئی ہیں اونسب کا ذکر شرح الصدور میں کر دیا ہے چنانچہ اوذکر تمہید بیان ہو چکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح میں جو کچھ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بھی ہو لیکن وہ بیان بہت طول طویل ہے کیونکہ اونہوں نے ہر قول کو سمع اوسکی دلیل کے بیان کر کے مالہ و ما علیہ پر خوب بحث کی ہے اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نے حدیث برزخ میں کیا ہے یہاں اسقدر کافی ہے کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل و وقیع کے بیان کر دیا جاوے تاکہ ضبط اقوال ذہن میں رہے و باللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحیں مؤمنین کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت میں ہیں مشہید ہوں یا غیر شہید یہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے جنت سے اونکو روکا ہو اور اللہ تعالیٰ نے رحمت و عفو کے ساتھ اونسے ملاقات فرمائی ہو یہ مذہب ابو ہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مؤمنین کی روحیں جنت میں نہیں ہیں فنا جنت میں بہشت کے دروازے پر ہیں رزق و نعیم اوسکا اونکی طرف آتا ہے اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا ہے

تیسرا قول یہ ہے کہ روحیں اپنی قبروں کے میدانوں پر رہتی ہیں یہ ابو عمر و بن عبد البر رحمہ اللہ

کا مذہب ہے **چوتھا قول** یہ ہے کہ مؤمنین کی روحیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہیں صرف اتنا ہی کما اسپر اور کچھ زیادہ نہ کیا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے لفظ کے ساتھ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربھم ۳ **پانچوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جنت میں ہیں اور کفار کی نار میں اس قول کو عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے والد سے روایت کیا ہے **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ ارواح مؤمنین کی حاجیہ میں ہیں اور ارواح کفار کی برہوت میں یہ ایک کنواں ہے حضر موت میں ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ قول افسیون کا ہے لیکن انکی بات ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اسکے قائل تو ایک جماعت اہل سنت ہے جیسا کہ ابن مندہ نے ذکر کیا حافظ ابن قیم نے اس قول میں بحث کی ہے **ساتوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی علیین ساتوین آسمان میں ہیں اور ارواح کفار کی ساتوین زمین سجین میں ہیں **آٹھوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی ایک برزخ میں ہیں زمین کے جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہے برزخ اوسکا نام ہے جو کہ درمیان دو شئے کے حاجز ہو گویا مراد انکی برزخ سے ایک زمین ہے درمیان دنیا و آخرت کے کہ ارواح وہاں چوٹی ہوئی ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں یہ قول قوی ہے **نوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی برزم میں جمع رہتی ہیں حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل قائم نہیں ہے اور نہ اس قول کے قائل کی تسلیم واجب ہے نہ اسکا قائل معتمد ہے اور نہ یہ صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ یہ قول الطل و افسد اقوال ہے یہ قول جاہیہ کے قول سے بھی زیادہ تر فاسد ہے **دسوان قول** یہ ہے کہ روحیں اوس زمین میں جمع رہتی ہیں جسکے حق میں اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس زمین کے ساتھ خاص نہیں ہے **گیارھوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی آدم علیہ السلام کے داہنی طرف ہیں اور ارواح کفار کی اوسکے بائیں طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج میں دیکھا نزدیک سماء دنیا کے ہے کہا کہ یہ برزخ

اوس جگہ ہے کہ جس جگہ عناصر منقطع ہوجاتے ہین کہ مایہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے آسمان کے ہین جس جگہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع ہوجاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہے جسپر دلیل نہو سو اس بات پر اونکے لئے کتاب وسنت سے کون دلیل ہے پہر اونکے قول کا خوب ہی رد کیا ہے **بارہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا اوس جگہ سے جس جگہ کہ وہ پہلے پیدائش اجسام سے تھین یہ قول ابو محمد بن حزم کا ہے حافظ ابن قیم نے دلائل ابن حزم وغیرہ ذکر کرکے اچھی طرح سے رد کیا ہے **تیرہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہے یہ قول ابن باقلانی اور اونکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب وسنت واجماع صحابہ وادلہ معقول وفطرت رد کرتے ہین یہ قول اوس شخص کا ہے جسنے اپنی روح کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا ذکر ہے سلف امت صحابہ وتابعین وائمہ اسلام سے کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا موت کے بعد اور بدن ہین سوائی ان بدنون کے حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا اس قول مین حق وباطل دونون ہین حق تو وہی ہے جو کہ شہدا کے حق مین وارد ہوا ہے کہ اونکی روحین سبز پرندون کے پولون مین ہین اور باطل وہ ہے جو کہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کے اجناس حیوان وحشرات وطیور کے انتقال کرتی ہین جو کہ اونکے مناسب وہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہے حق کو باطل سے جدا کردیا ہے **پندرہوان قول** ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر مین جو کہ برزخ ہین ہے باعظم تفاوت متفاوت ہین پہر اس تفاوت کو تفصیل وار بیان فرمایا ہے یہ سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکھے ہین اور حدیث برزخ مین اونکا تجربہ ہے فتبارك الله وقولها ومنتهاه ومحيرها ومهمتها ومسعداها ومشقيها الذي فاوت بينهما في درجات سعادتها وشقاوتها كما فاوت بينهما في مراتب علومها واعمالها وقواها واخلاقها فمن عرفها ما ينبغي شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك كله وله الحمد كله الخير كله واليه يرجع الامر كله وله القوة كلها والقدرة كلها والعز كله والحكمة كلها

والکمال المطلق من جمیع الوجوہ وعرف بمعرفۃ نفسہ صدق انبیائہ ورسلہ وان الذی جاءا بہ ھو الحق الذی تشھد بہ العقول وتقربہ الفطر وما خالفہ فھو الباطل وباللہ التوفیق ۔

باب ۳۸

اس امر کے بیان میں کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹھکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا انجیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندوں کے جوف میں ہیں صبح وشام آگ پر جاتی ہیں سو یہی اوکا عرض ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندوں کے جوف میں ہیں پس ہر روز دوبار آگ پر پیش کی جاتی ہیں اولئے کہا جاتا ہے یہ تمہارا گھر ہے سو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل ناس سے ہے تو اہل ناس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا مقعد ہے یہانتک کہ اوٹھاوے تجکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا یہ اوس مؤمن کے ساتھ خاص ہے جو کہ عذاب نہیں کیا جاتا ہے اور بعض نے کہا نہیں اور احتمال ہے کہ جو مؤمن عذاب کیا جاتا ہے وہ اسنے دونوں مقعد کو ایک ساتھ دو وقتوں میں یا ایک وقت میں دیکھیگا اور کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہے اور جائز ہے کہ مع ایک جزو کے ہو بدن سے اور یہ بھی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سائر جسد کے تو روح اوسکی طرف یہ پہنچ جاوے جیسے کہ سوال کے وقت پہنچ دی جاتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لالکائی نے سنت میں حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ پیش کیجاتی ہے روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما

لیکن ایک شیخ نے ان کو ان کی بیوی اور دو بیٹوں سمیت پایا واللہ اعلم ۱۲

سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مردا بتہ پیش کیا جاتا ہے اور پیشتر مقعد اور کاجنت و نار سے صبح و شام اور حکی قبر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونکے لئے دو جنتیں ہیں دن میں صبح و شام تعین اول دن میں کہا کرتے تھے کہ رات گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہیں سنتا مگر اللہ کے ساتھ آگ سے پناہ چاہتا پھر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتھ آگ سے پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک آدمی نے عسقلان میں ساحل پر پوچھا کہ ای الطیور ہم سیاہ پرندوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ دریا سے نکلتے ہیں پھر جب شام ہوتی ہے تو اونکے مثل سفید لوٹ آتے ہیں کہا تجھے اسکو سمجھ لیا کہا ہاں کہا اونکے پوٹوں میں آل فرعون کی روحیں ہیں آگ پر پیش کی جاتی ہیں وہ اونکو جلا دیتی ہے سو اونکے پر سیاہ ہو جاتے ہیں پھر اون پرندوں کو لوگ اڑا دیتے ہیں پھر وہ اپنے آشیانوں کی طرف لوٹ آتے ہیں پس آگ اونکو بہوں دیتی ہے یہی اونکا داب و حال ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پھر کہا جاویگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب میں ۔

باب ۳۹ بیان میں عرض اعمال زندوں کا مُردوں پر

یعنی زندے جو اچھے برے عمل کرتے ہیں وہ مردوں پر عالم برزخ میں پیش کئے جاتے ہیں وہ اچھے عمل سے خوش ہوتے ہیں اور برے کام سے رنجیدہ و غمگین ہوتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب و عشائر مردہ پر پیش کئے جاتے ہیں سو اگر وہ خیر ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہیں کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ اونکو ہدایت کرے جیسے تو نے مجھکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن مندہ ۱۲ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے عشائر و اقربا پر اونکی قبروں میں پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ خیر ہے تو وہ اوس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہیں کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے

ماتہ عمل کہیں اخرجہ الطیالسی فی مسندہ ۴ ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے عمل مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں سو اگر وہ اچھا دیکھتے ہیں تو فرحت کرتے اور خوش ہوتے ہیں اور اگر برا دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اللھم راجع بہ یعنی الٰہی تو اوس کو اس بُرے کام سے پھیر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن المبارک ۵ **حکایت** ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ ابوایوب نے قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ پر انکا گزر ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ جو قبر بندہ شروع دن میں عمل کرتا ہے تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا ہے جیسا تم کرتا ہے اہل آخرت سے اور جب عمل کرتا ہے آخر دن میں تو وہ پیش کیا جاتا ہے اوسکے معارف پر یعنی اوسکی جان پہچان کے لوگوں پر پیش کیا جاتا ہے اہل آخرت سے ابوایوب نے کہا میں یہ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ سچ دیسا ہی ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں تو ابوایوب نے کہا الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے رسوا کرے نزدیک عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے بسبب اوس عمل کے جو میں نے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا والد نہیں کہتا ہے اللہ اپنی ولایت کو واسطے کسی بندے کے بگاڑ اوسکی عورات یعنی عیوب کو چھپاتا ہے اور اوسکے اچھے سے اچھے عمل کے ساتھ اوسپر نثار کرتا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیش کئے جاتے ہیں اعمال بیر جمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کئے جاتے ہیں انبیا پر اور آباو امہات پر دن جمعہ کے سو وہ اونکے حسنات سے خوش ہوتے ہیں اور اونکے مونہہ کی سفیدی و چمک زیادہ ہو جاتی ہے پس تم ڈرو اللہ سے اور اپنے مردوں کو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن حدیث عبدالغفور بن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ ۶ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تھے اللہ اللہ یعنی تم اللہ سے ڈرو تمہارے اخوان میں اہل قبور سے کیونکہ تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات والبیہقی فی شعب الایمان ۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رسوا نہ کرو تم تمہارے مردوں کو تمہارے بُرے اعمال سے اسلئے کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں تمہارے اولیا پر یعنی تمہارے خویش اقارب دوست آشنا اہل قبور سے

اخرجه ابن ابی الدنیا والاصبهانی فی الترغیب ۸ حکایت محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عجاز خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پڑا ہوا تھا ہوئے اور ابراہیم فلسطین تھے اونسے ابراہیم نے کہا مجھے نصیحت کرو کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اعمال زندوں کے اوپر مردہ اقارب پر پیش کئے جاتے ہیں موتوں کو یہ اور جنہیں کو دنیا میں کیجاتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنے عمل سے اخرجه ابن ابی الدنیا وابن منده وابن عساکر عن احمد بن عبداللہ بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبداللہ ۹ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے الٰہی میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں کہ مقبوت رکھیں مجھکو میرے ماموں عبدالدین رواحہ حیوقت کہ میں اونسے ملوں اخرجه ابن ابی الدنیا ۱۰ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اعمال تمہارے مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں پس وہ خوش وناخوش ہوتے ہیں اور کہتے الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں ایسا عمل کروں جس سے عبداللہ بن رواحہ رسوا ہوں اخرجه ابن المبارک والاصبهانی ۱۱ ابن المبارک نے عثمان بن عبداللہ بن اوس اوس سے روایت کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے اونسے کہا کہ تم میرے بھتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو بن اوس کی بیٹی تھیں پس عثمان نے سعید کے لئے اذن مانگا سعید داخل ہوئے کہا میرا خاوند تیرے ساتھ کیسا کرتا ہے کہا بیشک وہ میرے ساتھ البتہ احسان ونیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکھتا ہے سعید نے کہا اے عثمان تو اوسکے ساتھ احسان کر اسلئے کہ تو اوسکے ساتھ کوئی چیز نہیں کرتا ہے مگر وہ عمرو بن اوس کے پاس آتی ہے یعنی اوسکی خبر اوسکو ہو جاتی ہے جیسے کہا کیا مردوں کو زندوں کی خبر بن آتی ہے کہا ہاں نہیں ہے کوئی کہ اوسکے لئے حمیم یعنے دوست ہو مگر اوسکو اوسکی اقارب کی خبر بن آتی ہیں سو اگر خیر ہے تو اوس کو اوس سے سرور وفرح ہوتا ہے اور اوسکو مسار کہا دی دیجاتی ہے اور اگر شر ہے تو غمگین وحزین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آدمی کا پورہ پہنچتے ہیں یعنے جسکو پہچانتے ہیں اور وہ مر چکا ہے تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا کہتے ہیں نہیں خوالف به الی امه الهاویه یعنی اوسکو اوسکی ماں ہاویہ یعنی جہنم کی طرف لیگئے ۱۲ حکایت ایک گورکن بنی اسد میں تھا وہ کہتا ہے میں ایک رات قبرستان میں تھا کہ میںنے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سے کہتا ہے ای عبدالدار اوسکے بھائی نے دوسری قبر سے اوسکو

جواب دیا کہ اسی جا بہ تجھے کیا ہوا کہ کل ہمارے پاس ہماری جان آئے گی کہا اوسے کون چیز نفع دیگی
وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہو گیا ہے اوسنے قسم کھالی ہے کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑھیگا گو رکن کہتا ہے
کہ جب کل کا دن آیا تو میرے پاس ایک آدمی آیا کہا تو میرے واسطے اس جگہ قبر کھود درمیان اون دو
قبروں کے جنسے میں بات سُنی تھی سینے کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے اوس آدمی نے کہا
ہاں میر جو میں نے سنا تھا وہ اوس سے کہدیا کہ ہاں ہاں میں نے قسم کھالی تھی کہ اوسپر نماز نہ پڑھونگا سو میں
اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑھونگا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن
عیاش عن حفاد کان فی بنی اسد ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو صلہ کر اوس
شخص سے جس سے تیرا باپ صلہ کرتا تھا اسلئے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر میں یہ ہے کہ تو صلہ کرے اوس
شخص سے جس سے تیرا باپ مواصلت کرتا تھا اخرجہ ابو نعیم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکھے کہ وہ اپنے باپ سے
اوسکی قبر میں صلہ کرے تو چاہئے کہ وہ صلہ کرے اپنے باپ کے اخوان سے بعد اوسکے اخرجہ ابن حبان
۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا
یا رسول اللہ کیا باقی ہے مجھپر میرے والدین کے برسے کوئی چیز کہ میں اوس سے اونکا برکروں بعد
اونکی موت کے فرمایا ہاں چار خصلتیں تجھپر باقی ہیں دعا و استغفار اونکے لئے اور اونکے وعدے کا وفا
کرنا اور اونکے دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لئے رحم نہیں ہے مگر اونکی طرف سے
اخرجہ ابو داؤد وابن حبان +

باب ۴۰ بیان میں اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سے روکتی ہے

۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مؤمن کا معلق ہے
ساتھ اوسکے دین کے یہانتک کہ اوس سے ادا کیا جائے اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ وابن بحتہ
ف علماء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ معلق ہے اپنی محبوس ہے اوسکے مقام کریم سے ۲ انس رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تھے کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑھیں فرمایا

کیا تمہارے صاحب پر کچھ دین ہے کہا ہاں فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہ کہ مین ایسے آدمی پر نماز پڑھون جسکی روح گرو سے اوسکی قبر مین اور مین چڑھتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے سوا گر کوئی آدمی اوسکے قرض کا ضامن ہو تو مین کھڑا ہؤن اور پھر نماز پڑھون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ الطبرانی ۳ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی پس فرمایا کیا اسجگہ کوئی ہے یعنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب مرگیا ہے دروازہ جنت پر بسبب دین کے جو اوسپر ہے سو اگر تم چاہو تو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسپر دین تھا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نماز نہ پڑھی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑھی پھر اوسنے اوسکے ایک دن بعد فرمایا کیا کیا دو دینار دون نے کہا وہ تو کل مرا ہے پھر کل کو اوسکی طرف تو مت آئے تو کہا سینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی پھر فرمایا اس جگہ کوئی ہے ہذیل سے تمہارا صاحب محبوس ہے دروازہ جنت پر بسبب اوسکے دین کے اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن العلول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا میرا باپ مرگیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چھوڑے مینے چاہا کہ اوسکے عیال پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ترا باپ محبوس ہے بسبب اوسکے دین کے سو تو اوسکی طرف سے ادا کر اخرجہ احمد ۷ براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا قرض والا قید ہے بسبب اپنے قرض کے اللہ سے تنہائی کی شکایت کرتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شیبان بن جبیر کہتے ہین کہ میرے باپ اور عبد الواحد بن زید غزو کی طرف نکلے ایک فراخ گھر سے کنوئین پر ناگاہ پہونچے ناگاہ اوسمین ہمہم تھا اونہین سے ایک کنوئین کے اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تختون پر بیٹھا ہوا تھا اور نیچے اوسکے پانی تھا کہا تو کیا جن ہے یا الانسان ہے کہا بلکہ الانسان ہے کہا تو کون ہے کہا مین ایک آدمی ہون اہل الظاہر سے مین مرگیا

۱ کذا فی نسخۃ الاصل ۲ کذا فی نسخۃ الاصل

مجھے میرے رب نے اس جگہ قید کیا ہے بسبب قرض کے جو میرے اوپر ہے اور میرا لڑکا الفاکیہ میں ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہے پھر وہ شخص نکلا جو کنوئیں میں تھا اسنے اپنے ہمراہی سے کہا کہ ایک مزدور بدلا ایک مزدور کے حیاتا کہ اوسکی طرف سے قرض ادا کریں پھر وہ چلے یہانتک کہ وہ قرض ادا کر دیا پھر وہ کنوئیں کی جگہ لوٹ کے آئے تو نہ کنواں دیکھا نہ کوئی چیز دیکھی پھر شام ہوگئی تو اوسی جگہ میں پر شب باسی ہوئے ناگاہ ایک آدمی اونکے خواب میں آیا کہا اللہ تم دونو کو میری طرف سے جزای خیر دے اسلئے کہ میرے رب نے مجھے فلان جگہ کی طرف جنت سے نقل کر دیا اس سبب سے کہ میرا قرض میری طرف سے ادا کر دیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموات +

باب ۴۱ بیان میں اوس شخص کی جو بغیر وصیت کے مرجاوے

اقیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے وصیت نہ کی اوسکے لئے مردوں کے ساتھ بات کرنیکا اذن نہیں دیا جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہیں فرمایا ہاں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اخرجہ ابو الشیخ ابن حیان فی کتاب الوصایا ۲ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بغیر وصیت کے مرا اوسکے لئے بات کرنے ہیں اذن نہیں دیا جاتا ہے روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتے ہیں قیامت سے پہلے فرمایا ہاں اور زیارت کرتا ہے بعض اور کا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی ۳ **حکایت** سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہیں وہ قبر بن کھودا کرتا تھا کہا ایک دن میں ایک قبر کھودی اور اوسکے قریب میں اپنا سر رکھا یعنی سو گیا میرے پاس خواب میں دو عورتیں آئیں اونمیں سے ایک نے کہا اے اللہ کے بندے میں تجھے اللہ کی قسم دیتی ہوں کہ تو مجھے اس عورت کو پہنچا دے اور وہ ہمارے پڑوس میں نہ رہے میں خوفناک بیدار ہوگیا ناگاہ ایک عورت کے جنازے کو لائے ہیں کہا قبر تمہارے پیچھے ہیں اونکو میں نے اوس قبر کے سوا اور طرف پہنچا دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتیں آئیں ایک نے مجھے کہا اللہ تجھے ہماری طرف سے جزای خیر دے مقرر تو نے ہماری طرف سے درماندہ شخص کو پہنچا دیا میں نے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہے کہ وہ مجھسے بات نہیں کرتی جیسے تو نے مجھے بات کی

کمایہ بغیر وصیت کے مرگئی اور جو کوئی بغیر وصیت کے مرجاتا ہے اوس کے لئے حق ہے کہ وہ قیامت تک بات نکرے اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میت خواب میں دو طرح تو کو دیکھا کرتا ہے بات کرتی ہے اور دوسری بات نہیں کرتی ہے جب وہ بات کرتی ہے تو دونوں اہل جنت سے ہیں میت نے اوس سے کہا تو وصیت کرتی ہے اور یہ بات نہیں کرتی کہا میت نے تو وصیت کی کیا یہ بدون وصیت کے مرگئی قیامت تک بات نکرے گی ؛

لہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد نے خواب میں میرے دادا سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ اچھی حالت میں ہیں مگر ہم سے ایک بات رہ گئی ہے وہ یہ کہ ہم نے وصیت نہیں کی تھی اس لئے ہم کو اس کا بڑا رنج ہے

باب ۴۲ اس بیان میں کہ مردوں اور زندوں کی روحیں خواب میں باہم ملاقات کرتی ہیں

اس باب میں سلمان و عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گزر چکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کے ثبوت پر دو دلیلیں اس سے زیادہ نہیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اوسکا احاطہ کرسکے اور جس واقع اعدل شہود ہے اپس موجود زندوں مردوں کی روحیں باہم ملاقات کرتی ہیں جیسے زندوں کی روحیں ملتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت میں مروی ہے کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زندوں مردوں کی روحیں خواب میں ملتی ہیں باہم پوچھ پاچھ کرتی ہیں پس اللہ مردوں کی روحوں کو روک رکھتا ہے اور زندوں کی روحوں کو چھوڑ دیتا ہے طرف اوسکے اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر ۳ سدی نے والتی لم تمت فی منامھا کی تفسیر میں کہا ہے کہ وفات دیتا ہے اپنی پہر لیتا ہے اوسکو اور اوسکے خواب میں تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہیں باہم ۴ ناگاہ کرتی ہیں اور جدا ہو جاتی ہیں اور روح زندے کی طرف اوسکے جسم کے دنیا میں لوٹ آتی ہے اوسکی رقیدۂ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہے کہ اپنے جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور میں مروی ہے کہ ما ایک سبب یعنی رسی ہے کہ دراز کی گئی ہے

ہابین مشرق ومغرب درمیان آسمان وزمین کے سورہ مومنین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس
سبب کی ہین کہ نفس مردہ نفس زندہ سے ملاقات کرتا ہے پھر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکے جسد کی
طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے تا کہ اپنا رزق اوپر اکرے تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہے اور دوسرا چھوڑ دیا
جاتا ہے احرجہ جواہد عنہ ۴ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میت مرجاتا ہے
تو مہینا بھر اوسکو گھر کے دروازے پر کھڑے ہین اور سال بھر گرد اوسکی قبر کے پھرا اور اوسکو سبب یعنی رسی
کی طرف اوٹھا لیجاتے ہین جسمین زندے مردون کی روحین ملتی ہین اخرجہ فی الفردوس و
لہ سند ہ واللہ اعلم ۱۲ ابن قیم رحمہ اللہ قال فرماتے ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل
یہ ہے کہ زندہ مردے کو دیکھتا ہے اپنے خواب مین پس مردہ اوسکو امر غریب کی خبر دیتا ہے پھر پورا پایا
جاتی ہین جیسے کہ اوسنے خبر دی تھی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن سیرین سے مروی ہے
کہا ما حدثك الميت يشئ فى اليقظة فهو حق لا بد فى دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچھ تجھسے
بیان کرے وہ سچ ہے کیونکہ وہ سچے گھر مین ہے قال ابوعمر خلف بن عمرو العکبری فوائد
حدثنا ابوجعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بہرام العکبری
حدثنا الاشجعی عن ہشیم عن ابن سیرین ۲ **حکایت** شہر بن حوشب سے مروی ہے
کہ مصعب بن حجاشہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات ودوستی تھی مصعب نے عوف سے کہا اے میرے
بھائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے مرے اوسکو چاہیے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکھائی دے
عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پھر مصعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا تیرے
ساتھ کیا کیا گیا کہا بسبب مغفرت کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا سینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین
دیکھا سینے کہا یہ کیا ہے کہا دس دینار ہین جسنے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تھا وہ میرے ترکہ مین
ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکھہ کہ کوئی حادثہ میرے گھر مین میرے مرنیکے بعد نہین ہوا
مگر مجھے اوسکی خبر ملگئی یہانتک کہ کئی دن ہوئے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکھہ کہ میری بیٹی چھوٹی ہے
مرجائیگی سو تم اوسکے ساتھہ نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گھر مین آیا ترکہ کی طرف دیکھا

سلف صالحین کی روحین فی الجنہ
الجنہ النفس الجنہ ہی ہے فی
روحہ فی زندہ ہے مومنین کی
ہے واللہ اعلم ۱۲
تعالی کی روحین فی الجنہ ہی ہے
فی الجنہ ہی ہے اور کافرون کی
ہے واللہ اعلم ۱۲

اوسکو مہینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک مہیانی مین تہی مہینے یہودی کی طرف آدمی بہیجا مہینے کہا کیا صعب پر تیر اکہیہ ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تہا مہینے اوسسے دس دینار قرض لے تب پہر مہینے وہ دینار اوسکی طرف پہینک دئے اوسنے کہا والدہ بعینہ وہی ہین مہینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہمارے فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہان تک کہ بلی کے مرنیکا ذکر کیا مہینے کہا میرے بہائی کی بیٹی کہان ہے کہا کسیلئے ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مہینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مہینے کہا تم اسکے ساتہہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی (اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسند واہ عن شہر) **۳ حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا اسی محلم جسوقت تو وارد ہوا تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہہ کیا جائے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر نہ بہیجے آدمی کے واسطے ہوگا تو مین کبرو دنگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنیکے بعد سال بہر ٹہیرے رہے پہر محلم کو خواب مین دیکہا کہا اسی محلم تونے کیا کیا اور تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا ہمہ اپنے اجو بہرپور دئے گئے کہا تم سب کہا سب مگر اخراص ہلاک ہوئے شر مین جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے والمقدر مین اپنا کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنیسے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا اجر بہی مجہے دیا گیا عوف مسجد کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا بڑو صعب بیٹے مرحبا ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تونے محلم کو دیکہا ہے جب کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے اوسکو آجکی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہنچا کہا بچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہہ لیجاوے پہر عوف نے جو دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اور اونسے پوچہا اونہون نے خبر دی کہ محلم کے مرنے سے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی (اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس عن عوف) **ف** یہ محلم جشامہ کے بیٹے صعب کے بہائی ہین **۴ حکایت** عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجھے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارگئے اور اونپر ایک لشکر زرہ تھی اور ایک کی مسلمین سے گزر ہوا اوسنے وہ زرہ لے لی ایک اور آدمی مسلمانون مین کا سو رہا تھا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئے کہا مین تجھے ایک وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بجیو کہ تو کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہے پھر تو اوسکو ضائع کردے مین کل جبکہ مارگیا تو ایک آدمی مسلمانونمین سے مجھپر گزرا اور میری زرہ لے لی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگونمین ہے اوسکے خیمے کے نزدیک ایک گھوڑا طنبی رسی مین کود پھاند رہا ہے اور اوسنے زرہ پر ایک دیگ کو اوندہا دیا ہے اور دیگ کے اوپر رحل ہے سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اوسنے کہنا کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بھیجین اور اوسکو لیلین اور تو جسوقت مدینہ مین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاوے تو تو اوسنے کہنا کہ مجھپر اتنا قرض ہے اور فلان فلان میرے غلامون سے آزاد ہے وہ شخص خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی بھیجا وہ لائے گئے اور مینے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے اوسکی وصیت کو جائز کہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسیکی وصیت بعد موت کے جائز کی گئی ہو سوائے ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو النعیم ابن حبان فی کتاب الوصایا والحاکم فالمستدرك والبیهقی وابو نعیم کلاهما فی الدلائل عن عطاء ۵ **حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جسدن کہ شہید ہوئے سو گئے بیدار ہوئے تو کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکھا کہ تو ہمارے ساتھہ حاضر ہونیوالا ہے جمعہ مین اخرجہ الحاکم فی المستدرك والبیهقی فی الدلائل ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹھے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آجکی رات خواب مین دیکھا فرمایا اے عثمان تو ہمارے نزدیک افطار کرنیوالا ہے صبح سے روزہ دار ہوگئے پھر اوسی دن شہید ہوئے اخرجہ ایضاً ۷ **حکایت** حسین بن خارجہ سے مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ آیا تو وہ مجھپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجھے حق سے ایسا امر دکھا دے کہ مین اوسکو پکڑون تو مجھے خواب مین

لہ اوندہا دیا ہے اوندھا کر دیا ہے

دنیا و آخرت دکھائی گئی اور ان دونوں کے درمیان ایک دیوار تھی بہت لمبی نہ تھی اور ناگاہ میں اوسکے نیچے ہوں مینے کہا اگر میں اس دیوار کے نیچے جاؤں تاکہ تقدولین الشیخ کی طرف دیکھوں وہ مجھے نہر سینگے کہتے ہین کہ مین ایک درخت دار زمین مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے مینے کہا تم شہید ہو کہا ہم وہ شتے ہین مینے کہا شہدا کو کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑہ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ ہی اوسکے حسن و کشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے اور ناگاہ ابراہیم شیخ تھے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین اے ابراہیم تم پر میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد بیٹے خلیل نے کیا مینے کہا والد مقرر مینے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ الدا وس سے مجھکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکھون تو مین اوسکے ساتھ رہون پھر مین سعد کے پاس آیا اوسنے قصہ بیان کیا وہ اوس سے بہت خوش ہوئے اور کہا مقرر کو پایا اوسنے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست نہوئے مینے کہا تم دوگروہ سے کونسی کے ساتھ ہو کہا مین اونمین سے ایک کے ساتھ بھی نہین ہون مینے کہا تو تم مجھے کیا حکم دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا مین کہا تو کچھ خرید لے اونمین سے اگر کچھ باقی رہے تو فتنہ دور ہو جاوے

اخرجہ الحاکم ۸ مسلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ رو رہی تھین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ دور سے ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین اسی وقت حسین مین حاضر ہوا تھا اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل ۹ معمر کہتے ہین مجھے ہمارے ایک شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میرے واسطے اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لئے میرے ہاتھ کو کھولدے کہا تیرے ہاتھ کا کیا حال ہے کہا میرے ماں باپ تھے اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تھا اور میری ماں کے نزدیک اس سے کچھ نہ تھا اور نہ مینے اوسکو دیکھا کہ کچھ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائی ذبح کی تھی تو اوسنے ایک مسکین

کو جو بی کا ٹکڑا دیا اور اوسے ایک پارچہ پہنایا تھا پھر میری ماں مرگئی اور باپ بھی مرگیا میںنے اپنے باپ کی ایک
نہر پر دیکھا کہ لوگوں کو پانی بھر رہا ہے میںنے کہا اَبّا کیا تمنے میری ماں کو دیکھا ہے کہا نہیں سن اوسکے بعد ہوا میںنے
کو چلایا اوسکو سونپ دیا کہ نمکی کھڑی ہوئی ہے اوپر سوا اوس پارچہ کے اور کچھ نہیں ہے اور اوسکے ہاتھ
میں وہی جو بی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتھ میں مارتی ہے تو قص اوتھا یعنی پھر اوسکے
اترکو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشا ہ یعنی ای پیاس میںنے کہا اَمّاں کیا میں تمہیں پانی نہ پلاؤں کہا ہاں
میں پھر باپ کی طرف گیا اور اوسکے پاس سے ایک برتن لیا پھر اوسکو پانی پلایا یا مان کے پاس کوئی آدمی کھڑا
تھا اوسے یہ معلوم ہوگیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا یا اللہ اوسکا ہاتھ مشل کردے میں
حاگا اور میرا ہاتھ شل ہوگیا تھا اخر حالی اکہ حکایت قطر الامال میں لکھا ہے کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی اللہ
عنہما نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین ملجی رحمہ اللہ ثقات اہل سنت سے تھے یہ کہتے ہیں
میںنے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا میںنے کہا یا امیر المؤمنین آپ نے کے
کو فتح کیا اور کہا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو وہ امن میں ہے اور اولاد ابوسفیان نے آپکے
صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ پر ہاتھ پر ہاتھ کیا فرمایا شاید تونے ابیات ابن صیفی کو نہیں سنا ہے
میںنے عرض کیا نہیں فرمایا تو اوس سے سُن جب میں بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گھر گیا اور تو خواب
کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کھائی کہ وہ بیتیں ابتک میری زبان و قلم
سے نکلی نہیں ہیں کسیںنے انکو سنا ہے نہ دیکھا ہے آجکی رات سینے اونکو نظم کیا ہے پھر اونکو پڑھا ۵

ملکنا وکان العفو منا سجیۃ	فلما ملکتم سال بالدم الطم
وطلتم قتل الاسار ی وطالما	غدونا علی الاسر ی نعفو ونصفح
وحسبکم ھذا التفاوت بیننا	وکل اناء بالذی فیہ یرشح

یعنی ہم مالک ہوئے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تھی پھر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون
سے بہا اور تمنے قیدیوں کے قتل کو حلال جانا اور ہمنے بہت بار قیدیوں سے عفو و درگزر کی یہی تفاوت
درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوسمیں ہوتا ہے ٭

باب ۴۳ بیان میں اس امر کی تحقیق کی کہ بعد مرنے کے روح نیند میں نکلتی ہے اور جہاں اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح خبیثہ پاسکی بھی یہی ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا اے ابو الحسن آدمی خواب بہت کتا ہے تو بعض تو اس میں سے سچ ہوتا ہے اور بعض جھوٹ کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہیں ہے کوئی غلام و لونڈی کہ سوو ے پہر نیند سے بہر جاوے مگر اوسکی روح چڑھائی جاتی ہے طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہیں ہوتی ہے مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو وے عرش کے بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ روحیں اپنے خواب میں چڑھائی جاتی ہیں طرف آسمان کے اور یا مور ہوتی ہیں ساتھ سجدے کے نزدیک عرش کے سو جو طاہر پاک ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہیں ہوتا ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدرداء رضی عنہ کہتے ہیں کہ جب انسان سوجاتا ہے تو اوسکی روح چڑھائی جاتی ہے یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کے سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہے اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہیں دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزھد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مؤمن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے اللہ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب میں اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں سجدہ کر رہا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر میں نے آپ کو اوسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سے اخرجہ النسائی

ف شیخ عزالدین ابن عبدالسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیداری کی روح میں اللہ تعالیٰ نے عادت جاری کی ہے کہ جس وقت وہ جسد میں ہوتی ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سوجاتا ہے اور وہ روح خواہیں دیکھتی ہے جس وقت کہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے پھر جبکہ

ف یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

ف اپنے سے افضل صحابہ کے سامنے سجدہ کرنا جائز ہے

ف یہ حدیث ضعیف ہے

وہ آسمانوں میں خواہیں دیکھتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو آسمانوں کی طرف راہ نہیں ہے اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکھتی ہے تو وہ القاء شیاطین سے ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہو جاتا ہے جیسا کہ تہا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہے کہ انسان جس وقت سوجاتا ہے تو اوسکے لئے ایک سبب یعنی رسی ہے کہ اوسمیں روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم میں ہے سو وہ پہونچتی ہے جہاں اللہ چاہتا ہے پس جب تک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پھر جب بدن کی طرف لوٹ آتی ہے تو انسان جاگ اوٹھتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کے ہے کہ وہ زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتھ متصل ہے ابن مندہ نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نصف سے دراز ہوتی ہے اور اوسکی اصل اوسکے بدن میں ہے اگر وہ بالکل نکلجائے تو مقرر وہ مرجائے جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کر دیجائے تو وہ بجھ جائے گیا تو نہیں دیکھتا کہ مرکز اگ کا بتی میں ہے اور اوسکی روشنی گھر کو بھر دیتی ہے سو روح انسان کے نصف سے متصل ہوتی ہے اوسکے خواب میں اور شہروں شہروں جولان کرتی پھرتی ہے اور جو فرشتہ کہ ارواح قبض پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکھاتا ہے پھر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہے انتہی ۶ عکرمہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی خواب میں دیکھتا ہے گویا وہ خراسان میں اور شام میں اور الیسی زمین میں ہے جسکو اوسنے نہیں روندا کہا یہ روح دیکھتی ہے اور روح نفس کے ساتھ معلق ہے اور جس وقت بیدار ہوتی ہے تو نفس روح کو کھینچ لاتا ہے اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ ۷ عکرمہ سے ھو الذی یتوفاکم باللیل الآیۃ کی تفسیر میں مروی ہے کہا نہیں ہے کوئی رات مگر اللہ ساری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر سوال کرتا ہے ہر نفس سے جو اوسکے صاحب نے کیا ہے دن سے پھر ملک الموت کو بلاتا ہے فرماتا ہے اسکو اور اسکا قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ آخر ٭

باب ۴۴ بیان میں اس امر کی کہ زندوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور ان سے باتیں کیں

حال پوچھا پھر انہوں نے اپنی حال کی اون کو خبر دی

اور مدت آخر اجل

حکایت غُضَیف بن حارث نے عبداللہ بن عامر ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ آپکو موت حاضر ہوئی کہ تجھسے اگر ہو سکے تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کرے اوسکی ہمکو خبر دینا پھر ایک مدت کے بعد عبداللہ غضیف سے خواب میں ملے غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہیں دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور رگڑتا نہ تھا کہ نجات پائیں ہمنے مصیبتوں کے بعد نجات پائی ہمنے اپنے رب کو بہتر سب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیدھے درگزر فرمائی مگر وہ جو کہ اخلاص سے تہ سینے کہا اخلاص کیا ہے کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جاتا ہے شرمین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن فضیل بن زیاد الالھانی

۲ قراءت سلام

حکایت ابوالزاہریہ کہتے ہیں کہ عبدالاعلی بن عدی نے ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبدالاعلی نے اونسے کہا کہ تم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تمسے ہو سکے تو تم میری ملاقات کرنا پھر صحیح اسکی اطلاع دینا اور عبداللہ کی ماں بیٹی ابن الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی تھی اونسے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنیسے تین دن بعد خواب میں دیکھا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجھسے ملنے والی ہے اور کیا تو عبدالاعلی کو پہچانتی ہے کہا نہیں کہا تو پھر تو اوسکا پوچھ پھر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور آپنے اوسکے سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نے اپنے بھائی ابوالزاہریہ کو اسکی خبر دی اوسنے عبدالاعلی کو یہ خبر پہونچادی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳ فضیلت خوف

حکایت یحیی بن ایوب کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے باہم عہد کیا کہ جو انمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پھر انمین سے ایک مر گیا دوسرے نے اوسکو خواب میں دیکھا کہا ای بھائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک بادشاہ ہے جنت ہیں اوسکی نافرمانی نہیں کیجاتی ہے کہا پھر ابن بیرین کہاں ہے کہا وہ اوسمین ہیں جو چاہیں اور جسکو اور نکالا جی چاہے وہ ستان یا بنیہا الیشی اون دونوں

بڑا فرق ہے کہا ای بھائی حسن نے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۴ فضیلت نماز شب

حکایت ابن ابجلح کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجھے پہلے مرو اور اسپر ظاہر ہو کہ تم میرے خواب میں آؤ پھر جو تم دیکھو اور مکی خبر مجھکو دو تو تم اسکا کرنا پھر سلمہ قبل ابجلح کے مرگئے تو مجھے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب میں آئے میں نے کہا کیا تم نہیں مرے کہا اللہ نے مجھے زندہ کر دیا میں نے کہا تم نے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا جن اعمال سے بندہ تقرب چاہتا ہے اونمیں سے کون عمل تو نے افضل دیکھا کہا میں نے نہیں دیکھا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے میں نے کہا تم نے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم ہر وسانہ کر بیٹھو اخرجہ ابن عساکر

وابن عساکر فی تاریخہ عن میمون بن یحیی المحاربی

۵ رحم و رافت اللہ تعالی

حکایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تھے اونکا جب انتقال ہوگیا تو میں سال بھر تک برابر اللہ تعالی سے دعا کرتا تھا کہ وہ مجھے اونکو خواب میں دکھاوے کہتے ہیں کہ میں نے اونکو راس حول یعنے شروع برس پر دیکھا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتے ہیں میں نے کہا ای امیر المؤمنین تمسے تمہارے رب نے کیا کیا کہا میں ابھی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تھا کہ ٹوٹ پڑے اگر میں رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزھد وابن سعد فی الطبقات ۷ سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سنا انصار میں کہ وہ کہتا تھا میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجھے عمرؓ کو خواب میں دکھادے پھر میں نے اونکو بعد برس برس کے خواب میں دیکھا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھ رہے تھے میں نے کہا ای امیر المؤمنین تمسے کیا کیا کہا میں ابھی فارغ ہوا اور اگر میرے رب کی رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہی ہوگیا تھا اخرجہ ابن سعد ۷ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نہیں ہتی کوئی چیز جسکو میں جانوں زیادہ تر محبوب مجھکو اس سے

کہ جانون مین جال عثمانؓ کا پہر ہے نے خواب مین ایک محل دیکھا ہے نے کہا عثمانؓ کے واسطے ہے پہر وہ اُس محل سے نکلے اوپر ایک مقصد یعنی چادر تنی گویا غسل کیا ہے نے کہا تھے نے کیا کیا کہا خیر ہوا عرش قریب تھا کہ جھک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا ہے نے کہا تھے نے کیا کیا کہا ہے نے تھے کب مفارقت کی ہے نے کہا بارہ بجے برس ہوئے کہا ہے نے اسی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد

۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے

حکایت مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہا ہے نے اونہر سر پر طرے دیکھے ہے نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتھ خیر کی ہے نے کہا کون دین بہتر ہے کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے اخرجہ ابن عساکر ؒ

۹ عمر بن عبد العزیز ائمہ ہدی کی ساتھ ہین

حکایت محمد بن نضر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد دیکھا کہا اے امیر المؤمنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا اسی مسئلہ پر وقت ہے میرے فارغ ہونیکا والد ابھی تک ہے نے راحت نہین پائی ہے ہے نے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدی کے ساتھ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا ؒ

۱۰ اندر بار

حکایت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہے نے کثیر بن افلح کو خواب مین دیکھا اور وہ شہرہ کے دن مارے گئے تھے ہے نے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان ہے نے کہا تھے نے کیا کیا کہا خیر ہے ہے نے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے ولکن ہم مدبار ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا ؒ **حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین ہے نے دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کئی خیمے لگے ہوئے تھے ہے نے کہا یہ کسکے لئے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لئے یہ دونون اون لوگونمین سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارے گئے تھے ہے نے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے

ہوں میںنے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہے کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سوا دسکو واسع المغفرۃ پایا میںنے کہا پھر اہل نہر میںنے خوارج لے کیا کیا کہا اونھوں نے سختی وگرند کی ملاقات کی اخرجہ ابن معین

۱۲ موت تقوی پر حیات ابدی ہے

حکایت ابوبکر بن خیاط کہتے ہیں میںنے دیکھا گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ناگاہ قبروں والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اونکے آگے کچھ سامان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان میں کھڑے ہوئے ہیں جانے آئے ہیں میںنے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کیا تم مرنہیں گئے تھے کہا ہاں پھر یہ شعر پڑھا ؎

موت التقی حیاۃ لا نفاد لھا	قد مات قوم وھم فی الناس احیاء

یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے جسکے لئے فنا نہیں ہے ایک قوم مرچکی ہے حال آنکہ وہ لوگوں میں زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۱۳ مسئلہ بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے ربیع بن مسور عابد کو اپنے خواب میں دیکھا اور وہ موت کو بہت یاد کرتے اور طویل الاجتہاد یعنے محنت بہت کرتے تھے میںنے کہا تمنے اپنی جگہ کیسی دیکھی کہا ؎

ولیس یعلم ما فی القبر الا اللہ	وساکن الاجداث

یعنی قبر کے اندر کا حال نہیں جانتا ہے مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبر میں رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ اشعث بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے بشر بن منصور کو خواب میں دیکھا میںنے کہا ای ابو محمد تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا کیا کہا میںنے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو میں اپنے نفس پر حمل کیا کرتا تھا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۱۵ خیر درجۂ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے

حکایت حفص ہریری کہتے ہیں میںنے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا میںنے کہا اے ابوسلیمان تمنے خیر آخرت کو کیسا دیکھا کہا میںنے خیر آخرت کو کثیر دیکھا میںنے کہا تو پھر تو کہہ گئے کہ میں خیر کی طرف گیا والحمد للہ میںنے کہا کیا حکمو سفیان بن عیینہ کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکھتے تھے کہا اونھوں نے

منتہی منتہ
سنہ ن سعید

تبسم کیا پھر کہا خیر اور سکود رجو اہل خیر کی طرف چڑھا لیگئے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۶ حکایت عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ضمرہ نے کہا میںنے اپنی ہمسایہ سے خواب میں ملاقات کی میںنے کہا تم کیسے ہو کہا بخیر ہوں اور میں اپنا عمل بہ ہو لورسی گئی لینے اور سکا ثواب یہانتک کہ مجھے ثواب خلط کا بھی دیا گیا جسکو سینے کہدیا ہاتھا **ف** الخلط اللبن بالبقل یعنی دودھ مع ترکاری کے اخرجہ ابن الدنیا *

۱۷ جس چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے

حکایت عبدالملک لیثی کہتے ہیں میںنے عامر بن قیس کو خواب میں دیکھا پوچھا تجھے کیا یا یا کہا خیر سے کہا تجھے کس عمل کو افضل پایا کہا ہر شی جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۸ یقین اور خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہیں ہے

حکایت ابوعبداللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے چچا مر گئے میںنے انکو خواب میں دیکھا اور وہ کہتے تھے دنیا غرور یعنی دھوکا ہے اور آخرت عمل کرنیوالوں کے لئے سرور ہے اور ہمنے نہیں دیکھا مثل یقین کے اور خیر خواہی کے واسطے اللہ تعالیٰ اور مسلمین کے کسی چیز کو اور توحقیر نہ جان معروف یعنی نیکی سے کسی چیز کو اور تو رد عمل کر مثل عمل اس شخص کے جو اپنے کو مقصر یعنی قصوروار سمجھتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۹ فضیلت تقوی

حکایت اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکھا اور وہ مرچکا تھا میںنے کہا تو کہاںسے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے میںنے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب میںنے کہا ابن عبید کہا ہاں میںنے کہا وہ کہاں ہے کہا مجالس ارجوان یعنے سرخ رشمی مجلسوں میں کنواری عورتوں کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہوئیں آنکھیں اوسکی بسبب اوسکے صحت تقوی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۰ خواب میں ادای قرض کی وصیت

حکایت ہیمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میںنے عروہ بزار کو بعد موت کے خواب میں دیکھا کہا فلاں سقا کا مجھ پر ایک درہم ہے اور وہ میرے گھر کے طاق میں رکھا ہے سو تو اوسکو لے اور سقا کو دیدے جب صبح ہوئی تو میں سقا سے ملا میںنے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہاں ایک درہم ہے

مین اوسکے گھر مین گیا تو رہم طاق مین تمہارے اوسے سقا کو دیدیا اخرجہ ابن ابی الدنیا ؛

۲۱ کثرت سے لاالہ الااللہ کہنا موجب حالت حسنہ کا مرنے مین ہے

حکایت ایک شخص کو مرتے کا کہتا ہے جسنے سوید بن غفلہ کو بعد موت کے اچھی حالت مین دیکھا پوچھا اسی سویدنے کیا اچھی حالت سے کہا مین لاالہ الااللہ بکثرت کہا کرتا تھا سو تو یہی اوسکو بہت کہا کہ پھر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تھی سو داؤد نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۲ ابراہیم بن سندر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مجھسے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکھا مجھسے کہا تمہارے ساتھ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمامید ہین جسنے لاالہ الااللہ کہا وہ اوسنے لٹک گیا اور جسنے اوسکو نہ کہا وہ چھک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ؛

۲۳ محبت الٰہی موجب مغفرت ہے

حکایت محمد بن عبدالرحمن مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک دمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھکو بخشدیا بسبب میرے حب کے اوسکو یعنی مین اوس سے محبت رکھتا تھا

۲۴ کرامت الٰہی برای بندۂ مطیع

حکایت سری بن یحیی دلالان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین کہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تھے کہتے ہین ایک رات مجھے چانہ نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تھی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑہی تسبیح کی اور مرا کی آنکھون نے مجھپر غلبہ کیا یعنی سوگیا مینے ایک جماعت کو دیکھا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تھے اونکے ہاتھون مین طباق اوپر چار سفید روٹیان تھین جیسے بڑوں روٹی پر ایک موتی تھا جیسے انار اونھون نے کہا کھا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجھے اس گھر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کھاوے پھر مینے کھایا اور اوس موتی کو لینے لگا تا کہ اوسے اوٹھالون مجھسے کہا گیا تو اوسے چھوڑدے ہم تیرے لئے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر اگا دیگا مینے کہا کہان گیا ایسے گھر مین جاؤ جاڑہ ہوا اور ایسا پھل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گھر مین رضوی اور عبقا اور قرۃ العین ہی بیان رضیات مرضیات راضیات

لہ الحمد لہ الکریم المنان
صحیح ہے بحمد اللہ المنان
بحمدہ تعالی فقیر
بعفا عنہ الغنی
الکائن فی دیار مراد
صاحبہ تمیز یار الحنفی
عفی عنہ الکریم

ہیں جو غیرت نہیں کرتے ہیں سو تو لازم کر شتابی کرو اور یہ جو جہیں تو سے کیونکہ وہ تو ایک نیند سے یہاں تک کہ تو کوچ کریگا پہر دس گھڑی میں جاوے گا اور یہ گا اور وہ کہتا ہے کہ وہ نہ پہنچے گا وہ جھیے یہاں تک کہ انتقال ہو گیا سہری کہتے ہیں جسنے اونکو اوسی رات جہیں انکا انتقال ہوا دیکھا کہ وہ مجھسے کہتے ہیں کیا تو تعجب نہیں کرتا ہے اوس درخت سے جو میرے لئے لگایا گیا جسمیں سے کہ جسنے مجھسے بیان کیا تھا اور وہ بار دار ہو گیا ہے کہ کہا پہل لیا کہا مت پوچھ اوسکے بیان پر سکو قدرت نہیں ہے ہمنے نہیں دیکھا مثل اوسکے کریم کے جبکہ اوسکے پاس مطیع نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦

۲۵ فضیلت معرفت و ذم مباہات

حکایت اسمٰعیل بن عبداللہ بن میمون کہتے ہیں سنا میں علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب میں دیکھا پوچھا تجھے کو لسنے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو میں نے کہا تم اوس آدمی کے حق میں کیا کہتے ہو جو کہ حدثنا واخبرنا کہتا ہے پس کہا کہا یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ میں مباہات یعنی فخر کرنیکو منحوس رکھتا ہوں اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦ **۲۶ حکایت** ابو بصر اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے اونکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا خیر ہمنے نہ دیکھا مثل عمل صالح کے ہمنے نہ دیکھا مثل صحابہ صالحین کے ہمنے نہ دیکھا مثل سلف صالح کے ہمنے نہ دیکھا مثل مجالس صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦

۲۷ فضیلت سنت و علم و مذمت قدر و اعتزال و ارجاء

حکایت عبدالوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمر ضریر کو دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مجھپر رحم فرمایا میں نے کہا تجھے عمل کو افضل پایا کہا جھپر تم ہو سنت و علم سے میں نے کہا تمنے کو لسنے عمل کو بہتر پایا کہا تو اسماء سے عذر کرنے کہا اسماء کیا ہیں کہا قدری معتزلی مرجی پہر وہ اسماء اصحاب ہوا ہے شمار کرنے لگے اخرجہ ابن ابی الدنیا ✦

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما و ارای جہنم

حکایت ابو بکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہا کرتا اور جہنم کی راہی پر چلتا تھا وہ ایک اور آدمی کے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور

اوس کے سر پر ایک سیاہ لتہ ہے اور اوسکی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے اوس شخص نے ابوجہاالدہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے شخص کو کہ یہ قیس اور عون بن اعمر کے ساتھ کردیا یہ دونوں نصرانی تھے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۹ **حکایت** ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ بیخبر اون لوگون کے کہتا جو کہ ان امور مین خوض کیا کرتے ہین مین اوسکو خواب مین دکہایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا امی ظالم یہ کیا ہے جو مین تجھ مین دیکہتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقص کیا تو مجھسے سکا نقصان کیا اور اپنا ہاتھہ اوس آنکھہ پر رکہا جو پاتی رہی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۰ فضیلت متقین

حکایت ابوجعفر مدنی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن حمید کو خواب مین دیکہا اور وہ عالمین سے تھے کہا اوپر سبز کپڑے ہین مینے کہا تم لوگ موت سے کدہر گئے اونہون نے میری طرف دیکہا پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

نعم المتقون فی الخلد حقا	بجوار نواهد الابکار		

یعنی وہ پرہیزگار لوگ یقیناً جنت مین سینہ ابہری کنواری عورتون کے پڑوس مین ہین ابوجعفر کہتے ہین والد اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۱ فضل صبر و حسرت بر عمل صالح

حکایت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا اور اونگہ گیا مینے صاحب قبر کو دیکہا کہ وہ مجہسے کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا مینے کہا مقبرہ یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کرنیکی طاقت نہین رکہتے البتہ یہ دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجہے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب کے سب مسلمان ہین اور سارے خیر کرنیوالے مینے کہا اسجگہ افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا السلام دینا تو اسکو

میری طرف نکال دے کہ میں اس سے بات کروں اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا میں نے کہا جو لوگ یہاں ہیں تو وہ نہیں افضل ہے کہ آکر لوگوں نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا کیونکہ والد میں تیرے لئے دہ سن وعمر نہیں دیکھتا ہوں کہ میں کہا دوں کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج وغیرہ وجہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا میں صیبتوں میں مبتلا ہوا پھر میں اوپر صبر دیا گیا سو اس سبب سے میں اوسنے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان *

۳۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے ابوالعلا یزید بن عبداللہ کو خواب میں دیکھا مینے کہا تجھے موت کا مزہ کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا تو تم بعد موت کے کہ ہر گئے کہا میں طرف روح وریحان اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہارے بھائی مطرف کہاں وہ اپنے یقین کے سبب سے چھٹکارا ہو گیا

اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۳ نفع دعا

حکایت بعض صالحین کہتے ہیں کہ میرا بھائی مر گیا میں اوسے خواب میں دیکھا گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہوا جو موت کر تو اپنی قبر میں رکھا گیا کہا ایک آنبوالا آگ کا شتابہ لئے ہوئے میرے پاس آیا سو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ایک دعا کر نیوالے نے میرے لئے دعا کی تو مینے دیکھا تھا کہ وہ جلد مجھکو اوس سے مارتا

اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۴ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ

حکایت منکدر بن محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے خواب میں دیکھا کہ گویا میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہیں روضہ میں مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا ایک آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگوں کو اونکے مردوں کی خبر دیتا ہے میں آیا کہ دیکھوں ناگاہ وہ آدمی صفوان بن سلیم تھے کہ لوگ اونسے پوچھ رہے تھے اور وہ اونکو خبر دیتے تھے پھر صفوان نے کہا اس جگہ کوئی ہے کہ مجھسے محمد بن منکدر کا حال پوچھے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پھر میں لوگوں

کو کشادہ کر کے گیا میں نے کہا تم مجھے خبر دو اللہ تیرپر رحم کرے کہا عطاء اللہ من الجنۃ کذا و اعطاء کذا و اعطاء کذا و ارضاہ و اسکنہ منازل فی الجنۃ و بوأہ فلاطعن علیہ ولا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

۳۵ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر بیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا میں نے دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک باغ میں ہوا وہاں میں نے یونس و ابن عون و قیسی تھے میں نے کہا سفیان ثوری کہاں ہیں کہا ہم نہیں دیکھتے ہیں اسکو مگر جیسے دیکھتے ہیں ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

۳۶ فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم

حکایت ابوبکر بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع کو جنت میں دیکھا اور محمد بن سیرین کو جنت میں دیکھا میں نے کہا حسن کہاں ہیں کہا نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

۳۷ فضل ابو عمرو بصری رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یزید واسطی کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا میں نے کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک مجلس کے جسمیں ابو عمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پھر دعا کی اور میں نے آمین کہی سو ہماری مغفرت کی گئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸ خلید بن سعید رحمہ اللہ

حکایت عقبہ بن ابی شیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خلید بن سعید کو بعد اوسکے مرنیکے خواب میں دیکھا میں نے کہا تمنے کیا کیا کہا ہم خلاصی دیئے گئے اور بخشا نہ تھا یعنی کہ خلاص ہوں میں نے کہا متی عملکم بالقرآن قال لاجدنا بایہ منہ فارقتنا کذا اخرجہ ابن ابی الدنیا۔

۳۹ ذکر قاضی یحییٰ اکثم

حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم قاضی کو خواب میں دیکھا

سلم ثقہ فقیہ فضل مستند اصل روی عن مالک و ماتہ و ھو کالامام للاوزاعی و اللیث و سفیان بن سعید الثوری کان فی الفقہ سید اھل زمانہ علما و علا و زھدا و ورعا و سمع من عمر بن عبد العزیز و سفیان بن عیینۃ و ابن المبارک و وکیع و یزید بن ھارون و خلق کثیر قال ابن المبارک کتبت عن الف و مائۃ شیخ فما رأیت افضل من سفیان ۱۲ منہ

سلم ثقہ ۱۲ منہ

سلم ثقہ ۱۲ منہ

سلم ثقہ فقیہ محدث ۱۲ منہ

سلم ثقہ ۱۲ منہ

سلم ثقہ فقیہ ۱۲ منہ

سلم ثقہ ۱۲ منہ

سلم ثقہ ۱۲ منہ

سلم ثق

مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سوء اگر تیرا ٹھکانا نہ ہوتا تو میں تجھے آگ سے جلاتا پس مجھے پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے درمیان پکڑتی ہے یعنی حیا و خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا ای شیخ سوء تین بار اسی طرح ہوا پھر جب مجھے افاقہ ہوا تو مینے کہا یارب میں تجھسے اس طرح حدیث نہیں کیا گیا ہوں اللہ تعالی نے فرمایا تو مجھے کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شهاب الزهری عن انس بن مالك عن نبيك صلى الله عليه وآله وسلم عن جبريل عنك يا عظيم انك قلت ما شاب لی عبد فی الاسلام شيبة الا استحييت منه ان اعذبه بالنار فقال الله صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزهری وصدق انس وصدق نبيي وصدق جبريل انا قلت ذلك اظلقوا به الى الجنة۔ اخرجه الخطيب فی تاريخ بغداد

۴۸۰ فضل امام احمد رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل سے اونکو خواب مین دیکھا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر ہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہے تو قسم ہے میری عزت کی البتہ مین تجھے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عزوجل کا کلام سنا کرتا ہون اخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق ۔

۴۸۱ فضل محمد بن مصطفے حصی رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن مصطفے الحصی کو خواب مین دیکھا پوچھا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے اور باوجود اسکے ہم اپنے رب کو ہر روز دو بار دیکھتے ہین مینے کہا ای ابو عبداللہ صاحب سنت کی دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت مین اونہون نے تبسم کیا اخرجه ابن عساکر

۴۴ فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا کہ تخلط تخلط یعنی تو غلط ملط کرتا تھا لیکن مینے تجھے بخشدیا اسلئے کہ تو مجھے میرے خلق کی طرف محبوب کرتا تھا تاکہ مجھ سے میری تحمید کریں میان میرے فرشتون کے جیسے تو میری تحمید کرتا تھا دنیا مین پھر میرے لئے ایک کرسی رکھی گئی تو مینے اللہ کی تحمید کی مینے اوسکی تحمید کی میان کی درمیان اوسکے فرشتون کے اخرجہ ابن عساکر **۴۴ حکایت** ابوالحسن شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے سے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود دنیا مین رغبت کرتا تھا مینے کہا مقربہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثناکی پھر تیرے نبی کی ثنا کی پھر تیرے بندون کو نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکھو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے بندون کے اخرجہ ابن عساکر

۴۴ حکایت سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا فرمایا واد فانی یعنی مجھے قریب کیا اور قریب کیا اور مجھسے فرمایا اے شیخ سورتو جانتا ہے مینے تجھے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا الٰہی فرمایا تو لوگون کے لئے ایک دن ایک مجلس مین بیٹھا تھا تو نے اونکو رلایا اونمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبھی میرے خوف سے نہین رویا تھا تو مینے اوسکو بخشدیا اور سارے اہل مجلس کو اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگون کو مینے اوسکو ہبہ کیا تجھکو بھی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر

۴۵ فضل مظلم

حکایت مسلمہ بن غفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے دیکھی کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے

اخرجہ ابن عساکر

۴۸۶ فضل حدیث شریف

حکایت ابو یحییٰ ستی ابوہیثم رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے ابوہیثم کو خواب میں دیکھا اور انکے سر پر چند تیلیں لگی ہوئی تھیں پوچھا اسی ابوہیثم سے ان قندیلوں کو کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کے اور یہ بسبب حدیث فلاں کے اور بسبب فلاں حدیث کے اخرجہ ابن عساکر

۴۸۷ فضل قلت مخالطت مردم

حکایت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ثوری کو خواب میں دیکھا میں نے کہا تم مجھے وصیت کرو کہا تو لوگوں کی مخالطت کم کر میں نے کہا زیادہ کہو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پھر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر

۴۸۸ فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ

حکایت ابو بیع نہرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے میرے ایک پڑوسی نے بیان کیا کہ میں نے ابن عوف کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا غروب نہیں ہوا سورج پیر کے دن کہ گر مجھ پر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجھے بخش یا وہ پیر کے دن مرے تھے اخرجہ ابن عساکر

۴۸۹ فضل محمد بن یحییٰ ذہلی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو عمر وخفاف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے محمد بن یحییٰ ذہلی کو خواب میں دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا میں نے کہا تمہارا عمل کیا ہوا کہا سونے کے پانی سے لکھا گیا اور علیین میں رکھدیا گیا اخرجہ ابن عساکر

۴۹۰ فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہم

حکایت استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو العباس اصم کو خواب میں دیکھا پوچھا اسی شیخ تمہارا حال کس چیز کو ہو پہنچا کہا ہیں اپنے والد ابو یعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان کے ساتھ ابو عبد اللہ شافعی کے جوار میں ہوں ہم ہر دن اونکی ضیافت میں حاضر ہوتی ہیں اخرجہ ابن عساکر

۴۹۱ فضل حسن ظن باللہ تعالیٰ

حکایت سہیل جرم کے بھائی کہتے ہیں مینے مالک بن دینار کو بعد موت کے خواب میں دیکھا پوچھا تجھے کس چیز کے ساتھ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتھ ذنوب کثیرہ کے حسن ظن باللہ نے اور کہو مجھے مارا اخرجہ ابن عساکر

۵۲ فضل جراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حکایت ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجا بن حیوہ کو خواب میں دیکھا مینے کہا کیا تم نہیں مرے کہا ہاں ولیکن اہل جنت میں داخل کیا گیا کہ تم جراح بن عبد اللہ کی ملاقات کرو اور خواب پہلے اس سے تمام کہ تم جراح کی آمد کی پیر جراح کے مریدکی خبر کی مین آئی تو مینے پایا کہ وہ اوصدن لوزجان مین شہید ہوئے اخرجہ ابن عساکر

۵۳ حکایت

حکایت عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کے رہنے والون سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجا بن حیوہ ہمارے جلیس و ہمنشین تھے اور بہت اچھے ہمنشین تھے پھر وہ مر گئے مینے انکو لحد ایک ماہ کے دیکھا مینے کہا تم کہ مر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایک ایسا گبر لٹا گبر برابر لے کر ہمنے گمان کیا کہ قیامت قائم ہو گئی مینے کہا یہ کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکے اصحاب مع اقبال اور سامان کے جنت مین داخل ہوئے یا نہاتک کہ اونھون نے جسکے دروازے ہزار حاجب ہین اخرجہ ابن عساکر

۵۴ فضل تکبیر

حکایت اصبغ حبہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جو بنو حنظلہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب جنگل مین کہا تھا کہا تمہارے بھائی ذرد ق نے کیا کیا کہا اوسکو قدوت معصیت نے ہلاک کر دیا یعنے وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتون کو تہمت لگاکرتا تھا اسلئے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر

۵۵ مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ

حکایت ثوبن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین کمیت بن یزید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور میرے لئے ایک کرسی نصب کی اوپر مجھے بٹھایا اور مین شعر پڑھنے کے ساتھ مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی جب مین اپنے اس قول تک پہونچا ۵

حَتّٰى يَقُوْلَ رَبُّكَ الدَّانِيْ مِنْ اَنْ يَعْرِفَنِيْ	كَمَا عَرَفْتُهُ مُوْسٰى الْمُحْيِيَاةِ الْمُصْطَفٰى

یعنی اے سب لوگوں کے میں تیری حمد چاہتا ہوں اس سے کہ تو ہوکا دے مجھے جیسا کہ تو ہوکا دیا زندگی کے شرب قلیل نے فرمایا اے کہ بیشک تجھکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے او نکو دہوکا دیا ہے تجھے بخشے یا بصدقاتك فی صفوتی من بریتی وخلیقتی من خلیقتی یعنی اسلئے کہ جو میرے خلق میں میرے برگزیدہ اور میرے خلق میں بہتر ہیں تو نے او نکے حق میں سچ کہا وجعلت لك بكل منشد انشد بیتا من مدحك آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبة ازفعها لك فی الآخرة الی یوم القیامة یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمیں سے ایک بیت پڑھے گا اپنے بعد ہر پڑھنے والے کے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو میں تیرے لئے آخرت میں بلند کرونگا روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

۵۶- ابوبکر نابلسی رضی اللہ عنہ

حکایت ابن شنتاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ابوبکر نابلسی کو بعد او نکے قتل ہونیکے خواب میں دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت میں تھے میںنے پوچھا اون لوگوں کے ہیں جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تھا میںنے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا

حَبَانِی مَالِکی بدوام عزّ	وَوَاعَدَنِی بِقُرْبِہٖ اَنْ نُصَارَ
وَقَرَّبَنِیْ وَاَدْنَانِی اِلَیْہِ	وَقَالَ اَنْعِمْ بِعَیْشٍ فِی جِوَارِی

یعنی مجھے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ میں عنقریب بدلہ لونگا اور مجھے اپنے قریب ونزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کر میرے جوار میں اخرجہ ابن عساکر

۵۷ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت عبدالرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا نہیں تہانگر یہ کہ لحد میں رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہوا سو اوسنے مجھسے حساب لیسر لیا پھر مجھے جنت کی طرف حکم دیا میں اوسکے ریاحین واشجار میں تھا نہ کوئی آہٹ سنتا تھا نہ کسی طرح کی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہے اسی سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے اسکے

کو اپنے نفس پر اختیار کیا مینے کہا اسی والد یعنی ہاں قسم ہے اللہ کی مینے ایسا کیا بس مجھے ہر طرف سے سونا نثار کیا لیا اخرجہ ابن عساکر ف سونا جمع مینی یعنی بہت سا ترتن جو منسوب ہین طرف چین کے اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیون کا یعنی ہر طرف سے مجھ پر موتی نثار ہونے لگے +

۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ

حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ والے ہین کہ مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھ پر تاج رکھا اور سیر الکلام کر دیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ تو نے فخر کیا اوس چیز کے ساتھ جس سے مینے تجھے راضی کیا اور تکبر نکیا اوس چیز مین جو مینے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر ۵۹ **حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہین مینے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تمارے موتی مجھپر نثار کئے اخرجہ ابن عساکر +

۶۰ فضل اہلسنت

حکایت اسمعیل بن ابراہیم فقیر رح سے اللہ سے ہین مینے ابو محمد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ اچھا ہے براہ بخات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر +

۶۱ فضل غزو بحر

حکایت خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے قاری عاصم اطرابلسی کو بعد انکی وفات کے خواب مین دیکھا مینے کہا تمہارا کیا حال ہے اسی ابو علی کہا ہم کمیت سے نہین پکارے جاتے ہین بعد موت کے تو مینے اونسے کہا اسی عاصم تمہارا کیا حال ہے اور تم کدہر گئے کہا مین گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنہ عالیۃ یعنی مین اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب بہت لڑنے غزے کے دریا مین اخرجہ ابن عساکر +

۶۲ مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالی

مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے مسلم بن یسار کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے بعد موت کے

ف وفات ۱۲۶ ہجری ۱۲
ف وفات ۱۲۷ ہجری ۱۲
ف وفات ۱۲۸ ہجری ۱۲

کس چیز کی ملاقات کی کہا بیٹے اہوال و زلازل عظام و شداد کی ملاقات کی بیٹے کہا تو اسکے بعد کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کہ ہوتا ہے کریم سے حسنات کو ہمسے قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لئے معاف کئے اور ثبات کا ہمارے لئے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر ؒ

۶۳ فضل ابوجعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ

حکایت حسن بن عبدالعزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتے ہیں بیٹے ابوجعفر محمد بن جریر کو خواب میں دیکھا بیٹے کہا تمسے موت کو کیسا دیکھا کہا نہیں دیکھی بیٹے مگر خیر بیٹے کہا تمسے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا بیٹے نہیں دیکھی مگر خیر بیٹے کہا کہ تمسے منکر و نکیر کو کیسا دیکھا کہا بیٹے نہیں دیکھی مگر خیر بیٹے کہا بیشک تیرا رب تیرے ساتھ مہربان ہے تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے کہا ای یا علی تم کہتے ہو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتے ہیں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر ؒ

۶۴ ذکر امام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف

حکایت حسین بن بیسر رحمہ اللہ کہتے ہیں بیٹے یحیی بن معین کو خواب میں دیکھا بیٹے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا واعطانی وحبانی یعنے مجھے عطا کیا اور تین سو حوروں سے میرا بیاہ کیا اور دوبار مجھے اپنے اوپر داخل کیا بیٹے کہا کس سبب سے پس کوئی چیز اپنی آستین سے نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث اخرجہ ابن عساکر ؒ

۶۵ فضل ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ

حکایت سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتے ہیں بیٹے ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب میں دیکھا کہ کہتے ہیں تو میری طرف سے میرے اخوان کو سلام کہہ اور ابوحازم کو خبر دے کہ اللہ نے مجھے شہداء میں سے کیا جو کہ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں اور ابوحازم کو سلام کہہ اور اوس سے کہہ کہ ابوجعفر تجھسے کہتا ہے الکیس الکیس یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشایات میں دیکھتے ہیں اخرجہ ابن عساکر ؒ **لغت** عشایات جمع ہے عشیۃ کی عشیہ بمعنی شام گاہ یعنی مابین مغرب و عشا اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ عشا سورج ڈوبنے سے طلوع فجر تک ہے کذا فی الصراح ؒ

۶۶ مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب رحلت

حکایت کثیر بن ہشام رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشا بالسبب میری رحلت کے اخرجہ ابن عساکر ف رحلہ بالمکرمعنی کوچ کرنا یعنی چونکہ میں نے طلب علم حدیث کے لئے جا بجا سفر کیا اسلئے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی

۶۷ مغفرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ بسبب رباط

حکایت محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے ابن مبارک کو خواب میں دیکھا میں نے کہا تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا کیا افضل پایا کہا وہ امر جسمیں کہ میں تھا یعنی کنارِ باط و جہاد کہا ہاں اخرجہ ابن عساکر ف دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہیں +

۶۸ درجۂ علم و حزن

حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اے ابو عمرو مجھے ایسی چیز بتا جو مجھ سے میں اللہ کی طرف تقرب کروں کہا میں نے دیکھا کوئی درجہ کہ وہ بلند تر ہو درجہ علماء سے اور اسکے بعد درجہ غمگین و حزین لوگوں کا ہے اخرجہ ابن عساکر +

۶۹ فضل استغفار

حکایت عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا بعد اوفات کے میں نے کہا تمہارے ساتھ کونسے عمل کو افضل پایا کہا استغفار کو اسی سے میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر

۷۰ فروتنی کا اظہار موجب مغفرت ہے

حکایت عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خلیفہ متوکل کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشا میں نے کہا کس بنا پر بخشا حال آنکہ تم نے کیا جو کچھ کہ کیا کہا ہاں بسبب قلیل سنت کے جسکو میں نے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر +

۷۱ فضل شہادت لاالہ الا اللہ

حکایت حجاج بن نصیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حسن و فرزدق کے پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نے فرزدق سے کہا تو نے اس دن کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے کہا شہادت لاالہ الا اللہ کی

مشتر برس سے حسن چپ ہو رہے بلکہ ہن فرزدق کہتے ہن مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد ادکی موت کے مجھسے کہا بیٹا اوس کلمے نے مجھے نفع دیا جسکے ساتھہ مینے حسن سے خطاب کیا تھا اخرجہ ابن عساکر

۲۷ فضل درود شریف

حکایت عبدالصمد بن صالح صوفی رحمہ اللہ کہتے ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکھے گئے اوسنے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا کس چیز کے سبب کہا بسبب درود بھیجنے میرے کے میری کتابون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر

۲۸ فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ہارمہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نے ایک مردے کو دیکھا اوس سے پوچھا کیا اسی فلان تو لوگون کو خبر دیدے کہ مونہہ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودھوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر

۲۹ فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

حکایت عبدالرحمن بن یزید بن اسلم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا اور اوپر ایک لمبی ٹوپی تنی ہوئی ہے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے زینت علم کے ساتھہ مزین کیا ہے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹھاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گر پڑی اخرجہ ابن عساکر

۳۰ اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ

حکایت ہشام بشر حافی رضی اللہ عنہ کے بہائی کہتے ہین مینے اپنے مامون کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا اللہ نے مجھے بخشدیا اور جو کچھہ کہ اللہ نے اولیا کا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا اللہ نے تجھسے کچھہ کہا کہا ہان مجھسے فرمایا ای بشر تو نے مجھسے حیا نہ کی کہ تو یہہ سارا ڈر نا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہے اخرجہ ابن عساکر **حکایت** حسین بن اسمعیل محاملی کہتے ہین مینے قاسانی کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا

زید

لہ وفات ۱۹۰ھ ہجری

لہ وفات ۲۰۱ھ ہجری

اونہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونہوں نے بعد شدت کے نجات پائی میں نے کہا تم احمد بن حنبل رح سے جن
مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا میں نے کہا بشر حافی کہا اوسکے پاس تو اللہ کی طرف سے ہر جمعین
دو بار کرامت آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۷ عاصم جحدری رحمہ اللہ کہتے ہین میں نے خواب مین دیکھا
گویا مین دروازہ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے میں نے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے میں نے
کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین اسی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو اللہ تعالی کے روبرو چھوڑ کے آیا ہون
وہ دونون کہان رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین میں نے کہا تو پھر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو ملاحظہ مین جان لیا
ہے اسلئے اپنی طرف دیکھنے کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر **۷۸ حکایت**
ابو جعفر سقا رحمہ اللہ کہتے ہین میں نے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکھا گویا وہ آرہے ہین
مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور رہے موسی کلیم الرحمن عزوجل کی زیارت کی اخرجہ
ابن عساکر **۷۹ حکایت** قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین میں نے بشر حافی کو خواب مین دیکھا میں نے
کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا اسی بشر میں نے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے
کے ساتھ گیا بخشدیا میں نے کہا اسی رب اور اوسکو جو مجھے دوست رکھے فرمایا اور اوسکو جو تجھے دوست
رکھے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر **۸۰ حکایت** احمد دورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا
ایک پڑوسی مرگیا میں نے اوسی رات کو خواب مین دیکھا اور اوپر دو حلے تھے میں نے کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا
ہمارے قبرستان مین بشر حافی دفن کئے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حلے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر
۸۱ مجاج بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ
کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا اسی لئے تو نے میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام
کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر **۸۲ حکایت** ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے
تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا اسی بشر اگر تو میرے لئے الگادے پسجدہ کرے تو اوسکے
مکافات نہ کرسکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلونمین رکھی ہے اخرجہ ابن عساکر
۸۳ حکایت محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو مجھے بہت

غم ہوا میں رات کو سویا تو بینے اونکو خواب میں دیکھا اور وہ اپنی چال میں تبختر کرتے ہیں بینے کہا ای ابو عبداللہ یہ کون چال ہے کہا چال ہے خدام کی دار السلام میں بینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائیں اور فرمایا ای احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن میرا کلام ہے پھر مجھسے فرمایا ای احمد تو مجھسے وہ دعائیں مانگ جو تو دنیا میں مانگا کرتا تھا بینے کہا ای رب تو ہر شئی پر ہر کردے فرمایا بینے یہہ کہی بینے کہا بقدرتک علی کل شئی یعنی ساتھہ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھے فرمایا تو نے سچ کہا بینے کہا تو مجھسے کسی چیز کا مانگ پوچھہ اور میرے لئے ہر چیز بخشدے فرمایا بینے کیا پھر فرمایا ای احمد یہ جنت ہے سو تو کھڑا ہوا اور اوسکی طرف داخل ہو میں داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری لیے اور اونکے دو بازو تھے سبز وہ اونکے ساتھہ ایک کھجور سے دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پھرتے تھے اور کہتے تھے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین بینے اونسے کہا کہ عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا بینے اونکو ایک دریا میں نور کے اور آب شیریں میں نور کے چھوڑا ہے نہر ابہ الملک الغفور بینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہے مثل بشر کے اونکو بینے ملک جلیل کے روبرو چھوڑا ہے اور اونکے آگے کھانے کا ایک خوان ہے اور جلیل اوپر متوجہ ہے اور فرما رہا ہے کہا ای وہ شخص کہ نہیں کھایا اور پی ای وہ شخص کہ نہیں سیا اور عیش و آرام کرای وہ شخص کہ تنعم نہیں کیا دار دنیا میں اخرجہ ابن عساکر

۴۴۸- ابو دلف عجلی رحمہ اللہ

حکایت دلف بن ابی دلف عجلی کہتے ہیں بینے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک وحشت ناک مشوار گھر میں ہیں جسکی دیواریں سیاہ ہیں اور ناگاہ اوسکی زمین میں راکھہ کا اژدہے اور ناگاہ میرے باپ پر ہمہ اپنے ہر کو دونوں گھٹنوں کے درمیان میں رکھے ہوئے ہیں مجھسے مثل پوچھنے والیکے کہا دلف بینے کہا ہاں اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑھنے لگے ؎

ابلغ عنی اھلنا ولا تخف عنھم	ما القینا فی الدرخ الخناق
قد سئلنا عن کل ما فعلنا	فارحموا وحشتی ما قد لاقی

یعنی تو ہمنے پوچھا نے ہمارے گھر والوں کو جو کچھ ہمنے برزخ میں تنگی پائی اور اولاد سے پوشیدہ نہ رکھ ہمنے جو کیا تھا اوس سب سے پوچھے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو میں ملاقات کر رہا ہوں اوس پر رحم کرو کیا تو ہم کیا ہمنے کہا ابن ہبیرہ یہ شعر پڑھنے لگے ؎

فلولا اذا امتنا ترکنا	لکان الموت راحۃ کل حی
ولکنا اذا متنا بعثنا	فنسأل بعدہ عن کل شئی

یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتے چھوڑ دئے جاتے تو البتہ موت ہر زندہ کے لئے راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجائیں گے تو اوٹھائے جاوینگے پھر اوسکے بعد ہر چیز سے پوچھے جاوینگے پھر وہ چلے گئے کہا اور میں بیدار ہو گیا احرجہ ابن عساکر ؎

۸۵ ذکر حجاج

حکایت اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا مینے حجاج کو خواب میں دیکھا میںنے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اوسنے مجھے ہر قتل کے عوض قتل کیا جس سے میںنے کسی انسان کو قتل کیا تھا پھر میںنے اوسکو برس بھر کے بعد دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا کیا تو نے پہلے برس اوسکا نہیں پوچھا تھا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مینے خواب میں دیکھا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے میںنے کہا یہ کیا ہے کہا اگر تو اس سے کلام کریگا تو وہ تجھسے بات کریگا میںنے اوسکو پاؤں سے ٹھوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹھایا اور اپنی آنکھیں کھولیں میںنے اوس سے کہا تو کون ہے کہا میں حجاج ہوں اللہ پر میںنے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنے مجھے قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو میںنے قتل کیا اور میں پڑا ہوا ہوں روبروز والد کے انتظار کر رہا ہوں جس چیز کا موحدین اپنے رب سے انتظار کرتے ہیں یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷

حکایت اشعث حدانی رحمہ اللہ کہتے ہیں مینے حجاج کو خواب میں بُرے حال سے دیکھا میںنے کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا نہیں قتل کیا میںنے کسی کو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجھے قتل کیا میںنے کہا پھر کیا ہوا کہا میرے نار کی طرف حکم دیا میںنے کہا پھر کیا ہوا پھر میں امید کرتا ہوں اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والے

ف وفات سنہ ۹۵ ہجری ۱۲
ف وفات سنہ ۱۲۱ ہجری ۱۲

احمد کرتے ہین اخرجہ ابن عساکر ؒ

۸۸ یزید نحوی و ابو مسلم خراسانی و ابراہیم بن صالح رضی اللہ عنہم

حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے واذا رجل یقلی بین یدیہ مینے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہے کہا گیا کہ یزید نحوی ہے اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یقلی بین یدیہ مینے کہا ابراہیم صالح کا کیا حال ہے کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اوس تک کون پہونچتا ہے ابو الحسین کہتے ہین کہ مجھے خواب مین کہا گیا کہ یہ جو تو نے دیکھا ہے اسکو ایک صالح آدمی نے کہ خراسان مین دیکھا ہے سو وہ بعد اسکے ہمارے پاس آتا اور ذکر کرتا تا کہ بیچ مین ایک آدمی ہے کہ اوسنے یہ خواب دیکھا ہم قند وجرجان و کوہ خراسان مین اخرجہ ابن عساکر

۸۹ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ

حکایت احمد بن عبد الرحمن معمر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکھا مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تھا جسکے ساتھہ تم متہم تھے یعنی زندقت کہا مین اپنے رب پروردگار ہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہے سو اوسنے رحمت کے ساتھہ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برات جان چکا ہون اوس چیز سے جسکے ساتھہ تو متہمت کیا جاتا تھا اخرجہ ابن عساکر

۹۰ ابو یزید بن طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ

حکایت فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا امیر المومنین آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائین جو مجھکو نفع دے فرمایا کیا اچھی ہے تو اضیع اغنیا کی واسطے فقرا کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اس سے زیادہ ترا چاہے فخر فقرا کا اغنیا پر اوس چیز کے اعتماد پر جو اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمایئے تو اونہون نے اپنی ہتیلی کھولدی اوسمین سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا

قد کنت میتا فصرت حیا	وعن قریب تکون میتا
فابن بدار البقاء بیتا	واهدم بدار الفناء بیتا

یعنی تو مردہ تھا پھر زندہ ہو گیا اور عنقریب تو مردہ ہو گا سو تو دار البقاء میں گھر بنا اور دار فنا میں گھر ڈھا دے
اخرجہ ابن عساکر ؒ

۹۱ فضل صبر و فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

حکایت بعض کے والوں سے مروی ہے کہا میں نے سعد بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اس تبرستان میں افضل کون ہے کہا صاحب اس قبر کا میں نے کہا وہ تم سے افضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اس نے صبر کیا میں نے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیبات وہ تو ایک ایسا حلہ پہنائے گئے کہ دنیا اور اسکے حواسی کی قیمت نہیں ہو سکتی ہے اخرجہ ابن عساکر ؒ

۹۲ فضل استغفار

حکایت ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب میں بہ بیت صالحہ دیکھا میں نے اونکا حال پوچھا اونہوں نے اپنا ذکر کیا میں نے کہا کیا تم مرنہیں گئے کہا ہاں میں نے کہا تمنے موت کو کس طرح دیکھا کہا حسن یا جید دیکھا یعنی اچھی اور وہ خوش تھی میں نے کہا تمہارا کیا منفعت ہوئی اور تم جنت میں داخل ہوئے کہا ہاں میں نے کہا تو کونسا عمل زیادہ تر نافع ہے کہا وہاں کوئی شئی استغفار سے زیادہ تر نافع نہیں ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر ؒ

۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین

حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو جواد امیر کو خواب میں دیکھا میں نے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا میں نے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے کے راہ مسلمانوں اور راہ حاجیوں کو اخرجہ ابن عساکر ؒ

۹۴ فضل دار قطنی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ابو الحسن دار قطنی کا

حال آخرت مین پوچھ رہا ہون مجھسے کہا گیا کہ وہ تو جنت مین امام پکارے جاتے ہین یعنی اہل جنت انکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ

حکایت ابوطالف وزان رحمہ اللہ کہتے ہین یوسف بن حسین رازی صوفی کو خواب مین دیکھے گئے اور انسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھپر رحم کیا اور مجھے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلمون کے جنکو مینے وقت موت کے کہا تھا مینے کہا اللھم نصحت الناس وغشت نفسی فلا فضب خیانت تعالی لنصیحتی قال اخرجہ ابن عساکر یعنی الٰہی مینے لوگون کو قول سے نصیحت کی اور فعل سے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو پھیر کر دے

۹۶ منقف ابونواس رحمہ اللہ تعالی

حکایت عبداللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابونواس خواب مین دیکھے گئے اور وہ نعمت کثیر مین تھے اور انسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور یہ نعمت مجھے دی کہا گیا کس سبب سے حال آنکہ تم تو مخلوط تھے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو انھون نے اپنی چادر بچھائی اور دو رکعت نماز پڑھی اور انھین دو تہائی رات قل ھو اللہ احد پڑہا اور سو کا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالی نے سارے قبرستان والون کو بخشدیا مین بھی انکے تجلے مین داخل ہوگیا اخرجہ ابن عساکر

حکایت محمد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابونواس کو دیکھا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تھا مینے کہا ابونواس کہا یہ وقت کیفیت کا نہین ہے مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے اپنی بیماری مین کہا تھا قبل موت کے وہ تکیے کے نیچے رکھے ہین مین اوسکے گھر آیا تکیہ اوٹھایا تو ناگاہ ایک قعہ تھا اوسمین یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ؎

یارب ان عظمت ذنوبی کثرۃ	فلقد علمت بان عفوک اعظم

ان کان لایرجوک الامحسن	یمن الذی یدانی عودہ یرجو المراحم	
ادعوک رب کما امرت تضرعا	فاذا رددت یداای فمن ذا ارحم	
مالی الیک وسیلۃ الا الرجا	وجمیل عفوک ثم انی مسلم	

اخرجہ ابن عساکر یعنی اے رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہو گئے ہیں سو مقرر ہے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے اگر سوا ایک کے تجھے اور کوئی امید رکھی تو پھر محروم کیسکو پکارے کس سے امید رکھے اے رب میں تجھے پکارتا ہوں زاری کرکے جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے سو جو وقت تو میرے ہاتھ کو رد کردے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوائے رب جانے کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہیں ہے اور جمیل عفو تیرا پھر میں مسلمان ہوں ۹۸ ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو نواس خواب میں دیکھے گئے اور سے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو میں نے مرگس میں کہا تھا

تامل فی نبات الارض وانظر	الی آثار ما صنع المدیک
عیون من لجین ناظرات	باحداق من الذہب السبیک
علی قصب الزبرجد شاہدات	بان اللہ لیس لہ شریک

اخرجہ ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی میں غور کر اور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو بادشاہ نے بنایا ہے عمدہ آنکھیں ہیں چاندی میں اور حلقے ہیں جیسے سونا گلابی مہر اونہ جسد کی نلکی پر یہ سب اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ کے لئے کوئی شریک نہیں ہے +

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ

حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن سفیان کا انتقال ہوا میں نے اونکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھے حکم دیا کہ میں آسمان میں حدیث کروں چنانچہ میں زمین میں حدیث کرتا تھا سو میں نے چوتھے آسمان میں حدیث کی فرشتے مجھپر جمع ہو گئے اور جبرئیل مجھپر مستعلی ہوئے اور اونہوں نے سونے کی قلموں سے لکھا اخرجہ ابن عساکر +

۱۰۰ مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

علامہ اقبالی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا وہ کہتے تھے انا لقائمات الغلیظ ولا حول السنیع والا کرات الخارقۃ ولا فاقس الصادقۃ صاحب الفضل العظیم والکرم الشریف والرفیع السلطان الاسری الستقطی حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی رضی اللہ عنہ کے شاگرد جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۲۹۷ھ میں وفات پائی مزار بغداد میں ہے ۱۲ منہ

حکایت ابوعبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن جنازۂ سری سقطی میں حاضر ہوا جب کچھ رات گئی تو اوسنے اونکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے میں حاضر ہوئے اور مجھپر نماز پڑہی اوسنے کہا میں نہی اونہیں سے ہوں جنہوں نے تیر نماز پڑہی اور تمہارے جنازے میں حاضر ہوئے تو اونہوں نے ایک کاغذ لکھا ہوا نکالا اور میں نظر کی تو اوسمیں اوسکا نام نہ دیکھا اوسنے کہا ہاں میں حاضر ہوا تھا کہا اونہوں نے پھر دیکھا تو ناگاہ اوسکا نام حاشیہ میں تھا اخرجہ ابن عساکر

۱۰۱ فضل مجالس اہل حدیث

حکایت ابوالقاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ابوالقاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھسے بار بار کہتے ہیں ای ابوالقاسم بیشک اللہ اہل حدیث کے لئے ہر مجلس کے بدلے بیٹھتے ہیں ایک گھر جنت میں بناتا ہے اخرجہ ابن عساکر

۱۰۲ ابوزرعہ رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مسلم بن وارۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا میںنے اونسے کہا تمہارا کیا حال ہے کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سب حالتوں پر میں حاضر کیا گیا پھر میں اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہوا مجھسے فرمایا اے عبید اللہ لوتد سرعت فی القول فی عبادی قلت رب انہم حاولوا دینک قال صدقت یعنی تو نے کیوں جرات کی اندر قول کے میرے بندوں میں میںنے کہا اے رب اونہوں نے تیرے دین کا قصد کیا یعنی میںنے جرح و تعدیل اسی لئے کی کہ لوگوں کی تحریف و تبدیل تیرے دین میں نہو فرمایا تو نے سچ کہا پھر مجھے طاہر خلقانی ملا فاستعدیت علیہ الی ربی اوسنے سو درّے حد کے اوسے مارے پھر اوسکو قید کا حکم دیا پھر فرمایا عبید اللہ کو اوسکے اصحاب کے ساتھ ملاؤ ابوعبد اللہ اور ابوعبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجہ ابن عساکر

حکایت حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب میں دیکھا کہ آسمان دنیا میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں میں نے کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے

لا تفرق بین احد من رسلہ
وسمیتین وما بین ابوزرعۃ
عبید اللہ بن عبد الکریم
القرشی مولاہم الرازی
الحافظ الحجۃ الامام المحدث العلامۃ
فی آخر رقم ۱۲ من السند
ترجمۃ وضع من الف فہم
والقضی مطابقہا ۱۲ منہ

پسو پنجے کہا میں نے اپنے ہاتھ سے الف الف حدیثیں لکھیں ہیں اونمیں یون کہتا تھا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھپر ایک درود بھیجتا ہے تو اللہ اوسپر دس درود بھیجتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۴۰ **حکایت** یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوزرعہ کو بعد موت کے خواب میں دیکھا کہ سماد دنیا میں ایک ایسی قوم کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں جنہوں نے سفید کپڑے پہنے اور اونپر بہی سفید کپڑے ہیں اور وہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں میں نے کہا اہی ابوزرعہ یہ لوگ کون ہیں کہا فرشتے ہیں میں نے کہا تمنے یہ رتبہ کس سبب سے پایا کہا بسبب رفع یدین کے نمازمیں میں نے کہا کہ حمیدی نے تو ہمارے اصحاب کو کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نے اونپر اپنی کوڑا برسے بند کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۵۰ **حکایت** ابن ابوالعباس مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا میں نے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا میں میرے رب سے ملا مجھسے فرمایا اہی ابوزرعہ میرے پاس بچے کو لاتے ہیں تو میں اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہوں تو پہر اوس شخص کو میں کہ حکم دوں جو کہ سن کو حفظ کرتا ہے میرے بندوں پر ٹھکانا پکڑ جنت سے جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر ۔

۱۰۶ فضل توبہ

حکایت صدقہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے تین قبروں کو دیکھا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ اطرابلس یا انطابلس میں تہیں ایک قبر پر یہ لکھا ہوا تہا ؎

وکیف یلذ العیش من هو موقن	بان المنایا بغتۃ ستعاجلہ
وتسلبہ ملکا عظیما ونخوۃ	وتسکنہ البیت الذی هو اهلہ

یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہے کہ جلدی سے موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر میں اوسکو بسائی گی جسکا وہ رہنے بسنے والا ہے

اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ؎

وکیف یلذ العیش من هو عالم	بان الہ الخلق لابد سائلہ

فیاخذ منه ظلمه لعباده	ویجزیه بالخیر الذی هو فاعله

یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہے کہ خلق کا سعید وشقی ضرور ہی اوس سے سوال کریگا کہ اوس سے لیگا اوسکا ظلم جو اوسنے اوسکے بندون پر کیا ہے اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنے کی ہے

اور سیری قبر پر یہ لکھا ہوا تھا ؎

وکیف یلذ العیش من هو صائر	الی حدث قبلی الشباک منازله
وتذهب حسن الوجه من بعد فوته	سریعا ویبلی جسمه ومفاصله

یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے کہ جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد موہنہ کی خوبصورتی کو بیدا وسکی بوشی وچمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بیوسیدہ ہوجاوینگے اونکے قریب ایک گانون تھا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تھا مین نے اوس سے کہا کہ بیٹے عجب بات دیکھی اوسنے کہا وہ کیا ہے بیٹے کہا یہ قبرین کہا اوسنے کہا قصہ اوس سے زیادہ تر عجیب ہے جو تو نے اونپر دیکھا بیٹے کہا تم مجھے بیان کرو کہا وہ تین بھائی تھے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تھا لشکرون مشرون پر امیر بنایا جاتا تھا اور دوسرا تاجر مال دار اپنی تجارت مین مطاع یعنی سماکھ والا تھا جو جس سے کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تھا خلوت مین رہتا تھا اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بھائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نے اوسکو جہاز سے بلاد کی حاکم کردیا تھا اور تاجر بھائی بھی آیا دونون نے اوس سے کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہے کہا والله میرے لئے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون جو کچھ قرض ہے کہ مین اوسکی وصیت کر جاؤن اور یہ مین کچھ سامان دنیا کا چھوڑ جاؤن گا لیکن مین تم دونون سے ایک عہد کرتا ہون موتم اوسکی مخالفت نکرنا مین جب مرجاؤن تو مجھے ایک بلند زمین پر دفن کردینا اور میری قبر پر یہ شعر لکھدینا

؎ وکیف یلذ العیش من هو عالم ۔۔۔ الی آخره پھر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید حکمت نصیحت ہوا وہ دونون سے یہی کیا جب سیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بھائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے اوسنے ایک نعرہ یعنی دہاکا سُنا اوس سے

(۱) یہ شعر ابو العتاہیہ کا ہے دیوان ۱۱۲

اوسکو مرعوب کر دیا ڈرا دیا وہ گھبرا تا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو خواب مین دیکھا
کہا بھائی مینے کیا چیز تیری تبر سے سُنی کہا وہ مقبعہ کی دہمک تہی مجھسے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکھا
تو اوسکی مدد کی صبح ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو اور اپنے خاص لوگون کو بلایا پھر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون
کہ مین تمہارے درمیان مین کبھی نہ ہونگا پھر اوسنے امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا
مادہ جنگل پہاڑ ویرانون کی چیٹ ہوئی اوسکا موت آئی تو اوسکا بھائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجھکو
وصیت نہین کرتا ہے کہا کچھ میرے مال ہے نہ کچھ کپڑا توش ہے لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ
جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری قبر میرے بھائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنانا اور اوسپر یہ شعر لکھنا ضاع
وکیف یدالمرء العیش مرکان موقتا الی آخرہ پھر تین دن میری قبر کی خبر گیری رکھنا پھر جب وہ مرگیا تو
اوسکے بھائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر آنیسے تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ وحشت
سنا تو یہ تہا کہ اوسکی عقل کو کھو دے پھر وہ سمجھا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنے بھائی کو خواب مین
دیکھا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور تو کیسا خوب جمع کرنیوالا ہے ہر خیر کو کہا میرے بھائی کیسے ہین
کہا وہ ائمہ ابرار کے ساتھ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہارسی طرف کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز
آگے بھیجی اوسنے اوسے پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بھائی صبح کو دنیا سے
علیحدہ ہوتا ہوا لوٹا اور اپنا مال تقسیم کر دیا طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا تھا کہ سب یعنی کاروبار
تجارت مین مشغول رہا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا آبا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا میٹا
میرے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن
تو تو مجھے اپنے دونون چچاؤن کے ساتھ دفن کر دینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یدالمرء العیش من
ھو صائر الی آخرہ پھر تین دن تک میری قبر کی خبر گیری رکھنا پھر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن
ہوا تو قبر سے ایک آواز سُنی اوسنے اوسکو ڈرا دیا وہ ڈرتا ہوا لوٹا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا
کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی صحیح ہے سو تو مستعد ہو جا اپنے کوچ و سفر طویل
کے لئے تیاری کر اور جس گھر سے تو کوچ کرنیوالا ہے اوس سے اپنا سامان و اسباب اوس گھر کی طرف لوٹا دینا کیا

ره یعنی تجرد و زہد

جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لینتی ستاؤں کے ساتھ رہوگا نہ کھا جسکے ساتھ رہنے نکھے لوگوں نے رہو گا
کھایا اپنے اسرار مین کوتاہی کی پھر مرتے وقت نادم ہوئے اور عمر کے ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے
وقت نہ ندامت نے اونکو کچھ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی میٹا تو جلد ہی کر
پھر اوس شیخ نے کہا کہ جس رات اوس جوان نے خواب دیکھا اوسکی صبح کو مین اوسکے پاس گیا اوسنے
خواب مجھسے بیان کیا اور کہا کہ حجرات میرے باپ کے کہی ہے ہیر گمان یہی ہے کہ اوسنے مجھے بخش
لیا اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہنے پاین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھ مبارزت کے
تین بار گرایا ہے پھر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا
پھر قبلے کی طرف سو منہ کیا اور کلمہ شہادت پڑھا پھر رات کو مر گیا رحمہ اللہ تعالی اخر جہ ابن عساکر

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دائم مجدہ نے کتاب فتح الخلاق والطائف
المنن والاخلاق مین من کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے
احکایت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا
مجھے بخشدیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی لکھی قلم پر بیٹھکر کہ سیاہی پیتی ہے جب تک کہ وہ
خود بیکنہ اوڑجاتی تب تک مین لکھنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا
من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی لم یامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بقتلها انتهی **۲ حکایت** کتاب مذکورمین یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین ایک امام الہی مجھپر یہ ہے کہ مین خرابیون مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کرو
قبورمین کس کیفیت پر ہین اور یہ سنامات اس کثرت سے ہوئی کہ گویا ہمکو اسکی عادت سی ہوگئی حالانکہ
مین مجھکو اونکا حال معلوم نہ تھا لکن بعد موت کے وہ حال مجھسے مجہول نہ رہا وھذا من اکبر نعم اللہ
علی لکے اتھیأ لہ دخول البرزخ بفضل الحسنات وترک السیئات والندم علی مافات
من الطاعات وان کنت لا اعتمد کلا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسیدہ

لیس ھو کلقاء العبد الا لاین المخالف وقد عمل الصحابۃ والتابعون رضی اللہ عنہم
بما ورد فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشھور فی کتب الاحادیث یعنے ایک بزرگ
ہیں جو کہ اکثر قبروں پر جاتے ہیں اور قبروں کے احوال سنتے ہیں اہل قبور کو دیکھتے ہیں یا سأل اللہ العافیۃ کہ کسی کو کیا
گناہ کا ٹ رہا تھا اور کسی کو گرز اور کسی کو کچھوا اور کسی کو بیل اور کسی کو اژدہا اور کسی کو بچھو اور کسی کو مچھر
اور کسی کو بچھو اور کسی کو جوان سے ملائکہ سے جو وہاں پر تھے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی
قبور میں اس تفصیل پر منظور ہوئی ہیں کہا یہ غیبت و چغلخوری و سخریہ و سوء ظن و سخن ہائے فاحشہ اور
باصوطہا اور دوسری بار نزول سیر قبور و دیدن ہوا دیکھا کہ سوئی آھلقہ حلقہ ریگ سفید پر ہے بائیں
کرتے ہیں ایک شخص نے مجھ سے کہا جب تو دنیا میں پھر کر جائے تو یہ دعا کرنا ہے پوچھا کون دعا کہا اللھم
انی اسئلک بالمحیی من اموات الاحیاء والاموات الخ کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اسکو بھیجتا ہے
جب سے میں ہر گھر میں مرد ما کیا کرتا ہوں علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الرؤیا تابع
التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب
اذا کان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لا کشف
الغطاء لیزداد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعدہ اللہ بہ او
توعدہ علیہ عندہ کالحاضر علی حد سواء فانہ لزم ذلک ترشد انتھی اھ

حکایت یہ بھی کتاب مذکور میں لکھا ہے ایک نصرانی مجھ پر وارد ہوئی کہ ایک شخص نے ائمہ اثنا عشر
اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر میں آئے ہیں پوچھا آپ کا آنا ان دنوں میں یہاں کسطرح سے ہوا
فرمایا جشنا نزور المسنرح عبد الی ھاب الشعرانی فانا لا نعلو احدا فی مصر یحبنا
لمحبتہ دیکھنے والا کہتا ہے یعنے روی زمین پر کسی شخص کو اولیے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش خلق
منہیں دیکھا گویا وہ انکے موہنہ اقدار تھے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تھے اونکے پاس امام حسن امام حسین
تھے اونکے متصل امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام موسی رضا
پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی پھر امام حسن عسکری پھر امام مہدی جو آخر زمان میں ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین

فما سررت بعد رؤیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سروری بمثل هذه الواقعة فانه دلیل علی ان اهل البیت کلام یجیبونی و یاخذون بیدی فی عرصات القیامة فانهم لا یفارقون جدهم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرة الحبیب الشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخشاه کرب انشاء اللہ تعالیٰ

والحمد للہ علی ذلک ۵

الٰہی بحق نبی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگرچہ ہم تہ دکنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسول

وصل

جناب توفیق مآب مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بھی اسی جگہ نقل کیجاتی ہین تاکہ نفع عام وفائدہ تام ہو **حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین کہا پوچھا ما فعل اللہ بک کما ورد بالحدیث علی اللہ عاوی بالبرهان الا علی قول واحد یعنے ایک دن کہا تہا ای خسارة اعظم من خسران الجنة مجھسے فرمایا ای خسارة اعظم من خسران لقائی ۵ **حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکہا پوچہا تہا تنے اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لئے کیا تہا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹہایا تہا اور بل جو مرگئی تہی اوسکو بہی پالیا حسنات مین دیکہا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تہا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مرگیا تہا اوسکا کچھ ثواب نہ دیکہا مینے کہا بل پالیا حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا یون ہی گیا کہا مجھسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تہا تو تونے کہا تہا فی لعنة اللہ اسلئے اجراوسکا باطل ہوگیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون ہے مینے ایک صدقہ کیا تہا لوگون مین وہ مجھکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سُنکر کہا ما احسن حاله اذا لم یکن علیه فقد احسن الیه یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کردیتا ہے جیسے کہ دودہ لید وخون سے الگ ہوتا ہے ۶ **حکایت** ابو عبداللہ رملی کہتے ہین

سے منصور ریونوری کو خواب میں دیکھا کہا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا غفرلی وادخلنی واعطانی
مالم اؤمل پھر کہا احسن ماقوجہ العبد بہ الی اللہ ما ذا کہا الصدق واقبح ما
توجہ بہ الکذب ۷ **حکایت** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ اونکے دو بیر
ہیں جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اڑتے پھرتے ہیں یہ پوچھا کہ یہ تم کہاں سے
ملا کہا ورع سے ۸ **حکایت** بعض نے دیکھا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ
مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو مسجد میں داخل کرو میں نظر کی کہ دیکھوں چوکیدار جاتا ہے
محمد بن واسع کو مقدم کیا میں نے سبب تقدم کا پوچھا کہا اسکے پاس ایک قمیص
تھا مالک کے پاس دو قمیص تھے ۹ **حکایت** بعض شیوخ نے بشیر بن حارث کو خواب میں دیکھا کہا اللہ تعالیٰ
اور عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا میں انہی اونکو سامنے اللہ کے چھوڑ کر آیا ہوں وہ اکل و شرب
کو رہے ہیں کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کر لیا کہ میری رغبت اکل و شرب میں کم ہے سو مجھکو
نظر طرف اپنے عطا کی ۱۰ **حکایت** علی بن موفق رحمۃ اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا
میں جنت میں گیا ہوں ایک شخص کو دستر خوان پر بیٹھے ہوئے دیکھا دو فرشتے دائیں بائیں اوسکو
جمیع طیبات سے لقمات کھلا رہے ہیں اور وہ کھا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کھڑا ہوا
دیکھا وہ لوگوں کے چہرے تصفح کر رہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پھیر دیتا ہے
میں اونکو چھوڑ کر حظیرۃ القدس کی طرف آیا سرادق عرش میں ایک شخص کو دیکھا کہ آکلمہ میں پہاڑے
ہوئے اللہ کو دیکھ رہا ہے میں نے رضوان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے اسنے اللہ
کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کے حب سے اسلئے اللہ نے نظر کرنا طرف
اپنے قیامت تک اسکے لئے مباح کر دیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تھے
۱۱ حکایت بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب میں دیکھا کہا ما فعل اللہ بك کہا
غفرلی وجعلنی حجۃ علی المحبین **۱۲ حکایت** حسین انصاری کہتے ہیں میں نے خواب میں
دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کھڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اسے

میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے مست ہے یہ لفاقہ
بین نہ آئیگا مگر میری لقاء سے بعض حکایات میں مثل اس مذکور کے یوں آیا ہے انہ قیل ھذا معروف
الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ **۱۳ حکایت** کسی نے
یوسف بن حسین کو خواب میں دیکھا پوچھا خدا نے تجھ سے کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے
ٹیک بات کو نہیں سے نہیں طلبا تھا **۱۴ حکایت** کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا پوچھا
تجھے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا میں زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا
خواب سونین کو خوش کیا کرتی ہے مخالطے میں نہیں ٹڈالا کرتی **۱۵ حکایت** صالح بن بشیر نے
عطا سلمی کو خواب میں دیکھا کہا اللہ تیرپر حرکرے دنیا میں تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب ہوا اور سکے
بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کس درجہ میں ہو کہا ان لوگوں کے ساتھ ہوں جنپر
اللہ نے انعام کیا ہے **۱۶ حکایت** کسینے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب میں پوچھا کہ تمہارے نزدیک
کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بالقضا و قصر امل **۱۷ حکایت** ابراعی رحمہ اللہ سے خواب میں پوچھا
ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کروں کہا مینے علماء کے رتبے سے کسی کا رتبہ بڑا نہیں
پایا پھر غمگین لوگوں کا **۵**

غم دین خور کہ غم غم دین ست	ہمہ غمہا فرو تر از ایں ست

اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے **۱۸ حکایت** ابراہیم حربی نے زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب میں دیکھا
کہا اللہ نے تجھ سے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہیں خیراتوں کے عوض میں جو تشنے ملے کی راہ میں دی
تھیں کہا اور کیا ثواب تو ملکوں کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا **۱۹ حکایت**
سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب میں پوچھا تھا کہ اللہ نے تجھ سے کیا کیا کہا مینے ایک
قدم پل صراط پر رکھا دوسرا جنت میں **۲۰ حکایت** کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب میں
دیکھا پوچھا اللہ نے آپ سے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہو گئے اور وہ عبارتیں کہ کلام نہ آئیں ہی
دور کر تھیں جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملیں **۲۱ حکایت** حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد

خواب میں دیکھا حال پوچھا کہا مجھے ایسا مطالبہ کیا کہ میں ناامید ہوگیا جب ہمیں ناامید دیکھا تو مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ع تا امیرت نشود دلیاس براحت نرسی **۲۲ حکایت** ایک مرد کو خواب میں دیکھکر حال پوچھا کہا

حاسبونا فلم یثقلوا	توسبقونا فما عتقوا

یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پھر احسان کرکے آزاد کردیا **۲۳ امام** مالک رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو تم شان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت **۲۴ حکایت** ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب میں دیکھکر کہا ستہار کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تم کون عمل افضل پایا کہا اللہ کی ڈر سے رونے کو **۲۵ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہیں وبای عام میں ایک عورت مرگئی تھی اوسکو اوسکے باپ نے خواب میں دیکھا پوچھا بیٹی مجھے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بھاری کام پر پہونچے ہیں ہم جانتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں والد ایک بار یا دو بار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامہ اعمال میں ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے کلمہ گیا ہے والد الحر جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیر تواالخیر و ترجمہ طبقات شعرانی رحمہ اللہ میں نقل کیا ہے **۲۶ حکایت** امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا ہیہات علم کے لئے شروط و آداب ہیں تھوڑے لوگ ہیں جو اوسکو بجا لاتے ہیں کہا پھر کس بات پر کہا بفضل

الناس فی مالیس فی

وصل ۱

یہ تو اوسکا ذکر تھا جنہوں نے اموات کو خواب میں دیکھا اور اوسنے اوسکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہوں نے حی الاموات یعنی اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا اور اوس سے کلام کیا اور

اوسکے ارشادفیض بنیاد کو لوگوں سے بیان فرمایا **حکایت** مکارم الاخلاق میں ذکر فرمایا ہے کہ احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب میں دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہیں مگر ابویزید کہ وہ میرا طالب ہے **۳ حکایت** ابویزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب میں دیکھا کہا اے رب کیف الطریق الیک یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے فرمایا اترک نفسک وتعال الیّ لینے تو اپنے نفس کو چھوڑ دے اور میری طرف چلا آ ؎

حجاب و پردہ مدار دیگار دلکش ما	تو خود حجاب خودی حافظ از میان بخیز

ع وجودك ذنب لا يقاس به ذنب دوسری روایت کا لفظ یوں ہے کہ فارق نفسك

وبقال **۳ حکایت** خیرۃ الخیرہ میں ذکر فرمایا ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب میں دیکھا کہا ای رب ما افضل ما تقرب به المتقربون اليك فرمایا بکلامی یا احمد پہلے کہا بفہم اولیفہم فرمایا بفہم اوغیر فہم یہ تین خواب اس جگہ تبرکاً لکھے گئے ورنہ اسکے لئے تو ایک دفتر چاہیے محاسن المحسنین میں بھی ایک جملہ صالحہ اس باب کا لکھا گیا ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہمسے گناہگاروں کو بھی اپنے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین ؛

وصل

جسطرح کہ ازل میں دیدار رب العالمین سے مشرف ہوئے اسی طرح رویت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بھی فیضیاب ہوئے یہ منامات اس کثرت سے ہیں کہ اگر ایک کتاب حافل مستقل میں لکھے جائیں تو نہ سما سکیں مگر تبرکاً چند منام اس جگہ لکھے جاتے ہیں محاسن المحسنین میں بھی ایک فصل اس باب میں منعقد کی گئی ہے شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمیں مندرج ہیں اسی طرح خیرۃ الخیرہ میں بھی بہت لکھی گئی ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمت خاص سے ہمسے عاصیان امت کو بھی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **حکایت** مکارم الاخلاق میں ذکر فرمایا ہے کہ ابوعلی شلوعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپنے

فرمایا ہے پوچھا کر دیا مجملہ سورہ ہود نے کس چیز نے آپ کو بوڑھا کر دیا کیا قصص انبیاء و ہلاک امم سے فرمایا نہیں ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت ۲ **حکایت** ابوسنبلہ خزاز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا آپ مجملہ مقدمہ رکھنے اللہ کی محبت کے مجملہ کس کی محبت سے مشغول کر دیا ہے فرمایا اسی مبارک جسنے اللہ کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا ۳ **حکایت** سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہا ای رسول اللہ میں لوگ آپ کے پاس آکر سلام کرتے ہیں آپ انکے سلام کو سمجھ لیتے ہیں فرمایا ہاں اور میں جواب انکے سلام کا دیتا ہوں ۴ **حکایت** صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑھا مجھسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكاء یعنی ای صالح یہ تو قرارت ہوئی رونا کہاں ہے ۵ **حکایت** بعض سلف نے کہا ہے میں حدیث لکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا نہ سلام میں نے آپ کو خواب میں دیکھا مجھسے فرمایا ما تقول الصلوٰة علیّ فی کتابك یعنی کیا تو پورسی نہیں کرتا ہے صلوٰۃ کو مجھپر تیری کتاب میں پھر اسکے بعد جب میں نے حدیث لکھی صلوٰۃ وسلام دونوں پر لکھے ہے ۔ ۶ **حکایت** خیرۃ الخیر میں فرمایا ہے کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے من عرف طریقا الی الله فسلکه رجع عنه عذبه الله عذابا لا یعذب به احدا من العالمین ۷ **حکایت** شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا قل لمحمد العدل الطناجی یتبع سنتی ویقنع الناس اوسدن سے مشہور بعدل ہو گئے ۸ **حکایت** جناب توفیق رام مجدہ نے کتاب الداء والدوا میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد میں مر گیا اوسکا منہ اور بدن سیاہ ہو گیا پیٹ پھول گیا اوسنے کہا لاحول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعجب ہوا اتنے میں وہ سو گیا دیکھا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپ کے بدن پر ہاتھ پھیرا وہ سفید ہو گیا کہا تم کون ہو کہا میں تیرا نبی محمد رسول خدا ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا باپ مسرت تھا لکن مجھپر بہت درد و بیچینی تھا میں اس حالت کے دور کرنیکو آیا اسکی باتکہ کُھلی گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ کی حمد کی اور اچھی طرح کفن دفن کیا انتہے یہ حکایت کچھ تفصیل سے محاسن المحسنین میں بھی لکھی گئی ہے ۵

لب گور عرفشاں ہو نگے جو فیض شفاعت کو	تماشا گاہ محشر میں تکینگے تیرے نیک موسم کا
ٹٹینگے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت میں	کیا ہوگا حال امت پر تیرے انعام ہیچ کا
خدا میں مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہی خود تجکو	ترا دست سخا ضامن ہے جب سے کل کے مقصد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین +

وصل

جناب توفیق نے فصل الخطاب میں تحریر فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بھائی مرگیا تھا اوسکو خواب میں دیکھا پوچھا تجھسے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا مجھپر ہمارے لئے بھی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں اور کر نہیں سکتے **حکایت** شیخ محمد نانی لکھتے ہیں میں مدینہ میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا بیسے خواب میں دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ ہمراہ فرشتوں کے اڑتے پھرتے ہیں کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر و شکر و قرأت قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رضی اللہ عنہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب میں دیکھا پوچھا مولانا کیا معاملہ گزرا ۵

یہاں تو بیچ میں گزری کہی قلق میں کٹی	مسافران عدم دان کہو تو کیا ٹھیری

مولانا نے فرمایا ویسا حال نہیں دیکھا جیسا کہ ہم سنتے تھے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر میں بہت نفع دیتا ہے خصوصاً جبکہ قبر میں یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بھی زیادہ نافع ہے فاکسار نے اس خواب کو زبان فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سُنکر لکھا ہے حضرت مولانا صاحب مرحوم فاکسار کے

اور ستاروین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اور غیر عرض کیا ہے سات آٹھ پارے تفسیر جلالین کے بھی اور مین سے پڑھے ہین بہت بھی انہین سے کی ہے وقت روانگی وطن کے سند عنایت فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے والحمد للہ پھر وطن سے مراجعت نہین فرمائی ۱۲۹۵ھ ہجری مین وطن ہی مین انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ ومثواہ مولانا صاحب حوم کے اوقات مشغولیت درس وتدریس تفسیر وحدیث سے معمور رہتے ذکر و فکر کا شغل رکھتے تھے حتی کہ درس کے وقت بھی بلحاظ پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکھتے تھے اس زمانے مین خاندان ولی اللہی کے فرد کامل تھے بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تھا کہ مولانا اس فن مین بھی پورے ہین رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برنخ ثین ابو عبد اللہ سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا اوس نے پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا مجھ بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا وہ پانچون درود مقدمہ کتاب مین لکھے گئے ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآۃ الجنان مین ذیل سنہ ۷۴۳ ہجری ترجمہ ابو اسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ بعض علما سے نقل کیا ہے کہ اوستاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکھا اور وہ مجھسے خطاب کرتا ہے اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح یعنی نیک مرد کو پاس بلایا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین عبد الغفار فارسی نے سیاق تاریخ نیسابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اوسنے تشریح بھی کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق ہے کثیر الحدیث کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن قرعنی اندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون اور اللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ؎

یسیر الخطایا عند بابک واثقت	علی وکل ما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا عند لو تخف غیبہا	ویرجوک فیہا وھو راج وخائف
فمن ذا الذی یرجو سواک ویتقی	وما لک فی فصل القضاء مخالف

فیاسیدی لاتخزنی فی صحیفتی	اذا نشرت یوم الحساب الصحائف
ولکن مولای فی ظلمتہ القبر عندما	یشد ذو والقربی ویحفو المؤالف
فان ضاق عنی عفوک الواسع الذی	ارجی لاسرافی فانی لتالف

قال الامام الیافعی رضی اللہ عنہ واحسن ھذہ الابیات اذا تضرع فیھا بقلب حلہ الوجل الی اللہ عز وجل الا ان فیھا شیئین احدھما قولہ یا سیدی انت عارف فان اللہ تعالی لا یقال لہ عارف وانما یقال عالم وفیہ بحث یطول موضع ذکرہ کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منہ یخاف ذنوبا لم یخف عنک غیبھا تقدیرہ لم یخف عنک غیبھا فحذف لم وھو مکسور ولعلہ من غلط الکاتب فصوابہ علی ما ذکرتہ لک فافھم شھید الا تقتلنہ البررحمہ اللہ یوم فتح قرطبۃ وروی عنہ انہ قال تعلقت باستار الکعبۃ فسألت اللہ الشھادۃ فانتھا

باب ۴۵ اس بیان میں کہ زندہ لوگ مردوں کو جو برا کہتے ہیں وہ اس سے ایذا پاتے ہیں اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہیں آئی ہے

حضرت ابی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر میں وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوسکو اوسکے گھر میں ایذا دیتی ہے اخرجہ ابن اللعلی ف قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں جائز ہے کہ میت کو زندوں کے اقوال و افعال سے وہ چیز پہونچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکے لئے ایجاد کردے یعنی کوئی فرشتہ پہونچادے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچھ کہ اللہ تعالی چاہتا ہے اسی لئے مردوں کے حق میں برا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ و تقریع کرتا ہو تا کہ جو اوس سے معاصی ہوئے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوے ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پہونچ گئے طرف اوسکے جو اوسکے ہنوں نے آگے بھیجا اخرجہ البخاری ۳ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنگھی کرتے وقت ایک بال انکا میرے ہوئے کا بر آئی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوؤں کا ذکر نہ کرو

گریانہ خبر کے اخرجہ النسائی ۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مُردوں کے محاسن یعنی خوبیاں بیان کرو اور انکی برائیوں سے باز رہو اخرجہ ابوداؤد والترمذی وابن ابی الدنیا ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ ذکر کرو تم اپنے مردوں کا گریانہ خبر کے گروہ اہل جس سے ہیں تو تم گناہگار ہوگے اور اگر وہ اہل نار سے ہیں تو اونکو کافی ہے وہ چیز جسمیں وہ ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا +

باب ۴۶ اس بیان میں کہ نوحہ کرنیسے میت عذاب پاتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہونچاتے ہیں کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اونہوں نے کہا کہ ابوعبدالرحمن بھول گئے حضرت نے تو یہی کہا تھا کہ اہل میت اوپر روتے ہیں اور وہ بسبب اپنے جرم کے ابتہ عذاب کیا جاتا ہے اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازہ میں حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہیں کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد واخرج ایضاً من روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واخرجہ ابویعلی بلفظ المیت یعذب علیہ المحمیم ببکاء الحی وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظ ان المیت یعذب بالنیاحۃ علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین و عدی بن حیان فی صحیحہ وسمرۃ بن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ہریرۃ عند ابی یعلی والمغیرۃ بن شعبۃ عند ابن منداہ ف علماء نے اس باب میں کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہے ایہ کہ یہ حدیث مطلقاً اپنے ظاہر پر ہے یہی رائے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اسکے بیٹے کی ہے ۲ یہ ہے کہ مطلقاً اپنے ظاہر پر نہیں ہے ۳ یہ ہے کہ بارادا سطرح حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہے اوس حال میں کہ لوگ اوسپر روتے ہیں اور تعذیب بسبب اوسکے گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہے ساتھ کافر کے یہ دونوں قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں

۵ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھ خاص ہے کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بجاری اسی پر ہیں ۶ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق میں ہے جو کہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہے جیسا کہ قائل نے کہا ہے ۷

اذامت فادفینی بما انا اهله	وشُقّی علیّ الجیب یا ابنة معبد

یعنی جسوقت میں مرجاؤں تو تو میری نعش کو اوس چیز کے ساتھ جسکا میں لائق ہوں اور گریبان پھاڑ کر چیر اے بیٹے معبد کی ۸ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق میں ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جسکا اسکو معلوم ہے کہ اسکے گھر والوں کی شان ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے کہ جنکے ساتھ وہ اوسپر روتے ہیں حال آنکہ وہ صفات شرعاً مذموم ہیں جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ای عورتوں کے راندکر نیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالے ای گھروں کے اجاڑنے والے ۹ قول یہ ہے کہ مراد تعذیب سے پھڑکنا ملائکہ کا ہے اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتھ اوسکے گھر والے اوسے روتے ہیں اسلئے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ میں مرفوعاً آیا ہے منہیں ہے کوئی میت کہ مرنے پر اوسکے رونے والے کھڑے ہوکے واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کے گنکر مقرر کئے جاتے ہیں اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت عبدالدین رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی تو نوحہ کرنیوالی کھڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبدالدین پر داخل ہوئے اور اونکو افاقہ ہوگیا تھا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتیں چلائیں واعضداہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کھڑا ہوا اوسکے ساتھ ایک مُرزبہ یعنی کلوخ کوب تھا اوسنے مُرزبہ کو میرے دونوں پاؤں کے درمیان کہا پھر کہا وہ ایسا ہے جیسا تو کہتی ہے بیٹے کہا نہیں اور اگر میں ہاں کہدیتا تو وہ مجھے اوس سے مارتا اور کفنان سے مروی ہے کہ عبدالدین رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرو روئی لگیں واحیّاہ واکذا اونپر شمار کرنی تھیں یعنی اونکی صفتوں کا عبدالدین جب ہوش میں آئے تو کہا تو نے نہیں کہی کوئی چیز مگر مجھسے کہا گیا تو ایسا ہی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگیں واجبلاہ جب وہ ہوش میں آئے تو کہا ماذلت لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو

دن بہر سے مجھے ایذا دیتی رہی اور انہوں نے کہا مقبر مجھ پر یہ بات شاق ہے کہ میں تجھے ایذا دوں کہا
ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جیسوقت کہ تو نے واقدا کہا میں کہتا تھا نہیں
اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جسوقت سیبت
پہونچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اور انکے پاس اُترین کہا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور ای خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے فرمایا میں حرام
کرتا ہوں تجھ پر بسبب اوس حق کے جو میرا تجھ پر ہے کہ تو بھیجہ نہ کرے بعد اس مجلس تیری کے اسلئے کہ
نہیں ہے کوئی میت کہ نہ کیا جاوے ساتھ اوس چیز کے جو اوسمیں نہیں ہے گذشتہ اوسکو بخشت
منبوش ۔ کہتے ہیں اخرجہ ابن سعد ۔ اقول یہ ہے کہ مراد اس سے درونا ک چونا میت کا ہے
بسبب اوس چیز کے جو اوسکے گھر والوں سے واقع ہوتی ہے اسلئے کہ طبرانی وابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت
مخرمہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے ایک بیٹے کا ذکر
کیا جو کہ مرچکا تھا پھر رو دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یغلب احدکم صاحبہ
صویحبہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم
لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیاعباد اللہ لاتفتنوا موتاکم ابن جریر اسی قول پر ہیں اور
اسی کو ایک جماعت آئمہ نے اختیار کیا ہے آخر اونکے ابن تیمیہ رحمہ اللہ میں الامام احمد نے ابو الربیع
سے روایت کیا ہے کہا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا ایک جنازے میں اونہوں نے ایک
آدمی کی آواز سُنکی جو چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بھیجا اوسکو چپ کرایا میں نے ارسلنے کہا ای ابو عبد الرحمن
آپنے اوسکو کیوں چپ کرایا کہا اس سے بہت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر میں داخل ہو سعید بن منصور
نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہوں نے کئی عورتوں کو ایک جنازے میں دیکھا
تو کہا ارجعن ماذرورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندوں کو فتنے
میں ڈالتے ہو اور مردوں کو ایذا دیتے ہو اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگوں کے وہ ہیں
جو میت کے اوسکے گھر والے ہیں کہ اوپر روتے ہیں اور اوسکا قرض ادا نہیں کرتے ھذا فی الحراء کما کان

مسئلہ

مرحدیث یحیی بن معین سندہ عن الحسن ۔

باب ۴۷ این ہمہ ہین کہ جتنی چاہے ایذا دے اوس سے میت ایذا پاتا ہے فصل اول

کودنا قبر پر ہین پاخانہ پیشاب کرنا منع ہے

اعقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ یہ کہ جلون مین انگارے پر یا تلوار کی دھار پر یا تمہارے پاؤن کو خطف کردے یعنی بسرعت قطع کردے دوست ترہے مجھکو اس سے کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکھتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ ابن ماجۃ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن غفارنہ کا گزر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تھے پیشاب نے اونپر غلبہ کیا تھا اونسے کہا گیا اگر تم اوتر پڑھ لیتے تو بہتر پیشاب کرلیتے یعنی تو اچھا ہوتا کہا سبحان اللہ والدین البتہ مردون سے شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سے شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے قبر کے روندنے کا پوچھا فرمایا مین جیسے مومن کی ایذا کو مکروہ کرتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین مکروہ کرتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایذا مومن کی اوسکی موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم نہال کے یہانتک کہ دو پیر پاؤن سے پار ہوجاوے تو مجھے دوست ترہے اس سے کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل اوسکا البتہ بیدار تھا کہ قبر سے ایک آواز سنی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہوجا اور مجھے ایذا مت دے اخرجہ ابن مندہ ۔

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا اے صاحب قبر اوتر پڑھ کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہین دیتا ہے

اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مندہ ۔

باب ۴۸ بیانمین ملازمت حافظین کی مومن کی قبر کو

یعنی کرام کاتبین مؤمن کی قبر پر ملازم رہتے ہین تسبیح تہلیل و تکبیر کرتے رہتے ہین ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ اپنے بندۂ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اور اسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین کہتے ہین اسی رب ہمارے تو نے ہمکو اپنے بندۂ مومن پر مقرر کیا تھا ہم اور اسکا عمل لکھتے تھے اور تو نے اوسکو قبض کر لیا طرف اپنے سو تو ہمکو اذن دے کہ ہم آسمان مین رہین آسمین اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سے بھرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین وہ کہتے ہین تو ہمکو اذن دے کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری میری خلق سے بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کھڑے رہو سو میری تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے رہو تا قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کے لئے اکٹھا اخرجہ ابن نعیم ۲ واخرجہ البیہقی فی الشعب وابن ابی الدنیا عن انس وابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وزاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہین تو اون سے کہا جاتا ہے کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو ٭

باب ۴۹ بیانمین اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن جسوقت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اعمال صالحہ اوسکے اوسکو گھیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو اوس سے اور اسکے بعض اعمال کہتے ہین تو اوسکے پاس سے دور ہو جا کیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل خوفناک تو اوس تک نہ پہونچنا یعنے اب تو اوسکے پاس اور بھی اعمال ہین تو الضرورہ تیری رسائی اوس تک محال ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن نعیم فی الحلیۃ ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہے پھر وہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس جنت کا بچھونا لاتے ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے تو سورہ تجھکو مبارک ہو ٹھنڈک آنکھہ کی تو خوش ہو اللہ تجھسے راضی ہوا اور کشادہ کرتا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکے بصر تک اور کہا جاتا ہے اوسکی

ایک دروازہ طرف جنت کے پھر وہ اوسکے حسن کیطرف دیکھتا ہو اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسے گھیر لیتے ہین اوسکے اعمال صالحہ روزہ نماز پر کہتے ہین ہمنے تمکو تکلیف مین ڈالا تجمکو چاہیا سارا کہانا تمکو بے خواب کیا سو ہم آج کے دن تیرے لئے ایسے ہی جیسا تو چاہتا ہے ہم تیرے انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے طرف تیری منزل کے جنت سے اخرجہ ابن ابی الدنیا عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کے لئے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہین ہے سو یہ تو اوسکا مال ہے اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون پس جسوقت تو بادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور لوٹ جاؤنگا یہ اوسکے گھر والے ہین اور اوسکے نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سے تو نکلے سو یہ اوسکا عمل ہے کہتا ہے مین بیشک بچہ تینون سے زیادہ متحمل تہا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکے ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکے ساتھہ باقی رہجاتی ہے ساتھہ جاتے ہین اوسکے گھر والے اوسکے اور مال اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہے اخرجہ الشیخان

۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کے اور مثل میت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہے کہ اوسکے تین دوست ہین پس اونہین سے ایک نے تو کہا کہ یہ میرا مال ہے سو تو اس سے لے جو تو چاہے اور چھوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیری خدمت کرون گا پھر جسوقت تو مر جائیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھہ داخل ہونگا اور تیرے ساتھہ نکلون گا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہے سو وہ جسنے کہا یہ مال ہے میرا تو اس سے لے جو چاہے اور چھوڑ جو چاہے اوسکا مال ہے اور دوسرا اوسکے خویش و اقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہے کہ اوسکے ساتھہ داخل ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ خارج ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم عن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت

کنت لک فی الدنیا ولم اکن علیک ولا معک فی الاخرۃ

یہ فقرہ اس میت کے لئے ہے جو کافر ہو

کہ بندۂ صالح اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسے اوسکے اعمال صالحہ گھیر لیتے ہیں صیام و حج و جہاد و صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہیں اوسکے دونوں پاؤں کی طرف سے تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سے دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہیں ہے اوسنے میرے ساتھ اللہ کے لئے قیام کیا ہے پھر اوسکے سر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہیں ہے اوسکی پیاس تو دور ہوئی اللہ کے لئے دار دنیا میں پھر اوسکے جسد کی جانب سے آتی ہیں تو حج و جہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سے دور ہو اوسنے تو اپنی جان کو تکلیف میں ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج و جہاد کیا اللہ کے لئے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہیں ہے پھر وہ اوسکے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے تم میرے صاحب سے باز رہو کیونکہ بہت کچھ صدقہ ان دونوں ہاتھوں سے نکلا ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتھ میں واقع ہوا اوسکے طلب جہانتک کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہیں ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تمکو طیبۃ حیا وطیبۃ میتا یعنی تو زندہ و مردہ اچھا رہا اور اوسکے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہیں پھر اوسکے واسطے جنت کا بچھونا اور ثار بچھاتے ہیں اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے اوسکی قبر میں جہانتک کہ اوسکی نگاہ پہونچتی ہے اور اوسکے پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہیں تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سے اوٹھاوے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی قرآن پڑھا کرتا تھا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی روح قبض کریں تو قرآن نکلا کہا یارب کیا میرا مسکن یعنی گھر جہنم تو نے مجھے ساکن کیا تھا فرمایا چھوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گھر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبکہ انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے بائیں جانب سے آتا ہے قرآن آتا ہے تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میرے لئے اور تیرے لئے یعنی مجھسے تجھسے کیا واسطہ والدہ وہ تو تیرے ساتھ عمل نہیں کرتا تھا قرآن کہتا ہے کیا میں اوسکے پیٹ میں نہ تھا پھر اسی طرح کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اپنے صاحب کو نجات دلا دیتا ہے اخرجہ ابن مندہ ۹ ابو سہال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نہیں مجاور ہو کسی بندے کا اوسکی قبر میں کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ

محبوب ہو استغفار کثیر سے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب ٭

فصل بیانیین اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

جاننا چاہیے کہ دس عمل ایسے ہین کہ اونکا ثواب مرنیکے بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انمین سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقہ جاریہ یا علم جسسے نفع لیا جاوے یا ولد صالح کہ اوسکے لئے دعا کرے اخرجہ البخاری فی الادب و مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ ۲ ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونپر اجر اونکے بعد موت کے ایک مرابط اللہ کی راہ مین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکھایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لئے ہے جب تک کہ وہ صدقہ جاری ہو ۳ وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چھوڑا کہ وہ اوسکے لئے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد ۴ جبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک نکالا تو اوسکے لئے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکے اجر سے کچھ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقہ بد نکالا تو اوپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتھ بعد اوسکے عمل کرینگا بدون اسکے کہ اونکے گناہون سے کچھ کم ہو اخرجہ مسلم ۵ رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ مجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوے اخرجہ ابن سعد ۶ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے سکھائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑھایا ہے اللہ اوسکے اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

ف جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم سے ثمرۂ شریفہ بخشتی ہے کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہے تو جو شخص ہمارا قرآن شریف کسی کو سکھاوے اوسکے اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے فاضل اوس شخص کے اجر کا کیا پوچھنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکھا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شائع کیا لوگون کو اوسکے عمل کی طرف بلایا کہ اوسکے اجر کی حد و رسم و غایت

وعنایت کو سوا ہی خالق علم اور عالم الخلق کے اور کوئی نہیں جان سکتا وفضل اللہ واسع ورحمتہ فرسیع وعفوہ کثیر ۱۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکے حسنات سے بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پھیلایا یا دلرسکا یا جسکو چھوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث میں چھوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گھر جسکو ابن سبیل یعنے مسافر کے لئے بنا گیا یا نہر کہ جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال سے نکالا اپنی صحت میں وہ اوسکی موت کے بعد اوسے لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجتہ وابن خزیمہ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزیں ہیں کہ ہاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجراوں کا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر میں ہے وہ نفس جسنے علم سکھایا یا نہر جاری کی یا کنواں کھدوایا یا نخلستان لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث میں چھوڑ گیا یا لوگا چھوڑ گیا کہ وہ اوسکے لئے استغفار کرتا ہے بعد اوسکی موت کے اخرجہ ابونعیم والبزار ف یہ سب عمل ہوئے لیکن یہ گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجرا وہ اور جو ضرر ایک چیز سے پیدا ہوا ہے وہ زیادہ ہے اوس چیز سے کہ پیدا ہوا ہے اجرا وہ سے اور جو عمل گیارہ ہوئے اہل علم نے صدقہ جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتھ کی ہے اور ولد صالح کو اوسکے ساتھ تقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابوہریرہ میں نزدیک مسلم کے آیا ہے اور حدیث ابوہریرہ میں نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کے بدوں تقید کے واقع ہوا ہے تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقید علم کے ساتھ نافع کے حدیث ابوہریرہ میں نزدیک مسلم کے آئی ہے اور غیر مسلم میں لفظ علم بدوں تقید کے واقع ہوا ہے اور بعض حدیثوں میں تقید علم کے ساتھ نشر کی آئی ہے اور نشر علم کا تدریس وتالیف وغیرہ سے ہوتا ہے اور رابطہ وہ شخص ہے جو کہ مرحوم اسلام پر مر گیا ہے پس اہل اعیان اسیر ہیں کہ بسبب اعمال مذکورہ میت کو لاحق ہوتے ہیں اور اسی کے مثل اخوان مسلمین کی دعا ہے سید محمد بن اسمٰعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح امانت میں اسکا ذکر فرمایا ہے +

وصل اس تنبیہ میں کہ دعا واستغفار زندوں کے مردوں کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے مکمل زیارت نبوت سے

منع کیا تھا سو تم اونکی زیارت کرو واجعلوا انیارکم قبورا صلوا علیہم واستغفروا لھم یعنی تم اپنی زیارت کو صلوٰۃ کرو اونپر اور استغفار واسطے اونکے یعنی مردون کے لئے دعا واستغفار کیا کرو اخرجہا الطبرانی ۹ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میںنے اپنے باپ سے کہا کیا افضل ہے اوس چیز کا جو میت کی طرف سے کہی جاوے کہ ا استغفار اخرجہ البزار ۱۰ ابوبریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کریگا درجے کو واسطے بندۂ صالح کے جنت مین وہ کہیگا یا رب یہ میرے لئے کہان سے ہے اللہ فرماویگا بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ البخاری فی الادب عن ابی ھریرۃ موقوفا ۱۱ واخرج ایضاً عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے ہونگے آدمی دن قیامت کے نیکیون سے مثل پہاڑون کے کہیگا کہا مانے ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے ۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے میت اپنی قبر مین مگر مثل بہ غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہووا سکو باپ یا ماں یا لڑکی یا صدیق یا بھائی سے پھر جب وہ دعا اسکو لاحق ہوتی ہے تو اوسکو دنیا و ما فیہا سے زیادہ تر محبوب ہوتی ہے اور بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہے اہل قبور پر زمین والون کی دعاء سے مثل پہاڑون کے اور ہدیہ زندون کا طرف مردون کے استغفار کرتا ہے واسطے اونکے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان واللہ اعلم

الواعظ

وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ھذا غریب من حدیث عبد اللہ ابن المبارک لم یقع عند اھل خراسان ۱۳ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مردے زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کے زندون سے طرف کہانے پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور ہمت لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو نفع دیتی ہے اسکی دلیل قرآن شریف سے یہ آیت ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ۱۴ **حکایت** بعض سلف کہتے ہین میںنے اپنے بھائی کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا کیا تجھ

نذروں کی دعا پر موقوف ہے کہ ای والد یعنی ہاں تم سے اللہ کی یتر فرمتل النور تو لیسلہ اخرجہ
ابن ابی الدنیا ۱۵ احکایت عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبکہ بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو
ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر ھذا ھدیۃ من اخیک علیہ
شفیق اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ احکایت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شام سے طرف
بصرے کے متوجہ ہوا خندق میں اوترا طہارت کی دورکعت نماز پڑھی پھر اپنا سر ایک قبر پر رکھا سو گیا
پھر میں بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہے اور کہتا ہے مقبر تو نے مجھے ایذا دی ابتدا سی رات سے
یہ کہا کہ تم جاتے نہیں ہو اور ہم جانتے ہیں اور ہم عمل پر قدرت نہیں رکھتے جو دورکعتیں کہ تو نے پڑھیں دنیا
و مافیہا سے بہتر ہیں پھر کہا اللہ اہل دنیا کو جزا ہی خیر دے تو اونکو جا ہی طرف سے سلام کہنا کیونکہ اونکی
دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ احکایت بعض متقدمین کہتے ہیں ہم
گور قبرستان پر ہوا ہمنے اوپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجھے آواز دی نعم قلتم علیہم ای ہاں قرآن پر ترحم کرنیوالے اور مومن
معصوم و محزون ہیں اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ احکایت بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا اوسے کہا
بیٹا تمنے اپنا ہدیہ ہمسے کیوں قطع کر دیا اونہوں نے کہا آپکا مردے زندوں کے ہدیہ کو پہنچتے ہیں کہا ہاں اگر تمہ سے
نہوں تو مردے ہلاک ہو جاویں قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب
بن صالح الکلابادی سمعت ابی یقول الخ ۱۹ احکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ میں شب جمعہ کو قبرستان میں داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمیں دیکھا میں نے کہا لا الہ الا اللہ
ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہے اور کہتا ہے ای مالک
بس نہیں ہدیہ ہے مؤمنین کا طرف اپنے اخوان کے اہل مقابر سے میں نے کہا تجھے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے
نطق دیا کہ تو مجھے خبر دے وہ کیا ہے کہا ایک شخص مؤمنین سے اس رات کہ اوپر اوپورا وضو کیا دو رکعت
نماز پڑھی اور اوسمیں فاتحۃ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا اور کہا الٰہی میں نے
اسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مؤمنین سے ہیں سو ہم پر ضبار و نور و نسعت و سرور مشرق مغرب میں داخل ہوا
مالک فرماتے ہیں کہ میں اوس رکعتوں کو ہر جمعہ میں پڑھتا رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا

کہ مجھسے فرماتے ہیں ای مالک اللہ بخشے تجھے بخشا بدہ داؤں تو نے کچھ کو تو لائے میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے واسطے ثواب اوسکا ہے پھر فرمایا اور بنایا اللہ نے واسطے تیرے ایک گھر جنت میں اندر محل کے جسکو ضیف کہتے ہیں بیٹے کہا منیف کیا ہے فرمایا سایہ کرنیوالا ہے اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ۔

۲۰ حکایت بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیٹے رابعہ کو خواب میں دیکھا اور میں اوسکے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا کہا اسی بشارت تیری ہدایا نور کے طباقوں پر چیر کے رومالوں سے ڈھکے ہوئے ہمارے پاس آتے ہیں بیٹے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسی طرح زندہ مؤمنین کی دعا ہے جبکہ وہ مردوں کے لئے دعا کرتے ہیں پھر وہ اونکے لئے قبول کیجاتی ہے تو وہ دعا نور کے طباقوں پر رکھی جاتی ہے پھر حریر کے رومالوں سے ڈھانکی جاتی ہے پھر جس مردے کے لئے دعا کی گئی ہے اوسکے پاس لاتے ہیں پھر کہا جاتا ہے یہ فلاں کا ہدیہ ہے تیری طرف اخی حجہ ابن ابی الدنیا **۲۱** انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں کہ میری امت امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبر وغیرہ ساتھ اپنے گناہون کے اور نکلیگی اپنی قبروں سے کہ اوپر کچھ گناہ نہوگے بسبب استغفار مؤمنین کے وہ گناہ اوس سے دور کردیجاوینگے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف **۲۲** حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ کتاب المدینہ میں ہے ای ابن آدم دو چیزیں ہیں تیرے لئے لیکن اور وہ تیرے واسطے نہ تہیں وصیت تیرے مال میں ساتھ درستی کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کے ملک ہوگیا اور دوسرا مسلمانون کی واسطے تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل میں ہے کہ اوسمیں کسی چیز سے نہ منایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی میں زیادہ کریگا اخی حجہ ابن ابی شیبۃ **۲۳** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا چار چیزیں ہیں کہ آدمی بعد موت کے اوکو دیا جاتا ہے تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلے اس سے اوسمیں مطمع تہا اور لڑکا صالح کہ اوسکے لئے دعا کرتا ہے اور سنت حسنہ یعنی طریقہ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہے پھر اوسکی موت کے بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور شہید آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کے لئے شفاعت کریں تو اوسکے حق میں اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہے اخرجہ اللارمی فی مسندہ **وصل** اس بیان میں کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے **۲۴** عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی

نے کہا یا رسول اللہ میری ماں اچانک مرگئی اور وصیت نہیں کی ہیں اوسے گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لئے اجر ہے اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا ہاں اخرجہ الشیخان ۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مرگئیں اور وہ غائب تھے یعنی وہ اونکی موت میں حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور میں غائب تھا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا ہاں کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ اوسکی طرف سے صدقہ ہے اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس اونہوں نے ایک کنواں کھدوادیا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ ۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک صدقہ البتہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبروں کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور وصیت نہیں کی نہ صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ کروں فرمایا ہاں اگر چہ پاپیادہ سوختہ کو سپند ہو اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعاً صدقہ کرے تو چاہئے کہ اوسکو اپنے ماں باپ پر کرے کہ اوسکا اجر دونوں کے لئے ہو اور اسکے اجر سے کچھ کم نہ کرے اخرجہ الطبرانی واخرج الا ثلم نحوہ عن حدایف معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہیں ہیں کوئی گھر والے کہ مرجاوے اونمیں سے کوئی میت پھر وہ اوسکی طرف سے بعد موت کے صدقہ کریں مگر اوس صدقہ کو اوسکے لئے جبرئیل ہدیہ کرتے ہیں ایک طباق پر نور کے پھر کنارۂ قبر پر کھڑے ہوتے ہیں کہتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسکو تیرے گھر والوں نے تجھے بھیجا ہے تو اسکو قبول کر پھر وہ اوسپر داخل ہوتا ہے تو وہ فرحناک و خوش ہوتا ہے اور بہجہ ہوتے ہیں اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچھ ہدیہ نہیں بھیجا جاتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیانمیں کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح میں فرماتے ہیں کہ مردوں کی روحوں کو زندوں کے افعال سے دو امر پہونچتے ہیں اسپر فقہا و اہل حدیث و تفسیر اہل سنت کے درمیان میں اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت میں ہوا ہے دوسرا مسلمانوں کی دعا و استغفار ہے اور سکے لئے اور صدقہ و حج اسمیں نزاع ہے کہ جس اعمال کا اوسکو ثواب پہونچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق سے ہے یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پہونچتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پہونچتا ہے انتہی ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا بعد انکی وفات کے تو ملتا ہے اللہ وسطے اوسکے آزادی کو نار سے اور جسکی طرف سے حج کیا گیا ہے اونکے لئے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہے پھر اسکے اونکا اجر سے کچھ کم نہ ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صلہ کیا کسی نے دوسرے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسپر بعد اوسکی موت کے اوسکی قبر میں فی اصل کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجہولان ۱۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا اور اونہوں نے حج نہیں کیا تھا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کر لیگا اور اونکی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے برّ لینی نیکو کار ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیوالا لکھا جاویگا اخرجہ البوعبد اللہ الشقفی فی الفوائد المعروفۃ بالشقفیات ۱۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہیں کیا فرمایا تو مجھے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرف سے اوسکو ادا کرتا کہا ہاں فرمایا تو پھر وہ تو اوس پر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ۱۲ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے کہا کیا میں اپنے ماں کی طرف سے حج کروں اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجھے بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا پھر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجھسے مقبول ہوتا کہا ہاں مقبول ہوتا پس آپنے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی

لہ باب میں جو کچھ فضل وارد ہوا ہے حج کا اور جو کچھ حکم حج کا اور مسائل حج کے

الاصل ۱۲

۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت کی طرف سے تو جس شخص نے اوسکی طرف سے حج کیا اوسکے لئے مثل اوسکے اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہے

۳۶ عطا اور یزید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ میں اپنے باپ کی طرف سے آزاد کروں اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہاں اخرجہ ابن ابی شیبۃ

۳۷ عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۸ ابوجعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بعد اوسکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکھتی تھیں کہ اوسکو اس سے نفع پہونچا دین بعد اوسکی موت کے اخرجہ ابن سعد

۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ حاص نے وصیت کی کہ اوسکی طرف سے تو اسکے یعنی نفس آزاد کئے جائیں سو ہشام نے اوسکی طرف سے پچاس آزاد کردئے فرمایا نہیں صدقہ روح وعتق تو مسلم کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پہونچتا اخرجہ ابوالشیخ بن حیان فی کتاب الوصایا

وصل ہیا نمیں ثواب روزہ ونماز کو واسطے میت کے

۴۱ مجاہد بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برسے ہے کہ تو اوسکی یعنی والدین کی طرف سے نماز پڑھے ساتھ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے تو اوسکی طرف ہے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے تو اوسکی طرف سے ساتھ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ماں پر دو ماہ کے روزے ہیں سو کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اوسکی طرف سے روزے رکھوں فرمایا ہاں کہا تو میری ماں پر حج ہے اوسنے کبھی حج نہیں کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اوسکی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں

اخرجہ مسلم ۱۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکھے اخرجہ الشیخان +

وصل بیانمین قرارت قرآن شریف کے ثواب کے میت کے اور قبر پر

میت کے لئے ثواب قرارت کے پہونچنے مین اختلاف ہے سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پہونچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آباء کے جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم و قوم موسیٰ علیہم السّلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت سو اسکے لئے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لئے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہ کافر ہے رہا مؤمن سو اوسکے لئے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لئے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتھا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لئے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین بن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب دیئے اور دعا وصدقہ وصوم وحج وعتق جنکا ذکر پہلے ہو چکا انپر قرارت قرآن وغیرہ کا قیاس کرکے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے کیونکہ کسی طرح کا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکے کہ وہ حج سے ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرارت کے بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آئیدہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے لئے اصل ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کے لئے پڑھتے ہین سو یہ اجماع ہو گیا پس صب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزو مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ جو پڑھا جاتا ہے اور کا ثواب میت کو نہین

پہونچتا ہے جب اوکا انتقال ہوگیا تو اوکو اوسکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکہا اوسنے کہا کہ آپ کہا کرتے تہے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہے تو یہ کیا کیفیت ہے کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینے اوس قول سے رجوع کیا اسلئے کہ مین نے بس باب مین اللہ تعالی الی کے کرم کو دیکہہ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پہونچتا ہے، رہا قبر کے نزدیک قرات کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتہ جزم کیا ہے عفرانی نے کہا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے قرات کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ ہے یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہے اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہے زائر قبور کے لئے مستحب ہے کہ جسقدر ہوسکے پڑہا کرے اور اوسکے بعد مردون کے لئے دعا کرے شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے اور اصحاب کا اسپر اتفاق ہے دوسری جگہہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہے امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار کرتے تہے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پہونچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ اونکو پہونچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہے اوسمین سے حدیث مرفوع ابن عمرو بن العلا وابن اللجلاج باب یا بقال عند الدفن مین گزر چکی اب احادیث موعود ال علی تلاوۃ القرآن سنوا شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی طرف آمد و رفت رکہتے اوسکے لئے قرآن پڑہتے تہے اخرجہ الخلال فی الجامع ۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان پر گزرا اور اوسنے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کے اجر دیا جاویگا اخرجہ ابو طاہر السمرقندی فی فضائل قل ھو اللہ احد ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر اوسنے فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الہی جو ثواب تیرے کلام سے پڑہا اوسکا ثواب قبرستان والون کے لئے مؤمنین و مؤمنات سے کیا تو وہ اوسکی شفیع ہونگی طرف اللہ تعالی کے اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ۴ **حکایت** سلمہ بن صہیب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد کی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا

یعنے قبرستان والون کو ملفوظ دیکھا یعنے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہیں لیکن ایک آدمی لئے ہمارے اخوان سے قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لئے کیا سو ہم سال بہر سے اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرجہ القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پھر سورۂ یٰسین پڑہی تو اللہ تعالی مردون سے تخفیف کرتا ہے اور اوسکے لئے بعدد اون مردون کے جو اوسمین ہین نیکیان ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہ ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ایک حدیث مین آیا ہے تم اپنے مردون پر یٰسین پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکھتی ہے کہ یہ قرات نزدیک میت کے ہو اوسکے حال موت مین اور یہ بھی احتمال ہے کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنے امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گزر چکا ہے اور دوسرے قول کے ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزء مین جسکی طرف اشارہ ہو چکا اور دونون حال مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سے ہین اور احیا امام غزالی اور عاقبت عبد الحق ہین امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لئے کر دو کیونکہ وہ اونکی طرف پہونچتا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے وقیل یعنے بعض نے کہا ہے کہ ثواب قرآن کا قاری کے واسطے ہے اور میت کے لئے ثواب سننے کا ہے اور اسی لئے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوے تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا العینی قرطبی نے کہ اللہ کے کرم سے کچھ بعید نہین ہے کہ میت کو ثواب قرآن کا اور سننے کا سماع لاحق ہو اور قرات کا ہدیہ جو اوسکو بھیجا جاتا ہے مثل صدقہ دعا کی وہ بھی اوسے لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنے کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ سے ہے یہ ہے کہ قرات قرآن کی نزدیک قبر کے اگر قاری سے نیہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردون کو انس دے تو تو وہ پڑہے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہے تو الدر المختار کو سنتا ہے جہان کہین وہ قرات ہو

فرع قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض علماء سے لفظ قراءت پر نزدیک قبر کے حدیث بخاری میں ہے شاخ خرما سے جسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کئے تھے اور ان کو قبروں پر لگا دیا تھا استدلال کیا ہے اور آپنے فرمایا تھا کہ شاید ان دونوں میت سے تخفیف کیجائے جب تک کہ وہ خشک نہوں خطابی رحمہ اللہ سے کہا ہے کہ یہ نزدیک اہل علم کے اسپر محمول ہے کہ اشیاء جب تک اپنی اصل خلقت پر یا اپنی سبزی وتازگی پر رہتی ہیں تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہیں یہانتک کہ انکی رطوبت خشک ہوجائے یا انکی سبزی جاتی رہے یا اپنی جڑ سے کاٹ دیئے جائیں غیر خطابی نے کہا جبکہ ان دو مرد وں سے بسبب تسبیح شاخ خرما کے تخفیف کیجائے تو مومن کے قرآن پڑھنے سے کیونکر تخفیف نہوگی قبر وں کے نزدیک درخت لگانیکی یہی حدیث اصل ہے **حکایت** قتادہ کہتے ہیں کہ ابو برزۂ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گذر فرمایا اور صاحب قبر کا عذاب کیا جاتا تھا تو آپنے ایک شاخ کھجور کی لیکر اوسکو قبر میں گاڑ دیا اور فرمایا شاید اوس سے کشائش کیجائے جب تک کہ وہ تر وتازہ رہے ابو برزہ نے وصیت کیا کرتے کہ جسوقت میں مرجاؤں تو تم میری قبر میں میرے ساتھ دو ٹہنیاں رکھدیو پھر جب وہ ایک میانہ میں مرے جو کہ درمیان کمر انسان وتومس کے تھا تو لوگوں نے کہا کہ وہ ہکو وصیت کیا کرتے تھے کہ ہم انکی قبر میں دو شاخیں رکھیں اور یہ ایک ایسی جگہ ہے کہ ہم اوسمیں انکو نہیں پاتے ہیں وہ اس حال میں تھے کہ ایک قافلہ جانب سجستان سے نمودار ہوا تو انکے پاس ایک سعف پایا اوسمیں سے دو شاخیں لیلیں پھر انکو ساتھ انکے قبر میں رکھدیا احمد حبان عساکر ان طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نے مورق سے روایت کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ انکی قبر میں دو شاخیں رکھدی جاویں بیہقی

فائدہ تاریخ ابن النجار میں بذیل ترجمہ کثیر بن سالم تمیمی رحمہ اللہ لکھا ہے کہ اوسنہوں نے وصیت کی تھی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ ہوجائے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب میں تاکید و تشدید کی اور کہا کہ اللہ عزوجل بوسیدہ پرانی قبر والوں کی طرف نظر فرماتا ہے تو اونپر رحم کرتا ہے اسلئے میں امید رکھتا ہوں کہ میں بھی اونمیں سے ہوجاؤں **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گذر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکے مردے عذاب کئے جاتے تھے پھر جب سال بھر کے بعد اوپر گذر ہوا تو ناگاہ اونسے عذاب ساکن ہوگیا تھا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلے بیس گز اتھا اور اوپر عذاب ہو رہا تھا اور اس سال بیسے گز کیا اور عذاب اونسے ساکن ہوگیا ہے ناگاہ آسمان سے ندا آئی کہ ای ارمیا اونکے کفن پھٹ گئے اون کے بال جھڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہوگئین مینے اونکی طرف نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الذاسات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعطات یعنی مین اسی طرح اون لوگون کے ساتھ کیا کرتا ہون جنکی قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پھٹ پھٹا گئے اور بال گر گر گئے اس حکایت کے اول مین ابن الجنار نے یون کہا ہے وقد روی مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی اکاذیب من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الصمد بن عبد الصمد معقل عن وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ

وصل

اوپر جو لکھا گیا وہ شرح الصدور کا بیان تھا اب کچھ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے کیا جاتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہے جیسے روزہ نماز قرات قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اسکا ثواب پہونچتا ہے اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر تصریح فرمائی اور جبکہ اونسے عرض کیا گیا کہ آدمی کچھ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا کوئی اور عمل کرتا ہے پھر وہ اوسکا ثواب اپنے باپ یا ماں کے لئے ٹھہراتا ہے آپنے فرمایا مین امید رکھتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہونچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہونچتی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑھ اور قل ہو اللہ احد اور کہہ الٰہی تو اسکو اہل مقابر کے لئے پہونچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہونچتا انتہی سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح منظومہ مین لکھا ہے کہ زندہ لوگ جو کچھ میت کے لئے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب وسنت اور

قواعد شرع اسپر دلیل ہین **کتاب** یعنی قرآن شریف مین اللہ پاک فرماتا ہے والذین جاؤا من بعد هم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکھو اللہ سبحانہ نے اوپر اس بات کی ثنا کی ہے کہ جو مومنین اولسے پہلے تھے وہ اونکے لئے استغفار کرتے ہین اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف سے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کے استغفار سے منتفع ہوتے ہین اور اسپر بھی دلالت کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہے اور امت کا اجماع اسپر بڑا ہے کہ نماز جنازہ مین مردون کے لئے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو خالص کرو اوسکے لئے دعا کو اس حدیث کو ابو داؤد نے سنن مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جیسے آپ نے نماز پڑہی اور جن لفظون سے آپ نے دعا فرمائی وہ حفظ کی گئی جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے یاد کر لئے اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندون کی دعا سے مردون کو نفع ہوتا ہے کسی طرح کا نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہے کہا ہے کہ میت کو دعا وغیرہ سے کچھ بھی نہین پہونچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہے کہ اسکے رد کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جو ان دونون سے معلوم ہے رد کر رہا ہے اسی لئے ہم اسکے دلائل بیان کرنے مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قریب بدیہہ وغیرہ کا ثواب جو میت کو پہونچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنے مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق مآب مجدد شہار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ دعا یا اہدا ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی سے سوال والتماس ہے اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت فرماوے بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت وتوسل ہے طرف اللہ تعالی کے ساتھ اپنی دعا کے کہ جو اوسے طلب کیا ہے

دہ مسئول لکہ عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہے کہ اوسکو مردے کے لئے بہیجا جاے اور اوسکی طرف ہدیہ بہیجتا ہے اور ثواب اس دعا واستغفار وسوال وشفاعت کا سائل کے لئے باقی ہے پس دعا اہدا ثواب کی دلائل سے نہین ہے رہی یہ بات کہ اللہ تعالی اسنے مومنین کی اس بات پر شاکی کہ اونہون نے اپنے اخوان مومنین سابقین کے لئے دعا کی سو یہ شنا اون کی اسلئے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا صلہ کیا بلحاظ سوت کے اور اونکے لئے مغفرت چاہی بلحاظ سکے کہ اونکا سوال اپنی ذات کے لئے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہے کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنے اخوان سابقین کو بخشدیا سو اگر اونہون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جنکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکے ثبوت مین چار حدیثین لکہی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۴ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لئے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ روایت دیگر ابن عباس رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکہیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکہے یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپنے اوسے حکم دیا کہ اوسکی طرف سے روزے رکہے رواہ اہل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح اون سے وصول ثواب بدل صوم کا مروی ہے اور بدل صوم کا کہانا کہلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرجاوے اور اوسپر مہینے بہر کے روزے ہون تو کہلایا جاوے اوسکی طرف سے ہر دن کے لئے ایک مسکین اسکو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے

اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت آدمی رمضان میں بیمار ہو اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرف سے کھانا کھلایا جائے اور اوپر اوسکی قضا نہ ہوگی اور اگر نذر کی ہے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے قضا کریگا **وصول ثواب**

حج اس باب میں چار حدیثیں ذکر کی ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا کہ میری ماں نے نذر کی تھی کہ حج کرے سو اوسنے حج نہ کیا یہانتک کہ مرگئی کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے حج کر تو مجھ بتا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ احق ہے ساتھ قضا کے دلوانے البخاری اس معنی میں نسائی نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے **۲** حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما **۳** حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ **۴** حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ یہ سب حدیثیں سابق گزر چکی ہیں اسلئے اوسکو مکرر نہیں لکھا غرض اتنی ہی تھی کہ بالاجمال معلوم ہو جائے کہ جن حدیثوں سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہیں سو وہ اس سے حاصل ہو گئی

ف اسپر اجماع واقع ہو چکا ہے کہ میت کی طرف سے اوسکا قرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ غیر ترکہ سے ادا کرے تو وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہے کہ وہ ایک میت کے دین کی ضمانت ہوگئی تھی اوپر دو دینار قرض تھے جبکہ اونہوں نے وہ دینار ادا کر دئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوسکے چمڑے کو ٹھنڈا کر دیا **ف** اسپر بھی اجماع ہو چکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط اور مردے کو اوس سے بری کر دے تو یہ اسقاط و ابراء مردے کو نافع ہے جیسا کہ زندے کا حق زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کر دے تو وہ ساقط ہو جاتا ہے سو جبکہ بنص و اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہو گیا باوجود اسکے کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کر سکتا تھا تو میت کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہوگا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابراء و اسقاط سے منتفع ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہے اوسکے ساتھ بھی منتفع ہوگا ان دونوں باتوں میں

کسی طرح کا فرق نہیں ہے کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالیکا حق تھا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کر دیا بخشدیا تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہو جاویگا جسطرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تھے اور وہ محض حق زندے کا تھا جب وہ اوسکو میت سے معاف کر دیتا تھا تو یہ معافی اوسکو پہونچتی تھی اور وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہو جاتا تھا سو یہ دونوں حق زندے کے ہیں پر کونسے نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریف سے ہے کہ وہ ایک کے پہونچنے کو تو واجب کرتا ہے اور دوسرے کے وصول کو مانع ہوتا ہے بلکہ یہ نصوص جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اسپر کہ زندوں کی طرف سے اعمال کا ثواب مردوں کو پہونچتا ہے

بیان واضح اسکا یہ ہے کہ روزہ محض ترک اور نیت محض ہے جسکا قیام دل کے ساتھ ہے سوائے اللہ سبحانہ کے اور کسی کو اوسپر اطلاع نہیں ہے اور روزہ یہی ہے کہ نفس کو توڑنے والی چیزوں سے روکا جائے حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے اسکا ثواب تو میت کو پہونچا ہی دیا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہو چکا ہے تو پھر قرأت کا ثواب کیونکر نہ پہونچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہے بلکہ وہ تو نیت کی طرف بھی محتاج نہیں ہے تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہونچنا تنبیہ ہے اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو پہونچتا ہے اس بیان سے بھی **زیادہ تر واضح** یہ ہے کہ عبادت تین قسم ہے ۱ بدنی ۲ مالی ۳ ان دونوں سے مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سے سائر عبادات بدنیہ کے وصول پر تنبیہ فرمادے اور وصول ثواب صدقہ سے سائر عبادات مالیہ کے وصول پر آگاہی بخشی اور وصول ثواب حج سے جو کہ مالی و بدنی دونوں سے مرکب ہے اور جو اسکے مثل ہے اوسکے وصول پر اطلاع فرمائی پس تینوں قسمیں بنیں و اعتبار ثابت ہیں جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک راجح اقتصار ہے نص پر نہ اعتبار فاعتبروا یا اسنہ یا اولی الابصار اسکے بعد سید صاحب مرحوم نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلیں ہیں ہر ایک دلیل کا جواب شافی پاسخ کافی دیا اور اونکے رد میں طول کیا پھر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہونچی تو تمکو اس قول کی قوت معلوم ہو گئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بھیجتا ہے وہ اوسکو پہونچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندے کو اجر ملتا ہے اور وہ اوسکو اپنے بھائی

کے لئے باب احسان وصلہ دہرسے مُہیا ہوتا ہے یہ سب کچھ اوسکو پہونچتا ہے مخلوق الٰہی مین سب سے بڑھکر محتاج مردہ ہے جو کہ زیر خاک ہورہا ہے ہر طاعت کا کرنا اوپر مشکل ہوگیا ہے ف سید صاحب مرحوم فرماتے ہین اسمین کسی طرح کا کلام نہین ہے کہ انسان جو اپنے شعیر پر مصدق کرتا ہے اوسکا دیدینا ہے کہ وہ للہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بندہ جبکہ اپنے بھائی کے لئے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہے تو فرشتہ اوس سے کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی اسکے اوپر اوسوقت کا کیا پوچھنا کہ جسوقت وہ اپنے بھائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کہ اوس سے بہرا ہے کی طرف داعی دوستدی کی امید تک بھی نہو پھر جو اسنے اپنے بھائی کو ہدیہ بھیجا ایک حسنہ ہے اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلاً ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بھائی کی طرف ہدیہ بھیجیگا تو اللہ تعالیٰ دس دن کے روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماوے گا اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی طاعت کا خیر کے لئے کر دینا اپنے نفس کے واسطے ذخیرہ رکھنے سے افضل ہے اسلئے جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مین آپکے واسطے اپنا سارا درود کردون تو آپ نے اسکو ثابت رکھا اور فرمایا کہ اب تیرے ہم کی کفایت کیجاوے گی اور یہ ایسی چیز ہے کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہے کہ لوگون کو اوپر گواہ کرے نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پھرے اور اگر ہم مان بھی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو نہ کرنا اونمین قبح نہین کرتا ہے کیونکہ یہ کام مندوب ہے کچھ واجب نہین ہے اور ہمارے لئے اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہوگئی ہے یا ربرہے کہ ہمسے پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا نہ کی ہو +

فصل

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گذرانتے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ فقہا و متاخرین مین سے بعض نے اسکو مستحسن سمجھا ہے اور بعض عدم استحسان

کے قائل ہوے ہین اور اسکو بدعت سیئہ بتایا ہے اسلئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے
اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہے بغیر اسکے کہ عاملین کے اجر سے
کچھ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی طرف اونکو
بلایا سو آپ کے لئے مثل اونکے اجر کے ہے بدون اسکے کہ اونکے ثواب سے کچھ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہبہ
نے سوال کے جواب مین کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یہ بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس
کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہے اسلئے کہ اسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تھا کہ وہ اپنے
کل درود کو آپکے واسطے کردین اور ظاہر اسکا حیا و مینا ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول
اہداء کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو ٹھیرایا ہے اور یہ سب کچھ سلف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لئے کیا ہے اور خود آپنے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپکے واسطے ایتا و وسیلہ
و فضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا کہ آپ پر درود بھیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین
الی یوم الدین اور آپ پر درود بھیجنا آپکے واسطے دعا کرنا ہے پھر اس سے کون مانع ہے کہ سائر
اعمال کا ثواب آپ کی خدمت بابرکت مین ہدیہ کرین سہی یہ بات کہ آپکے لئے مثل اجر اوس شخص کے
ہے کہ جو کوئی آپ کی امت سے کوئی طاعت و عبادت بجا لائے سو یہ یون ہی ہے پس عامل کو چاہئے
کہ آپکے لئے اپنے اجر کا زیادہ ہدیہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الاکدار فی غرف الجنان
والانجاد فی درکات النیران آمین اموات کو جانے سے نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہے کیونکہ
ہمنے رشتہ داروں اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتھ صلہ کیا
اور ہمنے اونکو خواب مین دیکھا کہ جو ہمنے اونکے ساتھ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تھے اور جو ہمنے اونکو دیا
اوسکے ساتھ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا اور منتخب مختصر امدرجا البدا سے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات
متعلق باب کا ذکر فرمایا اونکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن الحسنین
مین بھی لکھی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون کو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب

توفیق دام مجدہ فرماتے ہیں لیکن میرے نزدیک ماورد پر اقتصار کرنا اولیٰ واحوط ہے انتہٰی **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیر خالخیر مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ اونکے بہت سے خواب نقل کئے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہے کہ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا مین نے سارا ثواب اپنے درود کا اونکا کہ آپ کو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سئوال سائل جسنے یہ کہا تھا فاجعل لك ثواب صلوتی کلھا اور آپ نے اوس سے فرمایا تھا اذاً تکفی همك ویغفرلك ذنبك یہی ہے کہ ہان یہی میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لئے باقی رکھہ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہٰی **ف** اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے بیان اجمالی بطور تعداد لکھے جاتے ہین اسلئے کہ وہ سب پہلے گزر چکے ہین **۱** حدیث انس رضی اللہ عنہ **۲** حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا **۳** حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ **۴** حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ **۵** حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **۶** حدیث انس رضی اللہ عنہ اخرجہ عبدالعزیز **۷** قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام نزالی نے احیاء العلوم مین اور عبدالحق نے کتاب العافیہ مین روایت کیا ہے بتعداد اسکے سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثین اور مثل اسکے اور احادیث مرفوعہ اور منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچھ زندون کی طرف سے مردون کے لئے ہدیہ بھیجا جاتا ہے وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ بجز دلیل نہین ہو سکتے ہین لیکن جیسا کہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اونکا شمار نہین کر سکتا اس امر پر متفق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہو گیا ہے کہ مقررہ عشر اواخر مین ہے پر جب کہ مؤمنین کے خواب متفق ہو جاوین تو یہ مثل اتفاق اونکی روایتون کے ہونگے اور مثل اتفاق اونکے آثار کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکے استقباح پر اور جس چیز کو مؤمنین اچھا جانین وہ اللہ

کے نزدیک اچھی ہے اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہے انتہی جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ بی شبہہ دیت مؤمنین جمیع امصار و اقطار کے قرون خالیہ اور عہود ماضیہ سے حسن و مستحسن کی علامت ہے گو حجیت قطعی و نص شرعی نہو لیکن اوسکا استقرار و ادراک نہایت مشکل ہے اور رویت ایک حجت کی نہ دوسری کی بالجملہ ایک قلیم کی دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہے احوط اس قسم کے مسائل مین اقتصار دار دیر ہے منتسک بہ قیاس و اعتبار و بہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی اہل اسلام اور موجب جمع میان روایات کی ہے فتدبر و باللہ التوفیق ؛

باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لئے کون وقت بہتر ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے عرفہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکھا ایک دن واسطے طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لئے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اونکو یعنی صحابہ و غیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرنے کے نزدیک کسی خیر کے جسمکو وہ کرتا ہے حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم ۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روزہ دار مرتا ہے تو واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے روزون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہادت ہوگی اخرجہ ابو نعیم ۶ طابع بفتح اور کسر

ایک لغت ہے یعنی سلامت ۶ ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شب جمعہ قدر ہے اور اوسکا دن یوم الجمعہ ہے جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہے اوسکے لئے عذاب قبر نہیں ایک برات لکھی جاتی ہے اور جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف ف غرا اور زہر بمعنی روشن و منیر ہے +

باب ۵۱ بیانمین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑھی دبر ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی و ابن حبان فی صحیحہ و ابن مردویہ والدارقطنی ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور حدیث سلمہ بن دلہم سے بھی باین لفظ روایت کیا ہے کہ جس شخص نے آیۃ الکرسی پڑھی پیچھے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکے کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پھر جسوقت وہ مراجعت مین داخل ہو گیا +

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہو جاتا ہے اور اوسکا جسم نو سید ھا پڑ جاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

احنف بکلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بدبودار ہوتی ہے اوسکا پیٹ ہے اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میںنے بعض کتب مین پڑہا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میںنے بہ لکو کو میت پر لکھا ہے یعنی فرض کیا ہے کہ وہ بدبودار ہو جاوے تو لوگ اوسکو اپنے گھرون مین روک رکھتے اخرجہ ابو نعیم ۳ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہے میںنے اپنے بندون پر تین خصلتون کے ساتھ وسعت کی ہے بھیجا میںنے ذوالقرنین کو کہ میت پر

اور اگر یہ نہوتا تو اپنے بادشاہوں کو خزانہ میں رکھتے جیسے سونے چاندی کو خزانے میں رکھتے ہیں اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نہ کرتا اور سلب کر لیا ہے غم غمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو اندوہ کو تسلی نہوتی اخرجہ ابن عساکر ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نہیں پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہیں کہ پیچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ پیلو ہو گئی اخرجہ ابن عساکر ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں ہے انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے اور اوسی سے خلق مرکب کیا ویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم ف عجب بفتح معملہ وسکون جیم بمعنی اصل اور ذنب بمعنی دم ہے آدمی سے پہلے پہل یہی پیدا ہوتی ہے اور باقی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اوسپر ہو ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل بنی آدم کو مٹی کھاتی ہے مگر عجب ذنب اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی ف شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے ہیں آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کر دیگا پھر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کر دیگا اور اونمیں تالیف یعنی جمع کر دیگا اعادہ کریگا حق یہ ہے کہ اسمیں کچھ ثابت نہیں ہوا اسواسمیں نفیاً واثباتاً جزم نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شئی پر طرفین سے دلیل نہیں ہے اور قول اللہ پاک کل شئی ھالک الا وجھہ میں معدوم کرنے پر دلیل نہیں ہے اسلئے کہ تفریق ہلاک کے مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سے کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہیں اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہے اور مثل اسکا عرفاً نام رکھا جاتا ہے تو پھر اعدام پر یہی کل من علیھا فان سے استدلال تام نہوگا ۔

انبیاء علیہم السلام

اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجھپر درود بھیجا کرو دن جمعے کے اسلئے کہ درود مجھپر ہر جمعہ میں کیجاتی ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ پر کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہو گئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام

کیا ہے زمین پر اجساد انبیا کو اخرجہ ابوداؤد والحاکم ۲ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بھیجے گا مجھ پر کہ پیش کیا جاویگی مجھ پر درود اسکی جبوقت کہ وہ اوس سے فارغ ہوگا میں کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کھاوے اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجۃ +

شہداء

عبدالرحمن بن صعصعہ سے مروی ہے کہ اونکو یہ بات پہونچی ہے کہ سیل نے عمر بن جموح انصاری اور عبداللہ بن عمرو انصاری کی قبروں کو کہ دونوں ایک قبر میں تھے اور دونوں ایک قبر میں تھے اور یہ دونوں اول لوگوں میں سے تھے جو دن احد کے شہید ہوئے سو یہ دونوں کھودے گئے تاکہ اپنی جگہ سے بدل دیئے جاویں اونکو پایا کہ وہ متغیر نہیں ہوئے تھے گویا کل مرے ہیں اونمیں سے ایک زخمی ہوگیا تھا تو اپنے ہاتھ کو زخم پر رکھدیا تھا اور اسی حال میں وہ دفن کردیا گیا تھا سو اوسکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا پھر چھوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیسا کہ تھا درمیان احد کے اور اوس دن کے اور درمیان اونکے کھودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرتا تھا اخرجہ مالک ۲ بیہقی نے اور وجہ سے دلائل میں روایت کیا ہے اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پھر اوس ہاتھ کو اپنی جگہ رکھدیا تو خون تھم گیا اور اوسکے آخر میں یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کریں تو منادی کردی کہ جسکا کوئی مقتول احد میں ہو وہ حاضر ہووے لوگ اپنے مقتولوں کی طرف نکلے تو اونکو تر و تازہ پایا وہ مرتے تھے یعنی اعضا اونکے نرم تھے اور اونمیں سے ایک آدمی کے پاؤں کو کدالی لگ گئی تو خون نکلا اور سیل خندق کے کہا کہ بعد اسکے کوئی منکر انکار نہ کریگا وہ لوگ مٹی کھود رہے تھے پھر تھوڑی سی مٹی کھودی تو اوس میں سے مشک کی خوشبو اور ٹری ھکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں کہا ہے کہ عیسی بن یونس بن ابی اسحٰق نے ہمکو حدیث کی کہا مجھکو میرے باپ نے خبر دی کعبی آہو سے بنی سلمہ کے اونہوں نے کہا کہ معاذ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا جشمہ کھودا جگہ قبور شہداء پر گذر کرتا ہے سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبداللہ

بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبریں کھل گئیں تو اوپر نہ رہا کی گئی پھر جسمے اور کفن کا لا کر وہ ٹڑ دی تھی یعنے اونکے اعضا زم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادر بن نہین اونسے اونکے موضع چھپائے گئے تھے اور اونکے پاؤن پر کچھ ویسا ہی زمین کی تھی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولاً جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا۔

مؤذن محتسب

ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنے طالب اجر مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ مؤذن محتسب کو بھی زمین نہین کھاتی ہے اور مجاہد کہتے ہین کہ اذان دینے والے دراز تر لوگون کے ہونگے ازروی گردنون کے دن قیامت کے اور نہ تہ رون مین اونکے کیڑے پڑینگے اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف +

حامل قرآن شریف یعنی حافظ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ مین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کھا تو مین کہتی ہے اے رب مین اوسکا گوشت کیونکر کھاؤنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہے اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہم +

وہ شخص جسنے گناہ نہین کیا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنے کوئی گناہ نہین کیا ہے اخرجہ اللالکائی وذکر فی کتاب الحروف عفا اللہ عنہ یہ عرض کرتا ہے جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الاداء والادواء مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولھوین ربیع الاول ۸۷۰ھ ہجری مین وفات پائی پھر لیجے ۷۰۷ برس کے اونکی وفات سے اونکو موسوس سے مراکش کی طرف اوٹھا لیگئے ریاض العروس مین ہے کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسے کہ دن دفن کے تھی زمین نے اونپر کچھ زیادتی نہین کی

نہ طول زبان نے اونکے احوال سے کسی چیز کو مستثنیٰ کیا اور نہ حلق کا اونکے سر اور داڑھی کے بالوں سے ظاہر تھا شمائل اونکی حالت کے دن موت کے اسلئے کہ وہ تیرہ سو العدد تھے ساتھ حلق کے قبر شریف اونکی مرکش میں ہے اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہے لوگ اوسپر ازدحام کرتے ہیں اور اوسکے نزدیک کثرت سے دلائل الخیرات پڑھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سے مشک کی خوشبو پائی جاتی ہے بسبب کثرت درود شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تھا طریق میں اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تھا نماز صبح میں دوسرے سجدے میں پہلی رکعت سے یا پہلے سجدے میں دوسری رکعت سے انتقال ہوا انتظیم میں کہتا ہوں یہ سید حسنی تھے زہر سے وفات پائی مشرف بشہادت ہوئے جسطرح کہ انکے جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی انکی قبر میں صحیح سالم رہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول تو یہ عالم باعمل متقی تھے دوسرے شہید ہوئے تیسرے کثرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور ایک کتاب درود کی تالیف کر گئے کہ قیامت تک وہ کتاب قایم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑھینگے اون سب کا ثواب اونکے نامۂ اعمال میں لکھا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین ٭

خاتمہ ۵۲ بیان میں فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر فوائد ملخص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سے کی ہے **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ویرانۂ مدینہ میں اور آپ ایک کھجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تھے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سے بعض نے بعض سے کہا کہ اوسے روح کا سوال کرو اور بعض نے کہا نہ کرو پھر آپ سے سوال کیا کہ اے محمد روح کیا ہے آپ اوس شاخ پر تکیہ لگائے رہے میں نے گمان کیا کہ آپ کو وحی آرہی ہے پھر آپ نے فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا الحدیث الشیخان **ف** لوگ روح میں دو فرقوں پر مختلف ہوئے ایک فرقہ تو روح میں کلام کرنے سے باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالیٰ کے اسرار سے اوسکا علم بشر کو نہیں دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے

مجید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شئی ہے کہ اوسکے علم کے ساتھ اللہ ہی ستاثر ہے اور کسی مخلوق سے کسی کو مطلع نہیں کیا تو اوسکے بندوں کو جائز نہیں ہے کہ اوس کی اس سے زیادہ بحث کریں کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روح کی تفسیر نہیں کیا کرتے تھے ابن ابی حاتم نے علقمہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عباس سے کسی نے روح کا پوچھا فرمایا روح امر سے ہے میرے رب کے تم اس مسئلہ کو نہ پوچھو تو سو تم اوسپر زیادہ نکیر کرو موسیٰ اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ابن جریر نے بسند مرسل اخراج کیا ہے کہ آیت چھوٹ اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو پاتے ہیں نزدیک ہمارے ہیں کہتا ہوں تو جس مسئلے کو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن و توریت میں مبہم رکھا اور اوسکے علم کو اپنے خلق سے چھپایا تو کہاں سے متعلقین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہو سکتی ہے اور ابو القاسم سعدی نے افصاح میں نقل کیا ہے کہ امام فلانی نے بھی اسمیں کلام کرنے سے توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہے اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہیں ہے کہ اور ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سے تھک گیا جطرح کہ یہ قدرت ادراک سے ٹھہر گیا ہے ابن بطال نے کہا حکمت اسمیں پوشیدہ نا ہے خلق کو عجز اور انکا علم سے اوس چیز کے جسکا وہ ادراک نہیں کر سکتے تاکہ یہ عجز اونکو مضطر کر دے اسطرف کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کریں اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے اسلئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہیں جانتا ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے وجود کو قطعاً جانتا ہے تو حق سبحانہ و تعالیٰ کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولیٰ اوسکو عجز ہوگا اور اسی سے قریب ہے عجز رویت کا اپنے نفس کے ادراک سے اور ایک فرقے نے روح میں کلام کیا اور اوسکی حقیقت سے بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب میں کہا گیا ہے قول ہے امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہے مشتبک یعنی مختلط و ملا ہوا ہے ساتھ اجسام کثیف کے مثل اشتباک پانی کے ساتھ سبز کڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والوں نے اختلاف کیا ہے کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمایا نہیں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ ہمکو حدیث

کی ابوسعید اشج نے کہا مجکو حدیث کی ابواسامہ نے صالح بن حیان سے کہا مجکو حدیث کی عبداللہ بن بریدہ نے
کہا مقررہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے حال آنکہ روح کو نہیں جانتے تھے اور ایک طائفہ نے
کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تھا اللہ تعالیٰ نے آپکو اوپر مطلع فرمادیا تھا اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ آپ اوسپر اپنی
امت کو مطلع فرماویں یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم میں ہے **تیسرا فائدہ**
اکثر مسلمان اسپر ہیں کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب سنت و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے
اسلئے کہ روح کا وصف آیتوں حدیثوں میں توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تجہیز تادیب
رجوع دخول رضا انتقال تردد مزج میں ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہ بھی روح کا وصف آیا ہے
کہ وہ کھاتی پیتی جرتی جگہہ پکڑتی بولتی سنتی پہچانتی نہیں پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہیں کہ وہ
صفات اجسام سے ہیں اور عرض ان صفتوں کے ساتھ متصف نہیں ہوتا ہے اور اسمیں
بھی کوئی شک نہیں ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک
کرتی ہے اور یہ سب علوم ہیں اور علوم عرض ہوتے نہیں سو اگر روح عرض ٹھہری اور علم اوسکے ساتھ
قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ
فرماتے ہیں کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت میں ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ و شیاطین کا
بصفت لطافت کے **چوتھا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح و نفس ایک شئی ہے فرمایا اللہ پاک نے یاایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور فرمایا وتھی النفس عن الھوی
اور محاورہ عرب میں کہتے ہیں فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے
کہا ہے جو روح کو قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی
حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں اللہ یتوفی الانفس حین موتھا
الایہ روایت کیا ہے کہ انسان کے جون میں روح و نفس ہے درمیان اوسکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا
ہے نفس کو اوسکے خواب میں اور روح کو اوسکے جنے میں چھوڑ دیتا ہے وہ تقلب تنفس کیا کرتا ہے پھر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر
ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کرلیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو

نفس کو پہیر دیتا ہے طرف اوسکے مکان کے جو اوسکے جوف سے ہے مقاتل رحمہ اللہ کہا ہے کہ انسان کے لئے
حیات روح و نفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلے جاتا ہے جس سے وہ آشیا کو سمجھتا ہے اور
جسم سے مفارقت نہیں کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسّی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکے لئے شعاع
ہے پہر وہ خواب دیکھتا ہے ساتھ نفس کے جو کہ اوس سے نکل گیا ہے اور حیات و روح جسم مین باقی رہتے ہین
انہین کے سبب سے لوٹتا پڑتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ
تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ خواب مین اوسکو مارے تو اوس
نفس کو روک رکھتا ہے جو کہ نکل گیا تھا اور یہی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس
نکلجاتا ہے پہر پلٹ آتا ہے جسوقت کہ خواب دیکھتا ہے تو جو جو کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو
خبر دیتی ہے پہر صبح کو اٹھتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا ویسا دیکھا اور ہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتے ہین
اور مسکن اوسکا پیٹ مین ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین
ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخہ
وھب علی یدیہ فقال تعرون ھذا بارد وھو من الروح وثمک علی یدیہ فقال ھذا حار وھو
من النفس اور مثل نفس و روح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بھاگتی ہے اور
دونون ملجاتی ہین تو انسان سو جاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہ ہے کہ
تو جسوقت سوتا ہوتا ہے پہر بیدار ہوتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف دوڑان کرتی ہے یعنی اوپر
کو چڑھتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے بادشاہ اور ارکان بیٹھے ہاتھ پانوٗن وغیرہ اعضا اوسکے
اعوان و مددگار ہین پہر جب نفس شہر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش و حرکت کرتے ہین اور روح اوسکو
منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مؤمن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور
جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پہر ارکان خوش ہو جاتے ہین آخر جہ
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ وابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ

اللہ تعالیٰ نے اس آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پھر اوسمین نفس کہا گیا ہے سو اسکے سبب سے کہ اڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور بچتا ہے جس سے وہ بچتے ہین پھر اوسمین روح رکھی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سے پہچانا اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے خدر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تبیر کی اخر جہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید مین کہا ہے کہ ابو اسحٰق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے اور روح مثل آب روان کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الآیۃ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و نازل یعنی چڑھتی اترتی ہے اور انفاس اوسکے قائم ہین اور نفس پھر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سے جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ اذن دیتا ہے نفس کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوسکے لوٹنے کے سبب سے سارا اعضا جسد کے بیدار ہو جاتے ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان کے ہے باغبون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کا بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سے روک دیتا ہے اس سے اوسکی حیات مرجاتی ہے پس انسان بھی اسی طرح ہے ابو اسحٰق نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کہاٹ پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتھ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے لئے پھراتا ہے پھر جب نماز کے لئے رکھا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پھر جب قبر کی طرف اوسے اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہے پھر جسوقت وہ لحد مین رکھا جاتا ہے اور بٹی سے اوسکو چھپا دیتے ہین تو وہ اوسکے نفس کو طرف اوسکے پھیر دیتا ہے تاکہ اوس سے دونون نرشتے خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکے نفس کو لیکر چلا جاتا ہے پھر اوسے پہنچا دیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے انتہی شیخ عز الدین ابن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین ایک روح بیداری کی اللہ تعالیٰ نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے

سفیان

تو انسان جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے تو سوجاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکھتی ہے دوسرے روح حیات ہے اللہ تعالیٰ نے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہے تو انسان زندہ ہوتا ہے جب وہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے تو زندہ ہو جاتا ہے یہ دونون روحین انسان کے پیٹ مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کونہین پہچانتا ہے مگر وہ شخص جسکو اللہ نے اپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کے ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہے جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ روح قلب کے قریب ہین ہے ابن عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہین میرے نزدیک کچھ بعید نہین ہے کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین نورانی لطیف شفاف ہون اور جائز ہے کہ یہ خاص ہو ساتھ ارواح مؤمنین و ملائکہ کے سوای ارواح کفار و شیاطین کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفاکم ملک الموت الآیۃ اور روح حیات اور روح یقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الآیۃ تقدیر اسکی یہ ہے کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مرے ہین سو اون نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بھیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بھیجتا ہے دوسرے نفسون کو اور وہ نفوس یقظہ ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمے کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کی ہے پس اسوقت ارواح حیات اور ارواح یقظہ دونون ایک ساتھ قبض کیجاتی ہین اجساد سے اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرون کی روحین بھگائی جاتی ہین اونکے لئے آسمانون کے دروازے نہین کھولے جاتے ہین اور مؤمنین کی روحین کے واسطے کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العلمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا شرف ہے تمام ہوا کلام شیخ عزالدین رحمہ اللہ کا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے ساتھ غزالی رحمہ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے اسکی قوت کے لئے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض کیا یا رسول اللہ آپ

مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اوسکی سے گرمی مین اور جاری خوبصورت بادل سے اور قرار مرد و عورت کی پانی سے اور موضع نفس سے جسد مین یہہ حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب ہین ہے اور قلب نیاط سے لٹکا ہوا ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہوتا ہے تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے وله طرق اخری مرسلة وموصولة فی المعجم الاوسط للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابة لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابة والحدیث فیہ غریب کثیر واسنادہ ضعیف

جلد پانچوان **فائدہ** اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اسمین سواے زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہے اونمین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ الارواح جنود مجندة مجندة نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا مایاتی فی الفائق تو بعد الساد دستہ چھٹا **فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کے امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہے اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن منادہ وسندہ ضعیف جلد ۲ حدیثین دوسرے ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوسنے ہر نسمہ یعنی روح کو پیدا کرنیوالا اسے اونکی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنی چیونٹی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربك الآیہ مین کہا ہے کہ اللہ نے ساری ذریت آدم کو آدم کے لئے اوسدن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہے اونکو ارواح دیکر اور

ع لعلہ فی الکبری ۱۲

مقصود فرمایا اور انکو گویائی دی پھر اونھون نے کلام کیا پھر اونپر عہد و میثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم
دوسرے قول کی یہ دلیل ہے اھل اتی علی الانسان حین من الدھر ولم یکن شیئاً مذکورا
ہوتی ہے کہ آدم چالیس برس تک ٹیڑے رہے قبل اسکے کہ اونمین روح پھونکی جاوے ۲ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوسکے پیٹ مین اوسکی ان کے چالیس دن
پھر وہ خون بستہ ہوجاتا ہے مثل اسکے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پھر اوسکی طرف فرشتہ
بھیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پھونکتا ہے اسکا جواب یون دیا ہے کہ نفخ روح اور خلق روح مین
فرق ہے صور روح زمانۂ دراز سے پیدا ہوچکی ہے اور بعد تصویر بدن کے ہمراہ فرشتے کے بھیجی جاتی ہے
کہ اوسکو بدن مین داخل کرے ساتواں فائدہ اہل سنت مسلمین وغیرہم کے اسطرف گئے
ہین کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہے
اللہ تعالیٰ کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکھنے والا ہے اور ضرور ہے کہ چکھنے والا
بعد اوسکے باقی رہے جسکو چکھا ہے ایک دلیل تو یہ ہے دوسری دلیل وہ ہے جو کہ اس کتاب مین آئینگی اور حد
گزر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہے عیش و آرام مین رہتی ہے اور سزا عذاب ہوتا ہے اسکے
سوا اور بہت کچھ ہے اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پھر عود کیجاویگی وا
پورا کرنے ظاہر اس قول کے کل من علیھا فان یا فانا ہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس
قول مین فرمایا ہے الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر منظم مین ان
دونون قولون کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا
استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حر عین مین کہا گیا ہے اتے کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکھا ہے
کہ اسمین اختلاف ہے کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہے یا موت تنہا بدن کو ہے یہ دو قول ہوئے صواب
یہ ہے کہ روح موت کو چکھتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹھیک ہے کہ وہ
باین معنی موت کی چکھنے والی ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ معدوم ہوجائیگی تو درست نہین ہے بلکہ وہ
بعد خلق کے بالاجماع باقی ہے نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سحنون بن سعید

سے سُنا اور اوسنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کے مرنیسے مرجاتی ہین
تو سحنون نے کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق
بسند ہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** کہ ارواح
جنی و مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف
ہے بعض نے کہا یہ اشارہ ہے طرف معنی تشاکل کے خیر و شر و صلاح و فساد مین اور جو شخص کہ گون
مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل و مثل کی طرف جھکتا ہے اور شریر وہ اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا
ہے سو تعارف موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جبیر اوکی جبلت ہوئی ہے خیر و شر سے جب وہ
متفق ہوتے ہین تو آپس مین تعارف و پہچان ہوتی ہے اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین
تو تناکر ہوتا ہے آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتدا خلق سے
اس بناپر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہے کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ
ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھین پھر جسوقت اونھون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب مبنی اول
کے آپسمین پہچان ہوئی سو تعارف و تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بناپر ہے بعض نے یہ
کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اونکے
آپس مین تمیز ہے اونمین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پھر اونکے اشخاص مین تشاکل
و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنے نوع سے الفت اور اپنے مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت**
ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور
اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا تھا نہ اونہون نے مجھے دیکھا مجھسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن
حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حالانکہ آجتک پہلے نہ مینے تمکو
دیکھا تمنے مجھے دیکھا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے
کلام کیا ارواح کے لئے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض
بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکھتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر

فی تاریخ بسندہ الی ھر حکایت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک عورت تھی مین تھی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تھی جب مینے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مینے کہا تو کہان اوتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تھی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مینے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے مینے کہا فلان عورت ہنسانے والی کے پاس فرمایا اللھم اللہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف اخرجہ الطبرسی فی عیون الاخبار **نوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ تمارا روح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپسمین تعارف ہوجاتا ہے اور آیا روح کسی شکل کے ساتھ متشکل ہوتی ہین تو جواب قاعدہ اہل سنت پر یہ ہے کہ روح بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑھتی اوترتی متصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت وسکون کرتی ہے اسپر سود لائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک یہ ہے نہ ونفسٍ وما سوّاھا اللہ تعالی نے خبر دی کہ روح مسوّی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقك فسواك فعدلك فسوی بدنہ کالقالب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویہ نفس کے کہا اور اسی جگہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر ومنفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب وخبث کو روح سے جسطرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی وناپاکی کو بدن سے کہا بلکہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلئے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہوجاتے ہین رہی ارواح سو وہ بہت ہی کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ ہمنے ابدان انبیاء ورواۃ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد انکے ابدان کی طرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکے صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے

پہچانا ہے اور تو دو بھائیون حقیقی کو دیکھتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حال آنکہ اون دونون کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کہتے ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو دیکھے مگر تو اور سکو رکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ اوس بدن کے تشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بھی کم ہے کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکھے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے مناسب ہوگی اسی لئے اصحاب ذات الحوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بھی کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکھے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو متناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کما ہو حقہ حالانکہ متغیر ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اوسکے حامل ہون اور اسی طرح جن و ارواح شیرہ تو بالاولی متغیر ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین جو کہ درۂ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مؤمن کی صورت تخلہ پر اور ارواح کافرون کی مٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین یہ واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی مسلمانونکی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پھر وہ اون سب کو جمع کرینگے پھر اونکو صورتین اشکالین کپڑے پہنا کر مومنین پھونکین گے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی جاہیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پھر وہ صورتین صور سے نکلین گی مثل شہد کی مکھی کے حال آنکہ اونکے اور مردون کے مابین آسمان و زمین کو بھرا ہوگا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی روحین جسمونمین ایسی چلین گی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے ف یہ جو کہا کہ مثل شہد کی مکھی کے نکلین گی یہ تشبیہ کچھ ہیئت و صورت مین نہین ہے بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہے اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالی کا ہے یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلین گی جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی تفسیر جو بیر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے آئین گی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گھر کے اور روحین اوسدن سیاہ و سفیہ ہونگی سوا ارواح مؤمنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ

ملا اس غریب ایک مستقل رسالہ فی احوال ارواح لکھا ہے نام تالیف ہوا ۱۲ منہ

ملخص و ترجمہ شدہ ۱۲ منہ

صفحہ نمبر شدہ ۱۲ منہ

دسوان فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگوں کے یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑے گی روح جسد سے کیگی تو نے کیا دا جسد روح سے کہے گا کہ تو نے حکم دیا اور تو تسویل کی اپنی زینت دی تو الد ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اوسنے کہیگا کہ دونوں کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکھوں والا ہے اور دوسرا اندھا ہے یہ دونوں ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا میں یہاں پھل دیکھتا ہوں مگر میں اون تک پہونچ نہیں سکتا ہوں تو اندھے نے اوس سے کہا کہ تو مجھ پر سوار ہو جا تو اون پھلوں کو لے پھر وہ مقعد اندھے پر سوار ہو گیا اوسنے پھلوں کو لیا پس ان دونوں میں کون حد سے بڑھنے والا ہے وہ کہیں گے کہ دونوں فرشتہ اوسنے کہیگا کہ تم دونوں نے اپنی جانوں پر حکم کیا یعنی جسد روح کے لیے مثل سواری کے ہے اور روح اوپر سوار ہے اخرجہ ابن منذہ ۱۲ انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ روح وجسد قیامت کے دن جھگڑینگے جسد کہیگا کہ میں تو بمنزلہ تنہ کھجور کے پڑا ہوا تھا نہ ہاتھ ہلا سکتا نہ پاؤں اگر روح نہوتی اور روح کہیگی میں تو ایک ہوا تھی اگر جسد نہ ہوتا تو میں طاقت نہ رکھتی کہ کچھ کروں اور بیان کی گئی واسطے اونکے مثل اندھے اور مقعد کی کہ اندھے نے مقعد کو اوٹھالیا فدخل بعضھم المقعد وحملہ الاعمی برا جلد اخرجہ الدارقطنی فی الافراد وله شاهد عن سلمان موقوفا واوخر جه عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد اور لفظ اوسکا یہ ہے مثل قلب کے جسد میں مثل اندھے کے اور مقعد کے ہے مقعد نے کہا اندھے سے کہ میں پھل دیکھتا ہوں اور طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ اوسکے لئے کھڑا ہوؤں سو تو مجھے اوٹھالے اندھے نے مقعد کو اوٹھالیا تو اوسنے کھایا اور اندھے کو کھلایا یہ حدیث اسکی سئوید ہے کہ قلب روح کا محل ہے واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ ہجری کو وقت بارہ پر ۲۵ منٹ کے ترجمۂ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الفصول والابواب

اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تھا اور اس خاتمہ میں مضامین خاتمۃ الکتاب کو بطور تلخیص کے چند فصلوں

میں ادا کیا گیا ہے تاکہ نفع تام و فائدۂ عام ہو +

فصل بیان مین وصیت وغیرہ کے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت مین تین رات مگر وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کی گئی رواہ ابن ماجۃ ۳ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم ہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن

ف اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے ف محل وصیت کا مال مین مطلقاً تیسرا حصہ ہے وصیت واجب ہین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلین اور وصیت مستحب ہین اوس سے کم کرین ف طریقہ وصیت کا یہ ہے کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین یا لکھکر اوپر مہر لگا دین اور وہ دونون گواہ ہو جاوین یہ اولی ہے ف حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون و دائع و امانات مضمونات مثل مسیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استعمال بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم و استہزا وغیرہ کے میت کو چاہئے کہ دیون کے ادا کرنے و دائع و امانات و مضمونات کے رد کرنے کی اور امانات و مضمونات جب خصوم کے راضی کرنے کی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز و روزہ کفارہ حج پس جب تک ہو سکے ادا کرے قضا عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہے اور ولی کا روزہ رکھنا میت کی طرف سنت صحیحہ سے ثابت ہے اور ادای نماز فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہاء ہے کسی دلیل ضعیف سے بھی اسکی سند نہین ہے قوی کا کیا ذکر ہے ہان جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ مین دیسکتا ہے اور اگر میت

پر حج فرض تھا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بقدر مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرف سے ادا کر دیا جاوے لیکن حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ قریب قریب کی طرف سے حج کرے سو یہی وصیت مستحب تبرعات محضہ سے سوا اوسکے بیان کی کچھ حاجت نہیں ہے وہ خود ظاہر ہے لیکن اسقدر سمجھنا چاہئے کہ حالت صحت وحیات میں صدقہ کرنا افضل واکثر ہے ثواب میں بیماری میں اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے ۹

برگ عیشے بگور خویش فرست	کس نیارد زپس تو پیش فرست

اسکی دلیل یہ حدیثیں ہیں ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر میں بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید کرتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہاں تک کہ جسوقت جان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا کذا وکذا والشیخان ۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی وتندرستی میں ایک درہم کا یہ اوسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ وابوداؤد ۳ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے مثل اوس آدمی کے کہ اپنے مرتے وقت آزاد کرتا ہے اوس شخص کے مثل ہے کہ ہدیہ دیتا ہے جسوقت کہ سیر ہو جاتا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ف یہ وصیت کر قبر کے نزدیک جو فارسی پڑھے اور سکو کچھ رد بتایا باطل ہے اگرچہ اہل زمان بکثرت اسمیں گرفتار ہیں صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب میں ایک رسالہ لکھا ہے اوسکا نام انقاذ الھالکین رکھا ہے اوسمیں اس شبہ کو دور کیا ہے اور احقاق حق فرمایا ہے اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کھانا پکانا باطل ہے اور یہی اصح ہے اسی کے ابوبکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہیں مؤلف طریقہ محمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ جو ہمارے زمانہ میں جو مستاد ہے بالاخلاف جائز نہیں ہے رہا فعل مرشد

کالے اموال سے سویہ کروہ اور یہ بدعت مستقبحہ ہے عمل جاہلیت سے ہے اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کے نزدیک گائی بکری کا ذبح کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اسلام میں عقر نہیں ہے اور وہ یہ تھا کہ قبر کے نزدیک گائی یا بکری ذبح کیجاتی تھی اتنے امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم بہت سے گروہ انصار کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کھانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تھے ف سنت قبر میں لحد ہے اور شق بھی جائز ہے اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہے توسیع و تعمیق قبر میں مرد کے سینہ تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہے طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہے اور یہ بھی چاہیے کہ قبر مسنم اور زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت بلند کرنے سے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ابوالہیاج اسدی سے فرمایا کیا میں نہ بھیجوں تجھکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا یہ کہ نہ چھوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹادے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کردے مسائل احتفار دفن کفن و دفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ میں مبسوط ہیں اور اکثر احکام اس باب میں اہل علم نے قدیماً و حدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے ہیں اسلئے اونکے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں ہے ف مؤلف طریقۂ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات میں لکھا ہے کہ قرأت قرآن شریف کی قبرستان میں مطلقاً جائز ہے علی ما ھو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہے کہ خاص اللہ کے لئے بہ نیت ثواب پڑھے رہی قرأت دنیا کے لئے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ نیت و اخلاص دونوں مفقود ہیں جو کہ استحقاق ثواب اور وصف عبادت میں شروط ہیں بلکہ پڑھنے والا پڑھوانے والا دونوں گنہگار رہتے ہیں اسلئے اور یہ قرأت بعض قرآن کی مقابر میں مردوں کی زیارت کے وقت ہے نہ بعد دفن کے قبر پر اور اسکے متصل جیسا کہ ماقطان اجیر اور امراء سنجیر کیا کرتے ہیں کہ یہ حرام ہے اور اسکی اجرت کا کھانا ممنوع ہے

فضل بعض و صلاحی نافعہ کے بیان مین

دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہے دیکھو بہت سے آدمی جو ابھی جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑھاپے تک پہونچتے ہین انکی عمر بھی ذرا سی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہے اور اون کو نہین معلوم کہان گئی ؎

بر تو عمر چراغی ست کہ در بزم وجود	بنسیم شمرہ بر ہم زدنی خاموش ست

بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہے غفلت مین گذر جاتا ہے بی تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھ قدر نہین جانتا ہے جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہے تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہے سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ موت فرصت دے فراغ دستی ہی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جان گداز سے فراغت ملے وہ یہی پچیس برسین ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بھی کم زمانہ رہجاتا ہے اور آخرت کا معاملہ جیسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہے سر پر کھڑا ہے حساب کتاب و بان کا درپیش اور نجات اوس سے بغایت مشکل ہے تو اب پتلے سرے کی حماقت ہے کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بھی بغیر شقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہے مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشکی نعمتون کو بہ باد و تباہ کردے اور عقبیٰ کی دولت پائدار کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرماوے و نعوذ باللہ من جمیع ما کرھہ اللہ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچھ معتد بہ ہوتا تو بھی ایک بات تھی کہ کچھ مزہ اوٹھا لیتے لوگ فانی ہی سمجھی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل بے حقیقت ہے ؎

زیست ایک مانند کی کا وقفہ ہے	یعنی یان سے چلین گے مہلکہ

جب یہان صرف دم لینا ہے تیسرا اور پڑاؤ آگے ہے تو پھر اس منزل آخرت سے جہانتک بسنے قوانی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ؎

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ کو	جب تلک یان بس چلے ساغر چلے

وہ جوان جبکا نشو ونما طاعت وعلم وعبادت پر ہوا ہے قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام جوانی مین جو کہ دیباچہ کتاب زندگانی ہین گنا ہون سے توبہ کرنا بڑھاپے سے بہتر ہے کیونکہ موسم جوانی مین سارے اعضا وقوی درست وچست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہے بات چیت کہانے پینے ہنسنے بولنے چلنے عیش وآرام کرنے مین مزہ ملتا ہے ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہے جب بڑھاپا آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گر گئے ہر چیز کی لذت جاتی رہی دل کی اُمنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی یہ اگر توبہ نکرے تو کیا کرے خود بڑھاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بھی آئی ہین ؎

	توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم

جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالیٰ سے فردوس برین کا سوال اور دارین کی سعادت وعفو طلب کرنی چاہئے کیونکہ کوئی شے تندرستی ودستگاری وفراخ دستی کو نہین پہونچتی ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ۱۲ فرض وقت یہ ہے کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکھے جو شخص دینی مصلحت اور یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکھتا ہے اوسکو دنیا بھی بقدر تقدیر حاصل ہوجاتی ہے اور جو شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہے تو دین اوسکے ہاتھ سے ایسا نکلجاتا ہے جیسے تیر کمان سے اور دنیا بھی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتھ نہین آتی ؎

	دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد		دنیا طلبی مدان نہ اینت باشد
	بر روی زمین نیز زمین وار بزی		تا زیر زمین روی قرینت باشد

دنیا مردار کی یہ خوبی قدیم ہے کہ جتنی اسکو طلب کرو اتنی ہی بھاگتی ہے اور جسقدر اس سے بھاگو اوسی قدر پیچھے لگتی ہے دیکھو جو شخص اپنے سایہ کے پیچھے دوڑتا ہے تو سایہ اوس سے بھاگتا ہے

اور جو وہ خود بھاگتا ہے تو سایہ اوسکا پیچھا نہیں چھوڑتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کرلیا یعنی اپنی آخرت کا ہم تو اللہ کفایت کرتا ہے اوسکی ہر دنیا کو اوسکی طرف رجوع کرنا ہے اور جس شخص نے ہموم کو اس زمانے مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بھی اوسکے ہاتھہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہوگیا اور بالفرض اگر دنیا بھی حاصل ہوجاتی ہے تو ذرا سی فرصت مین زائل ہوجاتی ہے قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی گلے کا ہار ہوتا ہے بہت سے لوگون کو اس زمانے مین دیکھا کہ اتفاقاً اونکو دولت ملی مگر ملنے کے بعد ہی دولتی مار کے چلدی کچھہ اتا پتا اوسکا نرہا ؎

غافل مشو عشوۂ دنیا کہ این عجوز	سکارہ می کشیند و محتالہ می رود

۴ شادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم کرین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوای دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت و مال پر نظر نہ جمائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین کرکہین قیامت کے دن دین و تقوی کی پرسش ہوگی دولت و حشمت و مال سے سوال نہوگا یہ نہ جہین گے کہ کونسے دولتمند امیر کبیر سے ہمارا کارشتہ دار ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ نسب خصوصاً نسب سیادت ضروریات دینی سے ہے اور سید السادات خاتم النبیین سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین کے ساتھہ نسبت قائم کرنا ہے مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ کرنا مضائقہ نہین ہے لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہے دین دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالی نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے ساتھہ خاص فرمایا ہے کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی و اتباع سنت کے ساتھہ نہ ہون اسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ و تمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفے احمد مجتبی شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی کے ساتھہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر و باطن صفات فطری و اخلاق کسبی علم و عمل عادات و عبادات و معاملات خلق و خالق مین آپکے

ساتھہ ستاپہ ہوگا اور آپ کی ہیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے
اور دنیا مین بمقدار آپ کے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص متابعت مین قاصر ہے وہ بمقتضا
قصور مذکور کے ناقص سمجھا جاویگا اسی لئے مہر اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام اہل آثار
عظام کہ جہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ وکتاب مزہ اختیار کیا ہے سب پر سبقت لیگئی ہین
اور جماعۂ اولیا واصفیا اور اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ بہ نسبت اتباع کے ساتھہ مخصوص ہین اور یہی
کمال مشابہت اسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہے اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور ترغب کمال اشتغال سنن ونوافل کا مرتوبہ
ودنیوی مین میسر نہو فقط ادای واجبات وترک محرمات وکروہات وشبہات پر عادت وعبادت
ومعاملت مین قناعت کیجائے اور اعتقاد توحید واتباع مین موافقت ہو تو یہ بھی ایک عظیمت
کبریٰ ہے صحیحین مین مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین وآبرو کو
بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہے کہ واجبات
کو ادا کرے محرمات کو چھوڑے شبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھہ کثرت نوافل وعبادات
ہون اور مستحبات ونطوعات ادا کئے جاوین تو پھر کیا کہنا نور علی نور ہے ہان بدون ادائے
واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل وعبادات کچھہ چیز نہین ہے
محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل
حرص دنیا طمع مال وحکومت حب شہرت فسوق وبدعات ومحدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل
ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق افعال جوارح سے ہے اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور
اگر اس مرتبے سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس وشر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہو جاوے
تو فوراً توبہ کرے کہ تلافی مافات کرے اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اوسکی سعت رحمت سے امید قوی ہے کہ
وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الٰہی کی حق تلفی ہو یا ترک

صریح صدہ رحم ہوا ولت معاملکن بغرض ہمت اجتناب واجب سمجھے اور فضل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالی الاکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو وترک انتقام کی ہے رہے حقوق عباد سو انکی بخشش بدون بخشے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات واحادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہ دشوار ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان سلامت رہین اور بیرار شاد فرمایا ہے کہ دوست رکھنے تو لوگونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے دوست رکھتا ہے اور مکروہ رکھے تو اونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے مکروہ رکھتا ہے یہ دونون حدیثین اس جگہ کافی ہین ہم جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتھہ درگزر کا برتاؤ کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین انکی خفیف تقصیرون سے درگزر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب اور لطف فرمان برداری خیرخواہی وخدمتگذاری ونصیحت ظاہر وباطن سے خوشنود رکھین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق وفجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہے کیونکہ لاطاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران واقارب وغیرہ واحباب واخوان واخوات وپڑوسیون کے ساتھہ اخلاص ومحبت وغمخواری ودلجوئی وانکسار سے پیش آوین اور لطف ونرمی کے ساتھہ جو میسر کرین دنیا جاے سہل ہے ہر طرح سے گزر جاتی ہے اسکے معاملات کے لئے باہم قطع کرنا خوب نہین ہے دنیا مین کونسی گھر برباد نہین ہوا اگر جبکہ آپس مین لڑائی جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوا ہو جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان ونیکی کے ساتھہ شرمندہ وسرنگون کرنا چاہیے ؎

ہیچ دانی کہ شیر مردے چیست		شیر مرد زمانہ دارد یکیست
آنکہ بادوستان تواند ساخت		وآنکہ بادشمنان تواند زیست

جہانتک بنے نرمی ومدارات سے پیش آئے سختی ودرشتی نہ فرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہے وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چین اسی مین ہے کہ ہر امر مین نرمی وملایمت کو ملحوظ خاطر رکھے ؎

	آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف است ۵	یا دوستان لطف با دشمنان مدارا	

بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہو سکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ کرنا ہر عامی کا کام نہین ہے اکثر جزا مین زیادتی ہی ہو جاتی ہے اسی لئے اخص الخواص بدی کی جزا بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلے مین نیکی کرتے ہین اور اسپر آیت شریف کی اوکا اُتار فرماتے ہین ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین و دنیا کی جامع ہے اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ۵

	بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسا	

اس آیت شریف کی پوری پوری مصداق ائمہ اہلبیت علیہم السلام ہین **حکایت** ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھ کہلے بے ادبی کے کہے ضدام و غلام دوڑے تاکہ اوسکو سزا دی واقعی دین آپنے اونکو روکا پھر آپنے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہے وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو نہایت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا کہ والد آپ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہ السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین محاسن المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۱۲ اپنی معاش کو کسب پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہے خدمت قضا وافتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلئے کہ اسکی نوبت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نکرین خصوصاً اس زمانۂ پرآشوب مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہے حکم بہا انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والھی اور اصل تو نگری نفس کی تونگری ہے کچھ کثرت مال پر موقوف نہین ہے ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے

فضل وکرم سے غنائے ظاہری بھی بغیر ذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اور سکا فضل واحسان ہے اور سکا شکر دل وجان سے ادا کرین مرضیات الٰہی مین اور سکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکھین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بہتر ہے اگر چہ غنی ہون تو بھی میانہ روی اختیار کرین ۹ علماء وقت کے ساتھ مسائل وعلوم شریعت مین مقابل ہونا ایک دوسرے کے کلام رد وقدح اور معاصرون سے منافرت کرنا اور آپ کو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جاننا اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برہم ہونا اور اوسکے دفع کے لئے تحریر وتقریر سے پیش آنا کچھ چیز نہین ہے بلکہ برکات اسلام سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہے درس وتدریس کتب حدیث وتفسیر مین مشغول ہونا اور بقدر حصول علم یقینی کے اثبات سنت وقمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجای خود کافی وافی ہے ۱۰ لباس مکان کھانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آرائش مین منہمک رہنا دنیادارون کا طریقہ ہے جو کہ آخرت سے غافل ہین اور جو لوگ اہل اسلام ہین عقبیٰ کی نعمتون کو جانتے پہچانتے ہین اونکو اس سے عار وانکار ہے

خوشا جہان تہیدستی وغربالش	۵	زوال نیست دراقبال بی نصیبانش	

۱۱ توحید رب العالمین جملہ طاعات کا سر ہے ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر مرنا عجب دولت بی زوال ہے اللھم ارزقنا واخلافنا واحبابنا وجمیع المسلمین آمین ۱۲ صحبت فساق سے دوری صحبت اہل منکر ونفاق سے کنارہ کشی سعادت اخروی کی دلیل ہے ابرار کی صحبت عمر درازدین نہین اشکر تی اشرار وفجار کی ہمنشینی بہت جلد اپنا اثر دکھلاتی ہے ۵

زاہد از خلقہ رندان لسلامت بگزر		تا خرابت نکند صحبت بدناحی چند	

۱۳ فتنے کے زمانے مین گوشہ اختیار کرنا سلف صلحاء کا طریقہ الیقہ ہے عموم بلوی مین دو گروہ مین سے ایک کے ساتھ شریک ہونا دین دنیا دونون سے ہاتھ دھونا ہے ۱۴ عالی ہمتی یہ ہے کہ حتی الامکان خلق خدا کے ساتھ احسان کرے اور محسنون سے طالب عوض نہو نہ اوپر منت رکھے نہ احسان جتاوے اور سکو ایذا دے اللہ سبحانہ نے ان دونون سے نہی فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی

بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے کہ اوسنے ہمکو استقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھ سے دوسرے کو نفع ہو پنچا اگر وہ نہ دیتا تو کہان سے کسی کی سواسا تو کرتے یہ محض اوسکا احسان و فضل ہے اور یون کہین انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور مما انکم کسی کا منت پذیر نہ ہو الید العلیا خیر من الید السفلی اور اگر کسی کا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھے اشکر ی سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکے عوض کرے مال سے ہاتھ سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے استقدر دعا کرے کہ سمجھ لے کہ اوسکا عوض ہو گیا اگر چہ عمر بھر سے دعا کرتا رہے اور جو کچھ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہے وہ سب اوسی وحدہٗ لاشریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہے مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے کہ ہمکو جسکے ہاتھ سے کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلئے کہ نظر عالم و بندوبست بنی آدم اسی پر موقوف ہے کیونکہ انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر شخص اپنے بنی نوع کا محتاج ہے فقیر سے امیر تک علی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پھنسے ہوئے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکھو تو کوئی غنی نہین ہے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہے اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری وجہ سے محتاج ہے و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہے یہ سوا جنت کے اور جگہ میسر نہین ہو سکتا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد		کسی را با کسی کارے نباشد	

۵ زکوٰۃ لینا سادات پر حرام ہے کسی سے ۱ ثلین اگر چہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو کمین ہو گو کیسے ہی حالت مین ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ مال مین سوای زکوٰۃ کے اور حق بھی ہے ۶ اسوای فرائض کے اور عبادات مین اگر کسی ہو تو خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہے گناہ کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہے اور مشقت طاعت کی گزر جاتی ہے اوسکا اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جیسے اس سنگتے کو سمجھ لیا اور توفیق عمل کی بھی نصیب ہو گئی تو اوسکا

حال و مآل آپ ہوا ہے ساری عبادتوں کا اصل اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالای بدریش خاوند سمجھنا چاہیے صواب وہ عمل ہے کہ کتاب وسنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خدای تعالی ہی کے لئے ہو سبحانہ شرک جلی وخفی کی لوث سے خالی اور ریا و سمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل میں یہ دونوں اصلیں قائم دائم ہوگئیں تو نجات دارین کی امید بہی قوی ہوگئی اور مغفرت وعفو کا رشتہ ہاتھ آیا

۸ اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کیفیت فاضلہ جیسے شیخ الاسلام مجدد الدین وغیرہ کے ساتھ ملقب وکنی کرنا اور اسپر خوشحال ہونا اور اسکے ساتھ رضا ظاہر کرنا کچھ چیز نہیں ہے دانشمندی تو یہ ہے کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب وسنت سے خوب واقف ہو اور اوکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلے یا حکم میں دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو اور باوجود اس سب کے ان نامور نکے ساتھ نامزد نہو اگر ہو سکے اور توفیق الٰہی بہی مساعدت فرماوے تو تو خالص مسلمان ہو فلان وبہمان اور ابن فلان اور چنین وچنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہے ؎

این حدیثے چند خوش آمد کہ سحر گہ میگفت	بر سر سبکدۂ بادف ونے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد	وای گر در پی امروز بود فردائی
بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

۹ اخبار سراسر پُر درد ہے اور بغیر درد کے ہاتھ نہیں آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے جال میں گرفتار ہیں ہر روز وہر زمان ہیں رنگ بو اس گل بد بو کا تازہ وضع ظاہر ہوتا ہے اور اہل عالم اسکو غایت عقل اور نہایت ہوشیاری وہ دانشمندی جانتے ہیں اور اسکے ساتھ باہم مفاخرت کرتے ہیں اور جو اوسکا ہم رنگ وہمدم وہمو ضع نہیں ہے اوسکو ابلہ واحمق سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ جو اس ذکر وفکر سے جسقدر غافل ہے اوتنا ہی وہ عاقل ہے اور جتنا جو جال میں پہنسا ہے وہ اوسی قدر احمق وجاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر ومستور کا روز ہے معلوم ہو جاویگا کہ کس کام میں تھے اور افلاس گرامی کو کس چیز میں ضائع کرکے عاقبت محمود کو تباہ وبرباد کر دیا اللھم غفرا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا

وعذاب الآخرة امین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ۵

بہیچ کار کتب فوایت نمی آید	زجمع خاطر خود نسخہ فراہم کن
جز احتی بدلت گر سیدہ بستائی خرد	تو از گرافتن خویش فکر مرہم کن

مسک الختام

اس بیان میں کہ رحمت الٰہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت وغایت نہیں ہے اور اوسکا رحم وکرم اوسکے غیظ وغضب پر غالب ہے اس باب میں آیات واحادیث بکثرت وارد ہیں مگر تھوڑے سے بیان لکھے جاتے ہیں تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل جسیم وکرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ ونار سے نجات دے اللھم آمین ۵

اگر درد ہد یک صلائے کریم	عزازیل گوید قصیبنی برم

آیات کریمات

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسمیں سوائے شرک کے اور سب گناہوں کی مغفرت کا امید وار فرمایا ہے مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ۲ ومن یعمل سوءً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمیں وعدہ دیا ہے کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیوں نہ ہو گر وہ بعد توبہ واستغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئی واجب نہیں ہے مگر اوسنے براہ رحم وکرم وتفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ فسا کتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بایاتنا یؤمنون اسمیں عذاب کو تو مشیت پر محمول فرمایا اور رحمت کو ہر شئی پر وسعت بخشی اور اوسکو مومنین متقین کے لئے واجب ٹھیرایا ۵ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لئے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور

کلام سے اوسکی تاکید کی یا نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم اسکے اول جملے مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہے کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف کیا پھر ضمیر متکلم کی تکرار کی پھر غفور و رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اونمین غایت درجہ کی مغفرت و رحمت ہے اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہے مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے تو سواے منکرون کے سب کو بخشدے اسلئے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین کہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اسمین بندون کو نا امیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پھر وہی دو وصف غفور رحیم ذکر فرمائے جیسے شب و روز مغفرت و رحمت برس رہی ہے اور پورا پورا اظہار اوذکا قبر و حشر مین ہوگا ۸ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربھم ویؤمنون بہ ویستغفرون للذین اٰمنوا ربنا وسعت کل شیء رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ربنا وادخلھم جنات عدن التی وعدتھم ومن صلح من اٰبائھم وازواجھم وذریاتھم انک انت العزیز الحکیم وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم سبحان اللہ وفور رحمت الٰہی تو دیکھو کہ ایک تو آپ غفور و رحیم ہے ہر شئی کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہے اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پھر مؤمنین ہی پر قناعت نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کے لئے مغفرت چاہتے ہین پھر وہی

دو وصف غفور و رحیم پر تنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہین ؛

احادیث رحم و رافت

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے اے ابن آدم بیشک تو مجھے پکاریگا اور مجھے امید رکھیگا تو مین تجھے بخشونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہین کرونگا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور مین پروا نہ کرونگا اے ابن آدم اگر تو آوے میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر پھر تو مجھسے لے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھ شریک نکرتا ہو تو مین آؤن گا تیرے پاس زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی و قال حسن ۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ مر رہا تھا فرمایا تو اپنے آپ کو کسطرح پاتا ہے عرض کیا یارسول اللہ مین اللہ سے امید رکھتا ہون اور بیشک اپنے گناہون سے ڈرتا ہون آپنے فرمایا نہین جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دلمین ایسی جگہہ مین لیکنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عزوجل نے مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون جو اوسکو میرے ساتھہ ہے اور مین اوسکے ساتھہ ہون جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل مین پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بھر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہے تو مین اوسکی طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہون اور جو کوئی میری طرف چل کر آتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑتا آتا ہون رواہ البخاری و مسلم ۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم پاپ نہ کرو تو اللہ تمہارے خطا کرنیوالے

آسمان کو پہونچ جاویں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تم پر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا۔ رواہ ابن ماجۃ باسناد جید ۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پھر اوسنے کہا یارب بیشک میں نے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اوسنے بخشدیا پھر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے یوں کہا کہ پھر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یارب میں نے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجھے بخشدے اوسکے رب نے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے بخشدیا واسطے اوسکے پھر ٹھیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پھر وہ اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پھر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یارب بیشک میں نے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے اوسکے رب نے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اوسکے رب نے فرمایا میں نے اپنے بندے کے لئے بخشدیا سو چاہئے کہ کرے جو چاہے رواہ البخاری ومسلم ۵

بر درگہ دوست ہر گناہے بخشند	صد سالہ گنہ بہم آہے بخشند
عفو گنہم بنا تو لائے کردند	نیچاست کہ کوہ را لکاہے بخشند

۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ اوسکو غرغرہ نہیں لگا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن ۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہیں ہے رواہ ابن ماجۃ والطبرانی ۹ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے میرے والد نے اوسنے کہا کیا تمھنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ندامت توبہ ہے کہا ہاں رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی

قدیم کہ دے کہ وہ گناہ کرین پھر اللہ سے مغفرت چاہین تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ۵

دارم گنہے زقطرۂ باران بیش	وزشرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس ای درویش	ادر خور خود کنیم تو در خور خویش

۱۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب مین لکھا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگی میرے غضب پر اور ایک روایت مین یون ہے کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ۱۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کرکے سو تمانے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکھے اور زمین مین ایک حصہ اتار دیا پس اس حصے سے خلائق باہم رحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنے کُھر کو اپنے بچے سے اوٹھا لیتا ہے اس خوف سے کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اونسے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کو تو درمیان جن وانس وبہائم وہوام کے اوتار کر اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کے سبب سے وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتون کو اللہ تعالی لے رکھہ چھوڑا ہے کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کریگا رواہ مسلم ۱۳ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین رکھا پس اوسکے سبب سے والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اوذکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اون کو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم ۱۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مؤمن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نہ کرے اور اگر کافر اوس رحمت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی

جنت سے کوئی ناامید نہ ہو واہ مسلم ۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیوں پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیوں میں کی تلاش کر رہی تھی جب کسی بچے کو قیدیوں میں پاتی تو اسکو لے لیتی پہرا دیکر اپنے پیٹ سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا تم اس عورت کو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی ہم نے کہا نہیں قسم ہے اللہ کی اور وہ اسپر قدرت بھی رکھتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بمقرر اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر اس عورت سے اپنے بچے پر واہ مسلم ان حدیثوں کے سوا اور بہت حدیثیں ہیں بنظر طول کے اوسکو اس جگہ ذکر نہیں کیا ونذکر انشاء اللہ تعالیٰ الخاتمۃ الحسنی واذا قتا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب الہ رنخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع صفی والسئول ممن اطلع علی ھذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ الفخام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الرعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویصححوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم و لنعم ما قیل ؎

اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف	ولم تحقق زلۃ منہ تعرف
فکم اصلح الراوی کلاما بفضلہ	وکم حرف المنقول قوم وصحفوا
کمنا سخ اضحی لمعنی مغیرا	وجاء بشئی لم یرد ہ المصنف

ولما بلغ بنا الکلام الی ھذا المقام عن لنا ان نختمہ بھذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ

سبحان اللہ العظیم ۵

الحمد لله الذی لم یزل قائما علی کل	لعبد مسیئ ذی ضلال باطل
تعالی علما لیس فیہ بعامل	وکم قائل من قول لیس لقائل
فان تنتقم منی بظلم وتجر	فعدلک اولی من عادل غیر عادل
وان تعف عنک العفو وصلا تستہ	سحائب جود جاد ذا المحص هاطل
علی محمد یرعشان لهفان مغفر	فقیر الی عوت یغیث وواہل

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین شنبہ ۲۳ شعبان ۱۳۱۰ ہجری وقت نزدن یک ساعت روز تمام شد

تم بالخیر

حمد اوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ کتاب یا چ حصہ کا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور حیرت اہل یقین ہے ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۰ ہجری مین جبکہ سرکش دیدہ اولی الالباب باتکمیل پہونچی انی زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول وابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت وروح کے بیان مین ایسی مشرح ومفصل ہین کہ اس سے زیادہ تشریح ساتھ کوئی دوسری کتاب بیان اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم ومؤلف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برازخ وحالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر مسلمان محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی وفارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب ومضامین جناب مؤلف دام مجدہ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمادیے ہین اب یہ کتاب حقیقت روح اور موت وبرزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظر کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی ہو جب اینکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص وعام کرے اور مؤلف سراپا خیر وحسنات کو اجر جزیل دنیا وآخرت مین مرحمت فرماوے آمین ثم آمین

تمت

تاریخ طی الفراسخ

مرتب شد کتابی آن کہ از وے	براہِ غیب پردازی بہ پرسخ
چو احمد سال تالیفش جستم	دلم گفتہ بہ ان طالبت برسخ

خاتمۂ طی الفراسخ از غریب پرداز منشی محمد عزیز اللہ خان بہوپالی طاب الامام واللیالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد نامحدود کے لایق وہ آفریدگار برحق اور قادر مطلق ہے جو وحدہ لاشریک بے مثل و بے نظیر ہے۔ اور بے ہمتا و بے شبہ

علی کل شئی قدیر قطعہ

بہ بین رحکمت خلاق آسمان و زمین	کہ ہر چہ ہست بعالم نشان قدرت اوست
بہ بطن رحم و صدف قطرہ چون گہر روشن	کہ خلق محو تماشای شانِ نظمت اوست

اور لغت کثیر اگر یقدس تسخیر کے قابل وہ ماسوی سوا ہے پیغمبر برحق ہے اور بصدق بشیر و نذیر قطعہ

زہی حبیب خدا و ندِ خالق عالم	کہ نقش خاک درش چین پر قرار
چنان بروفق دین شاہ انبیا آمد	کہ جبرئیل امین تبع او بود دارد

صلوات اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اما بعد عاصی سیہ کار راجی رحمت رحمان محمد عزیز اللہ خان عزیز و ذلیل الغفران ابن مغفل خان بن ماہ علی خان افغان متوطن قدیم دار الاقبال بہوپال جس سما اللہ عن الشر والزوال مژدۂ جان پرور روح افزا۔ و نوید سراسر امید مسرت انتما بجدمت ارباب صادق الایقان۔ و اصحاب شایق العرفان نذر لاتا ہے۔ اور لطیفۂ تازہ تازہ نو بنو ستا تا ہے کہ اس اوان میمنت اقتران و ایام سعادت فرجام میں مجبی مخلصی سیّد ذوالفقار احمد حفظہ اللہ عند ما جناہ نے کتاب در البیان بمضامین راست و راسخ مسمی بہ طی الفراسخ الی منازل الدرائرخ ایسی بطرز پسندیدہ و آئین ہر گزیدہ تالیف فرمائی ہے جو سراسر مفید خاص و عام و مقبول کافۂ انام ہے اور سکے ورق ورق سے اسرار عجائبات عالم برزخ ظاہر و عیان ہیں اور اوسکے صفحہ صفحہ سے حالات غیبی عالم برزخ سے تا برصات حشر و نشر من کل الوجوہ بیان مضامین عبرت آگین اوسکے سے انسان ہوش تازہ پاتا ہے

شوق طاعت معبود برحق سرکوش میدارد اور اوسکے مطالب اُدب سے ہر اہل خرد انجام اندیش کو مخلوص فکر سعادت پیش آتا ہے۔ ذوق عبادت مذاق مطلق دل میں سماتا ہے اگر شربت شہد شیریں سے دیکھے دنیائے دوں کو دار شر جان کردہ نوردمنازل ربانی سبل منزل گزین عرفان سبحانی ہو جائے جو کہ بہترین نتیجہ حصول مقاصد دنیا و عقبیٰ ہے اور افضل ترین ذریعہ وصول دولت وصال لایزالی غرض زبان قلم کی کیا جان اور قلم زبان کی کیا امکان کہ تعریف اس کتاب مجمو اور توصیف اس نسخہ مسعود کی معرض تحریر لاسکے بالاگزیر حالت دعا خیر سے جواب باصواب دیتا ہوں اور تو فیق اس بیان پر اس بیان سے کنارہ گیر ہوتا ہوں اور تتمہ تاریخ شستہ نظم دلکش پر ختم ہوں۔ الٰہی اپنے فضل و کرم عام سے بطفیل حضور خیر الانام صلے اللہ علیہ افضل الصلوات والسلام کے اس کتاب کو باقبول ہر اہل اسلام اور مؤلف صاحب اور اسکے پڑھنے والے اور سمجھنے والے اور اس سامعی کا کام خیر طلب خردہ رسا اور جمیع مومنین و مومنات کو صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوات التسلیم پر چسپاں قیام عطا فرما کر مرام ہو دوش مقاصد دینی و دنیوی اور دو اہم اہم اغوض مطالب مقصود معنوی سمجھ کر کنا اور انجام کار اس ارنا پائدار سے حیر استقامت اور نیک انجام روزی فرما آمین و رب العالمین قطعہ تاریخ

بحمد اللہ ہوئی کیسی مرتب	کتاب مستطاب سر قدرت	انیس سو نود و اک ہجری	جلیس یا کہ یاران شریعت
صبیب طالبان حب مولیٰ	نصیب عاشقان در عین خلوت	مضامین مصفا اسکے کیسر	کنوز در حکمت ہیں بہتر
خداوند الطفیل منجب حق	کہ جس پر ہو گیا ختم رسالت	پڑھے دیکھے سنے سمجھے جو کوئی	اوسی کے دل معرفت کی اپنی نعمت
مؤلف صاحب اطلس کو کب	صراط الہدیٰ پر دی اثابت	ہمارے خاص آقا کو کرم سے	ہمیشہ شاد رکھنا تا قیامت
تیری لطف و کرم سے ہو یہ امید	کہ خیر خاتمہ کرنا عنایت	عطا ہو نعمت دیدار تیری	میسر ہو محمد کی شفاعت
کرم سے اپنی بخشو بخشنے والے	عنایت ہو عنایت اہل جنت	غریب بیچکر عرض تاریخ	کہ جس سے سامعین کو ہو مسرت
	بجا ہی اسکا کہنا فاضلوں سے	کتاب مرجع العلما یکست ۱۳۰۶ھ	

فہرست مطالب کتاب الفرائض الی منازل البرازخ

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲	دیباچہ کتاب	۳۴	باب ششم فضیلت موت کے بیان میں
۶	سبب تالیف	〃	فصل موت مومن کا تحفہ ہے
۸	مقدمہ	۳۵	فصل موت مومن کا سرچشمہ ہے
〃	فصل رب عزوجل کے بیان میں	〃	فصل موت مومن کی غنیمت ہے
۹	فصل دین اسلام کے بیان میں	〃	فصل موت فتنہ سے بہتر ہے
۱۱	فصل بیانمیں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے	۳۶	فصل موت مومن کے لئے کفارہ ہے
۱۳	درود جسے امام شافعی رضی اللہ عنہ	〃	فصل موت مومن کا سرور ہے
۱۵	فہرست ابواب فصول و وصول	۳۷	فصل موت مومن کو محبوب ہے
۲۱	باب اول بیان میں برزخ کے	۳۹	فصل موت مومن کیلئے راحت ہے
۲۳	باب دوم آغاز موت کے بیان میں	۴۱	فصل دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی جنت ہے
〃	باب سوم موت کی تمنا اور اسکی دعا کرنا منع ہے	۴۶	باب نہم ذکر موت اور اسکی تیاری کے بیانمیں
	بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم و مال میں پہونچے	۵۲	باب دہم بیان میں اون امور کے جو کہ معین
۲۵	باب چہارم بیان میں فضیلت طول عمر کے		ذکر موت ہیں
	طاعت الٰہی میں	۵۳	باب یازدہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ نیک گمان
۲۶	باب پنجم موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے		رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے
۲۸	باب ششم راتب عمار کے بیانمیں	۵۹	فصل رحمت الٰہی کے بیان میں
۲۹	باب ہفتم موت کی تمنا اور اسکی دعا کرنا بسبب خوف	۶۱	فصل سعادت و شقاوت پہلے سے لکھی گئی
	فتنہ دین کے جائز ہے		ہے

صفحہ	مطلب
۶۲	باب دہ از دہم ملک الموت علیہ السلام کو قادر ماننے کے بیان مین۔
۶۳	باب سیزدہم ملک الموت علیہ السلام اور اونکی اعوان کے بیان مین۔
۶۶	فصل علیہ ملک الموت علیہ السلام کے سیاہ مین
۶۷	فصل نہین ملک الموت علیہ السلام کو واسطے قبض ملائکہ کے ہے۔
۶۹	فصل دنیا دونون گھنٹون ملک الموت علیہ السلام کے ہے۔
〃	فصل دنیا دونور ازون ملک الموت علیہ السلام کے ہے۔
۶۹	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گھر مین جستجو کرتے ہین۔
۷۰	فصل ملک الموت علیہ السلام اونکی روح قبض کرتے ہین جبکا حکم ہوتا ہی پہلے سے اونکو اسکا علم نہین ہوتا
۷۲	فصل سابق ہین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکے روح قبض کرتے تھے۔
〃	فصل ملک الموت علیہ السلام تین کے ساتھ نرمی کرتے ہین۔
۷۳	فصل ملک الموت علیہ السلام ہر سن سنی کے ساتھ رفیق ہین۔
۷۴	فصل قبض ارواح مطہرات انبیا علیہم السلام
۷۵	فصل بیان اینکہ قبض روح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔
۷۶	فصل بیان ہین اونکے جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے۔
۷۸	فصل رویت ملک الموت علیہ السلام کے خواب مین
۷۹	باب چہاردہم آجال ہر نفس قطع ہوتی ہین
۸۱	فصل پہلے اجل ہر بندے کی موت کا علم ہوتا ہے
〃	باب پانزدہم علامت خاتمہ خیر کے بیان مین
۸۳	باب شانزدہم بیان مین اوس شخص کے جسکے اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اونکی تشویش
۸۶	فصل شدت موت اور اونکی کیفیت کے بیان مین
۹۱	فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسرے کو رخصت کرتے ہین۔
〃	فصل شہید الموت سے محفوظ ہے۔
〃	فصل بشدت موت ملک الموت علیہ السلام
〃	فصل انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونے مین دو فائدے ہین۔
۹۲	فصل موت فجاءت یعنی ناگہان۔

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۹۲	فصل اون امور کے بیان مین جنسے روح بسہولیت نکلتی ہے۔	۱۰۳	فصل جبکہ آدمی محتضر ہوتا ہے کیا کہین۔
۹۳	فصل صورت موت وحیات کے بیانمین	〃	فصل جبکہ مردے کی آنکھین بند کرین تو کیا کہین۔
〃	باب ہفدہم بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوسکے احتضار کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہوجاے اور اوسکی آنکھین بند کی جاوین۔	۱۰۴	باب ہجدہم بیانمین ملائکہ وغیرہم کے جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچھ کہ محتضر دیکھتا ہے اور جو اوس سے کہا جاتا ہے اور جس چیز کے ساتھ مومن خوشخبری دیا جاتا ہے اور کافر ڈرایا جاتا ہے۔
〃	فصل بیانمین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے۔	۱۱۲	فصل مومن کے مرتے وقت فرشتے روح ورسیحان ورضوان کی بشارت دیتے ہین
۹۵	فصل بیان مین اوس چیز کے جو قریب موت کے نزدیک پڑھی جاوے۔	۱۱۹	فصل قبض روح کے وقت اللہ تعالےٰ اور فرشتے مومن پر سلام پڑھتے ہین۔
۹۶	فصل تلقین قبل موت کے بیان مین۔	۱۲۰	فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے
۱۰۰	فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہے	〃	فصل بشارت قبل موت کے بیانمین۔
۱۰۱	فائدہ حقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ۔	۱۲۱	فصل آسمان وزمین کے فرشتے مومن میت پر درود بھیجتے ہین۔
۱۰۲	فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو ذکر کرنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ۔	۱۲۴	فصل فرشتے مومن کے اچھے عمل کا اور کافر کے بُرے عمل کا ذکر کرتے ہین۔
		〃	فصل بیان مین تفسیر سن راق کے۔
		〃	فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
	تعریف فاجر کی بہت کرتے ہیں۔	۱۲۲	فصل شرابی کی موت۔
۱۲۵	فصل مرتے وقت اہل مجلس کی صورتیں نظر آتی ہیں۔	〃	فصل کنار فجار دریائے پیاسے جاتے ہیں
۱۲۶	فصل مرتے وقت اچھے برے عمل کی صورتیں نظر آتی ہے۔	〃	فصل بیان ہیود وقت موت۔
۱۲۷	فصل فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگھتے ہیں۔	〃	فصل نا بینا ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا ہے
۱۲۸	فصل مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چھوتے ہیں۔	〃	فصل بد کے پہان لوگوں سے کب منقطع ہوتا ہے
۱۲۹	فصل مرتے وقت پرندے عمل صالح کی جستجو کرتے ہیں۔	۱۳۳	فصل حربہ ملک الموت علیہ السلام
۱۳۰	فصل جب کے بے دھنوسونے سے خوف نہ کرے کہ جبرئیل علیہ السلام مرتے وقت تشریف نہ لائیں	۱۳۴	فصل بیان ہیں اوصاف ان فرشتوں کے جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتے ہیں
〃	فصل قبر میں وہ شخص کیا ہونا کا مستحق ہوجاتا ہے	۱۳۵	فصل بیان ہیں حکایات اکابر صالحین
〃	فصل جمعے کے دن ہزار بار درود پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت میں دیکھ لیتا ہے	•	کے جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح و ریحان و ملاقات رحمن و سیر جنان و غیرہ و اور قضا صادقہ کی خبر دے یا عشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا۔
〃	فصل دریحان و ملاقات رحمن۔	〃	روح و ریحان و ملاقات رحمن۔
۱۳۶	شفاعت سورہ سجدہ و سراست تبارک		
۱۳۷	رویت نور۔		
〃	ضحک و تبسم بعد موت۔		
۱۳۸	قاطع رحم مومن خمر مشرک جنت میں داخل ہونگے		
〃	مشیخین کے برا کہنے والے پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔		

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۳۸	شب جمعہ کی قبر کا کھنا موجب دخول نار ہے	۱۴۸	فصل دفن آدمیون کے ایک دوسرے کو پہچانتے ہین
۱۳۹	دیکھنا عبدالملک وحجاج کو نارمین -	۱۵۰	باب چہارم میت اپنے نہلانیوالے کفنانیوالے
〃	دیکھنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفقا اعلےمین اور عبدالملک وحجاج کو نارمین -		اوٹھانیوالے قبر مین اتارنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ یہ بلا ارادہ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گزر رہا ہے -
〃	عذاب قاضی بسبب رعایت احد الخصمین	۱۵۴	باب بست ویکم بیان مین چلنے ذرشتون کے جنازے مین اور جو کچھ وہ کہتے ہین -
۱۴۰	دیکھنا جعفر بن زبیر کو سایہ تین آسمان مین	〃	باب بست ودوم اس بیان مین کہ زمین آسمان
〃	دیکھنا ثواب اعمال کا -		فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے
〃	فضیلت عمل صبح کی زمانہ حجر مین -	〃	فصل بیان مین رونے آسمان وزمین کے
۱۴۱	سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہے -	۱۵۶	فصل سجدہ گاہ اور عبادت گاہ مومن پر روتی ہے
〃	مرنے سے پہلے موت کی خبر -	۱۵۷	فصل مومن پر ذرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلا وغربت مین مرتا ہے -
۱۴۲	حضور ملائکہ وقت موت -	〃	باب بست وسوم دفن کے بیان مین -
۱۴۳	مثال جسد -	〃	فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے -
۱۴۴	فصل توبہ کے بیان مین -	۱۵۸	فصل نطفہ پر قبر کی مٹی برابر ڈالی جاتی ہے
۱۴۶	باب نوزدہم بیان مین ملاقات روحون کے میت سے -	۱۵۹	فصل اللہ تعالی کو جس زمین پر بندے کا مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکے کردیتا ہے -
〃	فصل اہل رحمت اللہ کے بندون کے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتے ہین اور زندون کا حال پوچھتے ہین -		
۱۴۸	فصل مومن کی اولاد اور اہل واقارب اوسکا استقبال کرتے ہین -		

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۵۹	فصل مردے کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کریں۔	۱۷۱	فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان میں۔
۱۶۰	فصل اعلیٰ زمین کا اوسط سے بہتر ہے	〃	فصل سبب ضغطۂ قبر کے بیان میں۔
〃	فصل قبرستان مومن کے لئے تجمل و زینت کرتا ہے۔	۱۷۲	فصل قبر کا داماد مومن کا نزنیک بدلا کیے بکہ ہوتا ہے
۱۶۱	فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ تر زم ہیں۔	۱۷۴	فصل ضغطۂ صبیان کے بیان میں
〃	فصل فضل جبل مقطم۔	۱۷۵	فصل داماد قبر کا سبب بے اعتباطی پیشاب کے ہوتا ہے
〃	فصل قبر امانت ہے۔	〃	فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے
۱۶۲	فصل قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازہ کے ہمراہیوں کو ماتا ہے تاکہ اونکا غم غلط ہو۔	۱۷۶	فصل اوس شخص کے بیان میں جسکو ضغطۂ قبر نہیں ہوا
〃	فصل ابتدائی قبر کے بیان میں۔	〃	فصل مرض موت میں قل ہو اللہ پڑھنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے۔
۱۶۳	باب بست و چہارم اہل مرگ کے بیانمیں کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہیں۔	۱۷۷	باب بست و ششم پہلے پہل قبر میں میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے۔
〃	فصل دفن کے وقت کیا کہیں۔	۱۷۸	باب بست و ہفتم یا میں مخاطبت قبر کی میت سے
۱۶۴	فصل تلقین بعد الدفن کے بیان میں۔	۱۸۳	باب بست و ہشتم فتنۂ قبر کے بیان میں۔
۱۶۸	فصل بیان میں انکار تلقین بعد الدفن کے	〃	فصل معنی فتنۂ قبر کے بیان میں۔
۱۷۱	باب بست و پنجم ضمہ قبر یعنی قبر کے دبانے کے بیان میں	۱۸۴	فصل ملائکہ سوال کے نام اور انکی صفت کے بیان میں
		۱۸۵	فصل بیان میں حلیۂ منکر و نکیر کے۔
		〃	فصل بیان میں احادیث فتنۂ قبر کے۔
		۲۱۲	فصل سوال کے وقت شیطان آتا ہے۔
		〃	فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل میت

صفحہ	مطلب
	کیلئے مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین
	تو انکو حجت کی تلقین کرین -
۲۱۴	فصل اس امر کے بیان مین کہ حضور صلے اللہ علیہ
〃	وآلہ وسلم تعلیم جواب منکر نکیر کا امر فرمایا ہے
	فصل زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا
	انھون نے سوال جواب کی کیفیت بیان کی
۲۱۵	فصل زندون نے اپنے کانون سے اس
	عالم مین منکر نکیر کے سوال کو اور مردے کے
	جواب کو سنا -
۲۱۶	فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ
	سوال مین وارد ہوئے ہین -
۲۱۷	فصل جمع روایات کے بیانمین جو کہ سوال جواب
	کے کیفیت مین آئے ہین -
〃	فصل اس امر کے بیان مین کہ سوال ایک بار
	ہوتا ہے یا زیادہ -
۲۲۰	فائدہ بیان مین بعض حوال راویان اثر
	مذکور کے -
۲۲۱	فصل اس امر کے بیانمین کہ سوال مرشتون کا
	اس امت کے ساتھ خاص ہے یا نہین -
۲۲۳	فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین

صفحہ	مطلب
۲۲۶	فصل سجد اعمال کے بیانمین -
۲۲۱	فصل کیا میت کو گشت ہوتا ہے کہ وہ سوال
	کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے
〃	فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے
〃	فصل بیان مین سوال موسن منافق کافر
	واطفال مشرکین کے -
۲۳۴	فصل بیان مین سوال دن لوگون کے جو دفن
	نہ کئے گئے یا انکو سولی دی گئی یا اونکے بدن
	کے اجزا متفرق ہو گئے یا اونکو درندون
	نے کہایا -
۲۳۶	سجث مسفل و مسفلہ -
۲۳۷	فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکے
	بدن کی طرف قبل دفن کے پھیری جاتی ہے
	یا بعد دفن کے -
۲۳۸	فصل اس بیانمین کہ میت وقت سوال کے
	پورا زندہ ہو جاتا ہے یا نہین -
۲۳۹	فصل اس بیانمین کہ جس شخص کے اجزا متفرق
	ہو گئے ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین
	ہوتا ہے یا بعض مین -
۲۴۱	فصل بیان مین اوس شخص کے جو کہ تابوت مین

صفحہ	مطلب
	رکھا گیا ہے۔
۲۴۱	فصل سوال عزیز کے بیان مین۔
〃	فصل قرآن شریف سوال کے وقت تمیز حجت کرتا ہے۔
۲۴۲	فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالےٰ نے میت کے سوال جواب مین کیا حکمت رکھی ہے
۲۴۷	باب بست و نہم بیان مین اون لوگون کے جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہتے ہین۔
〃	فصل شہید کے بیان مین۔
۲۵۰	فصل تعداد شہدا کے بیان مین۔
۲۵۷	فصل مرابط کے بیان مین۔
۲۶۱	فصل طعون کے بیان مین۔
۲۶۵	فصل صدیق کے بیان مین۔
۲۶۶	فصل بیان مین سوال حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔
۲۶۸	وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین
۲۶۹	وصل سوال جن کے بیان مین۔
۲۷۰	فصل بیان مین سوال نابالغ بچون کے۔
۲۷۲	وصل بعض کے نزدیک ہر طفل سے سوال ہوتا ہے

صفحہ	مطلب
۲۷۳	وصل مسئلہ سوال مجنی مین خلاف ہے
۲۸۱	وصل عہد و میثاق کے بیان مین۔
۲۸۲	فصل بیان مین سوال اہلیہ و مجنون کے اور اوس شخص کے جو کہ زمانۂ فترت مین مرا۔
۲۸۴	فصل اوس شخص کے بیان مین جو کہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وفات پائے۔
۲۸۷	فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والے کے۔
۲۸۹	وصل بیان سورۂ سجدہ۔
۲۹۰	باب سی ام بیان مین نظامت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے۔
۲۹۲	رویت ضمت و ضیق قبر۔
۲۹۴	موت غربت۔
〃	رویت ضمت قبر۔
〃	رویت انور بر قبر۔
۲۹۵	خوشبوے مشک از قبر۔
〃	باب سی و یکم رحمت آلہی در قبر۔
〃	باب سی و دوم تحفۂ مومن در قبر۔
۲۹۶	باب سی و سوم بیان مین ظلمت قبر کے اور جواد سکور روشن کردے۔

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۹۰	عالم کا عالم قبر میں مونس ہوتا ہے۔	۳۱۹	فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان میں
〃	سنت مشہورہ نور وانس ہے قبر میں۔	۳۲۰	فصل اس امر کے بیان میں کہ عذاب قبر کو سب جانور سنتے ہیں۔
〃	ثواب ادخال سرور بر مومن۔		
۲۹۱	مسجد میں چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے	۳۲۲	فصل بیان میں اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ
〃	ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگوں سے۔	۳۲۳	عذاب ابوجہل
〃	ثواب عیادت مریض۔	۳۲۵	عذاب یہود۔
〃	حساب قبر میں۔	۳۲۶	مایوسی کنار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے
۲۹۹	روئت عمل کی قبر میں۔	〃	عذاب بنی نجیق۔
〃	اونی سے سبب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی موجب ہے پیروی دجال کا۔	〃	عذاب ابن آدم اول۔
		۳۲۷	عذاب عبید اللہ بن زیاد۔
〃	باب سی و چہارم بیان میں عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ۔	۳۲۸	عذاب مسلم بن عقبہ۔
		〃	عذاب ابن ملجم
〃	فصل اثبات عذاب قبر کے بیانمیں۔	۳۴۰	وصل بیانمیں انواع عذاب قبر کے۔
۳۰۰	وصل بیانمیں اون آیتوں کے جسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہے۔	۳۴۷	جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اور کاسہ قبلہ سے پھیرو یا جاتا ہے اعاذنا اللہ منہ۔
۳۰۳	وصل ثبوت عذاب قبر از قرآن شریف۔	۳۴۸	رویت عذاب قبر۔
۳۰۴	وصل منکرین عذاب قبر کے بیانمیں۔	۳۵۰	رویت عمل بدسیت۔
۳۱۶	وصل اس امر کے بیانمیں کہ عذاب قبر جان پر ہے یا تن پر یا دونوں پر۔	〃	سماعت عذاب قبر۔
		۳۵۱	قبر کا عذاب بھی برزخ کا عذاب ہے۔
۳۱۷	وصل عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونوں پر ہے	〃	عذاب قبر دو قسم۔

صفحہ	مطلب
۳۵۱	مسئلہ عجیب۔
〃	مردے شب جمعہ کو معذب نہیں ہوتے۔
۳۵۲	وصل بیانین انواع عذاب قبر کے۔
۳۵۶	وصل وکر زواجر فیا جری من عذاب القبر۔
۳۶۱	باب سی وپنجم بیانین اون اعمال کے جو کہ عذاب قبر سے نجات دیتے ہین۔
۳۶۴	حدیث جامع منجیات عذاب قبر۔
۳۶۶	مقامات اہل ستار۔
〃	وصل عمل دفع عذاب قبر۔
۳۶۸	باب سی وششم بیانین احوال مردون قبرمین
〃	فصل لا الہ الا اللہ والون کو وحشت نہین قبر مین
〃	انبیاء علیہم السلام اپنی قبرمین زندہ ہیں
۳۶۹	صلوۃ ثابت بنانے رضی اللہ عنہ در قبر۔
〃	قرارت قرآن شریف در قبر۔
۳۷۲	تعلیم قرآن وباقی قرآن در قبر۔
۳۷۳	شغل علم در قبر شیخ۔
〃	فصل اہل قبر ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین۔
۳۷۶	فصل میت کے پاس اسکے گھر والے آنے میں
〃	میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے۔

صفحہ	مطلب
۳۷۶	شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے۔
〃	از قدر قدۃ المتقین۔
〃	موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔
۳۷۷	رد بصر وقت موت۔
〃	میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے۔
۳۷۸	رد کفن بعد از موت۔
۳۷۹	نقل میت از قبر۔
〃	شرف تسبیح مین سبحان اللہ۔
۳۸۰	زینت اہل قبور بر اسے میت صالح۔
〃	قبر و اعمال سفر وحشر پر ریحان۔
〃	دستہ یاسمین در قبر۔
〃	ریحان در قبر۔
〃	خوشبوے مشک در قبر۔
۳۸۱	تلاوت وصوم موجب خوشبوے مشک در قبر۔
〃	حور اپنے خاوند کے سر مین جنت کا سیڑھی دیتی ہے۔
〃	حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرشتون کے ساتھ جنت مین اڑتے پھرتے ہین۔
۳۸۲	بدن مٹی سے مضر نہین پاتے۔
۳۸۳	بیان شہید للہم حققنا بذلک آمین۔
۳۸۴	فصل بیانین زیارت قبور کے اور اس مین

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
	کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور انکو دیکھتے ہین اور انکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین۔	۳۹۸	حاضر ہونا شہدا جنازۂ حسن عبدالعزیز بن اللہ عنہ ہین اور پہونچا دینا اپنے زہاد دوست کا اوسکے وطن ہین۔
۳۸۵	زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے۔	۳۹۹	حاضر ہونا شہدا کا اپنے بھائی کے نکاح ہین سوتی کا نہ سوت دینا۔
〃	زیارت وسلام بر شہید۔	۴۰۰	
〃	دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے۔	۴۰۱	کلام میت۔
۳۸۶	علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ	۴۰۳	انگلی ملانا میت کا ساتھ تسبیح کے۔
〃	تنبیہ بیانہین عود روح کے طرح جسم کے امر قبر کے	〃	ضحک میت۔
۳۸۸	کشف حال شہید براے بعض اولیاء	۴۰۴	کلام زید بن خارجہ الضاری رضی اللہ عنہ بعد از موت۔
۳۹۲	سماع رد سلام از قبر شہید۔	۴۰۶	کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت۔
۳۹۴	ضرب وقت بر سر شہید۔	〃	امداد شہید کی اپنے دوست کو۔
〃	سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔	۴۰۷	کلام سر شہید۔
		۴۰۸	حیات بعد از موت۔
۳۹۵	سماع جواب اذان از قبر و سماع تبوک آوہ	〃	مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت۔
〃	کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام	۴۰۹	شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو۔
〃	شہید کا سورۂ یٰسین پڑہنا۔	۴۱۰	وصل بیان مین سماع میت کے۔
۳۹۶	قبر سے بات کا جواب دینا۔	۴۱۴	تنبیہ بیانہین طریقہ سلام میت کے۔
۳۹۷	کلام میت و حسرت بر عمل صالح۔	۴۱۵	وصل بیانہین سلام و کشف حضرت شاہ عبدالرحیم

صفحہ	مطلب
	قدس سرہٗ کے۔
۴۱۵	ملاقات حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ
۴۱۷	قصۂ شہادت حضرت شاہ حبیب الدین رضی اللہ
	عنہ والد ماجد حضرت شاہ حبیب الرحیم قدس سرہٗ
۴۲۰	وصل بیانین حکایات تصور الآمال کے
۴۲۲	باب سی دہشتم بیانین تقرر ارواح کے۔
۴۳۰	وصل بیانین انواع مستقر ارواح کے۔
۴۵۵	فائدہ بیانین مستقر شہدا و بحر کے۔
۴۶۰	باب سی و ہشتم اس امر کے بیانین کہ ہر روز میت کا مقعد اوپر پیش کیا جاتا ہے۔
۴۶۱	باب سی و نہم بیانین عرض اعمال زندوں کے مردوں پر۔
۴۶۴	باب چہلم بیانین اوس چیز کے جو کہ روح کو اوسکے مقام کریم سے روکتی ہے۔
۴۶۶	باب چہل و یکم بیانین اوس شخص کے جو بغیر وصیت کے مرجاوے۔
۴۶۷	باب چہل و دوم اس بیانین کہ مردوں اور زندوں کی روحیں خواب میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔
۴۷۳	باب چہل و سیوم بیانین اس امر کی تحقیق کے

صفحہ	مطلب
	کہ زندے کی روح مثل مین مخلی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح وغیرہا سے ملتی جلتی ہے۔
۴۷۴	باب چہل و چہارم بیانین اس امر کے کہ زندوں نے مردوں کو خواب مین دیکھا اور اونسے احکام لیے پوچھا پھر اونہون نے اپنے حال کی اونکو خبر دی
″	مذمت اُخراض۔
۴۷۵	قرارت سلام۔
″	فضیلت خون۔
۴۷۶	فضیلت نماز شب۔
″	رحم ورافت اللہ تعالےٰ۔
۴۷۷	دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے۔
″	عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہین۔
″	بیان ندبا و ریا ندار۔
۴۷۸	موت فقہی پر حیات ابدی ہے۔
″	خیر و رحمت اہل خیر کو پہونچاتی ہے۔
۴۷۹	جس چیز سے اللہ عزوجل کی ذات پاک متعفن و بودہ افضل ہے۔
″	یقین اور خیر خواہی اللہ تعالےٰ اور مسلمین کی شامل کرنی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
	پیغمبر نہیں ہے۔	۴۸۴	ذکر قاضی یحییٰ اکثم۔
۴۷۹	فضیلت تقویٰ۔	۴۸۵	فضل امام احمد رضی اللہ عنہ۔
〃	خواب میں اداے قرض کی وصیت۔	〃	فضل محمد بن مصفی حمصی رضی اللہ عنہ۔
۴۸۰	کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے ہمارے جنت کا برزخ میں۔	۴۸۶	فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ۔
〃	محبت الٰہی موجب مغفرت ہے۔	〃	فضل علم۔
〃	کرامت الٰہی براے بندۂ مطیع۔	۴۸۷	فضل حدیث شریف۔
〃	فضیلت معرفت و ذم مباہات۔	〃	فضل قلت مخالطت مردم۔
۴۸۱	فضیلت سنت و علم و مذمت قدر و اعتبار الی الجاہ۔	〃	فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ۔
〃	مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما و اراجم۔	〃	فضل محمد بن یحییٰ ذہلی رضی اللہ عنہ۔
۴۸۲	فضیلت تیقین۔	〃	فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب یوطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبداللہ شافعی رضی اللہ عنہم
〃	فضل صبر و مسرت بر عمل صالح۔	〃	فضل حسن ظن باللہ تعالےٰ۔
۴۸۳	فضل یقین۔	۴۸۸	فضل جراح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔
〃	نفع دعا۔	〃	فضل تکبیر۔
〃	فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ۔	〃	مغفرت کمیت بن یزید شاعر رحمہ اللہ تعالےٰ
۴۸۴	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ۔	۴۸۹	ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ
〃	فضل محمد بن واسع و محمد بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہ۔	〃	فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ۔
〃	فضل ابو عمر بصری رضی اللہ عنہ۔	۴۹۰	فضل امام شافعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
〃	خلید بن سعید رحمہ اللہ تعالےٰ	〃	فضل اہل سنت۔
		〃	فضل غزو بحر۔

صفحہ	مطلب
۴۹۰	مغفرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالےٰ۔
۴۹۱	فضل ابوجعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ۔
〃	اکرام یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث
〃	فضل ابوجعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ
۴۹۲	مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب حدیث
〃	درجہ علم و حسن۔
〃	فضل استغفار۔
〃	ذرا سا ست کا اظہار موجب مغفرت ہے۔
〃	فضل شہادت لاالہ الا اللہ۔
۴۹۳	فضل درود شریف۔
〃	فضل عامر بن قیس رضی اللہ عنہ۔
〃	فضل امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ۔
〃	اکرام بشر حافی رضی اللہ عنہ۔
۴۹۵	ابولولف عجلی رحمہ اللہ تعالےٰ۔
۴۹۶	ذکر حجاج بن یوسف ثقفی۔
۴۹۷	یزید نحوی کی فضیلت اور ابومسلم خراسانی کا عذاب اور ذکر ابراہیم بن صالح کا
〃	صالح بن عبدالقدوس رضی اللہ عنہ
〃	حضرت ابویزید طیفور بسطامی رضی اللہ عنہ
۴۹۸	فضل صبر و حضرت فضیل بن عیاض رضی

صفحہ	مطلب
	اللہ عنہ۔
۴۹۸	فضل استغفار۔
〃	فضل حفظ طریق مسلمین۔
〃	فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ۔
۴۹۹	یوسف بن حسن رازی صوفی رضی اللہ عنہ
〃	مغفرت ابونواس رحمہ اللہ تعالےٰ۔
۵۰۰	حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
〃	مغفرت حافر بن جنازۂ حضرت سری سقطی
۰	رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
۵۰۱	فضل مجالس اہل حدیث۔
〃	ابوذر رحمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
۵۰۳	فضل توبہ۔
۵۰۵	وصل بیانین بعض حالات برزخ کے کتاب فتح الخلاق وغیرہ سے۔
۵۰۷	وصل بیان بین بعض حکایات کے کتاب سکارم الاخلاق سے۔
۵۱۰	وصل بیانین رویت اللہ عزوجل کے۔
۵۱۱	وصل بیانین رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
۵۱۳	وصل بیانین بعض حکایات کے کتاب فصل الخطاب سے۔

صفحہ	مطلب
۵۱۵	باب چہل و پنجم اس بیان مین کہ زندہ لوگ مردے کو جو برا کہتے ہین وہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے برا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے۔
۵۱۶	باب چہل و ششم اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے۔
۵۱۹	باب چہل و ہفتم اس بیانمین کہ جتنی طرح کی ایذا ہے اوس سبب سے میت ایذا پاتا ہی
〃	فصل قبر کو رو ندنا قبرون مین یا خانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہے۔
〃	فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے۔
۵۲۰	باب چہل و ہشتم یا بیانمین ملازمت خاطئین کے مومن کی قبر کو۔
〃	باب چہل و نہم بیانمین اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین۔
۵۲۳	فصل بیان مین اون اعمال کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے۔
۵۲۴	وصل اس بیانمین کہ دعا و استغفار زندگی مردونکو نفع دیتی ہے۔
۵۲۹	وصل اس بیانمین کہ میت کو ثواب حج کا

صفحہ	مطلب
	پہونچتا ہے۔
۵۳۰	وصل ثواب بردہ آزاد کرنے کا میت کو پہونچتا ہے۔
〃	وصل بیانمین ثواب روزہ و نماز کا بسطے میت کے۔
۵۳۱	وصل بیانمین تلاوت قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر۔
۵۳۵	وصل بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے۔
۵۴۰	وصل بیان مین ہدیہ گزرانے کے خدمت شریف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
۵۴۳	باب پنجاہم اس بیانمین کہ مرنے کے لئے کون وقت بہتر ہے۔
۵۴۴	باب پنجاہ و یکم بیانمین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتے ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے
〃	باب پنجاہ و دوم اس بیانمین کہ میت بدبودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم پوسیدہ پڑجاتا ہی مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین یا دیکھا جسم صحیح سالم پاک صاف

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
	خوشتر ہتا ہے۔		اور اوسکا رحم وکرم اوسکے غیظ وغضب پر
۵۴۸	خاتمہ بیانمین فوائد متعلق روح کے اور یہ		غالب ہے اللہ سبحانہ اپنے کرم وفضل سے
	دس فائدے ہیں۔		اور اپنے رسول رؤف رحیم کی برکت سے ہم
۵۵۹	خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الفصول والابواب		سبکا خاتمہ بخیر فرمائے اور عذاب دوزخ و نار
۵۶۰	فصل بیان یمین وصیت وغیرہ کے۔		سے محفوظ و مصون رکھے آمین والحمد للہ
۵۶۳	فصل بعض وصایاے نافعہ کے بیانمین		رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید الرسولانا
۵۷۲	مسک الختام اس بیانمین کہ رحمت الٰہی وسیع		محمد شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین وعلے آلہ
	ہے اور اوسکی نہایت وغایت نہین ہے		وصحبہ اجمعین آمین۔

589

امداد الحیّ باصلاح الطیّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ سبحانہ حمداً ازجویہ حسن الختام، ونشکرہ شکراً تستجلب بہ مزید الانعام، ونصلی ونسلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع امتہ المذنبین رسول رب العالمین سیدنا ومولانا محمد سید الانام ولسنۃ الطعام وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام صلوۃً وسلاماً دائمین متلازمین الی یوم القیام اما بعد اللہ تعالی کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ جو وقت شرح الصدور کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تحفۃً نہایت غلط غیب سے ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو وہ غلط تھا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہو کر تیار ہوا نوبت کاپی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد العلی صاحب بلسی دام مجدہ نے لکھنؤ سے دو نسخے قلمی اور بھیجے اور بہت کچھ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہو کر تیار ہوئی اور نوبت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقاً مطبوعہ لاہور ہاتھ آیا اگرچہ غلط ہو مگر بھی بین آیا کہ بڑی تراجع بین جو احادیث و آثار کہ شرح الصدور کی بین ان کا مقابلہ کر لیا جاوے جو غلط ہو چھوڑ دیا جاوے اور صحیح ہو وہ اخذ کیا جاوے اور جو کم ہوا دس سے غرض نہ ہوا اور جو زیادت ہو وہ لی جاوے نے تو خالی از فائدہ نہ ہو گا بسبب مرض مصنف کے اول قصد تھا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چھوڑا جاوے جو چاہے گا کر لیگا لیکن پھر خیال آیا کہ ؎ برگ عیشے بگور خویش فرست ؎ کس نیارد زپس تو پیش فرست پس اللہ سجانہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کیا وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخوں کو بھی کھدیا چند دن مین اللہ تعالی کے فضل سے مجموعہ مرتب ہو گیا اور نام اسکا امداد الحیّ باصلاح الطیّ رکھا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے یہ قصد تھا کہ صرف صحت نامہ لکھدیا جاوے اختلاف نسخ سے تعرض نکیا جاوے جو شخ پہلے سے حاشیہ پر لکھی ہین

وہی کافی ہیں مگر پھر یوں خیال آیا کہ جو نسخہ باصفی ہیں اُنکو بھی صحت نامہ میں درج کر دیا جائے کیونکہ اسمیں ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ میں چند امور جمع ہو گئے اوّل اغلاط طبع دوم اختلاف نسخ سوم اختلاف نسخ و عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسماء رواۃ جو کہ وقت تحریر رسالہ حدائق الزھور فی رجال شرح الصدور کے مراجعت کتب رجال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چھ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمیں پانسو سے زیادہ رواۃ شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہے اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو مرتب ہو کر شائع ہو گا مثلاً ایک نام متن میں تھا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونوں کا احتمال تھا تعین نہیں ہو سکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسما کا تعین معلوم ہو گیا اور انکو بھی اسمیں درج کر دیا اور جن کا تعین معلوم نہ ہوا اُنکو بطور نسخہ کے لکھدیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہیں جو کہ سودمند ہیں زائد و یعنی کو چھوڑ دیا اور جن علما کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور میں اخذ کیا ہے باخاکسار نے طی الفراسخ میں نہ دیکھی ہے یا اُنکا ذکر آ گیا ہو اور انکے تراجم کتب تاریخ موجودہ سے لکھکر الروض المطور فی علماء شرح الصدور نام رسالے میں درج کر دیئے ہیں یہ رسالہ اسی کتاب کے آخر میں طبع ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا منظور ہو بلا ملاحظہ کر لیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہیں آئے اونکے اسماء مبارک علاحدہ فصل میں لکھدیئے گئے تاکہ جس کو میسر ہوں وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے اس کام کو قبول فرمائے اور سب مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور میرا اور جسکی ہمت والا ہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مومنین و مؤمنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مرتبات کی دے اور عافیت، ایمان عطا فرمائے اور آفات دین و دنیا سے برکران رکھے اور عذاب برزخ و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و فتور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے بخشدے آمین ثم آمین اللھما نا اسالک العفو و العافیۃ فی الدین و الدنیا و الآخرۃ عاقبتک الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ انک یا ارحم الراحمین

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین آمین

فصل صحت نامۂ کذب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۷	سمیہ و دیرات علیہا صوداک	کنایہ و ورثہ علیہا صوداک
۱۴	۱۱	جندر	جزر
۲۳	۹	وابنو	وابنوا
۲۴	۱۴	قصر	القصر
۲۵	۱۹	بنی تمیم	بنی[1]
۲۶	۳	ابی بنیلہ	ابی عنبلہ
۲۷	۱۴	برمح دین	برمح مین سے
۳۰	۱۸	حکیم	حکم
۳۲	۱۹	مبارزت	مبادرت
۳۱	۱۱	قریب	
″	۱۵	تو اوسکو پھر کہنا	الٰہی تو اوسکو یہی ہمت کو رجوع کر
۳۲	۸	تنہا	پس تہا
″	۱۸	سعد	سعید
۳۴	۱۳	ابر	ابد و ابتار
۳۶	۳	موت شہری	موت خیر ہے
۳۶	۱۴	ابن عربی	ابن[2] العربی
۳۷	۳	منتوس	منتوس رواہ ابن الیمکیر
۳۱	۲	کرسلے	کرسلے رواہ احمد
″	۱۴	موت کی بڑی کراہت ہے	لفظ اصل ستیقاً الموت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱۴	ملاقات کی	ملاقات کی محبت کی
۴۰	۱۶	کما خلوان	کما یعنی گروان فی تواوت
″	۱۹	صاحب غصص و	یعنی بڑی ناگوار
		کرب	سختیون والی
۴۷	۲	دیکھتے	لفظ صدیث[3] الیس سے
۴۸	۱۰	ہونے کے	ہونے نے
″	۱۱	اسکی بہلی ہے	ایس یہ لفظ قاتل کی ہے
			متصل ہے یعنی
۴۹	۲۰		حسبکی دلا اسی[4] الخ
۵۰	۳	دو	دونو
۵۲	۹	تو زیارت کرو	تم زیارت کرو
″	۱۱		کرینگی یا یہ معنی ہیں کہ
			کرینگی یعنی زیارت
۵۳	۱	ہوتا ہے	ہوتا ہے[5]
″	۵	الحفنا	الحفنا
۵۵	۲	تاکہ	یعنی تاکہ
″	۱۰	اوس کی	الدرکی
۵۶	۱۰	تو ان دونو کو	مین ان دونو کو
۶۰	۱۷	برادری	بردباری

[1] ایک قبیلہ ہے جو بنو تمیم سے مشہور ہے

[2] ابن عربی نام ہے ایک شخص کا جو بڑا فاضل تھا

[3] اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب وہ ہونے نے کہا کہ میں ہوں تو اسکی بہلی ہے

[4] اس لفظ کا ترجمہ یہ ہے کہ حسبکی دلا اسی الخ

[5] ہوتا ہے یہ ہے کہ ہوتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۳	۲۱	رسلنا	رسلنا وھو کالمرفوع
۶۴	″	اوس سی	اوس تی
۶۵	۱۳	حناں	حیّاں
″	۱۶	اورنے	مین فی اورنے
۶۶	۷	ابو جبید	مُجَبِّد
۶۷	۱۳	اسلم	سَلِیم
۶۸	۱	جہان	جہاں سے
″	۲	حکم	ابو الشیخ فی حکم
″	۳	کیا گیا	کیا ۔
″	۹	ازدی	اَزدِی
۶۹	۲	اوس سے	اوسکو اوس سے
۷۱	۷	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی یعنی ازدی سندی
۷۲	″	اورنون فی شکوکیا	انکی شکایت کی گئی
″	۸		حاکم وصححہ
″	۱۵	اور	اور اللہ تعالی فی
″	۱۹	کیا سنا	کہا سنا
۷۴	۶	کچھ	کچھ یعنی
۷۶	۱۱	وطاب	فطاب
۷۷	۷	قبض	قبض اور ملے
۷۸	۲۰	پہر مرتا	پہر مرتا
۷۹	۹	مگر ایک	یعنی مگر ایک

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸۱	۲۱	عمر	عمرؓ
۸۳	۱۷		تو اوسی لائق ہے
۸۴	۳	نزدیک	اوسپر نزدیک
″	۱۱	ذرہ	اوس سی ذرہ
″	۱۸		ستر اھل اصل کذا
۸۷	۲	حسن	ابسیل و ابالقاسم
″	۴	حمزہ	محمدؐ
″	۷	علی	علی بن
۸۸	اخاشیہ	پیاہ	میر اسیلہ
۹۰	۱۰	راجی	راہب یعنی کاتب
″	۱۶	جب	کبھی جب
″	۱۸	کرتا ہے	کی جاتی ہے
۹۱	۹		تراتی یعنی ہنس
۹۲	۳	سہولت خروج	اوسکی روح کے سہولت خروج کو
۹۳	۵		ابو الشیخ
۹۷	۱۱	سینے	ہم سے
۱۰۱	۳	سے	سے ،
۱۰۲	۲	قرۃ کیتی ہے	تر مجھے ہے
″	۳	راضی	اوس سی راضی
۱۰۳	۴	امام حسن	ابی الحسن
″	۱	کبرہ	کبر ۔

۱ اوپر صفحہ ۶۳ سطر ۲۱ کا کلام یہ ہے کہ اوپر ہی فرع ہے اوپر ہی اصل ہے اوس سی اوس تی ہوا ہے اوس سی اوس تی ہوا ہے یا لیکن اس تعلیل کذا ۱۲

۲ ثم ثبت ہوں اسکا ۱۲ دوسرے ہیں اسکا ہیں کے ۱۲ دوسرے ہیں اسکا ۱۲

۳ اوس سے اوس جہاں ۱۲ یا ہے اوسکو اوس جہاں ۱۲ حاں سے اوسکو اوس ۱۲

۴ ظاہر ہے کہ اوس ۱۲

۵ حتی تصل غیر شدی کی ہے ۱۲ کی دالہ تکریر ہے یا لیکن ۱۲ حاکم اور وحاں کا ہو سہو ۱۲ معلل ہے ۱۲ الحمد للہ وہیں ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۲	۱۱	ابوبکر	ابوبکرہ
〃	۱۷	رضی	رضی اللہ
۱۰۸	۱۵	گھر سے	گھر کے
〃	۱۶	ایسے	ایسے ایک
۱۱۰	۱	دیکھیہ	دیکھ پس وہ کہتا ہے
۱۱۱	۵	جسم	اور جسم
〃	۱۳	نتونی جانا نہ تونی	
۱۱۲	۱۱	ریحان	ریحان وجنانیعم
〃	۱۹	اوسمین	اوسمین
۱۱۳	۱۴	تیرے	تیرے لیے
۱۱۴	۱۷	مزہ	مزہ دہر
۱۱۵	۱	قلمت	قلمت
〃	۱۹	گرنگے	اڑے
〃	۲۰	رتوڑے	
۱۲۰	۱۵	مومن کہتا ہے	مومن کی واسطے دیکھا جاتا ہے
۱۲۱	۴	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی تفسیر میں آیت مذکورہ کے کہ کہ مخصر ہی دیا جاتا ہے ساتھ اوسکے نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر میں اور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			سبحان اور سمایا جاتا کا کہ بیشک البتہ وہ جنت میں ہی اور ابن ابی حاتم فی زید بن اسلم سے یہی روایت کیا ہے کہ الخ
۱۲۱	۱۰	کہا میں نے	کہا کہ
〃	۱۱	اس آیت کو پڑھا	یہ آیت پڑھی گئی
۱۲۴	۵	کہتے ہیں	پس وہ کہتے ہیں
〃	۱۲	الحیاط	الحیاط اخرجہ ابن ابی شیبہ فی المصنف ولبیہقی والدلائی واخرجہ ابو داود الطیالسی مختصرا وفیہ فیصعد بہ من اثر الذی کان یصعد عملہ منہ وفی آخرہ فیعد دہ وہ فیرد الی اسفل الاماکن الی الثری
۱۲۵	۱۸	ش	شرا
〃	〃	اور بہت	بہت

سوال مدینہ منورہ سے کاغذ کا
تذکرۃ الرشید مولفہ مولانا رشید احمد گنگوہی
چہل حدیث شیخ الاسلام ابو اسمٰعیل ہروی
ہدیۃ المہدیین مولفہ نواب صدیق حسن خان
دلائل الاعجاز فی علم المعانی مولفہ عبدالقاہر
مرقات شرح مشکوٰۃ مولفہ ملا علی قاری
الادب المفرد مولفہ امام بخاری
الاذکار مولفہ امام نووی
الاربعین مولفہ شیخ تقی الدین
الاشباہ والنظائر فی النحو
تیسیر الوصول الی جامع الاصول
تحریر علوم الحدیث
الاشارہ الی معرفۃ الزیارۃ
الاکلیل فی استنباط التنزیل
الاتقان فی علوم القرآن
ایضاح الدلائل فی آیات القلائد
بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی
ترجمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری
ایضاح الاصول فی الاحادیث البتول
بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی
ترجمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری
ایضاح الاصول فی الاحادیث البتول
بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی
ترجمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری
ایضاح الاصول فی الاحادیث البتول

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٢٦	٢	سنجرہ	شجرہ
″	٧	وہ	وہ
″	١٠		ابو بکر[1]
″	١٦	فرشتے	فرشتہ اور سکر
١٢٧	٢١	ایک	ایک دن
١٢٨	١٢	محذم	فحذم[2]
″	١٣	جبل	جبل لیتی گرو
١٢٩	١٢	محارم سے نہیں	محارم کا مرتکب
		بچتا تھا	ہوتا تھا
″	١٦	دونوں پر دونوں نے	ایک پر نہ دی نے
″	١٧	پہر اوسکے	پہر دونوں نی اوسکے
١٣٠	٨	کیا ہے	کیا ہے کہ اگر
″	١٥	ابو نعیم	فصل اسید کرامت
			الٰہی بجواز ثبوت بالنجم
١٣١	١٣	جسکو وہ حق سے	جو اوسکو حق سے
		روکتا تھا	روکتے تھے
″	١٤	اوس وقت	پس اوس وقت
″	١٨	ربیع	زہر من ربیع
١٣٤	١١		نشط لعنی نکشیدن
١٣٥	٧	نعیمت لو	یاد دلاؤ[3]
″	٨	طریق	اپنی سنن میں طریق
″	٩	ہاے	حاے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
١٣٥	١٦	ناگاہ	کہ اسنے میں
١٤٣	٧		مطلوب ہوی لیوے
			اوس کو نہ پوے تو اگے
″	١٣	اتر دھام	اندھام یعنی مجمع
١٤٤	١٤	ویرانی	ویرانی
″	١٥	آخر	اخر سنہ[4]
١٤٥	١٦	حیدا ہو	حیدا ہو ہوا ہوں
″	١٩	پس	پس اوسنے
١٤٧	″		قرقع[5]
١٤٩	١٢	داری	داری
١٥١	٤	سیا ہے	کیا ہے
″	١٦	کر گیا	کہ جو
″	٢٠	کیا	جو
١٥٣	١٥	مرسے	+
١٥٤	٢	کہ وہ	اور وہ
″	٤	خلاد	+
١٥٩	٨	ہرتا ہے	ہوتی ہے
″	٩	اوس سے	اوس کا
″	١٦	یرموی	بدیرموی
″	١٩	ابن عباس	مانعی فی ابن عباس
١٦٢	١٠		اپنی خرید و فروخت[6]
			تا آخر

[1] یہ سہو کاتب ہے کہ ابو بکر کو ابو بکر لکھ گیا ہے "

[2] اصل میں فحذم ہے "

[3] یاد دلاؤ کا محاورہ اب تک ہے "

[4] اخر سنہ کا محاورہ اب تک ہے "

[5] قرقع کی ملاقات کی جاتی ہے "

[6] یہ صحیح ہے دیکھو فی ترجمہ وہم ہوا در ایک فارسی میں ہے کہ اوسنے اپنی خرید و فروخت میں غبن کیا ہے "

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۳	۲۱		جب لے دیت کو اوکی قبر میں رکھتے
۱۶۴	۸	کہتے تھے	کہا کرتے تھی
۱۶۵	۲	سعد مقبری	سعد مقرائی
〃	〃	حسکیم	حکم
۱۶۶	۱۳	اور وہ	کہ وہ
〃	〃	ہون	ہوکر
〃	〃	کرین	کرتے ہین
۱۶۷	۱۴	رضیت	رضیت
〃	۱۵	اخوانا	اخوانا
۱۶۸	۴	لشافی مین	شافی مین
〃	اخاشیہ	اسی طرح	اسی طرح ہی
۱۷۱	۴	سب سی	سب ہی
۱۷۴	〃	سعید	+
۱۷۵	۷	کروہ	تو وہ
۱۷۶	۲	عمر بن شیبہ	عمر بن شبہ
۱۷۷	۱۷	وسلم	وسلم
۱۷۸	۷	احمد	احمدبن
〃	۱۱	ترمذی	ترمذی وحسنہ
〃	۱۲	باذم	باذم
۱۷۹	۱۴	اگر ذما ہو	
۱۸۰	۳	اسمان	اوکی لیی آسمان

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۰	۱۱	زمین	اوس سی زمین
۱۸۱	۱۱	مطبع ہے	مطبع ہوتا
〃	۱۲	اگر تو	جبکہ تو
〃	〃	نافرمان ہے	نافرمان تھا
〃	۱۷	الشافی	الشافی فی الفقہ
۱۸۲	۱۴	عمرو	عُمر
۱۸۶	۱۳	گرزون	ہتوڑون
۱۸۷	۵ حاشیہ	درمیان	وسیان
۱۸۹	۴	ایک	اوکی وہ طلی ایک
〃	۶	ملک الموت	اوکی لیی ملک الموت
〃	۸	دو	اوکی پاس دو
〃	۷	پھیر دیتے	
۱۹۰	۴	ضریر	+
۱۹۱	۱۱	سور	صور
۱۹۳	۷ حاشیہ	فلان کا	فلان مون
〃	۹	فرشتے	اوسکو فرشتے
۱۹۴	۶	جج	اوس سے جمع
۱۹۵	۷		عثمان بن مطر
۱۹۶	۳	چاہے	اسے چاہے
〃	۶	جبکہ	جبکہ
〃	۷		کورے
۱۹۷	۱	کہا جاتا ہی	اوس سی کہا جاتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸	۵		ذرا ایسے گے
۱۹۹	۳		دری لفظ اصل کا دون الکفن ہے
۲۰۱	۱۸	پرسے اور	پرسے
۲۰۲	۹	ایک	اوسکی روایتی ایک
۲۰۴	۲۱	کہا جاتا	پس کہا جاتا
۲۰۵	۱۶	ابوعمرو	ابوعمر
۲۰۶	۱۹	قیام اوپر	قیام اوپر نماز میں
۲۰۸	۱۴	بیٹھتا ہے	بٹھایا جاتا ہے
۲۱۲	۱	جار	پانچ ۰
״	۱۹	قسم	قسم ہے
۲۱۴	۱۷	سہیل	سہل
״	۲۱	جریر	تحریر
۲۱۶	۹	قوسی	قوسی
״	۹	توحید	وحید
۲۱۹	۳	ہر فات میں	+
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+
۲۳۰	۲	جس ا	حاجگا
۲۳۷	۱۴	اور فی	+
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی ساتھ
״	۲۱	اطلاق	اطلاق اسم
۲۴۲	۱		قرارت قرآن میں پڑھا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۴۴	۵	یہانتک	یہانتک کی
۲۴۵	۲	مخذول	مخذول
۲۵۶	۳	تحبوب	تحبوب
۲۶۰	۵	ضابطہ	ضابطا
۲۶۱	۱۸	کفتن	کفتن
۲۷۴	۱۰	واحدی تمام ہوا	واحدی تمام مرسل عدد ضاق کے بیان میں
۲۷۶	۱	حاکم	حسکم
۲۷۸	۴	هذ	هذا
״	۲۰	جهل	مجلس
۲۸۱	۱۶	لابة	الآیة
۲۸۵	۱۰	ابوقعیم شہید ہوگئے	+
״	۱۹	الشاں	الفتاں قرطبی فرماتے ہیں کہ یہ حاشین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہیں ہیں بلکہ ذکر ہی کرتی ہیں اور جس سے قبر میں سوال نہیں ہوتا ہی اور آخرت منقول نہیں ہوا ہے

۱ التوسل الترجمہ
۲ یہانتک کی روایت
جس کی اصل ہوئی
سے روایتا ہوئی
قبل فرقت ایسی یا
کہ قرآن ترجمہ میں
ہوا ہے اور صواب
ہی مطلب ہوا ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			اور سکو بیان کرنے والے ہیں
			اون کو نور و خیر سے
			جاری ہوتا ہے اور
			اون پر حال کی صفات
			کرتی ہیں اور اس
			سب میں قیاس کا
			کچھ دخل نہیں ہے
			نہ اسمیں کچھ خلط مجال
			اسمیں تو صرف صادق
			مصدوق صلی اللہ علیہ
			وآلہ وسلم کی قول کا
			انقیاد و تسلیم ہی
۲۸۹	۱۰	فتنة ۰	فتنة
۲۹۰	۱۳	واسطی نزل اسکے	اس حدیث کی کئی
″	۱۰		فرمایا ہے کہ فرماتے
			کیجاتی ہی واسکی عمر
			یعنی مسافر کے اوسکی
			قبر میں نزل اوسکی مورثی
			کے اوسکی گھر والونکی
			مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
			صلی اللہ عنہ سی روایت کیا
			ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
			وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۰	۲۱	صابونی	ابی الی شیبہ فی مصنف
			مین اور صابونی
۲۹۱	۸	ستر گز	چالیس گز
″	۱۹	ابن	+
۲۹۲	۱۸	ابنٹ	ابنٹ قبر سی
۲۹۳	۸	اسکی گھر والونکی پاس	اسکے پاس
″	۱۴	دفن کر دیا	دفن کر دیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحق ابراهیم بن سفیان الحنظلی سمعت عبد الله بن محمد العسبی یقول حدثنی عثمن بن مسلم عن رجل حفار القبور
۲۹۴	۷	وفات پا چکا تھا	وفات پا چکا تھا
۲۹۵	۴	حراتی	+
″	۱۰	مین فی کسی کر	کسیکر
۲۹۷	۹	وحشت نہو	وحشت نہو لما ظہر خرجہ الامام احمد فی الزہد وابن ابی الدنیا فی کتاب العلم بسندہ عن کعب

صحیح ہے حدیث عثمن بن مسلم
اور حدیث عثمن بن عفان
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۹	ابن الآل	محمد بن لال
۲۹۸	۱	پس	پس اوس سے
″	۸		خوشبو[۱]
۲۵۵	″	توالبتہ	مگر
۳۱۳	۲۰	عجیب	مجوب
۳۲۳	۹		جنیدی[۲]
۳۲۴	۵	البزار	+
۳۲۵	۱	اثاثہ	اثاثیہ
۳۲۷	۹	کرالی	فاس یعنی شہر
″	۲۱	وھذا	وقال ھذا
۳۲۸	۱۴	سفید دکھلیا	سفید دکھلیا تھا[۳]
۳۲۹	۳	برائی	برائی
″	۹	عاکرا	عاکرا ایضا
″	۱۹	الاصبع	الاصبغ
۳۳۰	۴	دوتو	دونو
″	۱۷	شاخ	قصہ شاخ
۳۳۵	″	زردی ہو	زردی ہوتا[۴] ابن الاثیر
۳۳۶	۱۰	کرتا تھا	کرتا تھا سو تم اوسکو بعض قبور میں دفن کردو
″	۱۱	کسی جگہ	اونمیں سی کسی میں
″	۱۲	ہر دن	ہر دن اوسمیں سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳۹	۴	کردیا	کردیا یا تنگ کرنیوالے انکی کمر پر دو آدمیوں کو کھڑا ہونا
۳۴۲	۱۲	جاتا تھا	جاتا تھا اور اوسکی آنکھ کو اوسکی کمر پر
۳۴۴	اخیر شیہ	دیکھی	ہے
۳۴۷	۱۱	خربہ و	خربہ
۳۴۷	۱۶	قلبہ	نیز قلبہ
″	۱۸	اسحیٰ	ابراسحٰق
″	۱۹	فضل	منفضل
۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
″	۲۱	کھڑی ہوگئے	کھڑی ہوگئی پس کہ سے ساتھ شخص جانتا تھا میں اوس سی تقریر
۳۵۱	۱۴	جماعت	جماعت مردم
۳۵۲	″	نواع	انواع
۳۶۰	۷	جبھت	جفت
۳۶۱	۹	تین	چھ
″	۱۷		قبوت[۵]
۳۶۲	۱۴	پس	پس وہ رب کے طرف جاوے
″	۱۵	سکیا	سکیا بڑھا

[۱] میوہ ترین
[۲] بجائے الدرجانی
[۳] بجائے الوقت
[۴] بجائے الوقت
[۵] بجائے قبوت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۶۲	۱۹	کھل جاتا ہے	کھلجاتا ہی ولہ یصلی صفۃ نبی ﷺ
۳۶۳	۹	فضائلہ	فضائلہ واسحٰق فی الدلائل
۳۶۶	۱۷	یہ	ای خلان ۃ
۳۶۹	۴	عن النبی	ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
″	۱۷	اسکلہ بن شعیب	سلمہ بن شعیب
۳۷۰	۱۶	الخطیب	الخطیب بسندہ
۳۷۱	۸	یعنی	کذالک البرنسی
″	۱۲	اسرجہ	کذالک البرنسی
۳۷۲	۸	یہاں تک	حس وقت
″	۲۰	عنہ	عنہ مرفوعاً
۳۷۳	۱۲	قبر میں	قبر میں اورد ہ الزملکانی
۳۷۶	۶	صلاح سی قبر میں خوش ہوتا ہے	صلاح کی قبر میں خوشخبری دیا جاتا ہے
″	۱۳	کہ تو	اوسکی قبر میں کہ تو
۳۷۷	۱۴	عنل	عبل
″	۲۱	طریق	طرق
۳۷۸	۱۰	عائشہ	+
″	۵	لبشہ	+

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۸	۱۲	ابو عمر و کے باپ	ابو عمر و ہی ہیں کہتے ہیں
″	۱۵	عن ابیہ	+
۳۷۹	۱۰	منول	منادل
″	۱۷	کوچ کر دیا	کوچ کر دیا البیہقی فی الدلائل
″	″	ابو نعیم فی	ابو نعیم فی دلائل النبوۃ
۳۸۰	۱	درمیان	درمیان ہی
″	۱۹	جعفر بن راج	جعفر سراج
۳۸۱	۹	نہی	تہی
۳۸۲	۱۸	قطع کیا	قطع کیا اخرجہ ابن ابی شیبہ
″	۱۹	سے تغسل	سے العبادت کی تغسل
۳۸۶	۷	جمعہ کے	جمعہ کی اخرجہ ایضاً
۳۸۷	۳	لئے	نے
″	۱۳	اجزای بہ	اجزای بدن
″	۱۴	کاسا	کا
۳۸۸	۱۱	پرہ	پڑہ
۳۸۹	″		حنوط
۳۹۰	۱۰	اسکے	اوس کے
″	۱۵	دو	دونو
۳۹۳	۱۱	ہم تکو	والدہم تکو
۳۹۵	۶	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

سلسلہ
ہدیۂ اہل سنت
کریم بخش تاجر کتاب فروش
مقابل مسجد چینیاں بمبئی
۱۳۲۶ھ
سلسلہ
ہدیۂ اہل سنت
کریم بخش تاجر کتاب فروش
مقابل مسجد چینیاں بمبئی
۱۳۲۶ھ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۹۵	۱۲	عذائب	عذاب
۳۹۶	۳	ترسہ	ترسہ قالی
۳۹۷	۲	لیجلو	لیجلوہ
۔	۱۲	پانچ	ہردن پانچ
۴۰۰	۱۸	معاذ	معاذ
۴۰۱	۱۹	مرسی	مرتی
۴۰۲	۹	مدلل	مدلل
۔	۱۰	الیوم	الیوم
۴۰۳	۱۱	آسیل	اور ابن نجار اپنی تاریخ مین اسمیل
۔	۱۷	مناسی	مفاسی
۴۰۷	۹	الخ	الخ واخرجہ ابن عساکر
۔	۔	عبدالاسر	عبدالرحمن
۴۰۸	۱۴	کہاکہ	کہا تم جان لوکہ
۴۱۰	۱۵	ا	اوکہ یہ بھی بیچ کر
۴۱۲	۱۶		سرنجاکر دیا
۔	۱۹	عینیہ	حینیہ
۴۱۳	۔	ہیر تو جسے شغول ہرجائیگی	ہیرو ہجسے شغول شغول کردیگی
۴۱۴	۵	ابن جری جمیی	ابوجری جمیی یعنی خابر بن سلیم عین مسلم بن عالم الجمی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۔	۱۷	مجاز	جواز
۴۱۵	۲۰		دوسری شاہ یکس مراد سیاہ رنگ بیان
۴۲۲	۱۰	پرندون	سبز پرندون
۴۲۵	۱۳	دی	دیے
۴۲۶	۱۸		تفاقیع
۴۲۷	۱۵	ھسا	یھسا
۴۲۸	۷	عین مردہ ہوگا	تو مردہ ہوگا
۔	۱۳	آمرٹ	آمٹر
۴۲۹	۹	حضرت عین	حضرت میں یا کو ہیرت کہا جاتا ہی
۔	۱۹	سے عین مین	ابرالیان سے
۴۳۰	۱۲	حدیث	ظاہر حدیث
۔	۱۵	حکم سلام کا	حکم سلام نہیں سلامتی کا
۴۳۲	۳	ان	ان کان
۴۳۳	۳	کرنا ہے	کرتا ہے
۔	۵	قبر مین	قبر مین کہرہی ہوئی
۔	۷	مین ہے	مین ہین
۔	۱۹	اعلی ہے	اعلی مین ہے
۴۳۴	۱۱	موتی کے	سوتے کے
۴۳۵	۱		ایک چشمہ ہے

ل ثم الرجل ذو تمر سر بالی ناقص واصح ۱۲

ل من عین الفتح فتحہ تعالی توضع فوق الالف الفتوحۃ فتحہ شبہ بالالف الفتوحۃ اوالالف صحیح جاب

ل ماہرین ابو بکر بن ابی الدنیا ابوالیمان الحکم بن نافع ابوشعیب دوھم نعوان بن عمرو دفقہاء تابعین ہیں

ل اصل میں ایک بھی لفظ نہیں ہے یہ لفظ ہم نے بڑھایا ہے اور بریکٹ لگادی ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۳۵	۷	یاعظم	یاعظم
۴۳۶	۱۶	وغیرہ	وغیرہ
۴۳۷	۱	رو کا ہو	رو کا ہو
		رضی اللہ عنہ نے	
		روایت کیا ہے کہ	
		رسول اللہ صلی اللہ علیہ	
		وسلم فرماتے ہے	
		ان اعظم الذنوب	
		عند اللہ ان یدعی عبد	
		لغیر ابیہ او انتمی الی	
		غیر مولاہ	
		فھذا ان ھو ثبت فی حدیث	
		وعلی دین لا یدل لہ	
		قضاء اخرجہ ابو	
		داود وقال	
۴۳۸	۱۸	اسوقت وہ	اسوقت
۴۳۹	۳	تنور	تنور
″	۵	معنی	معنی کلام
″	″	ای انی وہ اوس جسد	ین انی وہ اوجسد
۴۴۰	۹	اور	آؤ
″	۱۰	ایک	اسرایک
″	۱۵	سبز	سبز
۴۴۱	۵	اورانوکی	لیس انوکی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۴۱	۱۶	قبض کی	قبض کیے
″	۲۱	علیھم	علیھما
۴۴۲	۱	السلام کے	السلام
″	۱۳	اور جدہر	جدہر
۴۴۳	۲	ایک مری سوا اسے	ایک مری اس سے
			کم درجہ
″	۲۰	داؤ	داؤد
۴۴۵	۹	کہا ہے	ہے
۴۴۶	۲	عنھم	عنھم وتحولا
″	۸	نہ یہود کہا ہے	
″	۱۸	اور دین سے	اور دین سے اخرجہ
			احمد والترمذی و
			ابن ماجۃ
۴۵۰	۳	ہون	ہو
″	۶	یعقلون	یعلمون
۴۵۱	۲	نکلتا ہے	گہبراتا ہے
۴۵۳	۱۴	حسن	حسن
۴۵۴	۱۶	اونون کے	اونون نی
۴۵۶	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
″	۱۸	مشیقھا	مشیقھا
۴۶۳	۱۱	اوس	اوس
″	۱۵	خبرین آتی ہی	خبرین آتی ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶۵	۱۱	اوسپر اوسکا چپر اوسپر	
۴۶۲	۵	ایک	وہی
″	۱۱	حیاں	حیّاں
۴۶۷	۲	ابوبہ	انس رضی اللہ عنہ
″	۵	نہ کرنگی	نہ کرنگی اخرجہ الدیلمی من طریق ابی ہدبۃ
۴۶۹	۱۳	اخراص ہلاک ہوئے	احراص اہل خراسانی جو ہلاک ہوئے
۴۶۹	۱۵	بزور	بزعور
۴۷۰	۱۳	حیاں	حیّاں
۴۷۱	۲	نیچے جاوں گا	نیچے جاؤں گا
″	۱۵	دیکھا	خواب میں دیکھا
۴۷۳	۱۱	رضے	رضاسر
۴۷۴	۲۱	اخراص	اخراص
۴۷۵	۱۱	مینی ابن	سہن ابو
۴۷۶	۵	ایسا کرنا	ایسا کرنا پس سلمہ نے کہا کہ اگر تم مجھے پہلی مرتبہ پر مکلوا سکو قدرت ہو کہ میرے بخش دو میں بھی پاس کر دیتے جو تم نے دیکھا ایسا کرنا مجھ پر تو تم ایسا کرنا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۷۷	۴	،	بارہ برس
″	۱۵	مین نی کثیر	مین نی الفتح کر کہا کہ کثیر
۴۷۸	۱۱	اور وہ	اور وہ کشادہ الذراع اور
″	۱۹	مری سوسی	مرسی
″	۲۱	صیغہ سعد	سعید
۴۸۰	۱۰	تیمی	تیمی
۴۸۱	۱	خیرت	غیرت مینی رنگ
″	۷	یعلی	لیلیٰ
۴۸۲	۱۲	ہاں	لعمت دیے گئے
۴۸۳	۴ حاشیہ	السمۃ	سمۃ
″	۲۱	سہر	یہ ارکا بیا ہے سہر
۴۸۴	۶ حاشیہ	سادی	سادی
″	۱۷	شبیب	مجیبت
″	۱۸	یعنی کہ	کہ
۴۸۵	۱۷	مصطفے	مصفی
۴۸۸	۶	مین آئی	پس مینی حساب کیا
″	۱۵	کہا اوسکو	کہا ایا یعنی اوسکو
″	۱۹	شہر پہنچنے کی تھا	مامور ہوا اور مجھے طرب ہوئی
۴۹۱	۱۱	ملیہ	مبشر
۴۹۲	۲	رکریا	ذکریا

لہ اصل کا نقطہ دور ہو گیا ہے جلد ہو گیا ہے مین نے کہا کہ اوسکو کہا اور اوسکو کہا

لہ چند نسخون مین تصفیت اور صحیح معلوم ہوتا ہے

لہ یہ خطاب دوم قوم کو دیا گیا ہے

لہ دوم الدین بشار الیہم والاصل ای اشترہ

لہ فی الحدیث ہو ابو القسم وقیل الحسین فسمت کذا قالہ ابو عبید اخرجہ ابو داؤد

لہ ہذا ابو الحسن فہو تحریف

لہ اشتہار الاشراف ۱۲

لہ کان ہذا فی نسخۃ

لہ یہ نسخہ ہے ہمارے پاس

لہ سنہ ۱۳۱۰ھ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۳	۱۲	یزیدہ	زیدہ
〃	۲۱	قاسانی	قاشانی
۴۹۴	۱۲	ای رسیاد و اسکو	ای رسیاد ہر ایک کو
۴۹۵	۲۰	تحفہ	تحف
۴۹۶	۱۳	خواب	صحاح کو خواب
〃	۱۹	خدائی	حدّ ثانی
۴۹۷	۴	واذا رجل یتلی	
		بایں بایہ یعنی ابو	
		مسلم یزید نحوی کے	
		رو برو بیان کیا	
		جاتا تھا	
〃	۷	کو رخراسان	کہ یعنی ناحیہ خراسان
〃	۸	دیکھا	دیکھا اور
〃	۱۶	ابو یزیدبن	ابو یزید
〃	۱۹		فخر اصل کا لفظ تتمہ ہے یعنی فخر و شرف
۴۹۹	۶	سعد	سعید
〃	۱۴	عمل	عمل افضل
۵۰۰	بھ حاشیہ	اذ	ذو
〃	۱۷	سفیان حافظ	سفیان حافظ
۵۰۱	۱۲	دارہ فارہ	وارہ
〃	۱۷	ملا	لایا گیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۰۱	۱۷		فاستدلیت علیہ الی ربی یعنی میں نے اوسکی نالش اپنے رب سے کی
〃	۲۱	فرشتوں کی سی آواز	فرشتوں کو نماز پڑہ رہے تھے
۵۰۳	۱۹	شاہد	شاید
۵۰۴	۵	اوسکو	پہراوسکو
۵۰۵	۴	پیر	پہر جلدی کر
〃	۱۳	پیتی ہے	پیتی
۵۰۶	۱۳	یزدو	یزدد
۵۱۶	〃	ابن سعد و اخرج ایضاً	ابن سعد و قال ورد حدیث المیت یبل بکاء الحی علیہ
〃	〃	واخرجہ	اخرجہ
〃	۱۴	وعن عمر	وعمر
〃	۱۵	واخرجہ	اخرجہ
۵۱۶	۱۶	عدی ابن	عند ابن
۵۱۷	〃	وہ ایسا ہی حدیثا	تو ایسا ہی حدیثا
۵۱۹	۱	الحسن	الحسن اخرجہ ابن معین فی جزء القبور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۱۹	۸		حاقن[1]
۵۲۲	۱	اوراوسے	تواوسے
〃	〃	صیام	صلوٰۃ صیام
〃	۱۴	پڑھاکرتا تھا	پڑھاہوتا تھا
〃	۱۵	کیا	کیا +
۵۲۴	۱	علم	معلوم
۵۲۵	۵	کرجگا	کرتا ہے
〃	〃	کہیگا	کہتا ہے
〃	۹	آدمی	آدمی کے
〃	۱۰	لڑکے کے	لڑکی کی دائیں طرف
〃	۱۳		بالقہ[2]
〃	۱۵	کرتا ہے	کرنا ہے
〃	۱۷	کہا کرتے تھے	کہتے ہیں کہا جاتا تھا
〃	۲۱	کہا تجھے	کیا تجھے
۵۲۶	۵	پڑھی	رات میں پڑھی
۵۲۷	〃	کہا	مجھے کہا
۵۲۷	۱۲	لسدہ	لسدۃ
〃	۱۵	چیز	بدی
〃	۱۷	مطیع	السکا مطیع
۵۲۸	۱۴	فرمایا ہان	فرمایا ہان وعلیک
		بالما رعنی پانی کا	
		صدقہ کراجرہ	

[1] یہ لغت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے مگر اس لئے ذکر کیا ہے کہ بعض لغات میں اسکا معنی غلط لکھا ہے اسلئے اسکی تصحیح ہوجاوے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			الاعراف (مصحف صحیح)
			طیرانی فی معجم اوسط
			رضی اللہ عنہ وسلی رکعات
			کیا ہی کہا ہیں کہا
			یارسول اللہ سہی ہی
			ماں مرگئی اوسنے
			وصیت کی اور نہ
			صدقہ کیا سو کیا اگر کچھ
			نفع دیگا اوسین اوسکے
			طرف سے صدقہ
			کروں فرمایا ہاں
۵۲۸	۱۴	نہ صدقہ کیا	یہ لفظ مطبوع مین
			نہین ہی
۵۳۰	۱۴	حیاں	حیّاں
۵۳۱	۹	است	است مرسل
۵۳۲	۷	پڑھے	قرآن پڑھے
〃	۱۱	العلاو	العلاء
〃	۱۳	اوسکی طرف	اوسکی قبر کیطرف
۵۳۳	۱۴	وقیل	وقد قیل
۵۳۴	۱۵		سعد یعنی شناخ خرما
۵۴۰	۱۱	اس لیے	اسلیئے کہ
۵۴۵	۱۹	اوس	اوس بن اوس

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	درود	تمہاری درود
۵۴۶	۱۹	یرنس بن	یونس نے
″	۲۰	نے بکھو	سے بکھو
۵۴۹	۱۴	فوائد	فوائد کے
۵۵۰	۱	اکشیح	اکشیح
۵۵۵	۲۱		محمد بن مفتاح احد الائمۃ الثلاثۃ
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا

فصل اختلاف نسخ در اسماء و الفاظ و عبارت

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۰	۵	رضیتی	رضیتی ﷺ
۳۱	۱۱	کوالا	اور دوالا
″	۱۷	تیرسی	اور سکی
۳۲	۲۱	سنن یہ جمیہ ہی حمود کا	حمود جیوب
۳۴	۲۰	مرت ہی و اخرجہ الدعلمی فی مسند الفرد وس من حدیث جابر مثلہ	
۳۵۰	۴	ریحان	ریحانہ
″	۷	غیبت ہی	مومن کی غیبت ہے
۳۹	۸	عمید	عجب
″	۱۲	جبلہ	آبی جبلہ
″	۱۶		دو مکروہ ﷺ
″	۲۱	ستر یح	ستراح منہ ﷺ
۴۰	۱۴	اسع بن ہوا در دنیا کی ابواسی حت پائی	

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۱	۲۱	جنت میں ﷺ جہان
۴۹	۱۱	عون عوف
۵۰	۱۸	الموت وسنۃ عندوما وسنۃ
۵۲	۹	فبر دار پس
۶۵	۵	ابن عساکر کی تا تول روایت کیا اخرج ابن عساکر من طریق السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وناس من الصحابۃ
″	۷	کان ﷺ
۶۸	۲	حکم بن عیینۃ عقیبۃ حکیم بن عتبہ
″	۱۵	تتبہ من یمن الکلبی عن ابی صالح
۷۰	۱۲	حیوان الاخبار من سبا خود طریق ابراہیم
۷۱	۲	ابن ابی شیبۃ قال حدثنا عبداللہ

اولاد کی تربیت فرماتے ہیں ﷺ
اصحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت فرماتے ہیں ﷺ
جان کا صدقہ ہونا ﷺ پر
قرآن مجید اور ﷺ کی تعریف
معجزات ﷺ بعض
مسئلہ ان مردہ کا جو بعد چار
سو سال کے زندہ ہوکر آئے
ﷺ کی قبر مبارک کا حال
ﷺ کی قبر مبارک کے پاس
ﷺ کی قبر مبارک کے پاس
اور ایک قبر میں دو آدمی
اسباب کا تو توکل کرنا
ﷺ کی قبر مبارک

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار و غیرہ
		ابن عیینہ عن عبید اللہ الخ
۷۲	۳ حاشیہ	لتفقت علیہ
۷۳	۱۹	میمون میمون
۷۶	۱۷	حمر حمر
۷۶	۲۰	قال احرج
۷۶	۲۰	حمید بہیر
۷۷	۵	حیات یعنی سانپ حیان یعنی مچھلیاں
″	۱۸	کلمات کلام
۸۲	۲	اوسکو نسل بنیاہل محمد قالوا اہل الله
″	۹	تیار کیا گیا ہے الذی تیار کیا ہے
″	۲۱	رتوبع خریع
۸۴	۱۵	درجہ درجہ
″	۱۹	ترمذی وحسنہ
″	″	حاکم وصححہ
″	۲۰	حکیم ترمذی وترمذی وحاکم
۸۵	۳	سچ ہو گیا ایک نبی میں ایسا تو لوگ ہدایت میں داخل ہو ذریتی یعنی اوسکا نواسہ تارک یکون
″	″	اوسکی یہ معنی ہیں اربعہ یعنی خاکر گون دوسری معنی آخر یعنی خلف آوے
″	۲۰	کیا جاوی اور بیشک کافر فاجر البتہ نیکی کر چکا ہے تو موت کی وقت اوپر آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیکی کا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار و غیرہ
		کنارہ کیا جاتا ہے
۸۷	۱۶	موت کو الم موت کو
″	۲۰	موت کی وہ اسکو بیماری ہا اور اوسکو
۹۴	۶	کبیرہ مادنیا کبیرہ اوگہ
″	۹	جنت سے جنت کے
۹۷	۱۴	روشن کریگا واسطے اوسکی نور کو نسخوں میں آتش دی کہ آلو اللہ
۱۰۲	۳	اوسمین واسطے اوسکے
۱۰۵	۲	اوسکے واسطی اوسکے واسطی
″	۱۶	کافر بندہ کافر
۱۱۰	۱	آسمان جنت
۱۱۳	۱	ابو نعیم فی دلائل النبوت من ابی ابی الدنیا
″	۳	ابن ابی الدنیا ابو نعیم فی دلائل النبوت من
″	۸	پایا دیکھا
۱۱۳	۱۲	ریحان وجنت نعیم
۱۱۴	۸	متادیتا ہی اللہ اوسکی سارے گناہ بخش متادیتا ہی اللہ اوسکی اسلی ماں کی گود ہی
″	۱۲	اوسکی مغفرت کرتا ہے اوسکی واسطی مغفرت کیجاتی ہے اور وہ پاک کیا جاتا ہے
۱۱۵	۱	احرجہ فی نعمہ

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اساء وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت عین
″	۱۳	طرف اور سکے ایک
″	۱۷	کوئی دروازہ آسمان کا دروازہ کی آسمان کا
۱۱۶	۱۹	رب راشحی
۱۱۷	۳	کتاب عین کتاب کی عین مرشتہ
″	۱۱	پاک مطہرہ
۱۱۸	۳	فاجر فجار
″	۱۰	یاویہ یاویحہ
۱۲۰	۱۲ حاشیہ	اولیت نسخہ مطبوعہ میں عبارت یوں ہے سمعت ابا سعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول ۔
″	۱۰	ابن جریر ابن مندہ
۱۲۳	۹	واسطی اوس کے اوسبر
۱۲۵	۱	مومن میت
″	۱۳	جزاک اللہ
۱۲۶	۴	اگر ہے اگر ہیں
″	۵	جرعہ جرعہ
″	۱۴	وقت اوسکی مرنے کے اعمال
″	۱۰	انگلی کاٹتا ہے
۱۲۸	۱۶	اور عین نی لیس عین نے
۱۲۹	۱۰	اور سیاہ جس سیاہ
۱۳۱	۶	ای عائشہ عائشہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اساء وغیرہ
۱۳۲	۴	شراب سے خمر عینی شراب خمر عینی انگور
″	۱۲	ایک فرشتہ ملک آرت
۱۳۳	۸	دریں ورید عینی رگ گردن
۱۳۴	۷	درمیان آسمان و زمین کے طرف اللہ تعالی کے
″	۱	غرق ہوتا ہے متوفی ہو جاتا ہے
۱۳۵	۱۰	جو مومن میں مکتب اور متوفی ہیں جو انہی کہا جاتا اور اولے کہا جاتا ہے
۱۳۹	۱۸	اوسکی بد بو نے اوسکو ستایا ناگاہ اوسکو بد بو آئی
۱۴۰	۲	نہ تھا ہم نے کہا وہ مر چکے
۱۴۱	۱۸	طریق طرق
″	۲۱	حسیم مسلم
۱۴۲	۸	سلیمان سلمان ۔
۱۴۳	۹	میرا لڑکا یا میری لڑکی کی روح آئی
۱۴۴	۱۰	ابو مجاز ابو محلم
۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن ابن علی
۱۵۱	۴	ابو الحسن ابو الحسین
″	۱۲	کیا گیا ہوا
۱۵۸	۷	بچہ کہ پیدا کیا جاوے
۱۶۰	۶	عبد اللہ بن نافع مزنی مدنی

سلیمان کی روح میں قبض ہوئی
قبض کی روح سلیمان
سلیمان کی روح قبض ہوئی

صفحہ	سطر	اختلافِ نسخہ و اسماء و ضمائر
۱۶۰	۲۱	مل کر تاہی روشن و منور ہو جاتا ہے
۱۶۳	۳	وآنک فانک
۱۶۴	۱۵	ستر آلبطان
۱۷۳	۱۹	ہشام ہاشم
۱۷۸	۱۹	جنت کا طرف جنت کے
۱۸۰	۳	آسمان جنت
۱۸۱	۱	تیاری کی کیا تیاری کی
۱۸۳	۱۳	للردۃ الردہ
۱۸۷	۳	ماتا ہے ماتی ہیں
۱۸۷	۴	خلائق خلق
۱۸۹	۱۹	ہوتا کیا جاتا
۱۸۹	۲۰	کیا جاتا ہو جاتا
۱۹۰	۵	رات سے رات میں
〃	۱۷	درمیان دوستوں کے تیا الاحباب من الاحباب
۱۹۲	۱۴	وآن واشہدان
۱۹۵	۹	قرآن وآنان
〃	۱۸	کیا جاتا ہوتا
۱۹۶	۲	واشہدان وآن
۱۹۸	۱۹	دمین میں
۱۹۹	۱۰	بڑھتا تا اور مجھے دوست رکھتا تا
۲۱	۵	واشہدان وآن

صفحہ	سطر	اختلافِ نسخہ و اسماء و ضمائر
۲۰۹	۸	اور شک یا شک
۲۱۰	۶	آپ کیا فرماتی ہیں اس یہود میں یہ یہود یہ کیا کہتی ہے
۲۱۱	۸	اور میری پس میری
۲۱۴	۳	عمر عمر
〃	۹	محمد محمد رسول اللہ سلام
۲۱۵	۹	سلام سلام
〃	۱۲	مجھے بہلایا اور تجھے ماکوں ہی رب تیرا کون نبی تیرا
۲۱۶	۱	ضعیف البصر
〃	۸	حکایت اس حکایت میں شیخ کا اسناد ہے تین قلمی نسخوں اور ایک مطبوع میں چھ حکایت یوں ہی کہ شیخ عبدالغفار قزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں شیخ ناصر الدین کی گھر کے پاس تھا اور شیخ بہاء الدین یحییٰ وارد ہوئی تو میں نے انکو شیخ سیف الدین باخرزی کا نام لیتے ہوئے لیا پس شیخ بہاء الدین نے مجھ سے کہا کہ شیخ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور شیخ سیف اپنے کا نہ بنے برادر ہیں کرتا تھا اور وہ مرد صالح تھا پس تم میں منکر نکیر کے سوال کرنے کا قصہ

لہ اس صفحہ پر حاشیہ میں ۱۲ دوسرے ہیں کہ ان میں اس کے ۱۱ اور ۱۲ سطر ۱۴ سطر ہیں ۱۲ حاشیہ میں ۱۲ کا ۱۱ ہے اس کے ۱۲

صفحہ	سطر	اختلافات نسخ در اسمار وغیرہ
		تراویس بقیر نے کہا اور وہ مغربی تھا
		والد اگر وہ مجھے سوال کریں تو والبتہ
		مین اونسی کونگا لوگون نی اوس سے
		کہا کہ اسکو کون جانیگا اونسی کہا کہ تم
		سیری قبر پر بیٹھنا نہا تک کہ تم سنو
		ع صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم
۲۲۳	۱۵	کرنا کرنے مین
۲۳۳	″	والد تاب اولد تاب
۲۳۸	۲۰	تین کرتے تھین کیا تی
۲۴۷	۱۴	مسودی سعدی سندی
″	۱۵	فتان فتانان
۲۵۸	۱۳	صحیح کہا ہی واسحق جرابن داود بلفظ
		وہو من من فتانی القبر
″	۱۴	حاری کہا جاتا ہے جاری کہا ہی اس
″	۱۵	فتان فتانین
″	۲۰	اجر اوسکے عمل کا
		جاری رہتا ہے اور بیر عمل اوسکا
۲۵۹	۲	دو فتان فتان
۲۶۰	۱۷	القبر ومن والطب علی قی لہ تعالی
		انی امنت بربکم فاسمعون سھل اللہ
		علیہ سوال منکر ونکیر
۲۹۰	۵	کہا گیا کہا جاتا

صفحہ	سطر	اختلافات نسخ در اسمار وغیرہ
″	۱۴	عمر عمرو
۲۹۲	۱۵	توفی ای یتوفی
۲۹۵	۹	اور تین نی پس تین نے
۲۹۸	۴	جنت تین جنت سے
۳۲۳	۱۸	عذاب کا عذاب
″	″	عمر عامر
۳۲۴	۱۵	جس دن ہی جب سے
۳۲۵	۲	پلا تو مجھے پانی پلا
″	۸	سخت خبر خبر است بدل خبر است یعنی خبر راست و درست
″	۱۵	چیرک ای عبد الرحمن چیرک
″	۱۶	چیرک ای عبد الرحمن چیرک
۳۲۶	۶	ہشام ہاشم
″	۱۰	حب ہم حب تین
۳۲۸	۴	طاعت ہی طاعت تین
۳۲۹	۱۰	ابی علی محمل ابی محمد
″	۱۱	عمادۃ عماد
″	۱۷	محمد بن احمل محمد بن محمل
″	۱۹	شیخ غریب
۳۳۰	۵	ابی شیاب پیشاب سی
۳۳۳	″	مدد کی فریاد رسی نہ کی
۳۳۵	۶	عمر عمرو

صفحہ	سطر	اختلافِ نسخ واسماء وغیرہ
۳۳۶	۵	وہ الصفاح ذات الصفاح
۳۳۸	۶	عمدہ جیدہ موثقہ
″	″	گمان وہم
۳۴۴	۹	قریب کیا نکارا
۳۴۵	۱۱	پیروان انکاروں
″	۱۲	چہر انکارا
۳۴۸	۱۰	فارس قادسی
۳۴۹	۱۲	جب دو آدمی قریب ہوا اور تین آدمی نے مجھ پناہ لی
۳۵۰	۱۶	تہیرا ہیوجیا
″	۱۷	کتاب عذاب
″	″	مدنی مدینی
۳۶۱	۸	دفعہ وفقہ
″	۱۰	اور یا ثوت
″	۱۴	ابن حبان ابن ماجہ
۳۶۳	۸	اوسی نوجہی اور کہا وہ تو یہ ابوبکر تھا
۳۶۸	۹	الطبرانی وابو یعلی والبیہقی فی الشعب
۳۶۹	۱	عمر و عمر
″	۳	الحلیۃ واللالکائی فی السنۃ والزہد
″	۱۶	جس طرح
۳۶۹	۲۰	المتملی السلمی

صفحہ	سطر	اختلافِ نسخ واسماء وغیرہ
۳۶۹	۲۰	الخفاف الخفاف
۳۷۰	۹	ایضاً عنہ وآخر جہ ابن البرذ فی الروضۃ من طریق حفص بن العدنی وہو ضعیف ایضاً عن الحکم بہ باباں
″	۲	محرم محرام حنام
۳۷۱	۲۱	مقلع حقلع
۳۷۲	۳	باہتمین دوسرے نمبر پر آنے والے
۳۷۳	۴	احوال اہوال
۳۷۴	۷	المہلابی الہذلی
۳۷۵	۴	صمرۃ صمیرۃ
″	۱۰	نبدنی سدکے ابو عبداللہ
۳۷۶	۱۹	ابن ابی ابی
″	۲۱	بحر بن ابی عبید بحر بن عبید
۳۷۹	۹	المقبری القری
″	۲۱	رزاد وزاد
″	۱۰	راہا نہیں ہوتا تھا
۳۸۱	۱	دو سو ایک سو
۳۸۳	۱۷	جوجی جدجی
۳۸۵	۱۶	ابن عمر ابن قمر
۳۸۹	۱۷	بن صاحب بن
″	″	فارزی غارسی

یہ ایک فرق ہوا جس
دوسرا فرق ہوا جس
چوتھا ہوا جس
نام کے آخر میں
سو اگر آخر میں
کہ ایسی
صحیح
اور
اور

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۸۹	۲۰	فقیہ فقیر
۳۹۰	۱۵	تذکلنی بین یدی الحی تنی تو مجھے زندہ کرتا ہے روبرو تذکلنی بین یدی من بین الحی یعنی تو مجھے زندہ روبرو اس شخص کی دلیل کی
	۰	جو میری نماز روزہ داری کرتا ہے
۳۹۲	۱۱	خاسر یعنی فی نصیب حشر یعنی جمع ہوتے
۰	۲۱	عطا فقط عطا کرو
۳۹۴	۱	لم یسم بن محمد محمد بن ہاشم
۰	۸	الیعلی الباعلی
۰	۱۲	جب ہم قریب ہوئے جب اوقات کی ہمکو دیکھا
۳۹۵	۳	عن بن
۳۹۷	۱۹	وکان فکان
۳۹۸	۶	خباب حباب
۴۰۱	۷	امینا مبینا
۰	۱۱	سعد سعید
۴۰۲	۵	ساکن ساکت
۰	۲۱	یزید بن شریح الحبشی
۴۰۳	۳	حارث حارثہ
۰	۱۰	الذی اجلد هذا الذی
۴۰۵	۲	فلا یعصرن فجا یعصرن فلا تعصرن فجا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۰۵	۷	هذا احمد
۰	۱۰	عبداللہ بن عبید اللہ عبدیا عبد بن عبیدا
۰	۲۰	الاسیر الذین
۰	۲۱	لاسے شے چچا تے تے یعنی خالو میں ماما ہوتی
۴۰۶	۵	یقفی یعقوبی
۰	۶	لھا لھم
۰	۱۹	اللین الرحم لین رحیم
۴۰۸	۲۰	خشام هشام
۴۰۹	۵	تو تو اپنی کام پر متوجہ ہو اور استغفار کر تب وہ اپنی کام پر متوجہ ہوا اور استغفار کی
۴۱۰	۱۴	انا وانا
۴۱۱	۱	وانا نستغفر انا نستغفرلنا
۰	۵	وانا ان شاء اللہ
۴۱۲	۴	شب شنبہ روز شنبہ
۰	۸	من عن
۴۱۳	۱۰	موت کی نشانیاں بہت سخت ہیں ان الموت لشن یذکر بہ لشل یذکر یہ یعنی سخت مکروہ ہے
۰	۱۶	غالب غالب

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ و اسماء و ضمیر
۴۱۴	۷	الترمذی وصححه
″	۱۶	السلام سلام الله
″	۱۷	آمار آمل
۴۲۲	۱۶	جولان کرتے ہین[1]
۴۲۳	۴	جس دن کہ اوسکو اوٹھاوی یوم یبعثه یوم القیامه
″	۳	اُم حشیر اُم النشر
″	۱۷	معاد معاده
۴۲۲	۸	پہر اوسکو اوٹھاوینگا اوسکو الصر پہر وہ اوٹھایا جاویگا
″	۹	چڑہتے ترقی کرتے لیے چڑتے
″	۱۵	چڑہون مین ہین چڑہان مین
۴۲۷	۳	الیشع[2] صمت سیان کی گہر والو نکو رسولا دیا
۴۲۸	۲	اوسکا جسم ہے جسم ہے
″	۱۰	الذرای الذاری
۴۲۹	۴	عمر عمرو
″	۱۴	″ ″
۴۳	۳	دانیل رسایکل
۴۳۲	۱۶	اپنے دونو گھٹنے اور دونو ہاتھ آپکے دونو زانو پر رکہدیتے اپنے دونو زانو اوپر کیے دونو زانو پر

[1] قافی کون مین
بچون اوٹھ سے اور
طلبی پہر سے ای تولا
[2] کافی کوٹ مین یہان
چاہو صما سوری کی کافی
اہل البیت ۱۲ سے لیس
کہ مین بجای ملاوار
لعض نسخہ مین بجای تحمہ
اور بطبع مین ن تحمہ
[3] ۱۲ اور ۱۳ اسم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ و اسماء و ضمیر
		۱۰ اپنے دونو گھٹنے اور دونو ہاتھ آپکے دونو زانو پر رکہدیتے
۴۳۵	۱۷	لسبب حبیب
″	۱۸	اعلی مین اعلاک
۴۳۷	۱۴	عمد عمدی
″	۱۱	بیته بلبسه
۴۳۹	۲۱	احباد مین باقی رہتے ہین اجداد سے نفی کی حاتی ہے
۴۴	۴	عمر عمرو
″	۱۵	طرف اونکی اونہر
″	۱۷	فلان من فلان نے ۔۔ ما فعل فلان ما فعل فلان
۴۴۳	۸	ہوتے ہین کہاتے ہیتے
۴۴۵	۱	واحل وکلا احلا
۴۴۶	۴	حدالبیس[3]
″	۱۱	جسنے کہا کس ؟
۴۴۸	۱۲	عمر عمرو
۴۴۹	۱۰	آسان آسان دیا
۴۵	۲۰	جبابری سے جبابری ہی مرقوم جبائی
۴۵۴	۶	بقلة فلة
″	۹	اپنی موت کی سال مین خبری

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ وراسا رہ غیرہ
		کہ وہ فلاں بن فلاں وقت مرین گے
		اپنی عورت کی برس کے خبر دی کہ وہ فلاں برس فلاں وقت مرین گے
۴۵۵	۱۲	تجھکو تیرے رزق سے
۴۵۶	۷	دکھائی دیگا
۴۵۷	۶	بزۃ بزۃ
۴۶۵	۵	دروازہ جنت پر نزدیک دروازہ بجنت کے
۴۶۰	۱۴	درہم اور
۴۶۶	۱	میرا رد کا انظا کہ میں ہے وہ زبجے یاد کرتا ہے زمیری طرف سے قرض ادا کرتا ہے ان ولدي يانظا كية ما يذكر وفاء لا يقضى عنى
″	۱۴	ابی خالد خالد
۴۶۸	۱۲	دریج دریج
۴۷۰	۱۰	اخرجاہ اخرج
۴۷۱	۵	شیخ کبیر
″	۹	سعد کا مکان دیکھو پس دیکھو ان کا سعد کا مکان کیا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ وراسا رہ وغیرہ
۴۷۵	۴	مصیبتون مشقتون
۴۷۶	۱۸	دس برس بیس برس
۴۷۷	۱۴	مذبار مذبار
۴۷۹	۶	قیس عبد قیس
″	۷	جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو جس سے مین نے وجہ اللہ عزوجل کا ارادہ کیا
″	۱۹	عروۃ بزار عروۃ بن الزبار الزاز
۴۸۰	۵	نضر حارثی
″	۶	حوامی حرانی
″	″	عثمان رعش
۴۸۱	۹	یعنی اللہ تعالے نے
۴۸۲	۳	پڑوسی تھا وہ مرگیا
″	۴	مین اوس کو خواب مین دکھایا گیا مین نے اوسکو خواب مین دیکھا
″	۸	مدنی مدنی
″	۱۱	الخلد الجنة
۴۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے تم سے مفارقت کی

لہ چند زبان مین مین ہے
یا ہی موجود ہے بزار
لہ ہم نے اللہ سے دعا
آیا ہے کہ ابن ابی
حاتم نے اللہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۸۶	۱۹	مُسَیلمہ — مُسَیلمہ
۴۸۹	۱۰	اَبُو بکر — اَبُو بکر بن
۴۹۰	۱۲	ابو عبد اللہ — ابو احمد
〃	۱۷	رحمہ اللہ — رحمہ
۴۹۱	احاشیہ	نسخ کذا فی مرآۃ الجنان نسخ کذا فی الخلاصہ
۴۹۳	۸	نقاشہ — معاویہ
۴۹۴	۴	شام — بشام
〃	۵	عبد الرزاق عبد الوہاب
۴۹۷	۱۹	اور اسید — واسطی اسید
۴۹۸	۱	قرہب — قلسل
〃	۱۷	ابو جواد — باجور
۴۹۹	۴	ابو خلف وزان ابو بشر بن خلف وزان
۵۰۰	۱۰	نباب — رباص
〃	۱۱	فاخراب — ساحصاب
〃	۱۲	قصب — قصب
〃	〃	شریک ۔ وان محمد العبدا رسولا ۔ الی الفقاس ارسلہ الملیک ۔
۵۰۲	۹	ابن ابو — ابو

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۵۰۴	۸	من کان موقنا من ہو موقن
۵۱۹	۷	شیبہ والحاکم
〃	〃	فعصابہ — عیاش
۵۲۲	۳	قیام طویل
〃	۱۳	یزید بن یزید بن ابی
۵۲۶	۲۰	واحسل ہوا اللہ نے داخل کیا
۵۲۹	۱۷	پڑ کر نے کی طرف سے کری
۵۳۰	۱۶	برسے بعد جز کے
۵۳۱	۳	اور قبر — یا قبر
۵۳۵	۹	الاثار تخرج
۵۴۴	۲۱	میت پر ۔
۵۴۹	۱۰	افصاح — الیضاح
۵۵۰	۱	ابو امامہ — ابو سلمہ
۵۵۲	۶	خالد سقی
۵۵۴	۱۲	بعد السادسۃ بعدہ
۵۵۶	۱۱	جلتی تین فتنام — فتنام
۵۵۷	۵	الحمد للہ علی ۔
۵۵۹	۱۳	الا فراد من حدیث انس مرفوعا صحیح
〃	۱۴	جمدین — وجمد کے

ل بس نسخہ خطیہ
ع بیست و دوم
ن بن علی الحلبی
ص علی الحلبی
ف اور دوبیں کر کے
ف کم سے اور ایک
ص کر دو کم سے
ظاہر اور صحیح معلوم ہوتا
ہے واللہ اعلم ۲

فصل در اختلاف نسخ در زیادت بعض احادیث و آثار و اقوال

صفحہ	سطر	
۶۴	۱۳	وہی ہے کتاب کہا ہو کہ ملک الموت مع جسم سے قبض کرتے ہیں ہر اہ مکہ ملک الموت کے ہیز فرانے کہ ہر فرانے کہ ہر اہ استلزام صفت ملک الموت کا بالنسبت ہر موش کافر کے سو یہ واضح ہو اسلئے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ ہر شئے کو قدرت تشکل کی ہے کہ جس شکل میں چاہیں ہو جائیں ہے چنانچہ ابلیس ہے ہر ہ
۶۹	۲	چیز کہا گیا کہ ہر جب حبیبہ یعنی ام المؤمنین ہر اور تو اس کا کہ ملک الموت ارواح کو جگا رہے ہیں
۱۱۲	۸	المقبول ان سلم ام حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم کہ جب تو یہ سوال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے اور اوسی تک اور دوسرے پہونچتی ہیں جو چڑھائی جاتی ہیں اور حدیث اسراء میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کہ ہر آپ سدرۃ تک پہونچے تو آپ سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہے یعنتہی الیہا کل احد خلا من امتک علی سبیلک یعنی ہو پہنچتا ہے اوسکی طرف اسکے ہر ایک جو گذرا تمہاری امت سے تمہارے طریقہ پر اخرجہ ابن جریر و ابن ابی حاتم واللفظ لہ و غیرہما
۱۱۴	۳	ملاقات کو واسطے ہے اسمٰعیل من طریق ہمام عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی وھو یقیم جنازۃ یقول حدثنی فلان بن فلان ان سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فاکب القوم یسکون فقال ایسیکم قالوا انا نکرہ الموت قال لیس ذالک ولکنہ اذا حضر فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم فاذا بشر بذالک احب لقاء اللہ واللہ للقائہ احب واما ان کان من المکذبین الضالین نزل من حمیم وتقراء تما ابن مسعود رضی اللہ عنہ ثم تصلیۃ جحیم فاذا بشر بذالک کرہ لقاء اللہ واللہ للقائہ اکرہ
۳۲۷	۶	عبد اللہ اخرج ابو نعیم من طریق وھب عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل فی مرکب فی البحر اذا نکسرت بھم مرکبھم فتعلق بخشبۃ فطرحتہ الی جزیرۃ من الجزائر فحرج یمشی فاذا ھو بماء فاتبعہ فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیہ سلسلۃ مبنی طرفیھا بایدیہ وبین الماء شبر فقال استقنی

صفحہ	سطر	
		رحمك الله قلت ما لك قال ابن أدم الذى قتل اخاه والله ما قلت شيئا قط مثلما سمعت قتلت اخي الاعز بنى الله بها الا ول من سن القتل ۔
۳۴۹	۱۸	الدنيا واخرج ابن ابى الدنيا عن عمرو بن ميمون قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول لكنت ميمون نوالى الوليد بن عبد الملك فى قبرة فنظر الى ركبتيه فد جمعتا الى عنقه فا نظفيا بعد ۔
۵۵۰	۷	باليمن حين قال وقيل لبناش أخبرها كان اعجب ما رايت قال رايت جمجمة انسان مصبوب فيها رصاص ۔
۵۸۵	۱۹	الاوسط واخرج الحاكم وصححه والبيهقى عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله فزوروهم وسلموا عليهم فوالذى نفسى بيده لا يسلم عليهم احد الا يردوا عليه الى يوم القيامة

تمت

ARABIC & PERSIAN RESEARCH INSTITUTE RAMATHAN
Ref. Library
TONK